بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ کَھَیْئَۃِ الْمَکْنُوْنِ لَا یَعْلَمُہٗ اِلَّا اَھْلُ الْمَعْرِفَۃِ

بعض عُلوم دُرِّ مکنون کی مانند ہیں جن کا ادراک اہلِ معرفت کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا

دیوانِ فرید رحمۃ اللہ علیہ

سعیدی

جلد دوم

کافی نمبر ۱۰۶ تا ۲۷۲

مترجم و شارح

مولانا نور احمد خان فریدی

قصر الادب ○ رائٹرز کالونی ملتان



شبیہ مبارک قطب العارفین حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمتہ

حضرت خواجہ صاحب کے سجّادگان والاتبار



حضرت خواجہ محمد بخش صاحب نازک کریم رحمۃ اللہ علیہ



خواجہ محمد معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

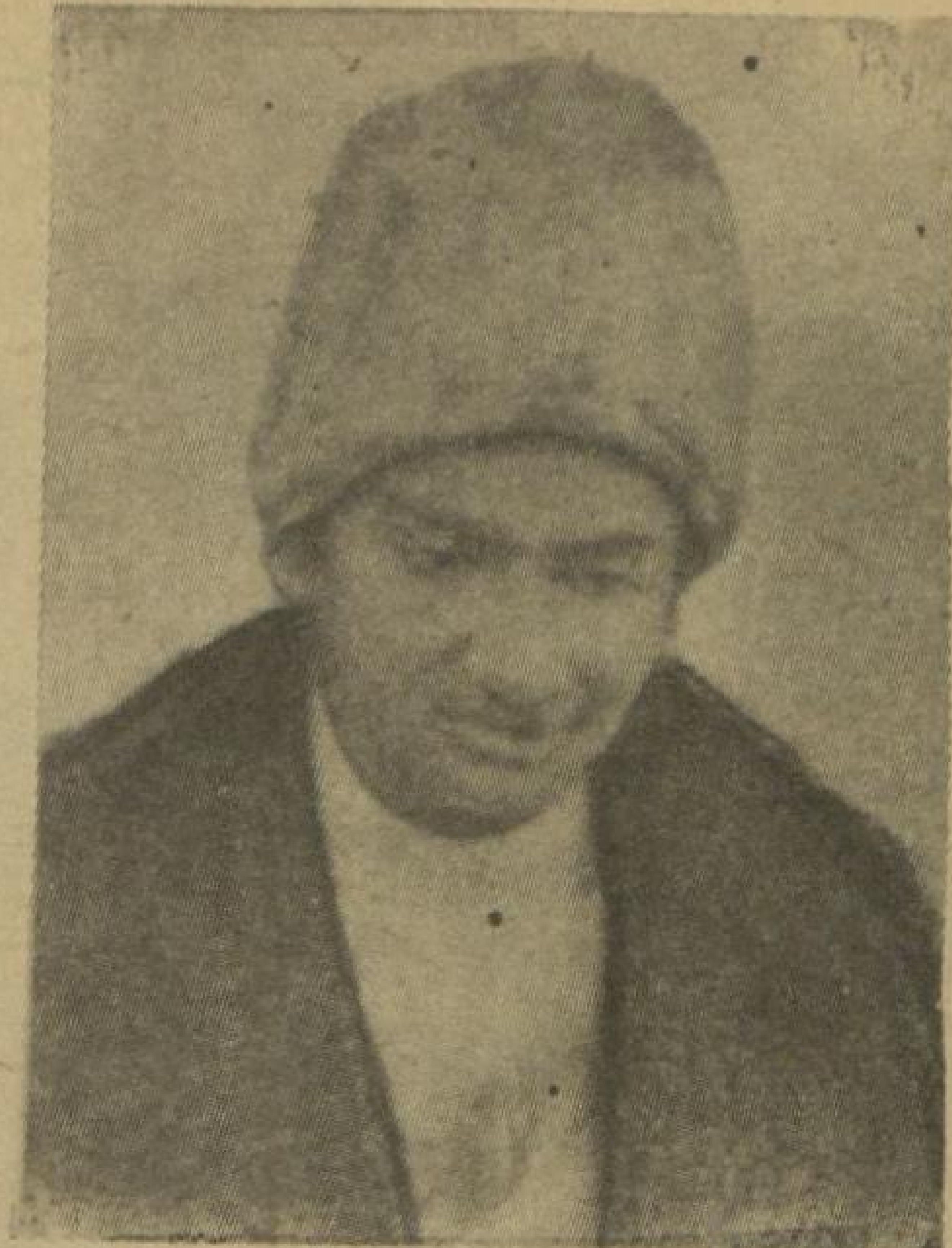


خواجہ محمد قطب الدین غلام فریدؒ



خواجہ احمد علی صاحب اپنے بڑے صاحبزادے
خواجہ نظام الدین کے ہمراہ

خواجہ صاحبؒ کے سجادگان و اعزا و اقارب



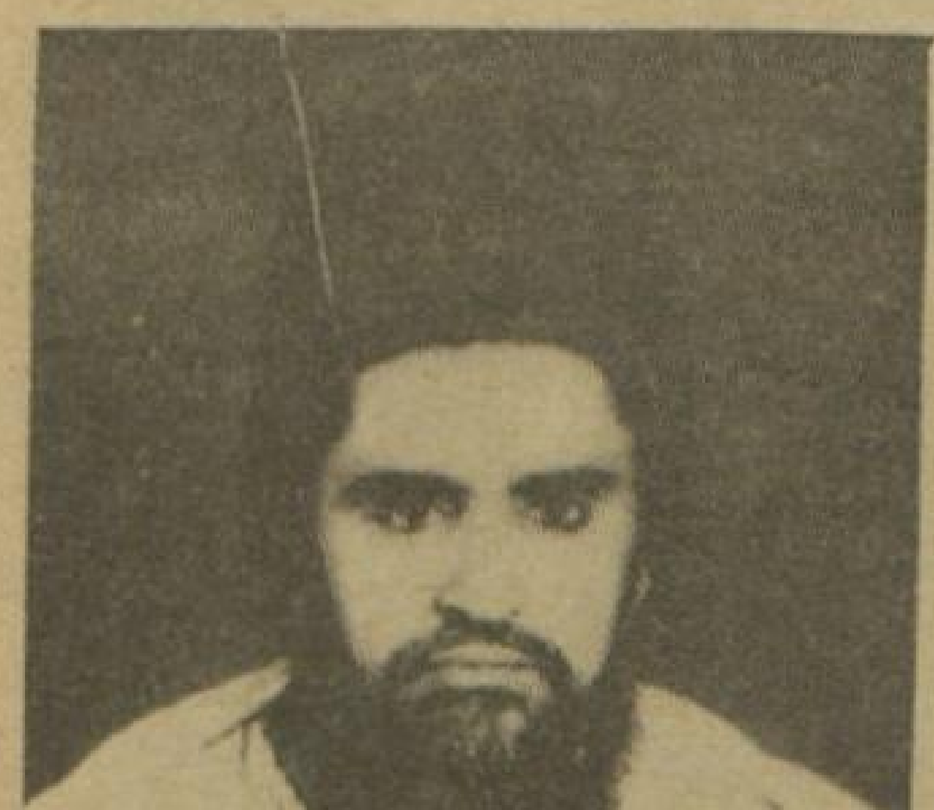
خواجہ فیض احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ



خواجہ عبدالکریم صاحب کوریجہ



خواجہ فیض فرید صاحب موجودہ سجادہ نشین



خواجہ عبدالعزیز صاحب کوریجہ

خواجہ صاحب کے مریدانِ با اخلاص



سید ولایت شاہ بخاری علیہ الرحمۃ



مصور فطرت خواجہ حسن نظامی علیہ الرحمۃ



نواب محمد بہرام خان مزاری علیہ الرحمۃ



سردار کوڑے خان بلوچ علیہ الرحمۃ

خواجہ صاحب کے معاصرین



مخدوم شمس الدین گیلانی خامس علیہ الرحمۃ اپنے
اعزاواقارب اور مریدوں کے ہمراہ

سجادہ نشین خانقاہ شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریاؒ



مخدوم بہادل بخش قریشی رحمۃ اللہ علیہ



شبیہ مبارک حضرت خواجہ محمد محمود صاحب تونسوی



حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف

خواجہ صاحب سے عشق کی حد تک محبت کرنے والے عباسی فرمانروا



نواب صادق محمد خان رابع فرمانروائے بہاول پور



نواب محمد بہاول خان عباسی رحمۃ اللہ علیہ



نواب صادق محمد خان شاہی لباس میں



نواب صادق محمد خان خامس عباسی
ریاست کے ادغام کے بعد

حق موجود

جناب نواب ادام اللہ تعالیٰ معکہ واقبالہ واطال اللہ تعالیٰ عمرہ وحیاتہ

از دعاگو فقیر عشلم فرزند بعد السلام مسنونہ و دعوات

وافیات مزید حیات ترقی درجات دینی و دنیوی

ولصغرائی عالیٰ ہو و رسالہ دریافت خیریت

آنجناب ہمراہ محمد خان کو خدمت عالیہ میں

روانہ کیا ہے قائم ہوتا ہے جو عرض ہے کہ اپنے خیریت

وتندرستی سے مسرور فرمائیں کہ اطمینان ہو فقط

دعاگو فقیر عشلم فرزند بعقبہ محمد بھرا حبیب اللہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ قدسیہ

خواجہ صاحب کے ایک مکتوب کا عکس جو آپ نے خیریت معلوم کرنے کیلئے نواب صادق محمد خاں رابع کو تحریر فرمایا تھا۔

صحت نامہ

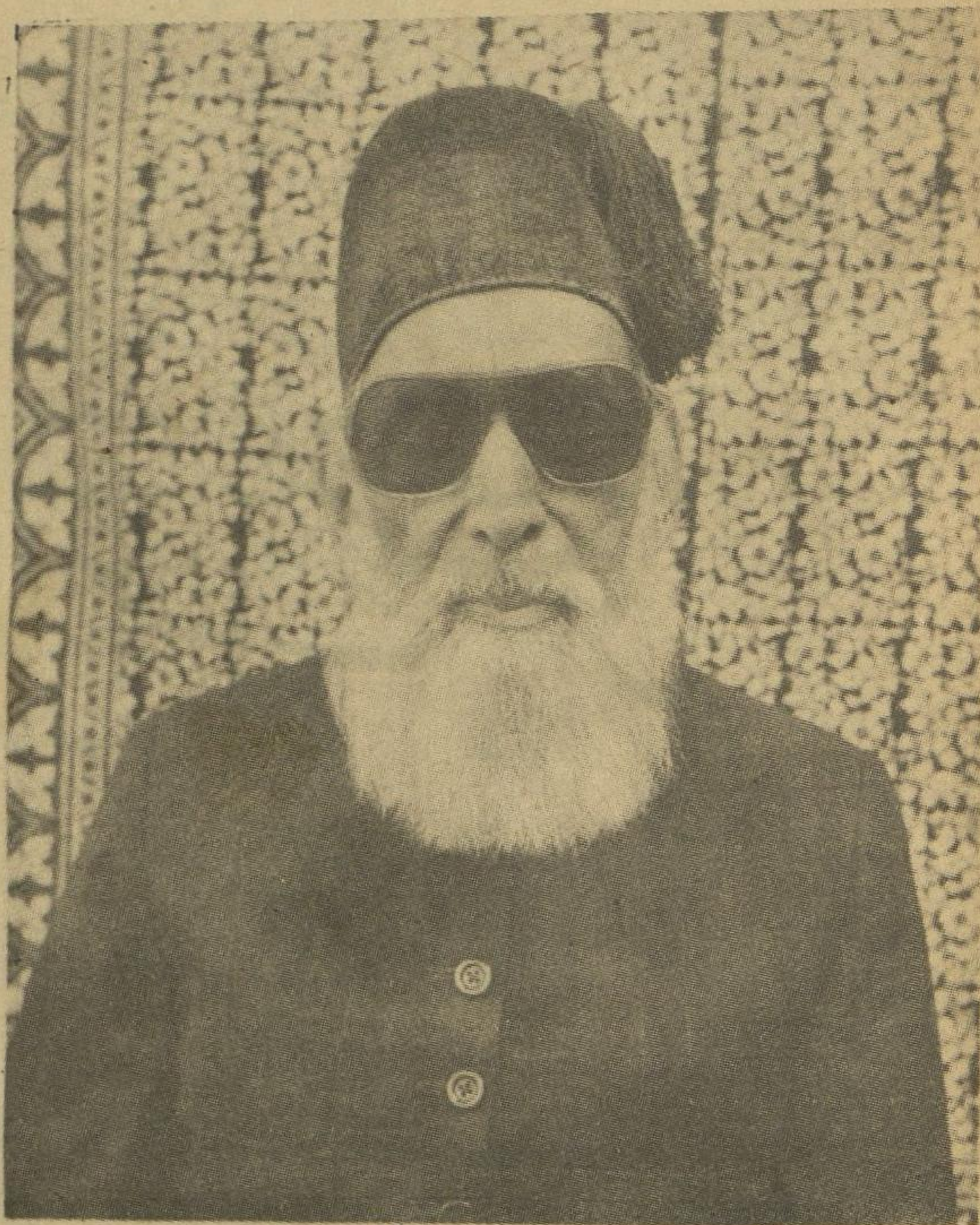
دیوان فرید جلد اول

صفحہ / سطر	غلط	صحیح	صفحہ / سطر	غلط	صحیح
۴	۵۶۴	۵۲۴	اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ غوثی قطبی مراتب		
"	۵۱۲	۵۶۲	فنافی اللہ کے بعد ملتے ہیں۔ ان مراتب کے حصول		
۵	۹۷ کے بعد ۹۹	۹۸	کے بعد گم ہونا کون سا مرتبہ ہے۔ کپتان واحد بخش		
۳۲/۱	غریب النواز	غریب نواز	خان صاحب سیال فرماتے ہیں کہ بقول حضرت شاہ		
۴۶	۴۸	۴۶	شہید اللہ صاحب غوثی قطبی مراتب کے حصول کے		
۵۵/۱۰	رچا بسا ہوا ہے	رچا بسا ہوا تھا	بعد کا گم ہونا مقام فنائیت کا گم ہونا نہیں ہے		
۵۸/۱۶	کافی	فانی	بلکہ مقام "بقائیت" کا گم ہونا ہے یعنی گمشدگی اس		
۱۰۶/۱۹	ہمن	بن	حد تک ہوتی ہے کہ وہ خود درمیان میں نہیں رہتا،		
۱۴۰/۶	زد	زو	۲۲۳	۲۳۳	۲۲۳
۱۵۳/آخری سطر	گھر شہر	گھر شہر	۲۳۳/۱۱	چھپ گیں	چھپ گیا
۱۶۵	ں	بن	۲۴۷	۲۴۱	۲۴۷
۱۶۷/۴	کل شئے	کُلُ	۲۹۳	طوَر	طوُر
۱۶۸/۵	کل چیز	کُلُ یعنی ذات الوہیت	۲۹۹	مات	تات
۱۶۸/۸	ہُوَ الباطن	ہُوَ الاوّلُ ہُوَ الآخِرُ ہُوَ الظّاہِرُ ہُوَ الباطِنُ	۳۶۸	۳۵۸	۳۶۸
۱۷۴/۵	غوثی قطبی درجہ پایو تاں وی کیا تھی پیا	تھیوں شیخ شیوخ لقب ھئی گم تھیوں مطب	۳۹۸	۳۹۶	۳۹۸
			۵۲۹	—	۵۲۹

IX

سخنهای گفتنی

خاکسار مترجم وشارح



اگر سیاہ دلم داغِ لالہ زار توام - وگر کشادہ جبینم گُلِ بہار توام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدائے ذوالجلال کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس پاک ذات نے بندۂ ناچیز سے ایسی عظیم خدمت لی جس کا وہم تھا نہ گمان۔ بستر سال کی عمر، جگر مجروح، پتہ ندارد، قویٰ مضمحل، چند سطور لکھتا ہوں تو سر چکرانے لگتا ہے۔ اور پھر سرائیکی زبان کے امراء القیس اور عہد آخر کے ابن العربی کا عارفانہ کلام، جس کے سمجھنے کی نہ استعداد نہ صلاحیت۔ بایں ہمہ پورا دیوان ۱۴۷۲ صفحات میں مدوّن ہو گیا۔ اور پھر اسکی مقبولیت کا یہ عالم کہ ابھی اسکی جلد بندی ہو رہی تھی کہ اکناف و اطراف عالم سے آرڈر آنے شروع ہو گئے۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ جب ذہن پر زور دیتا ہوں تو ایک واقعہ اُبھر کر سامنے آجاتا ہے۔ ۱۹۳۴ء کی ایک صبح کو اپنے محترم دوست جناب محمد عبدالعزیز صاحب صدیقی اے ٹی، اور ریلوے کی کوٹھی پر جاتا ہوں۔ گراسی پلاٹوں میں کئی مانوس چہرے دکھائی دیتے ہیں۔ ذرا اور قریب جاتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ فرید آباد شریف (ضلع رحیم یار خاں) سے میرے مرشد کریم حضرت مولانا خواجہ نور احمد صاحب فریدیؒ نازکیؒ تشریف لائے ہیں۔ اس وقت تخلیہ ہے اور عقیدتمند فرداً فرداً حاضر ہو کر عرض معروض کر رہے ہیں۔

کافی عرصہ سے حضرت کی قدمبوسی کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا۔ اب سوچ رہا تھا، کہ کیونکر ملوں اور کیا عرض کروں۔ اتنے میں حضور کے خادم نے آکر کہا، "حضرت یاد فرما رہے ہیں!"

"مجھے ——؟"

میں نے گھبرا کر کہا۔

"کس نے اطلاع کی حضور کو ——؟؟"

"اپنا اعتقاد صحیح کرو ——!"

خادم نے گھور کر دیکھا —— اور میں چپ چاپ اس کے ہمراہ کمرے میں داخل ہو گیا۔

مُرشد کے قدموں میں!



حضور مُصلّٰی پر بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے مجھے دیکھ کر کھڑے ہوگئے میں قدموں پہ گر گیا۔

حضور نے جلدی سے تھام کر آغوشِ شفقت میں لے لیا اور کافی دیر تک سینہ بے کینہ سے جو معدنِ انوار الٰہی تھا، چمٹائے رکھا۔

حضور تمام مریدوں سے اسی طرح ملتے تھے اور ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ حضور مجھ پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے ہیں۔

پھر حضرت مسند پر بیٹھ گئے اور ذرّۂ بے مقدار کو سامنے بٹھا کر محبّت بھری نظروں سے دیکھنا شروع کیا۔

اس وقت میں اس کامل ولی کے سامنے دوزانو بیٹھا تھا جس نے ۱۳۰۹ھ میں حضرت خواجہ خواجگان شاہ غلام فرید چشتی نظامی قدس سرہٗ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی تھی اور پھر انہوں نے اسی دستِ مبارک سے اس خاکسار کو بیعت فرمایا گویا یہ خاکسار ایک واسطہ سے حضرت خواجہ صاحب کا مرید تھا۔ پھر مجاہدات کی تکمیل کے بعد آپ نے ۱۳۲۵ھ میں حضرت نازک کریم علیہ الرحمۃ سے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ اس وقت خاکسار نے نظر اُٹھا کر جو دیکھا تو حضرت کی دائیں آنکھ میں حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ اور بائیں آنکھ میں حضرت نازک کریمؒ کا جلوہ نظر آیا۔ فقر و ولایت کے جلال و جمال

کی ہیبت سے نیاز ہند کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور بدن پسینہ سے شرابور ہو گیا۔

حضور فرما رہے تھے۔ "بیٹا! تم وقت پر آگئے۔ مجھے آپ کا کافی دنوں سے انتظار تھا۔

پھر ارشاد ہُوا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے شاید پھر ملنا نہ ہو۔

یہ سُن کر میں کانپ اُٹھا آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور پائے مبارک پر بوسہ دیتے ہوئے عرض کی۔

"حضور یہ کیا فرما رہے ہیں۔ اللہ کریم غلاموں پر حضور کا سایہ قائم و دائم رکھے ابھی تو ہم لوگ کنارے پر کھڑے ہیں اور یہ علم تک نہیں کہ معرفت کے بحرِ محیط کا کوئی کنارہ بھی ہے کہ نہیں!

حضور نے خاکسار کے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا۔

"فریدی صاحب! اُستادوں کو شاگرد بڑے پیارے ہوتے ہیں اور پھر شاگردوں میں بھی کوئی زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ ایک سُنار بھی اپنے پیارے شاگرد کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ضرور چھُپا کر رکھتا ہے۔ اپنے پیران عظّام کی کئی امانتیں ابھی تک میرے پاس ہیں کوئی وقت نکالو تاکہ یہ فقیر اپنے فرائض سے سبکدوش ہو سکے۔ اُس وقت خاکسار کی عمر ۲۶ برس تھی، الھڑ نوجوان، اسرار و رموز کی ان باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت نہ تھی۔ میرے حضرت نے ابتدائے سلوک میں جو ریاضتیں کی تھیں ان کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ نیاز ہند نے سمجھا کہ حضور مجھ سے بھی ریاضتیں کرانا چاہتے ہیں ان دنوں بندہ ایک سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ چونکہ بندہ از حد محنتی اور فرض شناس تھا۔ کام سے غرض رکھتا اور کسی افسر کے ہاں چل کر نہ جاتا تھا۔ تملّق اور خوشامد پسند حکام میری خود اعتمادی اور خودداری کو گستاخی پر محمول کرتے اور اکثر مجھ سے بگڑے رہتے تھے۔ لہٰذا بے اطمینانی کے سبب میں اپنے آپ کو کسی بڑے مجاہدے کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔ اس لئے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں عرض کی۔ "کیا حضور مجھ سے چکّی پِسوانا چاہتے ہیں! سائیں نیاز ہند کے حالات کسی سخت مجاہدے کی اجازت نہیں دیتے۔ میرے والدین زندہ ہیں، بھائی بہنوں کی کفالت بھی میرے ذمّہ ہے۔ خود بھی صاحب اولاد ہوں۔ حضور جو دینا چاہتے ہیں مرحمت فرمائیں مگر کوئی ایسی مشقت نہ کرائیں جس سے میں اپنے بوڑھے ماں باپ اور بھائی بہنوں کی خدمت کے قابل نہ رہوں

مُرشد کا فیضان

حضور مسکرا دیئے۔ آپ کے دائیں جانب چند سفید کاغذ پڑے تھے اور ان پر سرکنڈے کا قلم رکھا تھا۔ آپ نے اُسے اُٹھا کر کچھ پڑھ کر دم کیا اور فرمایا

"لو۔ فقیر کا یہ تحفہ قبول کرو"!

میں نے قلم لے کر سر آنکھوں پر رکھا اور کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ حضور کھڑے ہو گئے۔ میں دوبارہ قدمبوس ہُوا اور رخصت ہو آیا۔

میری اپنے مرشد کریم سے یہ آخری مُلاقات تھی بمشکل چھ ماہ کا عرصہ گذرا ہو گا۔ کہ حضور کا وصال ہو گیا۔ میرا ایمان ہے۔ کہ دیوان فرید کی تسوید و تدوین میں میرا کوئی کمال نہیں یہ سب شیخ کامل کے فیضان کا صدقہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ وکرمہ۔

باطنی فیوض و برکات کے ساتھ کچھ ظاہری اسباب بھی تھے۔ جنھوں نے قدم قدم پر خاکسار کی راہنمائی فرمائی۔ اس حقیقت میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں اگر ہم مسلک احباب کی تائید و حمایت شامل نہ ہوتی تو بندہ اسرار و معارف اور علم و عرفان کی اس وادی میں ایک قدم بھی نہ چل سکتا۔ دیوان پاک کے پہلے ایڈیشن کے وقت ایسے تبرک اثر اصحاب موجود تھے جنھوں نے حضرت خواجہ صاحب کی روح پرور مجالس میں میاں برکت علی جیسے فخر روزگار موسیقاروں سے حضرت کا کلام سنا اور دیوان سید عبداللہ شاہ" حضرت نازک کریم، میاں فضل حق صاحب مہاروی نواب قیصر خاں مگسی، حافظ محمد صاحب حاجی پوری اور مولانا امام بخش جام پوری جیسے اہل اللہ کو سیماب وار تڑپتے اور آہ و فغاں کرتے دیکھا تھا۔ دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن مرحوم بڑے خوش نصیب تھے کہ انہیں ان باکرامت بزرگوں سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ اور دیوان فرید کے پہلے ایڈیشن کو ان کے گراں قدر تعاون سے چار چاند لگا دیئے۔

یادِ رفتگان

خاکسار کو جب کبھی وہ پرانی صحبتیں یاد آتی ہیں تو بے اختیار آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں بالعموم مولانا عبدالرشید طالوت اور یہ خاکسار ایک ہی گاڑی سے بہاولپور جاتے تھے، جب دبیر الملک مرحوم کے محل پر پہنچتے تو ہمیں دیکھ کر ان کا نور بار چہرہ خوشی سے دمک اُٹھتا اور اپنی تمام

مصروفیات ترک کر کے ہمارے لئے وقف ہو جاتے تھے۔ اس وقت آدمی دوڑا کر مولانا خرم، مولانا عبداللہ ڈیروی، پروفیسر عطا محمد خاں دلشاد کلانچوی اور واحد بخش خاں بلوچ کو بلا لیتے اور ان کا ملاقاتی کمرہ ادبی چٹخاروں اور برمحل قہقہوں سے گونج اٹھتا، غربی دروازہ اُن کے زنانخانے کی طرف کھلتا تھا۔ حضرت دبیر الملک تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد احباب کرام کے کام و دہن کی تواضع کے لئے مَے گلفام کے ہم رنگ چینی کے ابریق نما پیالوں میں مشروع مشروبات لاکر پیش کرتے اور خورم صاحب عمر خیام کے انداز میں خود بھی نوش جان کرتے اور ہمیں بھی سرفراز فرماتے، دن ڈھلے سرخ رنگ کا منقّش دسترخوان بچھ جاتا۔ حضرت دبیر الملک ہمارے درمیان تشریف رکھتے اور بغلی دروازے سے مولانا حفیظ الرحمٰن بڑے بڑے خوانچوں میں قبہ دار ظروف قرینے سے رکھے داخل ہوتے اور حضرت دبیر الملک ان سے ایک ایک ڈھکواں لے کر مہمانان عزیز کے آگے رکھتے جاتے اور ساتھ ہی چچا تلا کوئی فقرہ بھی جڑ دیتے جس سے مجلس ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جاتی پلاؤ، کباب بھونی ہوئی مچھلی رسینی میں رکھا ہوا مرغِ مسلّم حلوے اور زردے کی خوبصورت قابیں بہاولپوری آبخوروں میں کیوڑے میں بسا ہوا خوشگوار ٹھنڈا پانی ان نعمتوں سے زیادہ پرکیف حضرت دبیر الملک کی اپنی پُربہار شخصیّت تھی، ایسی صحبتیں اور مجلسیں مہینے میں دو بار لازماً ترتیب پاتی تھیں ان کے وصال سے قال و حال اور اکل و شرب کی یہ حسین یادیں بھی ختم ہو گئیں، مگر مرحوم دیوانِ فرید (مترجم) کی صورت میں اپنے دَور کی ایک ایسی علمی تصنیف چھوڑ گئے، جو اُن کے تبحر علمی کے علاوہ اس دَور کے مایۂ ناز ادیبوں دانشوروں اور علم و عرفان کے چاند تاروں کی مشترک یادگار ہے

احباب کی کرم فرمائیاں

اگرچہ خاکسار کو صحابہ جیسی شان رکھنے والے خواجہ صاحب کے اکابر خلفاء سے استفاضہ کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ پھر بھی غنیمت ہے کہ دیوانِ فریدؒ کے زیرِ نظر ایڈیشن کی تدوین کے وقت میرے مرشد کریم کے فرزندِ جلیل حضرت مولانا خواجہ عبدالرسول صاحب فریدی، حضرت مولانا محمد یار صاحب علیہ الرحمۃ کے مسند نشین حضرت مولانا حافظ خواجہ غلام نازک صاحب چاچڑاں شریف کے ممتاز ادیب و دانشور، شیخ معین الدین جسّی

قریشی ایم اے، واقفِ اسرار و رموز کیپٹن واحد بخش خان سیال، سندھ کے مشہور فالو نداں سردار محمد اسمٰعیل خان سیمل مرحوم و مغفور مولانا عبدالمجید صاحب تاز اور صوفی احمد جان جیسے بے ریا احباب مل گئے جنہوں نے قدم قدم پر خاکسار کی راہنمائی فرمائی بہاولپور کے علمی گھرانے کے چشم و چراغ سیٹھ محمد عبیدالرحمٰن صاحب نے دیوان فریدؒ کا پہلا ایڈیشن مرحمت کیا۔ جو ماخذ کے طور پر احقر کے زیر نظر رہا۔ اور جس کی روشنی میں خاکسار کے لئے منزلِ مقصود تک پہنچنا آسان ہو گیا۔

اربابِ ظواہر کی تلخ تنقیدیں

جہاں تک خواجہ صاحب کے عارفانہ کلام کی تشریح کا تعلق ہے، بندہ نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ خاکسار نے ترجمہ و تشریح کا حق ادا کر دیا ہے خواہ کوئی شارح کتنی بصیرت کا مالک کیوں نہ ہو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے شعر پڑھ کر شاعر کے تحت الشعور کو کما حقہٗ پا لیا ہے۔ اہل اللہ کے کلام کی کنہہ تک پہنچنا اور مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا کلام وارداتی ہوتا ہے۔ الفاظ سطحی حیثیت رکھتے ہیں اور جو شخص الفاظ سے گذر کر معنی میں غوطہ زن نہ ہو سکے۔ اس کی معرفت نہایت سطحی رہتی ہے[1] خواجہ صاحب کی ایک کافی کا مطلع ہے۔

رتھ دھیمیں، دھیمیں ٹوڑ ر

بظاہر اس کا مطلب یہ ہے کہ اے رتھ بان! رتھ کو آہستہ آہستہ چلا لیکن باطن میں رتھ سے مرادِ پیرِ طریقت اور رتھ سے خود حضرت خواجہ صاحب کی ذات مراد ہے۔ آہستہ آہستہ چلانے کا باطنی مفہوم سیرِ عروجی میں میانہ روی اختیار کرنا ہے یعنی سالک سے ایسی ریاضتیں نہ کرانا جو اس کی قوتِ برداشت سے باہر ہوں۔

”کتھاں واسی شہر جلندھر ہوں“ سے عرصہ تک خواجہ صاحب شہر جالندھر مراد لیتے رہے

---

[1] حکمتِ رومی از ڈاکٹر عبدالحکیم ایم اے، پی ایچ ڈی

لیکن سولہ سال بعد القا ہوا کہ اس سے مراد جل اندر" یعنی بیچ دریا ہے اور یہ اشارہ مائی سوہنی کی طرف تھا، جو دریا میں ڈوب مری تھی۔

عصرِ حاضر الحاد اور دہریت کا دور ہے، عوام ہوں یا خواص اُن کے قلوب طریقت کے اسرار و معارف سمجھنے سے یکسر عاری ہو چکے ہیں، اس لئے ہمارے مشائخ کے عارفانہ نظریات اربابِ ظواہر کی تلخ تنقیدات کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ دوسرے حکما اور فلاسفہ کا کیا شکوہ کریں، علامہ محمد اقبال جیسے بزرگ بھی وجودی نظریہ کے سلسلے میں عرصہ تک اکابر صوفیہ سے متصادم رہے اور شیخ اکبر کی معرکتہ الآرا کتاب "فصوص الحکم" کو کفر اور زندقہ سے منسوب کرتے رہے۔ لیکن جب حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ سے آپ نے رابطہ پیدا کیا، تو ان کی توجہ سے آپ پر اس مسلے کی حقانیت واضح ہوگئی اور وہی اقبال جو ۱۹۱۶ء سے قبل عرفیؒ، سنائیؒ، حافظؒ اور جامیؒ پر سخت تنقیدیں کیا کرتا تھا اب بارگاہِ ایزدی میں گڑگڑا کر اس طرح سے عرض کر رہا تھا ؎

عطا کن صدق و اخلاقِ سنائیؒ ۔۔۔ عطا کن شورِ رومیؒ سوزِ خسروؒ

گہے شعرِ عراقیؒ باز خوانم ۔۔۔ گہے جامیؒ زند آتش بجانم

جو اقبال عرصہ تک وجودی مسلک کے خلاف نبرد آزما رہا اب پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی سے اس طرح مخاطب تھا۔

"یہ مسئلہ قال سے تعلق نہیں رکھتا، جب تک تم پر یہ حالت طاری نہ ہو، کہ اللہ کے سوا کسی کا وجود نہیں ہے، اس وقت تک تم یہ مسئلہ کما حقہٗ نہیں سمجھ سکتے۔ علاوہ اس کی تعبیر بذریعہ الفاظ بہت دشوار بلکہ اس قدر نازک ہے کہ اگر بیان کرنے والے سے معمولی فرو گذاشت ہو جائے تو دونو صورتوں میں کفر یا الحاد لازم آتا ہے، اس لئے تم بطور خود اس کے سمجھنے کی کوشش کرو" [1]

---

[1] شرح ارمغانِ حجاز از پروفیسر یوسف سلیم چشتی۔

خاکسار نے اپنے مشائخ کے نظریات کی روشنی میں ان اہل علم حضرات کو جو روح کی ارتقائی اور عروجی منازل پر یقین نہیں رکھتے اور اہلِ طریقت سے وابستہ نہ ہونے کے سبب وحدت وجود کے اشاروں کنایوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں ممکن حد تک خواجہ صاحب کے تحت الشعور تک لانے کی مبتدیانہ کوشش کی ہے، اور ساتھ ہی برصغیر کے ممتاز صوفی دانشور اور ادیب کیپٹن واحد بخش خان صاحب سیال سے بھی استدعا کی ہے کہ جہاں جہاں میری تشریحات میں تشنگی محسوس کریں مختصر مگر جامع توضیحی اشارات لکھ کر مجھ پر احسان فرمائیں، تاکہ تعلیقات کے ضمن میں ان کا یہ ریسرچ ورک شائع کر کے اہل طریقت سے سرخرو ہو سکوں۔

گلۂ جفائے وفا نما

کئی بزرگ زمانے کی مہنگائی سے واقف ہونیکے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ شاید دیوانِ فرید مفت میں چھپ گیا ہے بعض کا خیال ہے کہ خاکسار کو اس مقصد کیلئے میونسپل کمیٹیوں کی طرف سے گرانٹیں ملی ہوں گی سرائیکی زبان کے صاحب حیثیت سرپرستوں نے نوٹوں کے انبار لگا دیئے ہوں گے، انکے علم و اطلاع کیلئے عرض ہے کہ بندہ دیوان فریدؒ کی طباعت کے سلسلے میں کسی سرکاری یا غیر سرکاری ادارے کا شرمندۂ احسان نہیں ہے، بندہ نے اپنے پیر و مرشد کے کلام کو طبع کرانے کی غرض سے مکان فروخت کیا ہے، باغ بیچا ہے، زمین تصدق کی ہے، اور یہ شیخ کا تصرف ہی ہے کہ جبکہ لاہور میں کاغذ دستیاب نہیں تھا۔ بندہ کو آدم جی کی فرم سے مناسب داموں پر کاغذ مل گیا، حسب سابق سعادت پرنٹنگ پریس کے علمدوست پرنٹر میاں محمد سلیم اسمٰعیل صاحب اور ان کے برادر عزیز ہمایوں اسمٰعیل صاحب نے پوری طرح تعاون کیا اور دیوان فرید کی دوسری جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گئی۔

بحمد اللہ خورسندم و شادم کہ عجب کارے کردہ ام

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

خاکسار

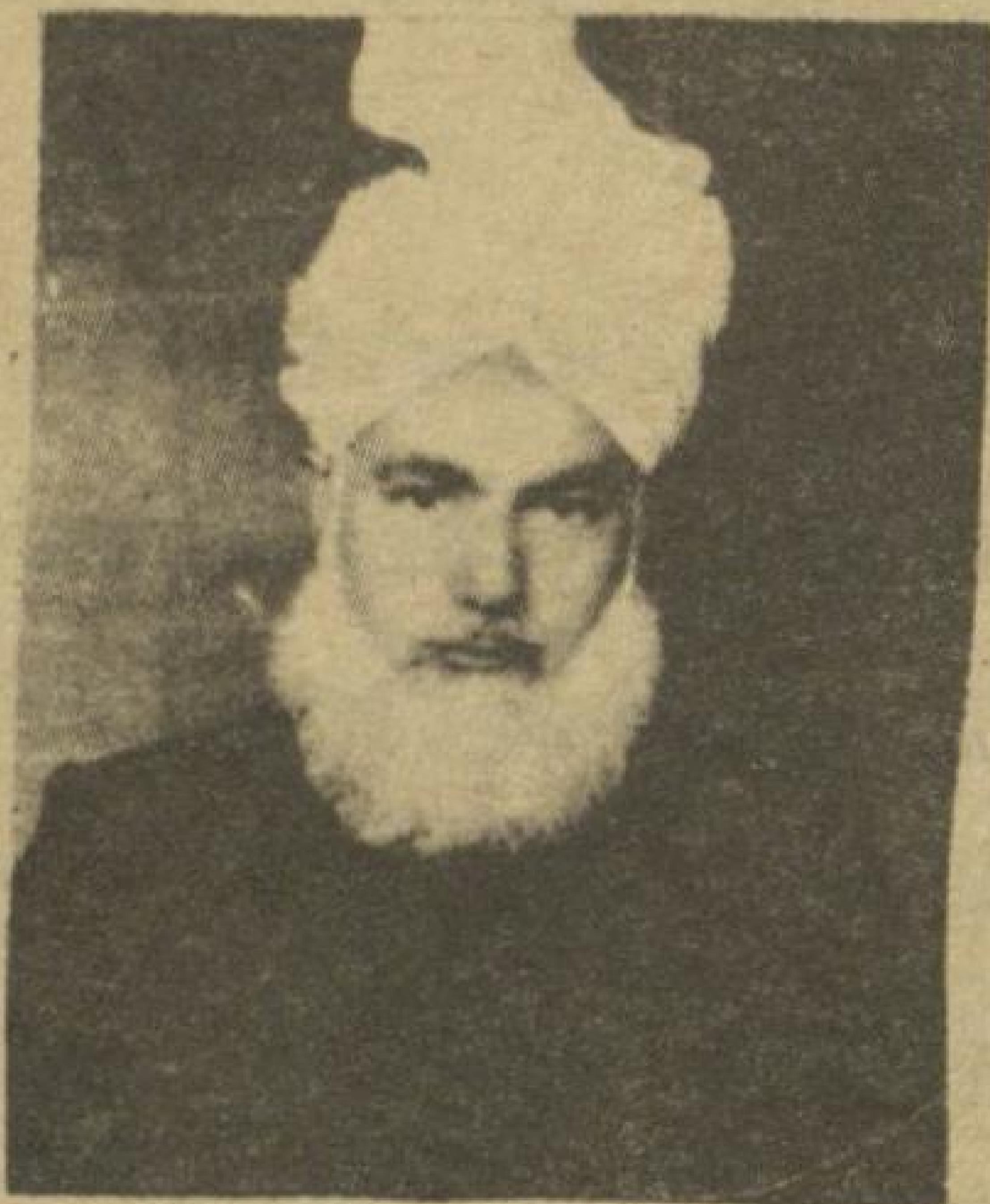
نور احمد خاں فریدی

یکم فروری ۱۹۷۹ء

پیش لفظ

از حضرتِ علّامہ پیر محمد کرم شاہ صاحب - ایم اے الازہر

سجّادہ نشین بھیرہ ــــــ ضلع سرگودھا



عصرِ حاضر میں جبکہ پیری مریدی کا دھندا صرف جلبِ منفعت کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے پیر مریدوں کے ووٹ سے اسمبلی کی رکنیت حاصل کرتا ہے اور مرید پیر کی کرامت سے کچہری کا میدان جیت لیتا ہے۔ پھر بھی خال خال ایسی گدیاں سننے اور دیکھنے میں آتی ہیں جنہوں نے علم و فضل کے فیوض و برکات سے خاندان کی روحانی عظمت کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ انہی مسندوں میں سے ایک مسند بھیرہ کی ہے۔ جہاں توحید کی شمع فروزاں ہے جس کے سربراہ نے ناموافق ملول کے باوجود حق و صداقت کا پرچم بلند کر رکھا ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ اس درگاہ کے متولی حضرت پیر محمد شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے "جُند اللہ" کے نام سے مجاہدین کی ایک جماعت تیار کی، اور بحیثیت امیر کے اپنی ضعیفی اور بیماری کے باوجود بنفسِ نفیس کشمیر کے جہاد میں شریک ہوئے۔ اپنے صاحبزادہ کو پنجاب یونیورسٹی سے بی اے آنرز اور الازہر یونیورسٹی مصر سے ایم اے کرایا۔ جب یہ دونوں اربابِ کمال ۳ر مارچ ۴۲ء کو ایک تقریب میں شرکت کے لئے ابدال پہنچے تو سپاسنامہ میں انہیں یوں خطاب کیا گیا۔ ؎

اے فقیر ابن فقیر ابنِ فقیر — قوم افتاد است او را دستگیر

خوب می دانی امیرِ کارواں — حادثات و مشکلاتِ مومناں

عصرِ حاضر فتنہ دارد در بغل — ایں مسلماں سادہ از روزِ ازل

قوم را بیدار کُن ہشیار کُن

دار ہا کن خستۂ رنج و محن

پیر محمد کرم شاہ صاحب کو جوان دونوں دینی اور دنیاوی علوم کی تکمیل سے تازہ تازہ فارغ ہوئے تھے۔ فقر و ولایت کے ہفت خواں طے کرنے کے

لیئے اس طرح سے درخواست کی گئی :۔

کرم شاہ از علم دیں شد استوار | علم تنہا نیست می گردد قرار
علم اکسیر است با عشق رسول | شیوۂ عشق است ارباب عقول

علم را با فقر خود کن استوار
تا نصیب تو شود دار القرار

اس وقت پیر محمد شاہ علیہ الرحمۃ کا فرزند ارجمند مشرقی و مغربی علوم کی ڈگریاں ہاتھ میں تھامے کارگاہِ عالم کے دوراہے پر کھڑا تھا۔ ایک طرف ملک کی بڑی بڑی ملازمتیں تھیں۔ مجسٹریٹی۔ ڈائریکٹری اور لیلائے وزارت تک ہاتھ پھیلائے انہیں سینے سے لگانے کے لیئے بیتاب نظر آتی تھیں۔ دوسری جانب آبائے کرام کی مسند، علم و عمل کے تقاضے اور طریقت کی پُر صعب راہ۔ تن آسانی اور عیش کوشی دنیاوی مناصب کیطرف کھینچتی تھی۔ مگر بزرگوں کی روحیں فقر و ولایت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی دعوت دے رہی تھیں۔ بالآخر امیری پر فقیری کی کشش غالب آئی۔ اور آپ نے دنیاوی اور دینوی علوم کی روشنی میں نوعِ انسانی کو صراط المستقیم اور سبیل الرشاد پر گامزن کرنا شروع کیا۔ جگر گوشۂ بہاء الدین نے بزرگوں کی مسند پر فائز ہوتے ہی سب سے پہلے ضیاء القرآن نام سے ایک جامع تفسیر پانچ جلدوں میں مدوّن کر کے طبع کرائی۔ اس کے بعد "سنت خیر الانام" مدوّن کی۔ جو منکرین حدیث کیلئے برہان قاطع کا حکم رکھتی ہے ساتھ ہی ضیائے حرم کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا۔ جو اب تک بالاستقلال شائع ہو رہا ہے اور اسلامی اقدار کے فروغ کیلئے ایک تحریک کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو الحاد و دہریت کے موجودہ تیرہ و تار ماحول میں باطل کی ستم رانیوں کے خلاف مسلسل جہاد کر رہا ہے۔ اور ساتھ ہی آپ دار العلوم محمدیہ غوثیہ کے مہتمم ہیں۔ یہ درس گاہ روشنی کا ایک ایسا مینار ہے جس نے اطراف عالم کو منوّر کر رکھا ہے۔ الغرض شاہ صاحب کا وجودِ مسعود تمام اہل طریقت کے لیئے باعث فخر ہے۔ آپ کئی زبانوں کے ماہر اور سحر بیان خطیب ہیں۔ سُنّی مسلک کی جہاں کہیں کوئی کانفرنس ہوتی ہے آپ کی تقریر اس میں گرمی پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ہیں علامہ المفسّر المحدّث الفقیہ پیر محمد کرم شاہ صاحب (مدظلہ) دراز قد، گورا رنگ، ہیفوی آنکھیں، گھنی سفید داڑھی۔ سادہ مزاج، سادہ طبیعت۔ فہمیدہ و سنجیدہ۔ سراپا باغ و بہار۔ خوش گفتار، خوش کردار، بلکہ خوش رفتار، قلم و زبان دونوں کے وصفی القلم ؏

ہے غنیمت کہ فروزاں ہیں ابھی چند چراغ !

دیوانِ فریدؒ سے متعلق حضرت کے گراں قدر تاثرات ہدیۂ ناظرین ہیں :۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔

حضور نبی رحمت سرور عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم کا یہ اعجاز ہے کہ جب بھی اس چودہ سو سال کے عرصہ میں اُمّت پر انحطاط و زوال کا دور آیا۔ اور ہر طرف مایوسیوں کے اندھیرے گہرے ہو گئے۔ اسی وقت کوئی ایسا مرد باک باز نمودار ہوا جس نے اپنی مسیحائی سے جان بلب قوم کو حیاتِ نو ارزانی فرمادی اور اپنی شعلہ نوائیوں سے حالات کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ وہی قوم جو ابھی مُردہ اور افسردہ نظر آرہی تھی۔ میدانِ عمل میں اس کی جولانیاں، اور حصول مقصد کے لیئے اسکی بے دریغ قربانیاں ایک عالم کو محوِ حیرت کرنے لگیں۔ اسلام کی تاریخ میں اس قسم کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔

آٹھ نو سو سال برصغیر ہند میں اپنی عظمت کا ڈنکا بجانے کے بعد جب مسلمان قوم کی قوتوں کو طاؤس و رباب اور عشرت و نشاط کے گھُن نے کھوکھلا کر دیا۔ اور اسے ہزاروں میل دُور سے آنے والی قوم نے تخت و تاراج سے محروم کر کے اپنی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ اس کی معاشی حالت ابتر ہو گئی۔ جہاں علم و عرفان کی شمعیں روشن تھیں۔ وہاں جہالت اور توہم پرستی نے اپنے خیمے گاڑ دیئے۔ بڑے بڑے زیرک لوگ یہ یقین کر بیٹھے کہ اب اس قوم کا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ عین اس وقت اس قوم کی خاکستر سے ایسی ہستیاں نمودار ہوئیں۔ جن کی گرمئ نفس اور فیضِ نگاہ نے اونگھتی ہوئی قوم کو بیدار کر دیا اس کے پہلو میں آرزو کی چنگاری بھڑکا کر اسے مصروفِ عمل کر دیا۔

انہی نفوس قدسیہ میں سالارِ کاروانِ عشق حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرّہٗ کی ذات والا صفات ہے۔ جو کوٹ مِٹھن کے ایک غیر معروف گاؤں کے مطلع پر ایک آفتاب بن کر طلوع ہوئی۔ آپ کی ذات کیا تھی۔؟ حسن و عشق کا ایک حسین امتزاج، نیاز و انکسار کا ایک مرقعِ زیبا، جس نے قلوب و اذہان دونوں کو لوٹ لیا۔ اپنے سوز و گداز سے ایک جہان کیف و آرزو کو تخلیق فرمایا۔

شاعر بیشمار گزرے ہیں جو اپنی فصاحت، نکتہ آفرینی اور نعت گوئی میں اپنا جواب نہیں رکھتے لیکن ان کے کلام سے صرف کان اور ذہن محظوظ ہوتے تھے۔ ان کی آواز دل کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ لیکن مخدوم الاولیا حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے کلام میں جو سوز و گداز ہے۔ اس کا اوّلین مخاطب دِل ہے۔ جب بھی کوئی صاحب قلبِ سلیم اس کلام معجز نظام کو سنتا ہے۔ اس کے پہلو میں ہنگامہ رستاخیز برپا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کے بہنے لگتے ہیں۔ آتشِ عشق یوں بھڑک اٹھتی ہے کہ ماسوی اللہ کو خاکستر بنا کر رکھ دیتی ہے آپ کا کلام سننے سے جو کیف و سرود اور ذوق و مستی نصیب ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو کبھی اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوئے ہوں ـــــــ حضرت خواجہ صاحبؒ کا کلام سرائیکی زبان میں ہے۔ اس میں کئی الفاظ ایسے ہیں۔ جو پنجاب کے دوسرے

خطوں میں بسنے والوں کے لیے مشکل ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت خواجہ صاحبؒ کا دیوان جو اسرار و معارف کا ایک گنج شائیگان ہے جو واردات و کیفیات کا ایک بحر ناپیدکنار ہے۔ اس سے اہلِ دل پوری طرح مستفید نہیں ہو رہے تھے۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کیلیے اللہ تعالیٰ نے برادر محترم مولانا نور احمدؐ خان فریدی کے قلم کو منتخب کیا۔ انہوں نے سالہا سال کی عرق ریزی سے دیوانِ فریدؒ کی پیچیدگیوں کو آسان بنا دیا۔ اور شاہدِ معنی کے رُخ زیبا پر جو نقاب پڑ گئے تھے ان کو بڑی جرأت سے اٹھا دیا۔

حضرت خواجہ قدس اللہ سرہٗ العزیز کے نیاز مند جب اس دیوان سے مستفید ہُوں گے۔ تو ان کی گردنیں مولینا فریدی کے بارِ احسان سے جھکی ہوئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اس فرید العصر، ادیب، محقق اور بالغ نظر صوفی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس کی کاوشوں نے میرے جیسے ہزاروں کم کوشوں کے لیے اس چشمۂ حیوان تک پہنچنے کی راہ ہموار اور آسان بنا دی ہے۔

اللّٰہم تقبّل منہ قبولاً حسناً و بارک لنا فی علمہ وحیاتہ

۲۴ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ھ
۲۲ فروری ۱۹۷۹ء

خاکسار صاحبدلاں
محمد کرم شاہ، سجادہ نشین بھیرہ

خواجہ صاحبؒ کے کلام کی چند اہم خصوصیات

از ترجمانِ حقیقت کپتان واحد بخش خان صاحب سیال (بہاول پور)

حضرت خواجہ صاحبؒ کا کلام علم و عرفان کا بحر بیکراں ہے چونکہ آپ کا ہر لمحہ مشاہدۂ حق اور قرب و وصال کی منازل میں گزرتا تھا اس لیئے آپ کے دیوان کی ہر کافی اور ہر کافی کا ہر لفظ استغراق میں ڈوبا ہوا ہے۔ بخلاف عام شعراء کے کہ ان کا کلام سراسر "قال" کا نتیجہ ہے اور حال سے بے بہرہ ہے۔ اس لیئے قرآن شریف میں قالی شعراء کے لیئے مذمت آئی ہے۔ اور انہیں شیطان کا پیروکار کہا گیا ہے۔ لیکن اِلّا الذین اٰمنوا فرما کر مومن شعراء کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اشعار ذیل میں حضرت خواجہ صاحبؒ نے اپنے باطنی حالات کی اس طرح وضاحت فرمائی ہے۔ ؎

نہیں قال بے ننگ حال ہے ۔ پُلپل اساڈے نال ہے

نازک مزاج نازنین !۔ ھٰذا جنُونُ العاشِقِین،
خلقت کوں جیندی گوں ہے ۔ ہر دم فریدے کوں ہے
سوگندِ پیرِ فخرِ دینؒ !۔ ھٰذا جنُونُ العاشِقِین،

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے ۔ ؎

وحدت عین عیان ڈِٹھوسے ۔ ظُمس حقیقی سمجھ لیو سے !
مخفی کلُ اظہار بھیوسے !۔ ہر گن گیان تے گیت نوں پایا

حضرت خواجہ صاحبؒ پر حقائق و معارف کی ان واردات کی وجہ یہی اور صرف یہی ہے کہ آپؒ نے شیخ کامل سے بیعت ہو کر شدید ریاضتوں اور مجاہدوں کے طفیل وُہ مقام حاصل کر لیا تھا جن کی نشاندہی عارف رُومیؒ نے اس طرح سے کی ہے، ؎

قال را بگذار مردِ حال شو ۔ پیشِ مردِ کاملے پامال شو ،

آپ کے کلام کی دوسری خصوصیت یہ ہے ۔ کہ آپ کے شعری مجموعے کا ایک ایک لفظ بے پناہ سوز و گداز عشق و محبّت اور ذوق و شوق میں ڈوبا ہوا ہے ۔ بظاہر آپ کے کلام کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ "قرب و وصال" کے مقابلہ میں آپ ہجر و فراق کی کیفیات سے زیادہ دوچار رہے ہیں ۔ لیکن آپ کے بے پناہ درد و فراق اور آہ و بکا کی بڑی وجہ یہ ہے ۔ کہ جب سالک "سیر الی اللہ" یا عروجی سفر کو طے کرتے ہوئے "فنا فی اللہ" کے مقام میں داخل ہوتا ہے ۔ تو اسے ہر منزل کے اوپر اور منزل اور اس کے اوپر اور منزل نظر آتی ہے ۔ اس وقت سالک پر ذوق و شوق کی ایسی کیفیات طاری ہوتی ہیں ۔ کہ وہ منازل پر منازل طے کرتے ہوئے آگے بڑھتا رہتا ہے اور یہ پرواز کبھی ختم نہیں ہوتی ۔ حضرت سعدی علیہ الرحمتہ نے اپنے درج ذیل شعر میں انہی منازل کی طرف اشارہ کیا ہے ۔

؎ نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدیؒ را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی !

چونکہ دوست کے حُسن و جمال کی کوئی انتہا نہیں ۔ اس لیئے عاشق صادق کے پرواز کی بھی کوئی انتہا نہیں رہتی ۔ لہٰذا سالکین اپنے بے پناہ جذبہ و شوق کی بدولت ہر آن بلند سے بلند تر مقام طے کرتے ہوئے ھَلْ مِنْ مَزِیْد کے نعرے لگاتے رہتے ہیں ۔ عین قرب و وصال کی حالت میں بھی اپنے آپ کو مہجور پاتے ہیں ۔ یہ اُن خاصانِ خدا کا حال ہے جن کو قدرت نے عشق کی بے پناہ قوت سے نوازا ہے ۔ اس

حالت کا خواجہ صاحبؒ نے یوں تجزیہ کیا ہے ؎

جتھاں خود قرب ہے دوری ۔ اُتھاں کیا وصل و مہجوری

انا ینّت تھئی پوری ، ۔ ہے انسانوں تے رحمانوں!

یہ اشعار خواجہ صاحبؒ کے اس مقام کا پتہ دے رہے ہیں جو سلوک الی اللہ میں بلند ترین منزل اور جس تک خاص الخاص، بلکہ اُخصّ حضرات کی رسائی ہو سکتی ہے۔ اسی مضمون کو حضرت نے ایک اور مقام پر اس طرح سے بیان کیا ہے۔ ؎

شُدہ عکس دَر عکس ایں بنا کہ فنا بقا ہے بقا فنا ۔ !

یہ کافی بھی آپ کے بلند ترین "مقام" کی غمازی کرتی ہے لیکن افسوس ہے کہ بعض شارحین نے "ایں بنا" سے مراد یہ دنیا لی ہے۔ اور "فنا" سے دنیا کا فانی ہونا۔ اور بقا سے آخرت کا باقی ہونا مراد لیا ہے۔ اللہ اللہ !! ان حضرات نے آپ سے کس قدر ظلم روا رکھا ہے۔ ایک دفعہ خواجہ صاحب کو ان کے محبوب قوال میاں برکت علی نے خلوت میں یہ غزل سنائی تو آپ پر وجد طاری ہو گیا۔

ہمہ عمر با تو قدح زدیم و نرفت رنج خمارِ ما چہ قیامتے کہ نمے رسی ز کنارِ ما بکنارِ ما

اس شعر پر بھی بہت سے لوگ جھومنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن بہت کم حضرات جانتے ہیں۔ کہ یہاں بھی وہی قرب و وصال میں ہجر و فراق بھرا ہوا ہے۔ جو بلند ترین مقام ہے۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کے کلام کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے مناظر قدرت کی وہ تصویر کھینچی ہے کہ اسکی مثال دوسرے کسی شاعر کے کلام میں نہیں ملتی۔ بعض ظاہر بین حضرات نے آپکے کلام کو "ورڈز ورتھ" کے کلام سے تشبیہہ دی ہے۔ کیونکہ اُس میں بھی مناظر قدرت اور "ہمہ اوست" کی جھلک نظر آتی ہے لیکن کہاں یہ عارف دوراں خواجہ فریدؒ !! اور کہاں بیچارا ورڈز ورتھ۔ اس انگریز مفکّر کو تو ہر چیز میں صرف حقیقت کی جھلک نظر آتی ہے۔ لیکن خواجہ صاحبؒ کے نزدیک غیر حق کا وجود تک نہیں۔ اور یہ آپ کا عین مشاہدہ ہے۔ اس لیئے جن شعراء نے مناظر قدرت کو بیان کیا ہے، وہ وحدت الوجود اور مشاہدۂ حق سے بے بہرہ ہیں۔ اس لیئے زور بیان کے باوجود، خواجہ صاحبؒ کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے۔ مشابہت اور تقابل تو بڑی چیز ہے۔ آپ کے کلام کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مریدین اور متعلقین کے لیئے سلوک الی اللہ طے کرنے کا بہترین ذریعہ ہے چونکہ انسان کی فطرت میں عشق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اس لیئے خواجہ صاحب نے اپنے کلام کے ذریعے خلق خدا کے قلوب میں آتش عشق کے شعلے بھڑکا کر انہیں نہ صرف سلوک الی اللہ کی مختلف منازل سے آگاہ فرمایا

ہے۔ بلکہ روحانی منازل کیطرف ان کی راہنمائی بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ دیوان شریف کے شروع میں آپ نے مریدوں کی "سیرالی اللہ" اور عروجی سفر میں راہنمائی کی ہے۔ وسط میں آپ نے مقام "فنافی اللہ" کی سیر کرائی ہے۔ اور آخر میں آپ سالکین کو مقام بقا باللہ پر لے گئے ہیں جو کمال بشری کی آخری حد ہے۔ شروع میں آپ فرماتے ہیں۔ ؎

گُر نے پورے بید بتائے — عقل فکر سب فہم گمائے
مدہوشی وِچ ہوش سکھائے — سارا سفر عروج سجھایا!

چونکہ یہ سفر لطائف ستہ کی تربیت سے طے ہوتا ہے اس لیے آپؒ نے اپنے کلام میں لطائف کی اہمیت بھی ظاہر کر دی ہے ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے ؎

اے گُر میرا سُکھ مندر — معمُور خفی دے اندر،
جِتھ بحر محیط دا بندر — اُتھ ہر جنسوں ملن سوغاتاں
تھئی نصرت فتح فتوحی ! — سب سرّی۔ قلبی رُوحی !
گئی ظلمت نور صبوحی ! — کیتاں جسم عجیب پربھاتاں

اس کافی میں خواجہ صاحبؒ لطیفہ "قلب"، لطیفہ "سِر" لطیفہ "رُوح" اور لطیفہ "خفی" کی واردات کو جس حسن وخوبی سے بیان فرمایا ہے۔ اہلِ دل حضرات عش عش کرا ٹھتے ہیں۔

اس کے بعد آپ مقام فنا فی اللہ کی تلقین فرماتے ہیں۔ اور طرح طرح سے اس موضوع کو اُجاگر کرتے چلے جاتے ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ؎

خمر طہوروں پی پیمانے، — تھیوسے عاشق مست یگانے
بھُل گئے صوم صلوات دوگانے — رندی مشرب سانگ رچایا!
جانڑے کون گنوار مقلّد، — وہ وہ ریت مقدّس جیّد
تھئی مطلق بے قید موحّد — سب صورت وچ آپ سمایا

خادم الفقراء واحد بخش سیال عفی عنہ

فہرست

فکر فرید

سرائیکی زبان کے اضافی حروف

خواجہ صاحب کا کلام سرائیکی زبان میں ہے۔ اس میں چند حروف ایسے ہیں کہ جب تک انہیں بخوبی سمجھ نہ لیا جائے، حضرت کے کلام کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ دیوان شریف کو شروع کرنے سے پہلے ایک نظر ان پر ڈال لی جائے۔

ٻ

ٻیر۔ ٻال۔ ٻانہہ۔ ٻیلی۔ ٻیا۔ ٻاہر۔ ٻالڑی

ڄ

ڄال۔ ڄموں۔ اڄ۔ سڄن۔ ڄمݨ

ݙ

میݙا۔ ساݙا۔ ݙبرادر۔ ݙوں۔ ݙولی۔ ݙوئی۔

ڳ

ڳالھ۔ ڳانہہ۔ بھاڳ۔ ݙوہاڳ۔ ڳئی۔ ڳݨی۔

ݨ

رانجھݨ۔ ݙیکھݨ۔ کڑمݨ۔ ڈھولݨ۔ وہاݨے

١٠٦

سالک پر انقباض کی کیفیت اُس وقت طاری ہوتی ہے۔ جب لطائفِ ستہ میں سے کوئی لطیفہ کام چھوڑ دے۔ یا اس کی روح پر نفسِ حیوانی اور روح حیوانی کا تسلّط ہو جائے۔ اس پر قلب پر وارداتِ غیبی کا وُرُود بند ہو جاتا ہے۔ سالک کے لئے یہ صورتِ حال انتہائی کرب آمیز ہوتی ہے۔ اس کی رُوح نفس حیوانی کے جال سے نکلنے کے لئے پھڑ پھڑاتی ہے اور نالہ و فریاد کرتی ہے۔ اپنی بے چینی کو کبھی ہیر کے سوز و گداز کا رنگ دیتی ہے اور کبھی سَسّی کے حزن و ملال کا۔ چوچک، کھیڑے، شتربان، بلوچ وغیرہ۔ یہ سب نفسِ حیوانی کی مختلف صور و اشکال ہوتی ہیں۔ لطائفِ ستّہ انیس و جلیس اور ہمدم و دمساز ہیں سہیلیاں ہمجولیاں بھی اگر شریکِ غم ہیں تو وُہ عالم صغیر کے مظاہر و اسمار سے مشابہ ہیں اور اگر مخالف ہیں تو پھر ان سے وہ شریر نفوس مراد لیتے ہیں۔ جنہیں کواکب کے ظلماتی اجتماعات کے وقت عناصر کے لطائف میں پھونکا جاتا ہے۔ اس گروہ کی طبیعت کا افتقار، وحشت، غصّہ، حرص اور صالح نظام کا بگاڑ ہے اور جو کچھ ان ارواحِ خبیثہ اور شریر و طرار نفوس سے خاطر پر مترشح ہوتا ہے وہ خوف اور ڈر کا موجب بنتا ہے۔

سائل کا کام مرشد کے فیضان سے اُن سے بُعد اختیار کرنا اور اپنے آپ کو بچانا ہے۔ ہجر و فراق کی جس قدر کرب آمیز کافیاں خواجہ صاحبؒ کے دیوان کی زینت ہیں۔ ان کا پس منظر یہی کچھ ہے۔ جو اجمالاً بیان کیا گیا ہے۔ ان حقائق و معارف کی روشنی میں خواجہ صاحب کی کافیوں کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

——— ١ ———

ڈُکھڑے پُچھڑے آیم، خوشیاں بھاؤنوں رہیاں

حلّ لغات: پچھڑے، حصّے۔ بھاؤنوں رہیاں، نہیں بھاتیں۔

ترجمہ:۔ "عاشقِ مہجور کے حصے میں درد و کرب آئے ہیں۔ خوشیاں اچھی نہیں لگتیں ؎

قسمت میں دیا بانٹ جو قسامِ ازل نے — جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا — غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

— ۲ —

چانڈریاں راتیں برہوں براتیں، سیّاں کھیڈن گیّاں

حلّ لغات: چانڈریاں راتیں، چاندنی راتیں۔ کھیڈن گیّاں، کھیلنے کے لئے گئی ہیں۔

ترجمہ:۔ "محبت کی بے بہا نعمتوں یعنی چاندنی راتوں میں ہجولیاں کھیلنے کے لئے گئی ہیں!"

— ۳ —

رُت ساوَن دی مینہ برساتیں، رَل مِل دھاوَن پیّاں

حلّ لغات: رُت، موسم۔ دھاوَن پیّاں، نہا رہی ہیں۔

ترجمہ:۔ "ساون کا موسم۔ برساتیں ہی برساتیں ہیں۔ سہیلیاں سکھیاں مل جُل کر نہا رہی ہیں"۔

— ۴ —

صدقے کیتا، نال نہ نیتا، پکڑ نہ کھیڑا بیّاں

حلّ لغات: صدقے کیتا، قربان کیا ہُوا (کمبخت)، نال نہ نیتا، ہمراہ نہ لے جایا گیا۔ بیّاں، بازو۔ کھیڑا، مُراد دشمنِ نفس

ترجمہ:۔ "اے بدبخت کھیڑا! تُو اس قابل نہیں تھا کہ تجھے ہمراہ لے جاتے۔ اب تُو بازو پکڑ کر مجھے

نہ روک اور مجھے اپنی سہیلیوں کے ساتھ اِس جشنِ مسرّت میں شریک ہونے دے!"

یہاں کھیڑا سے مراد نفس ہے۔ سہیلیاں لطائفِ ستّہ ہیں جو انوار و تجلّیات کی بارش میں کیف و سرور حاصل کر رہی ہیں۔ نفسِ امّارہ کا اِس بزمِ قدس میں کیا کام۔ چونکہ وہ روح کے لیئے سنگِ راہ بننے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے خواجہ صاحبؒ نے اس کے لیۓ سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

— ۵ —

روز ازل دا وارث ساڈا، توں ہیں رانجھن سائیاں

حلّ لغات: رانجھن سائیاں، اے رانجھن سائیں۔

ترجمہ:- "اے میرے محبوب رانجھن! تو ہی روزِ ازل سے ہمارا وارث اور مختار ہے!"

حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔ اے حُسنِ ازل! جب سے تیرا دلکش نغمہ "الست بربکم" سامعہ نواز ہوا ہے میرا تن من دھن سب تجھ پر سے قربان ہے۔ میری "انا" ختم ہو چکی ہے۔ اب تو ہی تو ہے تیرے سوا دل میں اور کوئی سما سکتا ہی نہیں۔

— ۶ —

وسریم سارا راج بابانہ، وسریاں سینگیاں سیّاں

حلّ لغات: راج بابانہ، ماں باپ کا عیش و آرام۔

ترجمہ:- "مجھے تو اپنے محبوب رانجھن کی محبت میں ماں باپ کا لاڈ پیار اور عیش و آرام بھول چکا ہے اور ہم عمر سہیلیوں اور ہمجولیوں کی یاد بھی ذہن سے محو ہو گئی ہے" (گویا بجز محبوب کے اور کچھ بھی مرغوب و مطلوب نہیں ہے)

— ۷ —

سَکڑے سَوہرے خویش قبیلے، سَٹ کر تینڈی تھیّاں

حِلّ لغات: سَکڑے، اعزا و اقارب۔ سَوہرے، سُسرال والے۔ اگر اس لفظ کو سَوہرے کی بجائے "سَوڑھے" پڑھا جائے تو اس کا مطلب قریبی رشتہ دار ہوگا۔ سَٹ کر، چھوڑ کر۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! میں اپنے تمام خویش و اقارب اور رشتہ داروں سے ناطہ توڑ کر تیری ہو چکی ہوں!"

— ۸ —

سینگیاں سرتیاں شہر سُہاوِن، مَیں وَت بُوٹے لیّاں

حِلّ لغات: شہر سُہاوِن، شہر میں مسرّت و شادمانی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ بُوٹے لیّاں، دریا کے ساحلی پودے جھاؤ وغیرہ

ترجمہ:۔ "میری ہم عمر سہیلیاں تو شہر میں عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہی ہیں مگر میں دریا کے کنارے جھاؤ کے پودوں اور جھاڑیوں میں سرگردان پھر رہی ہوں!"

یہاں ہجولیوں اور سہیلیوں سے مراد سالکین اور عارفین ہیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ہمسفر سالکین اور عارفین تو سلوک کی تمام منزلیں طے کر کے مقام بقا باللہ میں جمالِ بے مثال کے مشاہدہ میں محو و مستغرق ہیں اور کیفِ سرمدی سے بہرہ مند ہیں، مگر مَیں ابتدائے شہود میں ان واردات کی زد میں ہوں جنھوں نے میری عقل کو سلب کر لیا ہے۔ عقل کی قوّتِ مدرکہ میں بے حسی پیدا ہو گئی ہے۔ اور مَیں جادۂ سلوک کی تلاش و تجسّس میں اِدھر اُدھر بھٹک رہا ہوں۔ خواجہ صاحبؒ گویا ایسی کیفیت میں مبتلا ہیں کہ ؎

یارانِ تیز گام نے منزل کو جا لیا ٭ ہم محو نالۂ جرسِ کارواں رہے

—— ۹ ——

عشق فرید کوں خلعت ڈِتری، موُنہہ سِر بھسّڑ چھیّاں

حلّ لغات: موُنہہ سِر بھُسّڑ چھیّاں، لف ونشر مرتب یعنی موُنہہ بھُسّڑ اور سر چھیّ۔ بھُسّڑ خاک، چھیّ خاکستر۔ راکھ۔ مراد ذلیل وخوار ہونا۔

ترجمہ: "فرید کو سُلطانِ عشق کے دربار سے ذلّت اور خواری کی خلعت عطا ہوئی ہے۔"

یعنی ع ملامت رونقِ بازارِ عشق است!

(۱۰۷)

—— ۱ ——

ڈُکھے ڈِینہہ فرقت دے نِبھن

مُٹھے نیَن رو رو رَت تھیوِن!

حلّ لغات: نِبھن، گزرتے ہیں۔ رَت تھیوِن، لہولہان ہوتے ہیں۔

ترجمہ: "ہجر وفراق کے روز وشب بڑی مشکل سے کٹ رہے ہیں۔ فریب خوردہ آنکھیں کثرتِ گریہ سے اب خوں فشاں ہو گئی ہیں!"

ـــــــ ۲ ـــــــ

ساتھی پُنل گیا دُور ہے   سِر درد قہر کلوُر ہے
تن چُور من رنجُور ہے   شالا سجّنڑ کوٹھے وَسن

حلِّ لغات: قہر کلوُر، سخت غضب کا۔ کوٹھے وَسن، نزدیک آباد ہوں۔

ترجمہ:۔ "میرا ہمدم و دمساز اور رفیقِ حیات پنوّں بہت دُور چلا گیا ہے۔ اس کے فراق کے باعث سر میں سخت درد ہے۔ تن چُور اور من رنجُور ہے۔ خدا کرے دوست قریب آباد رہیں تاکہ اُن کا دیدار نصیب ہوتا رہے!"

ـــــــ ۳ ـــــــ

ماہی مِٹھل گیوں رول وے   واہ ڈھول تیڈڑے بول وے
ڈُکھاں ہیں کیندے کول وے   دِل ڈھانڈھ درداں دے بلن

حلِّ لغات: ڈھول، محبوب۔ بول، وعدے۔ ڈھانڈھ، جوالۂ آتش۔ چخر۔ بھٹی۔ بلن، جل رہے ہیں۔ بھڑک رہے ہیں۔

ترجمہ:۔ "اے پیارے محبوب! تُو مجھے حیران و سرگردان چھوڑ کر چلا گیا! واہ دوست! تیرے قول و قرار! خدا معلوم تُو اب کس مہوش کی بغل میں ہے؟ میرے دل میں تو درد و کرب کی بھٹی جل رہی ہے!"

—— ۴ ——

دِلڑی تپے سینہ جلے   جیڑا ڈُکھے جِندڑی گلے

ہڈ چم سڑے لُوں لُوں تلے   اکھیاں ڈُکھن دِیداں سِکن

حلّ لغات: ہڈ، استخواں۔ چم، چمڑا۔ لُوں لُوں، بال بال۔ روُاں روُاں۔ سِکن، ترسیں۔

ترجمہ:۔ "دِل تپ رہا ہے۔ سینہ جل رہا ہے۔ جی دُکھی ہے۔ زندگی تباہ حال ہے۔ زندگی تباہ حال ہے۔ استخواں اور پوست جل سڑ گئے ہیں۔ بدن کا روُاں روُاں تلا جا رہا ہے آنکھیں دُکھتی ہیں اور نگاہیں ترس رہی ہیں!"

—— ۵ ——

مونس تے ناں غمخوار ہے   چو گوٹھ سخت اُجاڑ ہے

پَل پَل غماں دی دھاڑ ہے   مُشکل نبھانواں رات دِن

حلّ لغات: چو گوٹھ، چاروں گوشے، ہر طرف۔ دھاڑ، چیخ وپکار۔

ترجمہ:۔ "کوئی مونس و غمخوار نہیں۔ ہر جانب ویرانی ہی ویرانی ہے۔ درد و کرب کے باعث رہ رہ کر دل سے چیخیں نکلتی ہیں۔ رات دِن بڑی مشکل سے کٹ رہے ہیں۔" (زندگی سے نباہ سخت دشوار ہو گیا ہے)

— ۶ —

ڈِٹھڑے سوا کیکر رہوں　　سُنج بَر بھِروں ڈُکھڑے سہوں

ریچھ رِچھ گھنڈے راکھس ہوں　　بانْدر بَلائیں بھوت جِن

حلِّ لغات: ڈِٹھڑے سوا، دیکھے بغیر۔ کیکر، کیونکر۔ سُنج، ویرانہ۔ راکھس، راکھشش۔ دیو۔ جن۔ بھوت۔

ترجمہ: "محبوب کے دیدار بغیر زندگی کیسے کٹے۔ اس لئے طبیعت پر وحشت اور دیوانگی طاری ہے۔ ایسے بے آب و گیاہ اور ویران جنگلوں میں ماری ماری پھر رہی ہوں۔ جہاں ہر جانب جنگلی درندے ریچھ، بندر اور دیو، جن بھوت کثرت سے مُنہ پھاڑے نظر آتے ہیں۔ ہر لحظہ نئے دُکھ اور درد سے سابقہ پڑتا ہے۔"

اشارہ:۔ جنگلوں کی ویرانی اور درندوں اور جنّوں بھوتوں سے وہ ارواحِ خبیثہ اور شدید نفوس مراد ہیں جنہیں کواکب کے ظلماتی اجتماعات کے وقت سالک کے عناصرِ اربعہ اور حواسِ خمسہ پر مسلّط کیا جاتا ہے جن کے باعث سالک پر خوف اور ڈر کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

— ۷ —

سیّد، فرید، سسّی سبھے　　ماہی پِچھے راہی تھئے

یا وَنج ملیئے یا رُل موئے　　گئے ہِن ڈُکھاں کوں ساتھ گِھن

حلِّ لغات: سیّد فرید سسّی سبھے، تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دیوان میں یہ مصرعہ اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ مولانا

عزیز الرحمٰن مرحوم نے اپنے دیوان میں اِس مصرعہ کی بابت وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس مصرعہ کا کسی زبان کے لغات میں حل نہیں ہو سکا۔ ایک صاحب نے اِس مصرعہ کو اس طرح لکھا ہے "سو تہنی فرید ستی سبھے"۔ یعنی "پیارے عشاق اپنے محبوب کی تلاش اور تعاقب میں چل پڑے"۔ سیّد سے مراد حضرت دبیر الملک مرحوم شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ لیتے ہیں، مگر نیازمند (فریدی) کے نزدیک "سیّد" سے سیّد ولایت شاہ بخاریؒ مراد ہیں جو حضرت کے عاشق زار اور صاحبِ کمال مرید تھے۔ اور آپ کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے تھے۔ اور حضرت خواجہ صاحب اکثر اُنہیں یاد کر کے ٹھنڈے سانس بھرا کرتے تھے۔ ان کے صدق و اخلاص کی شہرت سُن کر ہی ان کی وفات پر حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی علیہ الرحمۃ نے ایک آہِ سرد نکالی اور فرمایا آج دنیا سے بیعت ختم ہو چکی ہے۔ شاہ صاحب کے دوہڑے آج تک سماع کی مجلسوں میں گائے جاتے ہیں جنہیں سُن کر دردمند لوگ تڑپ اُٹھتے ہیں۔ حاجی عبداللہ قوال کا بیان ہے کہ ایک دفعہ چاچڑاں شریف میں محفلِ سماع گرم تھی اور حضرت خواجہ صاحب صدر نشین تھے۔ اِس مجلس میں میاں غلام حسین قوال نے مخدوم ولایت شاہ بخاری کا یہ ڈوہڑا گانا شروع کیا ؎

سیّد کے جو آئی ضعیفی نت نت نینھ نویرے[1]

اِس دوہڑے پر حضرت خواجہ صاحب کو اِس قدر وجد آیا کہ کُلاہ مبارک سر سے اُتر کر دُور جا پڑی۔ قطب الموحدین حضور صاحبزادہ خواجہ محمد بخش نازک کریمؒ کُلاہ مبارک سر پر رکھتے تھے مگر پھر دُور جا پڑتی تھی۔

یہ واقعہ بھی فریدی حلقے میں بڑا مشہور رہے کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ صاحبؒ روہی میں مقیم تھے اور مخدوم صاحب بھی ہمراہ تھے۔ ان کی موجودگی میں ایک خوش نصیب آیا اور چند یوم حضور کی صحبت میں رہ کر اپنا نصیبہ لے کر چلا گیا۔ یہ دیکھ کر مخدوم صاحب نے ایک آہِ سرد نکالی اور فرمایا کہ حضوری رہتے ہوئے ہماری تو عمر گزر گئی۔ سیّد بھی تھے۔ خاص مریدوں میں بھی شمار ہوتا ہے۔ مگر جو چیز یہ شخص چند دنوں کی صحبت میں لے کر جارہا ہے ہمیں آج تک نصیب نہیں ہوئی۔ کسی نے یہ بات حضورؒ تک پہنچادی۔ آپ نے سُن کر فرمایا۔ "اچھا

---

[1] اس مصرعے کا مفہوم کسی شاعر نے اپنے الفاظ میں اِس طرح سے ادا کیا ہے ؎

عمرم بآخر آمد روزم بشب رسید ٭ مستی و بت پرستی من ہمچناں ہنوز

اب تک سیادت کا نشہ باقی ہے؛ اور پھر یہ شعر پڑھا ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامیؔ ✽ کاندریں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

جب مخدوم صاحب کو اس بات کا علم ہُوا تو بے چین ہو گئے۔ زار زار روتے تھے اور کہتے تھے۔" ہائے مجھ سے بڑی گستاخی ہو گئی۔ خدا جانے اب کیا بنے گا؟" گرم ریت پر تڑپتے تھے اور یہ شعر آپ کی زبان پر تھا ؎

سیّد سَٹ سادات دا ماناں ✽ تھی سگ فریدؔ دے دردا

یعنی" اے سیّد! سیّد ہونے کا فخر و غرور ترک کر دے۔ اگر تو نے کچھ حاصل کرنا ہے تو حضرت فریدؒ کے دروازے کا کُتّا بن جا!" —— اس لئے سیّد فرید ستی سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اس کا مطلب ظاہر ہے۔

ترجمہ:۔" سیّد ولایت شاہ بخاری ہو، فرید ہو یا ستی۔ سب عشق کا دُکھ درد پہلو میں لئے دیوانہ دار محبوب کے پیچھے چل پڑے۔ بعض نے تو محبوب کو پالیا۔ اور بعض مشکلات کی تاب نہ لا سکے۔ اور سنسان بیابانوں میں سر پٹخ پٹخ کر مر گئے!"

۱۰۸

—— ۱ ——

ڈُکھے عشق دے ڈُکھے گھاٹے ہِن
سر پھٹرا ترُ ٹرے گانْٹے ہِن

حلّ لغات: گھاٹے، نقصانات۔ سر پھٹرا، سَر پھوٹا ہُوا۔ ترُٹرے، ٹُوٹے۔ گانْٹے، گردنیں۔

ترجمہ:۔" درد انگیز عشق کے مصائب و آلام بھی صبر آزما ہیں۔ یہاں سر پھوٹ جاتے ہیں اور گردنیں توڑ دی جاتی ہیں!"

—۲—

مَیں جاتا سوہنڑاں یار رہنڑل | رہسی کول نہ دیسی کیچ ڈوں وَل
ہُنڑ وَل وَل پُور پووِن پل پل | اَکھیں نیر ہنجُوں فرڑاٹے رِنیں

حلِ لغات؛ جاتا، میں نے جانا۔ وَلوَل، باربار۔ فرڑاٹے، پانی کی دھار کا زور سے بہنا۔

ترجمہ:۔"میں نے سمجھا تھا کہ میرا حُسن مجسم محبوب میرے پاس رہے گا۔ اور مجھے چھوڑ کر اپنے وطن کیچ واپس نہیں جائے گا۔ مگر یہ خیال غلط نکلا۔ اور محبوب دھوکہ دے کر واپس چلا گیا۔ اس کے ہجر و فراق میں کیفیت یہ ہو گئی ہے کہ رہ رہ کر درد کے دورے پڑ رہے ہیں۔ اور آنکھوں سے آنسو فوارے کی طرح جاری ہیں۔"

—۳—

سُنج سیجھ اُتے گُل خار تھئے | دَھیّاں ہار حمیلاں مار تھئے
جِند جوکھوں تار و تار تھئے | مُٹھی دِلڑی کرِم گھگھاٹے رِنیں

حلِ لغات؛ سُنج، ویران۔ دَھیّاں، ٹکڑے ٹکڑے۔ تار تار۔ حمیلاں، جمع حمائل کی۔ گلے میں پہننے کا زیور۔ تار و تار، لبریز۔ خُوب بھرے ہوئے۔ کرِم، مجھے کریں۔ گھگھاٹے، گھگھی بندھ جانا۔ گلے گھٹنے کے وقت کی آواز۔ سکرات کی کیفیت

ترجمہ:۔"سیج برباد ہو گئی۔ پھول کانٹے بن گئے۔ ہار بکھر گئے۔ اور حمائیں سانپ بن کر ڈسنے لگیں۔ جان درد و کرب سے بھر گئی۔ فریب خوردہ دل پر فرقتِ یار کے سبب نزع کا عالم طاری ہے اور گلے سے صدائے آہ نحیف نکل رہی ہے۔"

—— ۴ ——

بُرا برہوں بُری بیماری ہے ڈُکھ پیڑتے نالہ زاری ہے

ڈھولے باجھ نہ ہرگز کاری ہے کُوڑے شربت گھوٹے چاٹے ئنیں

حلّ لغات: ڈُکھ پیڑ، دُکھ درد۔ کاری، علاج۔ گھوٹے، وہ دوائی جو گھونٹ کر پلائی جائے۔ چاٹے، لعوق۔ چاٹ۔

ترجمہ:۔ "عشق بُری بلا اور بُری بیماری ہے۔ ہر وقت دُکھ درد اور نالہ و زاری سے کام ہے۔

اس کا علاج سوائے شربتِ دیدار کے اور کچھ نہیں۔ یہ شربت اور گھوٹے چاٹے بے کار ہیں ؎

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب

دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست!

—— ۵ ——

بدّوں باندر بوزادائیں ہن گڈّ گینڈے گرگ بلائیں ہن

تھل مارو، اوکھیاں جائیں ہن سرڑاٹے سخت چکاٹے ئنیں

حلّ لغات: بدّوں، جنگلی۔ بدّو۔ باندر، بندر۔ بوز، بوزنہ۔ گڈّ، اکٹھے۔ سرڑاٹے، تیز و تند ہوا کے چلنے سے درختوں کی مہیب سرسراہٹ۔ چکاٹے، جانوروں کی آوازیں۔

ترجمہ:۔ "محبوب کی تلاش میں جانستانِ ریگستان اور دوسرے دُشوار گزار مقامات میں آوارہ و سرگرداں پھر رہی ہوں۔ ہر جانب وحشی بدّو۔ بندر، لنگور، گینڈے اور بھیڑیے گروہ در گروہ

پھر رہے ہیں۔ جن بھوت اور ڈائنوں کا خوف مزید برآں ہے۔ تیز و تند ہواؤں کے چلنے سے درختوں سے وحشت انگیز آوازیں سُنائی دیتی ہیں اور جانوروں کی چیخ چنگھاڑ سے دل دہل جاتا ہے۔"

— ۶ —

بُٹھ والی والیاں بُول تتے ۔ آئے پیش تتی دے سُول تتے

پیریں پچھن ہزار ببُول تتے ہک ریت تتی بیا بھاٹے ہِنیں

حلّ لغات: والی، بالی۔ بُول، بُولا۔ ناک میں پہننے کا زیور۔ ببُول، کیکر۔ بھاٹے، بادِ سموم۔

ترجمہ:- " بالیاں، بالے اور منحوس بُولے جائیں بھاڑ میں۔ مجھے ان کا ہوش کہاں ہے یہ سوختہ بخت تو ایک دفعہ پھر شدید قسم کے مصائب و آلام کا شکار ہو چکی ہے۔ ہزاروں کانٹے پیروں میں چبھتے ہیں۔ ایک تو ریت گرم ہے دوسرے بادِ سموم جیسی ہوا چل رہی ہے۔ جس سے پوری سطحِ ارضی جلتا ہوا تنّورا بن گئی ہے)

— ۷ —

آئی روہاں جبلاں جال میری ممیں ڈینئیں لہن سنبھال میری

رِچھ راکھس رکھدے بھال میری ڈینہہ رات فرید گپاٹے ہِنیں

حلّ لغات: جال، گزارہ۔ ممیں، ڈینئیں، رِچھ، راکھس، جنگلی درندے اور وحشی جانور۔ گپاٹے، آوارگی۔

ترجمہ:- " اے فرید! اب میرا گزارہ صحراؤں اور پہاڑوں میں ہے۔ جہاں جنگلی درندے، ڈائنیں

اور بلائیں میری دیکھ بھال کرتی ہیں۔ شب و روز اسی آوارہ گردی اور پریشان حالی میں کٹ رہے ہیں!"

۱۰۹

— ۱ —

ڈھولَن تینڈی سِک ڈھیر ہِم — تانگھاں گھنّیاں چاہیں بہُوں

کھَپ کھپ کراں آہیں بہُوں — تپ تپ اُٹھن بھاہیں بہُوں

حلّ لغات: ڈھیر، زیادہ۔ گھنّیاں، بکثرت۔ بہُوں، بہت۔ کھَپ کھپ، تنگ ہو کر۔ آشفتہ و غمگین ہو کر۔ تپ تپ، جل کر۔

ترجمہ: ”اے محبوب! میرے دل میں تیری چاہت اتنی زیادہ ہے کہ اس کا اظہار زبان سے ممکن نہیں۔ ہر وقت تیرا انتظار رہتا ہے۔ آنکھیں آرزوئے وصال میں کھلی رہتی ہیں۔ جب سوچ بچار کرتے کرتے تھک جاتی ہوں تو پھر بے بس ہو کر آہیں بھرتی ہوں۔ جس سے آتشِ عشق کے شعلے اور بھڑک اُٹھتے ہیں!"

— ۲ —

کھسّی دِل مَہیں دے چاک ہے — جیڑا سدا غم ناک ہے

تن چُور سینہ چاک ہے — سر دُھوڑ مونہہ پاہیں بہُوں

حلّ لغات: مہیں دا چاک، بھینسوں کا چرواہا۔ دُھوڑ، غبار۔خاک۔ پاہیں، جمع پاہ۔ پسا ہُوا گوبر۔

ترجمہ :۔ "مہینوال محبوب نے دل چھین لیا ہے۔ اِس لئے دِل ہمیشہ غمناک رہتا ہے۔جسم درد سے چُور چُور اور سینہ زخم ہائے فراق سے چاک چاک ہے۔سر میں گرد و خاک کی تہیں جم رہی ہیں اور چہرے پر گوبر کا غبار چھایا ہُوا ہے۔"

—۳—

لگا سخت ڈُکھڑا روگ ہے ۔۔۔ بے پیر دل نوں جوگ ہے

تتی پئی بھوگیندی بھوگ ہے ۔۔۔ رو رو کرے دھاہیں ہُوں

حلّ لغات: روگ، بیماری۔ بھوگ بھُگیندی، مصائب برداشت کر رہی ہے

ترجمہ :۔ "مجھے عشق کا اذیّت دہ روگ لگ گیا ہے۔دل کو اشتیاقِ وصال کی شدّت نے ازخود رفتہ بنا دیا ہے۔جس کے سبب یہ سوختہ بخت مصائب و آلام میں پھنس کر رہ گئی ہے۔ اور ہر وقت رو رو کر آہ و فریاد کرتی رہتی ہے!"

—۴—

ماہی پنل دِلڑی لُٹی ۔۔۔ دِل لُٹ کے تھیا راہی پُٹھی

رُل رُل تھکی پھر پھر ہٹی ۔۔۔ بُوٹے، لیّاں کاہئیں ہُوں

حلّ لغات: راہی، راہ گیر۔ روانہ۔ پُٹھی، اُلٹے پاؤں۔ ہٹی، ماندہ ہوگئی۔تھک گئی۔ بُوٹے، سرکنڈے۔

لیّاں، جمع لئی کی۔ جھاؤ کے پودے۔ کانہیں، کلک کا بُوٹا۔

ترجمہ:۔ "میرا محبوب پنوں خاں دل لُوٹ کر واپس لَوٹ گیا اور مَیں اُس کی تلاش میں صحرا و بیابان میں جہاں ہر جانب خودرو پودے سر اُٹھائے کھڑے ہیں۔ آوارہ و سرگرداں پھر پھر کر تھک گئی ہوں۔"

—— ۵ ——

جڈاں دل نوں تینڈی چاہ تھئی   سٹ سیجھ تھل دے راہ تھئی

سنجبر کلہی بے واہ تھئی   چھڈ آسرے واہیں ہوں

حلّ لغات: جڈاں، جس وقت۔ جب۔ کلہی، اکیلی۔ بے واہ، بے یار و مددگار۔ لاوارث۔ واہ، سہارا۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! جب دل کو تیری محبت نے اپنی طرف کھینچا تو میں عروسی کے بستر کو چھوڑ کر تنِ تنہا دشت و بیابان کی طرف چل پڑی اور تمام آسرے اور سہارے چھوڑ دیئے۔"

—— ٦ ——

گذری فرید آخر عمر   آئی نہ دلبر دی خبر!

ڈھونڈھاں جنگل جھر بر بحر   تک تک رہاں راہیں ہوں

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبوب کے فراق میں پوری زندگی کٹ گئی۔ مگر دلبر کا کوئی پتہ نہ لگا۔ گھنے جنگل چھان مارے۔ بحر و بر میں ڈھونڈھا۔ بے شمار راستوں پر بیٹھی اس کا انتظار کرتی رہی۔" مگر ؏

تھک تھک کے گر پڑی نگہِ انتظار آج

۱۱۰

— ۱ —

ڈیہاں راتیں سنجھ صباحیں
کنّیں کان وجاوِم رَبین!

حلّ لغات: کنّیں، کان۔ کان، کرشن جی کا صفاتی نام ہے مراد محبوب۔ رَبین، بنسری۔ بانسری۔

ترجمہ:۔ "دن رات اور صبح و شام محبوبِ ازل کی طرف سے میرے کان میں اَلَستُ بِرَبِّکُم کا سامعہ نواز نغمہ سُنائی دیتا ہے جو بنسری کی آواز سے ملتا جُلتا ہے!"

کرشن جی مہاراج بنسری بجایا کرتے تھے۔ صوفیا کے نزدیک بنسری کی آواز اُس حیات بخش صدا سے مُشابہ ہے۔ جس میں ربّ العزّت نے تمام ارواح سے خطاب فرمایا تھا۔ کرشن جی کو بنسری سے عشق تھا اور جب وہ بنسری بجاتے تھے تو انسان تو بجائے خود رہے حیوان بھی مست ہو جاتے تھے۔ مولانا روم رح نے بھی مثنوی شریف کا آغاز بنسری سے کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ؏

بشنو از نے چوں حکایت مے کند

اسی بنسری یعنی نَے کی آواز تھی۔ جسے سُن کر روحِ انسانی پر مستی طاری ہوئی۔ اور پھر یہی آواز ہوگی جو نفخِ صور کی صورت میں مُردوں کو زندہ کر دے گی۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے یومِ الست میں جو نغمہ سُنا تھا۔ اس کی آواز اب تک کانوں میں گونج رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاعلِ حقیقی ہی میرے کانوں میں رموزِ فطرت کی وہی بنسری بجا رہا ہے۔

—— ۲ ——

قدسی بنسی اُنہد ازلوں ٭ رانجھن پھوک سُناوِم فضلوں

رَکھ رَکھ وحدت دی آئین

حلِّ لغات: قدسی، پاکیزہ۔ عالمِ قدس کی۔ بنسی، بانسری۔ ازلوں، روزِ الست سے۔ پھوک، پھونک کر۔ بجا کر۔

ترجمہ:۔ "میرا محبوب رانجھن روزِ ازل سے ہی مجھے نغمۂ لاہوتی کی پاکیزہ بنسری جس میں انہد کا دلکش راگ وحدت کی لے میں بھرا ہوا ہے پھونک کر سُناتا ہے۔ عشّاق اسی صدائے اُنہد کی آواز پرست ہیں!"

—— ۳ ——

اثنینیت دی گئی علّت ٭ عوج نھئی سبھ حنفی مِلّت

سین بلالؓ دا بے شک شین

حلِّ لغات: اثنینیت، دوئی۔ شرک۔ عِلّت، بیماری۔ عوج نھئی، ختم ہوئی۔

ترجمہ:۔ "دوئی اور شرک کی بیماری ختم ہوئی۔ اور یہی ملّتِ حنفیہ کی غرض و غایت ہے۔ بلالؓ کا سین اب بے شک شین ہے!"

حضرت بلالؓ کا شمار اکابر صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ حبشہ کے رہنے والے تھے۔ اور لکنت کے سبب شین کا تلفّظ صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے تھے۔ اور اذان میں بجائے اَشْھَدُ کے اَسْھَدُ کہتے تھے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم چاہتے

تھے، کہ کوئی فصیح اللسان مؤذن ہو جس کی اذان مدینہ منوّرہ کی فضا میں تہلکہ برپا کر دے۔ وہ اکثر حضرت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کرتے رہتے تھے کہ کوئی فصیح اور بلیغ مؤذن اِس خدمت پر مامور کر دیا جائے جس پر ایک دفعہ ایک اور صحابی کو اذان دینے کے لئے مقرر کیا گیا۔ بلالؓ کے لئے یہ بہت بڑا حادثہ تھا۔ وہ گوشۂ عزلت میں جا کر خُوب روئے۔ اور عرض کیا اے پروردگار! زبان تیری دی ہوئی ہے۔ اس پر میرا بس نہیں۔ اگر میری زبان فصیح ہوتی تو یہ اعزاز مجھ سے واپس نہ لیا جاتا۔ اِس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ اور انہوں نے حضرت رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ بارگاہِ ربّ العزّت میں بلالؓ کی سین عین شین ہے۔ اسے اذان دینے پر بحال کیا جائے۔ چنانچہ پھر ساری زندگی حضرت بلالؓ ہی اذان دیتے رہے اور ان کی سین مومنین اور مومنات کے دِل میں خاص قسم کا کیف و سرور پیدا کر دیتی تھی۔ خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ جلّ جلالہٗ الفاظ اور ان کے اصوات پر غور نہیں فرماتے وہ الفاظ کے بطون کو دیکھتے ہیں۔ اِس لئے اگرچہ حضرت بلالؓ زبان کی درشتی کے سبب شین ادا کرنے پر قادر نہیں تھے۔ ان کے قلبی جذبہ اور اخلاص باللہ کے پیشِ نظر سین ہی شین بن گئی۔

—— ۴ ——

جو ہے مردِ محقّق مومن ٭ اُسد اتھیا شیطان بھی مومن

مِلل نِحَل کل قیّمِ دین

حلِّ لغات: محقق، صاحبِ تحقیق۔ مومن، صاحبِ یقین۔ پکّا مسلمان۔ ہُتھیا، ہُوا۔ مِلل، جمع مِلّت۔ ادیان۔ مذاہب۔ نِحَل، جمع نحلت۔ چھوٹے فرقے۔ قیّم، قائم رکھنے والا۔

ترجمہ: ”جو شخص صاحبِ تحقیق اور صاحبِ یقین ہے اور ذکر و فکر اور تفکر و تدبر کے ذریعے

اُس نے حق الیقین کا مرتبہ حاصل کر لیا ہے۔ اس کا شیطان بھی مومن بن جاتا ہے۔ اسے کہیں لغزش نہیں ہوتی۔ قدرت قدم قدم پر اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ بڑے بڑے مذاہب ہوں یا چھوٹے چھوٹے گروہ۔ سب سے دینِ حنیف کو تقویت پہنچتی ہے۔ اس لئے ان سب کو دین کا قائم رکھنے والا ہی سمجھنا چاہیئے۔"

—— ۵ ——

دِلڑی غیروں وَیروں خالی ٭ صدر صدُور ولایت والی

راسخ مالک مُلک یقین

حلِّ لغات: وَیروں، جمع وَیر۔ بَیر۔ دُشمنی۔ بعض نے اسے غیروں کا تابع مہمل قرار دیا ہے۔

ترجمہ:- "ایسے نفوس کا دِل بُغض و عناد اور تعصّب سے خالی ہوتا ہے۔ ان کا ہر قول اور ہر فعل صداقت پر مبنی۔ وہ فقر و ولایت کے صدر الصدور، راسخون فی العلم کے مصداق اور اقلیم یقین کے والی ہوتے ہیں!"

—— ۶ ——

میثاقوں تا روزِ حشر دے ٭ جُود وجُود نثار فقر دے

دولت صحبت فخرالدّین

حلِّ لغات: میثاقوں، روزِ ازل سے۔ دولت، بدولت۔ طفیل۔ توجّہ

ترجمہ:۔ "حضرت خواجہ فخر الدین رح کے فیضِ صحبت نے وہ مقام عطا کیا ہے کہ اس فقر پر
ازل سے ابد تک جود اور وجود اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے!"

حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ فقر و درویشی میں جو مقام مجھے حاصل ہوا ہے اور جود و سخا اور اپنے تن بدن کو محبوب پر تصدّق کرنے کی جو توفیقِ کاملہ نصیب ہوئی ہے۔ یہ سب کچھ پیر و مرشد حضرت خواجہ فخر الدین علیہ الرحمۃ کی نظر کیمیا اثر کا صدقہ ہے۔

—— ۷ ——

ظُلم جہالت تھیوم پریرے ٭ کیتے عدل عدالت دیرے
آئی تمکین تے گئی تلوین

حلِ لغات: پریرے، دُور۔ تمکین، تمکنت۔ تلوین، تلوّن طبع (یہ صوفیانہ اصطلاحات ہیں۔ ان کی تشریح پہلے ہو چکی ہے۔ ملاحظہ ہو کافی ۶۴)

ترجمہ:۔ (مرشد کے فیضان سے) "جہالت کی تاریکی چھٹ گئی۔ اور عدل و عدالت نے ڈیرے
ڈال دیئے۔ تلوین ختم ہو گئی اور اس کی جگہ تمکین نے لے لی!"

یعنی اضطراب کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں۔ اب رُوح سکون و اطمینان کی نعمت سے مالامال ہے!

—— ۸ ——

بُھگت اے تلبیس ابلیسی ٭ اے دل سکھ تدریس ادریسی
تھی وارث فاران تے سین

حلّ لغات: تلبیسِ ابلیسی، شیطانی ملمع سازی، منافقانہ روش۔ تدریسِ ادریسی، ادریسی آئین کا درس۔ فاران، مکہ مکرّمہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ کوہِ سینا کی ایک چوٹی بھی فارآن سے موسوم ہے۔ جو حجاز کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی پہاڑ پر توریت مرحمت ہوئی تھی۔

ترجمہ: "اے دِل! ابلیس کے مکر و فریب کو بھاڑ میں ڈال اور حقیقت شناسی کے ادریسی اسباق سیکھ لے۔ پھر فاران (تعلیماتِ نبویؐ) اور سینا کا وارث بن جا!"

—— ۹ ——

سَو سَو حمد تے لکھ شکرانے ٭ یار فریدؔ لدھو سے خانے
گئی تشویش تے آئی تسکین

حلّ لغات: لدھو سے، ہم نے پایا۔ خانے، گھر میں، دِل کے اندر۔ تشویش، پریشانی اضطراب۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! حضرت ربّ العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم نے اپنے محبوب کو گھر میں پالیا ہے۔ فکر و تشویش کی منزل ختم ہوگئی ہے، اور تسکین و تسلّی حاصل ہے!"

۱۱۱

—— ۱ ——

ڈینہہ رات ڈُکھاں وِچ جالاں
ونجیاں خوشیاں غم ہیٹھی پالاں

حلِّ لغات: چالاں، بسر کرتی ہوں۔ وَنجْنْ، وَنجیجن مصدر سے گم ہو گئیں۔ پالاں، پالتی ہوں۔

ترجمہ: "محبوب کے ہجر و فراق نے خوشیوں کو برباد کر دیا ہے۔ مسرّت و شادمانی کے لمحات کھوئے گئے۔ اب بیٹھی حزن و ملال کی پرورش کر رہی ہوں!"

—— ۲ ——

یار پُنّل گیا شہر ڈوں　　تھی راہی روہی تھل بَرڈوں

بے واہی کیوں آ کر گھر ڈوں　　جُکھ جُکھ عمر اں گالاں

حلِّ لغات: ڈوں، طرف، جانب۔ جُکھ جُکھ، گھُل گھُل کر۔

ترجمہ: "اے غم نصیب! پنوں خان تو کیچ کو رخصت ہو گیا۔ اب تُو بھی روہی ریگستان اور جنگل بیابان کی طرف چل پڑ! تُو بے کس و بے نوا کیوں گھر میں آ کر فراقِ یار میں گھُل گھُل کر زندگی برباد کرتی ہے یہی بہتر ہے کہ یا تو مطلوب و مقصود کو حاصل کر، یا پھر اپنی جان بھی اُس پر سے تصدق کر دے"

؎ یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآمد

—— ۳ ——

ڈیون ڈوڑے سول سہیلیاں　　بدطینت پھُٹھریاں تے دل میلیاں

سُنج بر سالے صحن حویلیاں　　سر ساڑاں جی جالاں

حلِّ لغات: ڈوڑے، دُگنے۔ پھُٹھریاں، اُلٹی چال والیاں بدطینت، بُری سرشت والیاں۔ دل میلیاں، میلے دل والیاں

ترجمہ :۔ "بدطینت، اُلٹی چال اور میلے دل والیاں سہیلیاں دگنی اذیتیں اور دُکھ دیتی ہیں۔ فراقِ یار میں اپنی تو یہ حالت ہے کہ گھر کے تمام صحن اور حویلیاں ویران اور سنسان ہوگئی ہیں۔ جی جلتا ہے، سر دُکھتا ہے اور کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔"

—— ۴ ——

پیت پریں دی روز سوائی ۔۔۔ وِسرے خویش قبیلے بھائی

سَٹ کر وِیرَن بھینیں بھائی ۔۔۔ سانوَل تینوں بھالاں

حلِّ لغات: پریں دی، محبوب کی۔ سوائی، زیادہ۔ بھالاں، راہ دیکھتی ہوں۔

ترجمہ :۔ "محبوب کی محبت روز بروز بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ خویش و اقارب اور بہن بھائی ذہن سے اُتر چکے ہیں۔ بھائیوں، بہنوں اور ماں کو چھوڑ کر صرف تیری راہ تک رہی ہوں!"

—— ۵ ——

یار نہ پانواں، نِی کُرلانواں ۔۔۔ سوہے سیج نوں بھاہ بھڑکانواں

پٹ پٹ رو رو یار اُٹھانواں ۔۔۔ وَین کراں روہ ڈالاں!

حلِّ لغات: پانواں، پاؤں، ملوں۔ کُرلانواں، فریاد کرتی ہوں۔ سوہے، عروسی کا سُرخ رنگین کپڑا۔ وَین، نوحہ۔ بین۔ روہ ڈالاں، پہاڑوں کو پھاڑتی اور ان میں شگاف کرتی ہوں!

ترجمہ :۔ "محبوب دکھائی نہیں دیتا۔ اس کے ہجر و فراق میں پڑی چیخ رہی ہوں چلّا رہی ہوں سیج

اور عروسی ملبوسات کو آگ لگا کر شعلے بھڑکا رہی ہوں۔ بالوں کو نوچ کر اور رو رو کر غم کو ہلکا کرتی ہوں اور جب دردانگیز بَین کرتی ہوں تو پہاڑوں کے جگر بھی پھٹ جاتے ہیں!"

—— ۶ ——

لگڑی جُڑ کر چوٹ اندر وِچ　　　آیُم ڈوڑے ظُلم قہر وِچ
چھڈ کر کلھڑی روہ ڈُنگر وِچ　　　ہوت نہ لہم سنبھالاں

حلِ لغات: لگڑی، لگی۔　ہوت نہ لہم سنبھالاں، محبوب نے خبر نہیں لیتا۔
ترجمہ:۔ "دل پر کاری چوٹ لگی ہے۔ اور میں دُگنے عذاب اور قہر میں مبتلا ہو گئی ہوں۔ مجھے محبوب بے یار و مددگار تنہا دشت و بیابان میں چھوڑ کر چلا گیا۔ اور پھر اس نے خبر تک نہیں لی!"

—— ۷ ——

یار فرید نہ لہندا ساراں　　　سہندی ساڑے سُول ہزاراں
رَت رو رو کر رات گزاراں　　　ڈُکھ ڈُکھدیں ڈِینہہ ڈھالاں

حلِ لغات: ساراں، جمع سار کی بمعنی خبر۔ ہمدردی۔ دیکھ بھال۔ ساڑے، جلاپے۔ صدمے، مصائب۔ ڈِینہہ ڈھالاں، دن ڈھال دیتی ہوں۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! یار خبر نہیں لیتا۔ اُس کے ہجر و فراق میں ہزاروں صدمے برداشت کر رہی ہوں دن دُکھ درد میں ڈھلتا ہے اور رات خُون کے آنسو بہا بہا کر کاٹتی ہوں!"

۱۱۲

— ۱ —

رَت رو رو سر پاہ رنگانو دیاں
بُرے بِرہوں دے سَگَنڑ سُہانو دیاں

حلِ لغات: سر پاہ، عروسی لباس۔ سَگَنڑ، شگون۔

ترجمہ :۔ "میں محبوب کے فراق میں خون کے آنسوؤں سے عروسی لباس کو رنگ رہی ہوں اور اس طرح اپنی محبت اور فراق کے شگون منا رہی ہوں!"

— ۲ —

سَب سینگیاں سَرتیاں بھاگ لدھا   سر گوڈڑے کنتھ سُہاگ لدھا
مَیں مُٹھڑی مُفت ڈوہاگ لدھا   ڈُکھے ڈُکھڑے بار اُٹھانو دیاں

حلِّ لغات: گوڈڑے، گُدڑے۔ گھٹنے۔ کنتھ، محبوب شوہر۔ ڈوہاگ، بیوگی۔ بے کسی۔ سُہاگ کی ضد۔

ترجمہ :۔ "تمام سینگیوں اور ہجولیوں کے بخت نے یاوری کی اور وہ اپنے شوہروں کے زانوؤں پر سر رکھے وصال کی خوشیاں منا رہی ہیں۔ ایک سوختہ بخت مَیں ہوں کہ بیکسی کی حالت میں ہجر و فراق کے ناقابلِ برداشت مصائب و آلام برداشت کر رہی ہوں!"

۔۔۔۔۔۔ ۳ ۔۔۔۔۔۔

کہیں چُوڑہ ہار سِنگار ٹھپے   کہیں سُرخی کجلہ دھار ٹھپے

میں گجُڑے سانگ رَسانوَدیاں   کہیں نوریں دا ٹھمکار ٹھپے

حِلّ لغات:۔ ٹھپے، سجتی ہے۔ نُورے، پازیب۔ گجُڑے، میلے کچیلے۔ بدحال۔ سانگ کے سانوَٹ، سوانگ رچانا۔

ترجمہ:۔ "سہیلیوں کی مسّرت و شادمانی کا یہ عالم ہے۔ کہ کہیں سُرخی اور کاجل کی دھاریں لگائی جا رہی ہیں۔ کہیں چوڑے اور ہار سے اپنے آپ کو آراستہ کر رہی ہیں۔ کہیں پازیب کی چھنا چھن کانوں میں مٹھاس کا رَس گھول رہی ہے۔ ایک مَیں ہوں کہ اپنی بدحالی کے سوانگ رچا رہی ہوں!"

۔۔۔۔۔۔ ۴ ۔۔۔۔۔۔

کہیں ٹول خوشی دے تار سوہے   کہیں جوبن جوش بہار سوہے

ہک مَیں روندی غم کھانودیاں   کہیں باہُہ سِراندی یار سوہے

حِلّ لغات: سوہے، زیب دیتا ہے۔ باہُہ سِراندی، بازُو سر کے نیچے۔ بقول غالب ؎

جس کے بازُو پر تری زلفیں پریشاں ہو گئیں ٭ نیند اس کی ہے دماغ اس کا ہے راتیں اس کی ہیں

ترجمہ:۔ "کہیں جوبن اور جوشِ بہار زیب دے رہے ہیں۔ کہیں عیش و عشرت کی ٹولیاں دادِ عیش دے رہی ہیں۔ کسی کے بازُو پر محبوب کی زلفیں بکھری ہوئی ہیں۔ لیکن میری قسمت میں مسّرتیں اور شادمانیاں کہاں۔ میرے لئے تو حرماں نصیبی مقدر ہو چکی ہے۔ اس لئے رو رو کر غم کھا رہی ہوں!"

۵

ہکوّ جیڈیاں بینسر بول چھکے ‏ ‏ ‏ ‏ ہجوں سیجھ نہالی توُل چھکے

میں موئی نوں کوجھا سوُل چھکے ‏ ‏ ‏ ‏ مُنہ پلڑوں گھر گھر پا نوُدیاں

حلّ لغات: ہکوّ جیڈیاں، ہم عمر سہیلیاں۔ چھکے، اچھا لگے۔ موئی، مری ہوئی۔

ترجمہ:۔ "میری ہم عمر سہیلیوں نے بینسر اور بول ٹھمکار کھے ہیں۔ انہیں سیج، تنہائی اور توشکیں لطف دے رہی ہیں۔ مگر مجھ بدبخت کے لئے نوجوان لیوا دکھ درد لکھ دیئے گئے ہیں اس لئے منہ پر پلڑو ڈال گھر گھر بین کرتی پھرتی ہوں!"

۶

سوہناں یار فرید نہ بھانوُدیاں ‏ ‏ ‏ ‏ سوہی سیجھ سُنجی اگ لانوُدیاں

تڑپھاندی رات نبھانوُدیاں ‏ ‏ ‏ ‏ رو بوچھن پاند پوسانوُدیاں

حلّ لغات: بھانوُدیاں، بھاتی ہوں۔ بوچھن، دوپٹہ۔ پاند، سرا۔ پلّو۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! جب میں اپنے حسین و جمیل محبوب کو پسند نہیں، اور وہ میری طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ تو پھر یہ عروسی لباس اور معطّر سیج میرے کس کام کے ہیں۔ میں انہیں نذرِ آتش نہ کر دوں۔ میرا حال تو یہ ہے کہ تڑپ تڑپ کر رات کاٹ رہی ہوں اور رو رو کر دوپٹے کو آنسوؤں سے بھگو دیتی ہوں!"

۱۱۳

۱

رت روندیں عمر نبھیساں
ایہو داغ قبر وچ نیساں

حلِ لغات: نبھیساں، نبھاؤں گی۔ نیساں، ہمراہ لے جاؤں گی۔

ترجمہ: "خون کے آنسو بہا بہا کر زندگی بسر کروں گی اور یہی داغ قبر میں لے جاؤں گی!"

۲

لگا تیر جگر وچ کاری — تھیا خون اکھیں توں جاری
مَیں مُٹھڑی ڈُکھڑیں ماری — ہے! کیندے سانگ جلیساں

حلِ لغات: سانگ، ساتھ شامل ہو کر۔ جلیساں، بسر کروں گی۔

ترجمہ: "جگر میں ایسا کاری تیر لگا ہے کہ آنکھوں سے خون جاری ہو گیا ہے۔ افسوس، اب میں فریب خوردہ دُکھیاری کس کے ساتھ زندگی بسر کروں گی!"

—۳—

اتھ رہن نہ ڈیندیاں پیڑاں   تھئے نیر ہنجوں نک سیڑھاں

ڈینہہ رات ڈکھاں دیاں بھیڑاں   ہن موت دا ملک وسیساں

حلّ لغات: پیڑاں، درد۔ نیر، آنسو۔ سیڑھاں، دھاریں۔ نک سیڑھ، نکسیر۔ ناک سے خون بہنا۔
بھیڑاں، بھیڑ۔ ہجوم۔ وسیساں، آباد کروں گی۔

ترجمہ:۔ "دکھ درد اب یہاں رہنے نہیں دیتے۔ آنکھوں سے خون کے آنسو نکسیر کی طرح جاری ہیں۔ شب و روز مصائب و آلام کا ہجوم ہے۔ یہ جینا بھی کیا جینا ہے۔ اب تو میں موت کا ملک ہی جا کر آباد کروں گی!"

—۴—

سڑ سوݨیں دی گئی مہندی   تھئی کنڈ رے سیجھ پھلیندی

تتی قسمت روڑھے ڈیندی   میں مٹھڑی کیڈے ویساں

حلّ لغات: سوݨ، شگون۔ کنڈرے، کانٹے۔ روڑھے، تکلیفات مشکلات۔ کیڈے ویساں، کہاں جاؤں گی۔ مٹھڑی، لٹی پٹی۔

ترجمہ:۔ "شادی کے رسوم کی مہندی بھی جل گئی۔ پھولوں کی سیج کانٹوں میں بدل گئی۔ نصیبوں جلی قسمت تکلیفیں دے رہی ہے۔ مجھ بدنصیب کا اب ٹھکانہ کہاں ہے؟"

۵

کھِل کھیڈدے وقت وِہانٹے   بَٹھ پھُلوں توُل وِہانٹے

بھَن ہار حمیلاں گاہنٹے   بھَن چوُڑا اگ اڑیساں

حِلّ لغات: اگ اڑیساں، آگ میں ڈال دوں گی۔ وِہانٹے، گزر گئے۔ دوُسرا وِہانٹے، سر جانے۔

ترجمہ: "کھیل کوُد کے وقت گزر گئے۔ پھوُلوں والے گاڈیکیئے اور دولائیاں بھاڑ میں جائیں۔ میں ہار حمائلیں، چوُڑا، اور دوُسرے تمام زیورات توڑ پھوڑ کر آگ میں جھونک دوں گی"

۶

ہَڈ جالے تتڑیں آہیں   تن گالے ٹھڈریں ساہیں

مَیں ویساں یار دے راہیں   وَنج کیچ فرید منٹیساں!

حِلّ لغات: ہَڈّ، ہڈیاں۔ استخواں۔ تتڑیں آہیں، گرم آہیں۔ ساہیں، جمع سانس۔ منٹیساں، بسر کروں گی۔

ترجمہ: "گرم آہوں نے ہڈیوں تک کو جلا دیا ہے۔ اور ٹھنڈے سانسوں نے تن بدن کو مضمحل کر دیا ہے۔ میں یار کی راہ پر برابر چلتی رہوں گی۔ یہاں تک کہ کیچ پہنچ کر بقیہ زندگی مسرّت و شادمانی میں بسر کروں گی!"

۱۱۴

روندی سنجھ صباحیں

حلِّ لغات، روندی، روتی ہوں۔

ترجمہ:۔ "میں صبح شام یار کے فراق میں رو رہی ہوں!"

—۱—

پُنّل آوِم آ گَل لاوِم ، پووِم قبُول دُعائیں

حلِّ لغات: آوِم، میرے پاس آئے۔ گَل لاوِم، مجھے گلے لگائے۔ پووِم، پڑیں

ترجمہ:۔ "اللہ کریم میری دُعائیں قبول فرمائے اور میرا محبُوب پُنّل خاں آکر مجھے گلے لگائے"

—۲—

یار بروچل پھیر نہ آیا ، اُجڑیاں جھوکاں جاہیں

حلِّ لغات: پھیر، واپس لوٹ کر۔ اُجڑیاں، برباد ہوگئیں۔

ترجمہ:۔ "میرا بروچل محبُوب واپس لَوٹ کر نہیں آیا۔ جس کی وجہ سے میرے ٹھکانے اور مکانات ویران ہوگئے!"

—— ۳ ——

مارُو تھلڑے ڈُکھڑے پَینڈے ، سہنس ہزار بَلائیں

حلّ لغات: پَینڈے ، مسافتیں۔

ترجمہ: "بے آب و گیاہ ریگستانوں کی مسافتیں انتہائی دُشوار گزار ہیں۔ ہزاروں بلاؤں سے سابقہ پڑتا ہے!"

—— ۴ ——

باجھ مِٹھل دے باجھ نہ کائی ، سُجھم نہ ہرگز واہیں

حلّ لغات: باجھ، بغیر۔ باجھ، پُشت پناہ۔ سہارا۔ سُجھم ، مجھے سُوجھے۔ واہیں ، جمع تدبیریں۔ پناہ گاہیں۔

ترجمہ: "عاشقِ محزوں کو تو محبوبِ دل نواز کے بغیر کسی کا سہارا ہی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی دُوسری تدبیریں سُوجھتی ہیں!"

—— ۵ ——

روزِ ازل دی ایں جگ اوں جگ ، میں باندی توں سائیں

حلّ لغات: جگ، جہان۔

ترجمہ: "اے محبوب! میں تو روزِ ازل سے تیری ہو چکی ہوں۔ دونوں جہانوں میں تُو میرا آقا اور میں تیری باندی ہوں!"

— ۶ —

ساڑاں ہیوُر، زیوُر، تریوُر ، ہنیاں، ہنیسَر، باہیں

حلِ لغات: ساڑاں، جلادوں۔ ہیوُر، دو کپڑوں کا سٹ۔ تریوُر، تین پارچات کا سٹ۔ ہنیاں ہنیسر، زیوروں کے نام۔ باہیں، ہاتھ کے چوڑے۔

ترجمہ:۔ "محبوب کے بغیر کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ دل چاہتا ہے کہ تمام ملبوسات اور زیورات کو نذرِ آتش کر دوں!"

— ۷ —

کیچی پیچی دے ہتھ ویچی ، جندڑی ستڑے پائیں

حلِ لغات: کیچی، کیچ کا رہنے والا۔ پیچی، چالاک عیّار۔ ویچی، بیچ دی۔ ستڑے پائیں، سات پائی میں۔
ترجمہ:۔ "میں نے اپنی جان عیّار اور چالاک کیچی کے ہاتھ صرف سات پائیوں کے عوض بیچ دی ہے۔"

— ۸ —

عمر وہائی کانگ اُڈیندیں ، تھکڑی تک تک راہیں

حلِ لغات: وہائی، گزر گئی۔ کانگ، کوّا۔ اُڈیندیں، اُڑاتے۔
ترجمہ:۔ "کوّے اُڑاتے اُڑاتے عمر گزر گئی۔ اور راہ تکتے تکتے تھک گئی ہوں۔ مگر محبوب نہیں آیا ع

تھک تھک کے گر پڑی نگہِ انتظار آج

۹

کر کر یار سجن ڈے رلڑے ، نکلن لکھ لکھ آہیں

حلِّ لغات، رلڑے، صحبتیں۔

ترجمہ :۔ "جب محبوبِ دلنواز کی صحبتیں اور میٹھی باتیں یاد آتی ہیں تو دِل پکڑ کر بیٹھ جاتی ہوں اور بے اختیار لاکھوں آہیں نکلتی ہیں!"

۱۰

ڈھولن کارن جاوَن لادیاں ، لگڑیاں دِل نوں چاہیں

حلِّ لغات : جاوَن لادیاں ، پیدائشی۔ لگڑیاں ، لگیں۔ چاہیں ، محبّت۔

ترجمہ :۔ "مجھے تو یومِ پیدائش سے ہی محبوب کی چاہت نے بے چین کر رکھا ہے یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے!"

۱۱

انگن فرید دے آ البیلا ، کر کر ناز ادائیں

حلِّ لغات : انگن ، گھر کا صحن۔ آنگن۔ البیلا ، نازنین۔

ترجمہ :۔ "اے محبوب! کبھی تو ناز و انداز سے اِٹھلاتا ہُوا فرید کے آنگن میں بھی چلا آ۔ اور اپنے دیوانے کو شربتِ دیدار سے مشرّف کر!"

115

یہاں سے اُن شہرہ آفاق کافیوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جن میں حضرت خواجہ صاحب نے ریگستانِ بہاولپور کا ذکر بڑے اہتمام سے فرمایا ہے۔ حضور صاحبزادگی کے زمانے میں زیادہ تر نواب بہاولپور کے محل صادق گڈھ پیلس میں رہے۔ اگرچہ اس فردوسی قصر میں ہر قسم کی سہولتیں اور آسائشیں حاصل تھیں۔ مگر ان تمام لوازمات پر درویشی شان غالب رہی۔ اور آپ نے شاہانہ عیش و عشرت اور ٹھاٹ باٹ کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیا۔ آپ ہمہ وقت طاعتِ الٰہی میں محو رہتے۔ اور لوگوں سے کم ملتے تھے۔ ۱۲۸۸ھ میں آپ کے جان سے پیارے مرشد بھائی حضرت خواجہ فخر جہاں علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا۔ اور آپ نے چاچڑاں شریف پہنچ کر آبائے کرام کی مسندِ ارشاد سنبھالی۔ سالکانِ معرفت کی باطنی تربیت آپ اپنے مرشد کریم کی موجودگی میں بھی فرماتے تھے۔ مگر اب پوری ذمہ داری آپ پر آ پڑی۔ جسے آپ نے کماحقّہ بلکہ شدّت سے محسوس کیا۔ چاچڑاں کی بزم آرائی میں یہ کام پورا ہوتا نظر نہ آیا۔ تو آپ نے چولستان کا رُخ کیا۔ شہزادہ مرزا احمد اختر لکھتے ہیں کہ مریدوں کی تربیت کے لئے آپ نے روہی میں ایک گُھپا تیار کیا۔ اور اٹھارہ سال تک حضور وہاں ریاضت و عبادت میں مشغول رہے۔ سالکانِ طریقت کی بہت بڑی جماعت آپ کے ہمراہ ہوتی تھی۔ اور وہ سب اپنے اپنے زاویوں میں مصروفِ عبادت رہتے تھے۔ اعراس میں شرکت کے لئے حضور کو مع ارادتمندان کوٹ شریف آنا پڑتا تھا۔ اور پھر چند یوم چاچڑاں میں رہ کر واپس تشریف لے جاتے تھے۔ سال بھر میں صرف تین ماہ مئی جون جولائی چاچڑاں میں بسر ہوتے تھے۔ بقیہ نو ماہ سالم روہی میں گزرتے تھے۔

روہی کے قیام میں حضور اپنے آپ کو وہاں کے ماحول کے مطابق ڈھال لیتے تھے۔ اللہ والوں کو مناظرِ فطرت سے انتہائی لگاؤ ہوتا ہے۔ انہیں صحرا و بیابان شہروں سے حسین تر دکھائی دیتے ہیں۔ یہ جذبہ

خواجہ صاحب میں بدرجۂ اتم موجود تھا۔ آپ مناظرِ قدرت کے عظیم عکّاس تھے۔ آپ نے اپنے کلام میں جگہ جگہ روہی کے تودوں، خودرَو پودوں، چٹیل میدانوں اور اس کی صاف ستھری فضا کا اِس شان سے ذکر کیا ہے کہ اسے شہرتِ دوام کا درجہ مل گیا ہے۔ یہ ہمارے مرشد حضرت خواجہ صاحبؒ ہی ہیں جنہوں نے اپنے لطف و عنایت سے روہی کی بے کیف سرزمین کو رشکِ کشمیر بنا دیا۔ درجِ ذیل کافی میں حضرت نے روہی کی موسمِ برسات کی منظر کشی کی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :۔

روہی لگڑی ہے ساونڑی ، تُرت وَلا ہوت مہاراں

حلِّ لغات : ساونڑی لگڑی، ساون کی برساتیں ہو رہی ہیں۔ تُرت، جلدی۔ موڑ، واپس پھیر۔ مہار، اونٹ کی نکیل

ترجمہ :۔ "روہی میں ساون کا مہینہ شباب پر ہے۔ اے میرے محبوب! تُو بھی اپنی مہار پھیر دے اور میرے پاس آجا!"

——— ۲ ———

کھمنیاں کھمن رنگیلڑیاں ، رِم جھم بارش باراں

حلِّ لغات : کھمنیاں کھمن، بجلیاں کوند رہی ہیں۔

ترجمہ :۔ "بجلیاں چمک چمک کر فضا کو رنگین کر رہی ہیں۔ بارش رِم جھم برس رہی ہے۔"

——— ۳ ———

سارے سگنڑ سُہاگڑے ، یار ملم، آیاراں

حلِّ لغات : سگنڑ، شگون۔ سُہاگڑے، سُہاگ کے۔

ترجمہ :۔" یہ سارے شگون سہاگ کے ہیں۔ اب تو دوست کو دوستوں سے آ ملنا چاہیے !"

———— ۴ ————

بَدلے گوڑھے ساؤرے ، وِچ برسات دیاں دھاراں

حلِّ لغات : بَدلے ، بادل۔ گوڑھے ، گہرے۔ ساؤرے ، کالے۔ دھاراں ، لہریں۔
ترجمہ :۔" گہرے سیاہ بادل اور پھر اُن میں برسات کی دھاریں" (کیا خوب ہیں)

———— ۵ ————

کر دُھدکارے گاجڑاں ، گاوِن برہوں دیاں واراں

حلِّ لغات : دُھدکارے ، گرج کی آواز۔ گاجڑاں ، گرج کی تصغیر۔ گاوِن ، گاتے ہیں۔ واراں ، جمع وار کی راگنیاں۔
ترجمہ :۔" بادل زور زور سے گرج گرج کر عشق و محبت کے گیت گا رہے ہیں !"

———— ۶ ————

مارُو والیاں کھارڑے ، سُنجڑے تھلڑے باراں

حلِّ لغات : مارو ، خونخوار۔ والیاں ، والی کی جمع۔ ریت۔ کھارڑے ، کھار کا پودا۔ سُنجڑے ، غیر آباد
ترجمہ :۔" خونی ریگستان ، کھار کے پودے اور ویران تھل سب پر بارانِ رحمت کا نزول ہو رہا ہے !"

———— ۷ ————

کارن مِٹھڑے یار دے ، گُل گلزار بہاراں

حلِّ لغات: کارَن، خاطر۔ مِٹھڑے، میٹھے۔

ترجمہ:۔ "مِٹھڑے محبوب کی خاطر گل و گلزار بھی ہیں اور باغ و بہار بھی!"

—— ۸ ——

سختیاں سُول سَڑاپڑے ، سَہندڑی ساریاں ماراں

حلِّ لغات: سُول، درد۔ سَڑاپڑے، جلاپے۔ سَہندڑی، سہتی ہے

ترجمہ:۔ "مگر، بے چاری ناکام وارفتۂ محبّت یہ تمام درد، جلاپے اور مصائب برداشت کر رہی ہے۔"

—— ۹ ——

شالا بھیڑیں ریخڑیں ، توں سنگ ڈاگاں چاراں

حلِّ لغات: بھیڑیں، ریت کے تودے۔ ریخڑیں، ٹیلوں کی درمیانی نشیبی زمین۔ سنگ، ساتھ مل کر۔ ڈاگاں، مویشیوں کے گلے۔

ترجمہ:۔ "خدا کرے مَیں بھی تیرے ساتھ ریت کے ٹیلوں اور نشیبی علاقوں میں مویشی چراؤں!"

—— ۱۰ ——

سَجن سُنجیں دا کوئی نہیں ، دُشمن سہنس ہزاراں

حلِّ لغات: سُنجیں، بے کس۔

ترجمہ:۔ "اِس بے کس کا کوئی خیر خواہ نہیں ہے۔ مگر دُشمن سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہیں!"

(ایسی حالت میں مَیں کہاں جاؤں؟)

—— ۱۱ ——

ڈُوڑے ڈُوہ ڈُوراپڑے ، گِلڑے کرن پچاراں

حلّ لغات: ڈُوڑے، دوہرے، دُگنے۔ ڈُوراپڑے، طعنے۔ملامت۔ گِلڑے، گلے شکوے۔ پچاراں، شکایتیں۔

ترجمہ: "ہمدردی تو بجائے خود رہی۔ لوگ اُلٹا دُگنے الزام اور طعنے دیتے اور گلے شکایتیں کرتے ہیں"۔

—— ۱۲ ——

اُٹھی اُٹھی نندروں رونّدڑی ، سَے سَے سُفنے گارھاں

حلّ لغات: نندروں، نیند سے۔ رونّدڑی، روتی ہوئی۔ سُفنے، خواب۔ گارھاں، بتاتی ہوں، بیان کرتی ہوں۔

ترجمہ: "نیند سے روتی ہوئی اُٹھتی ہوں، اور سینکڑوں خواب بیان کرتی ہوں!"

—— ۱۳ ——

سُن سُن ہَس ہَس سینگیاں ، اُلٹا کرن وِیاراں

حلّ لغات: وِیار، شکایت۔بدگوئی۔

ترجمہ: "میری سہیلیاں میری باتیں سُن کر بجائے ہمدردی کے ہنس دیتی ہیں اور اُلٹا مجھے بدنام کرتی ہیں!"

—— ۱۴ ——

ٹبڑے ڈِھر سلابڑے ، ٹوبھے تار مناراں

حلّ لغات: ٹبڑے، ریت کے تودے۔ سلابڑے، سیلاب کی تصغیر۔ ٹوبھے، بارانی تالاب۔

ترجمہ:۔" بارش برسنے سے روہی کے تمام ٹیلوں اور طویل و عریض میدانوں میں سیلاب آ گیا ہے۔ اور تمام نشیبی علاقے پانی سے لبالب بھر گئے ہیں!"

—— ۱۵ ——

چھیڑن چھیڑ وچھانگڑاں ، نازو کرن تواراں

حلِ لغات: چھانگڑاں، مویشیوں کے گلے۔ نازو، نازنین۔ تواراں، گانے جن کی لے لمبی ہو۔

ترجمہ:۔" چرواہے مویشیوں کے گلے چراتے پھرتے ہیں۔ اور بڑے نازو انداز سے لمبی تانیں چھیڑ دیتے ہیں!"

—— ۱۶ ——

مُکلُوادہ سواد ڈُول ، رو رو واٹ نہاراں

حلِ لغات: مُکلواد سواد، (سندھی) ملک کا شمال مغربی گوشہ جہاں سے آئی ہوئی گھٹائیں یقیناً بارش برساتی ہیں۔ واٹ نہاراں، راہ تکتی ہوں۔

ترجمہ:۔" میں مُلک کے شمال مغربی گوشے کی طرف رو رو کر محبوب کی راہ تک رہی ہوں۔ کیونکہ اسی طرف سے گھٹائیں اُٹھتی اور بارش برساتی ہیں۔ اس کے فوراً بعد محبوب ریگستانوں میں آجاتا ہے"!

—— ۱۷ ——

ڈِسدا یار پرو بھرا ، بیٹھی کانگ اُڈاراں

حلِ لغات: پرو بھرا، دُور۔ اُڈاراں، اُڑاتی ہوں۔

ترجمہ:۔" میرا محبُوب کہیں دُور آباد ہے۔ میں اس کے انتظار میں کوّے اُڑا رہی ہوں!"

۱۸

گگڑے مکڑے ڈھاندلے ، رِکن مِن مینہہ پھنگاراں

حلّ لغات: گگڑے مکڑے، بھوسے رِٹیالے۔ ڈھاندلے، تیز ہوا اور بارش کی رِکن مِن ۔ پھنگار، پھنوار۔

ترجمہ:۔ "بھورے مٹیالے رنگ کے بادل اور تیز ہوائیں ہیں اور ساتھ ہی مینہہ کی بُوندا باندی ہو رہی ہے!"

۱۹

طرفاں مرخاں پھوگڑے ، لانی، لایاں، کھاراں

حلّ لغات: طرفاں۔ مرخاں، روہی کے خصوصی پودے ہیں۔ پھوگڑے، پھوگڑہ، روہی کا ایک درخت ہے۔ لانی۔ لائی اور کھار، یہ سب ریگستانی بُوٹیاں ہیں۔

ترجمہ:۔ "بارش کے فیضان سے تمام صحرائی پودے طرفاں، مرخاں، پھوگ، لائیاں، لاناں اور کھار وغیرہ تر بتر ہو رہے ہیں۔ اور اُن کا جوبن نکھر آیا ہے!"

۲۰

پُورب ہیلاں بھانوڑیاں ، ٹھڈریاں مینگھ ملہاراں

حلّ لغات: پُوربی ہیلاں، مشرقی ہوا کے نرم نرم جھونکے۔ مینگھ ملہاراں، بادلوں کی ٹھنڈی ملہار۔

ترجمہ:۔ "پورب کی ٹھنڈی ہواؤں کے نرم جھونکے۔ اور اَبر آلود خنک ہوائیں دل کو موہ رہے ہیں!"

—— ۲۱ ——

کوئل، اُغن، پپیہڑے ، دَردُوں کڈھن پُکاراں

حلّ لغات: کوئل اغن پپیہے، مشہور پرندے ہیں۔ پپیہڑے، پپیہے کی تصغیر ہے۔

ترجمہ:۔ "سوزِ عشق سے کوئل اغن اور پپیہے بھی درد انگیز لَے میں فریاد کر رہے ہیں!"

—— ۲۲ ——

سوہناں عربی سانوَرا ، آکھو اساڈیاں ساراں

حلّ لغات: ساراں لَہو، خبر لو۔

ترجمہ:۔ "اے سانورے مدنی موہن! اس حسین سمے میں تشریف لاکر ہماری خبر لیجئے!"

—— ۲۳ ——

تیڈے باجھ فریدؔ نُوں ، ڈُکھڑے تاروتاراں

حلّ لغات: باجھ، سوا۔بغیر۔

ترجمہ:۔ "یہ اس لئے کہ آپ کے بغیر روہی کی یہ پُر کیف فضا اور منظر فریب منظر اچھا نہیں لگتا۔ تیرے ہجر وفراق نے تمام مسرّتوں اور شادمانیوں پر اوس ڈال دی ہے اور دُکھ درد کا دریا تلاطم میں آگیا ہے!"

۱۱۶

— ۱ —

ساری عُمر گُذاریُم گڈ سائیں

ہُݨ ہوت پُنل گیُوم لَڈ سائیں

حلّ لغات: گڈ، اکٹھے۔ مِل کر۔ لَڈ گیُوم، کُوچ کرگیا۔

ترجمہ: "ساری عمر تو مَیں نے محبوب کے ہمراہ گذاری ہے۔ مگر اب وہ اپنا سامان لادکر یہاں سے چلا گیا ہے!"

— ۲ —

ناں کَل یار سجݨ دی ٭ ناں رہ گئی جوہ جتن دی

ناں تڑ تانڈے مَڈ سائیں

حلّ لغات: کَل، خبر۔ سُدھ۔ جوہ، پہلو۔ سبیل۔ جتن، کوشش۔ تڑ، گھاٹ۔ تانڈہ، ٹھکانا۔ مَڈ، بستی۔

ترجمہ: "محبوب کی کوئی خبر نہیں اور نہ ہی کوئی ایسی صُورت نظر آتی ہے۔ جس سے اس کی ملاقات کی کوئی سبیل پیدا ہو سکے۔ نہ کوئی گھاٹ ہے جس سے دریا کو عبور کیا جا سکے۔ اور نہ ہی کوئی آبادی اور جھوک (بستی) ہے جہاں اُس کا سراغ لگایا جائے!"

— ۳ —

تھَل مارُو دیاں پَٹیاں ٭ ڈُونگر اُوکھیاں گھٹیاں

اُپڑِم توڑ نہ سَدْ سائیں

حلِّ لغات : پَٹیاں ، جمع پَٹی۔ بمعنی مسافت۔ طویل راستے۔ اُوکھیاں گھٹیاں ، مُشکل گھاٹیاں۔ اُپڑِم ، پہنچے۔ سَدْ ، آواز۔ پُکار۔

ترجمہ :۔ " مردم خور تھل کی مسافتیں اتنی طویل اور گھاٹیاں اِس قدر دُشوار گزار ہیں کہ میں کیا میری آواز بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی ! "

— ۴ —

سخت اُویڑے پَینڈے ٭ لَڑدے رِچھ تے گینڈے

اُٹھ گئی آس تے ٹَنڈ سائیں

حلِّ لغات : پَینڈے ، سفر۔ فاصلے۔ لَڑدے ، لڑتے ہیں۔ اُٹھ گئی ، ختم ہو گئی۔ ٹَنڈ ، تکیہ۔ سہارا۔

ترجمہ :۔ " وادیٔ عشق کی مُسافتیں انتہائی مشکل اور پیچیدہ ہیں۔ اِس راستے میں مردم خور ریچھ اور گینڈے لڑتے ہیں۔ اِس بنا پر دریا تک پہنچنے کی رہی سہی اُمید بھی ختم ہو گئی ہے ! "

—۵—

باندر راخس گھاٹے ٭ کھڑ بن کھوب گپاٹے

قدم قدم تے کھڈ سائیں

حل لغات: راخس، راکھشش۔ گپاٹے، دلدل۔ کیچڑ۔

ترجمہ:۔ "اس منزل میں بندر اور آدم خور راکھششوں کی کثرت ہے۔ راستے کی حالت یہ ہے کہ زمین ناہموار اور دلدلی ہے اور قدم قدم پر گڑھے ہیں!"

—۶—

درد فرید ستاوے ٭ اگ لاوے بھُن کھاوے

پٹ پٹ ماس تے ہڈ سائیں

حل لغات: پٹ پٹ، نوچ نوچ کر۔ ماس، چمڑا۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! دردِ عشق ستاتا، آگ لگاتا اور بدن کے گوشت اور ہڈیوں کو نوچ نوچ کر کھاتا رہتا ہے!"

١١٧

— ١ —

ساوݨ مینگھ ملہاراں ؎ ترس پووی پِنّل آموڑ مہاراں

حلّ لغات: مینگھ، برسنے والا بادل۔ ملہاراں، اَبر آلود فضائیں۔ ترس پووی، تجھے ترس آئے۔ مہاراں، باگیں۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب دل نواز! ساون کا مہینہ ہے۔ آسمان پر بادلوں کی گھن گرج سے عجیب شور برپا ہے۔ فضا ابر آلود ہو رہی ہے۔ نہایت دلفریب سماں ہے۔ اب تو ترس کر! باگیں پھیر دے اور اِس طرف لوٹ آ!"

— ٢ —

ہنجڑوں ہاراں واٹ نہاراں ؎ بیٹھی کانگ اوڈاراں

حلّ لغات: ہنجڑوں، آنسو۔ ہاراں، بہاتی ہوں۔ واٹ نہاراں، راستہ دیکھوں۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! اِس حسین فضا میں اب صرف تیرا ہی انتظار ہے۔ لگاتار آنسو جاری ہیں اور کوّوں کو پیغام دے دے کر اُڑا رہی ہوں!"

— ٣ —

سجڑیاں راتیں یاداں فالاں ؎ ڈینہاں ڈھالے ماراں

حلّ لغات: سجڑیاں راتیں، راتوں کے ابتدائی حصوں میں۔

ترجمہ:۔ "سرِشام فالیں لینا شروع کرتی ہوں اور دِن کو پانسے پھینک کر ان سے نفاول لیتی ہوں کہ محبوب دلنواز سے ملاقات ہوگی یا نہیں!"

—— ۴ ——

تُوں بِن کیچ شہر دا والی ؛ اوکھی عُمر گذاراں

حلِّ لغات: اوکھی، مشکل۔

ترجمہ:۔ "اے کیچ کے فرمانروا! تیرے بغیر میری عمر بڑی مشکل سے کٹ رہی ہے"!

—— ۵ ——

روزِ ازل دیاں لدھیم لاؤاں ؛ ہُن کیوں کردیں عاراں

حلّ لغات: لدھیم لاؤاں، تمہارے ساتھ میں نے رسومِ عروسی ادا کی تھیں۔ ہُن، اب۔ کردیں، کرتے ہو۔ عاراں، پرہیز

ترجمہ:۔ "اے محبوب! میں تو روزِ ازل سے ہی تجھ سے وابستہ ہوں۔ اب تم مجھ سے پرہیز کیوں کرتے ہو؟"

—— ۶ ——

سُنجڑیں ٹبیریں دِلڑی موہی ؛ وِسرے شہر بازاراں

حلّ لغات: موہی، موہ لی۔ ٹبیریں، ٹیلے۔

ترجمہ:۔ "ویران ٹیلوں نے میرا دل موہ لیا ہے۔ شہر اور اُس کے بازاروں کی رونقیں بھول گئی ہیں!"

—— ۷ ——

مُلک مَلِھیر وَسایُم مولیٰ ؛ تھیاں چوگوٹھ بہاراں

حلّ لغات: مَلِھیر، کراچی کے قریب ایک مشہور قصبہ جو اَب ملیر کینٹ سے موسوم ہے۔ سندھ کا تفریحی مقام۔

ترجمہ:- "اللہ کریم نے مُلک مَلِھیر کو بارشوں کے ذریعے سرسبز و شاداب کر دیا ہے۔
اب اس کے چاروں اطراف میں بہاریں ہی بہاریں ہیں۔"

—— ۸ ——

تھَل چترانگ ڈِسیجن ندیاں ؛ رِم جھم لاسوں تاراں

حلّ لغات: چترانگ، چٹیل میدان۔ ڈِسیجن، نظر آئیں۔ لاسوں، لاس بمعنی تسلسل تواتر۔ تاراں، تاریں۔

ترجمہ:- "تھَل اور چٹیل میدانوں میں بارش کے سبب ہر طرف ندیاں ہی ندیاں نظر آتی ہیں۔
اور رِم جھم کے تسلسل سے تاریں سی بندھ گئی ہیں!"

—— ۹ ——

نِیلیاں پِیلیاں رَتیاں پِینگھاں ؛ مچھلی سہنس ہزاراں

حلّ لغات: نِیلیاں پِیلیاں رَتیاں، قوس قزح کے تین رنگ نیلا پیلا سُرخ۔ پِینگھاں، قوس و قزح۔ مچھلی، مچھلی کی شکل کے لکہ ہائے ابر۔ جو آسمان کو ماہی پشت بناتے ہیں۔

ترجمہ:- "نیلی پیلی اور سرخ رنگ کی قوس قزح کی عجیب بہار ہے۔ اس میں سینکڑوں ہزاروں
مچھلی کی شکل کے لکہ ہائے ابر نظر آ رہے ہیں!"

—— ۱۰ ——

سُرخ کرینہہ تے چٹریاں بُوٹیاں ؛ ساویاں لانّیاں کھاراں

حلّ لغات: کرینہہ، کریر کا درخت۔ چٹریاں، سفید۔ ساویاں، سبز۔ لانّیاں، سجی کے پودے۔ کھاراں، کھار کے پودے

ترجمہ:۔ "کریر کے لال پھول اور پھل اور سفید سفید بُوٹیاں۔ سجی اور کھار کے ہرے ہرے پودے روہی کی بہار کو دوبالا کر رہے ہیں!"

—— ۱۱ ——

جوہڑ جوہڑ گھُبکن مٹیاں ؛ ٹُہنڈیاں گھنڈ تواراں

حلّ لغات: جوہڑ، جوہڑ۔ جھونپڑی۔ گھُبکن، گھُب گھُب کی آواز کا پیدا ہونا۔ مٹیاں، چھاچھ بلونے کے مٹکے۔ ٹُہنڈیاں، بھلی لگتی ہیں۔ گھنڈ، مویشیوں کے گلے کے ٹَل ۔ تواراں، چرواہوں کے لمبی لَے کے گیت۔

ترجمہ:۔ "ہر جھونپڑی سے لسّی بلونے کی دلکش اور سامعہ نواز آواز (گھُب گھُب) سُنائی دے رہی ہے۔ مٹیاں بلوئی جا رہی ہیں۔ مویشیوں کے گلے میں بندھے ہوئے ٹل جانوروں کی نرم خرامی کے سبب آہستہ آہستہ بج رہے ہیں۔ چرواہوں کی لمبی لَے کے گیتوں نے اس آواز سے مل کر صحرائے بسیط کی فضا کو اور حسین بنا دیا ہے!"

—— ۱۲ ——

گائیں، بکریاں، بھیڈاں چانگے ؛ چَردے جوڑ قطاراں

حلّ لغات: بھیڈاں، بھیڑیں۔ چانگے، بزغالوں کے ریوڑ۔ چَردے، چَرتے ہیں۔ جوڑ، بنا کر۔

ترجمہ:۔ "گائیں، بکریوں، بھیڑوں اور بزغالوں کے ریوڑ قطار در قطار چرتے ہوئے کتنے خوبصورت نظر آتے ہیں!"

—— ۱۳ ——

یار فرید ملم دل بھاندا ؛ میلے ویس اُتاراں

حلِّ لغات: دِل بھاندا، دِل پسند۔ میلے ویس، میلے کپڑے۔ اُتاروں، میں اُتاروں۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! اگر اس پُر بہار موسم میں من موہن محبوب مل جائے تو میں خوشی سے اپنے میلے کچیلے کپڑے اُتار پھینکوں اور صاف ستھرے ملبوسات زیبِ تن کر کے یومِ وصال مناؤں!"

(۱۱۸)

سجن ڈتوں بن نہ تھیساں میں

گھڑی کیا پل نہ جیساں میں

ترجمہ:۔ "اے محبوب! تیرے بغیر میں نہیں جی سکتی۔ ایک گھڑی تو بڑی بات ہے۔ میں تو تیرے بغیر ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتی!"

—— ۲ ——

گیا سُولاں اندر بھر گل ؛ سبھو مشکل تھیوسے حل

سسّی، سوہنڑی اتے موّل   اُنہاں وِچ پئی گنْڑیساں ہیں

حلّ لغات: گنْڑیساں، شمار ہوں گی۔

ترجمہ: ”دردو اندوہ میں سر گل گیا ہے۔ ساتھ ہی میری تمام مشکل حل ہو گئی ہے۔ اب میرا شمار بھی سسّی، سوہنی اور موّل جیسی عشاقِ صادقہ کے زُمرے میں ہوگا!“

—— ۳ ——

نتّونت ٹیک ڈِکھلاوے   کرے وعدے تے نہ آوے

جے آئے آئے نہ تاں کھٹ کھاوے   ناں وَل سستی مَنیساں ہیں

حلّ لغات: نتّونت، روز بروز۔ ٹیک، فخر۔ غرور۔ تکبّر۔ کھٹ کھاوے، محاورہ ہے۔ لاتعلقی کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے۔ یعنی اپنے کام میں لگا رہے۔ ناں وَل سستی مَنیساں، پھر میں بھی آسانی سے نہیں منائی جا سکوں گی۔

ترجمہ: ”محبوب ہر روز فخر کے طور پر نئی نئی باتیں کرتا ہے۔ غرور اور تکبّر کا اظہار کرتا ہے۔ وعدے کرتا ہے مگر پورے نہیں کرتا۔ اِس دفعہ میں نے بھی تہیّہ کر لیا ہے کہ اگر وہ آنا چاہے تو آجائے۔ ورنہ وہ جانے اور اس کا کام۔ میں بھی پھر آسانی سے منائی نہیں جا سکوں گی!“

—— ۴ ——

نہ سُڈْوِیندے نہ آندا ہے   ڈِیہوڈِیہہ رُوح ماندا ہے

تتا جیوڑن نہ بھاندا ہے   ہلاہل جھول پیساں ہیں

حِلّ لغات: سَڈ ویندے، بُلواتا ہے۔ ماندا، تھکا ہُوا۔ جھول پیسیاں، گھول کر پی لوں گی۔

ترجمہ: "میرا محبُوب مجھ سے اِس قدر بے پرواہ ہو چکا ہے کہ نہ تو وہ مجھے بُلواتا ہے اور نہ خود آتا ہے روز بروز دِل نڈھال ہوتا جا رہا ہے۔ اب یہ بخت زندگی بھی اچھی نہیں لگتی۔ سوائے اِس کے میرے لئے اور کوئی چارۂ کار نہیں رہا کہ زہرِ ہلاہل گھول کر پی لوں!"

— ۵ —

کئی ڈُکھڑیں تُوں بچ بچ گیاں　　　　کئی وَر نال رَچ رُچ گیاں

کئی ہِک سانگ مَچ مُچ گیاں　　　　کراں کیں نال رِیساں مَیں

حِلّ لغات: بچ بچ، بچ گئیں۔ بچ بچ کا تابع مہمل ہے۔ اسی طرح دُوسرے اور تیسرے مصرعوں میں رُچ اور مُچ بھی تابع مہمل ہیں۔

ترجمہ: "عشق کے مراحِل محبّت مختلف ہیں۔ کئی خوش بخت دُکھوں سے بچ گئیں۔ کئی محبُوب سے شیر و شکر ہو گئیں۔ کئی عشاق ایسے ہیں جو محبُوب کے انتظار میں دُھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ میں دُکھی ان میں سے کس پر رشک کروں۔ ان کی قسمت اُن کے ساتھ ہے۔ اور قسّامِ ازل نے جو کچھ میرے لئے لکھ دیا ہے۔ بہر حال وہ مجھے مل کر رہے گا!"

— ۶ —

فرید آیا نہ ماہی وَل　　　　ڈِتی سُولاں نہ ساہی وَل

پیا ڈُکھ ڈُور پھاہی وَل　　　　اِجھو اجکل ہِریساں مَیں

حلّ لغات: ساہی، آرام۔ پھاہی، پھانسی۔ اُجھو، عنقریب۔ ہرِیساں، ہار جاؤں گی۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبوب پھر واپس نہ آیا۔ اور ہجر و فراق کے آلام نے ایک لحظہ بھی چین نہیں لینے دیا۔ بلکہ درد و اندوہ کا پھندا پھر گلے میں پڑ گیا ہے۔ آخر میں کب تک ان مصائب کا مقابلہ کر سکوں گی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ عنقریب میری ہمت جواب دے جائے گی اور میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لوں گی!"

۱۱۹

اس کافی میں حضرت خواجہ صاحبؒ نے اپنے مسلک وحدت وجودی کی مزید تشریح فرمائی ہے۔ اور اس امر پر زور دیا ہے کہ اگر عرفان کی طلب ہے تو علومِ ظاہری کے ساتھ ساتھ سالک علمِ حقائق حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ایسا نہ ہو کہ منقولات کی بھول بھلیوں میں اس کی زندگی برباد ہو جائے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

—— ۱ ——

سِکھ رِیت رَوِش منصُوری نُوں

ہُن ٹھَپ رکھ کنز قدُوری نُوں

حلّ لغات: کنز قدُوری، علمِ فقہ کی معتبر اور مستند کتابیں۔

ترجمہ:۔ "اے سالک! حُسین بن منصور حلّاج نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر کے وحدتِ وجودی کا جو عملی درس دیا تھا اُسے سیکھ لے۔ اور کنز قدُوری جیسی فقہی کتابوں کو تہہ کر کے رکھ دے

کیونکہ اس منزل میں یہ چیزیں کام نہیں آتیں !" ع "ہر چہ خواندہ ہمہ در زیرِ خاک کُن !"

— ۲ —

جو کوئی عِشق مدرسے آیا ! فِقہ اصُول دا فِکر اُٹھایا
بے شک عارف ہو کر پایا رَمز حقیقت پُوری نُوں

ترجمہ :۔ "جو شخص بھی مکتبِ عشق میں آیا۔ اُس نے فقہ، اصُول اور علومِ ظواہر سے دل کی تختی کو دھوڈالا۔ اور حقیقت کے اسرار و رموز کو عارف بن کر حاصل کیا !"

— ۳ —

جو کوئی چاہے عِلم حقائق راز لَدُنیؔ کشف دقائق
تھیوے اپنڑے آپ دا شائق سَٹ نزدیکی دُوری نُوں

ترجمہ :۔ "جو شخص عِلمِ حقائق حاصل کرنا چاہتا ہو یا اُسے رازِ لدُنیؔ اور کشفِ دقائق کی طلب ہو تو پہلے وہ اپنی پہچان کرے اور قُرب و بُعد کے جملہ تصوّرات کو ترک کر دے۔ کیونکہ خود اس کی اپنی ذات ہی ساری کائنات کا نقطۂ ماسکہ اور محور ہے !" مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

— ۴ —

ہمہ اوست دے بھید نیارے جاننڑ وحدت دے ونجارے

ہر ہر شئے وِچ کرن نظارے اصل تجلّی طُوری نوں!

حلّ لغات: وَنجارے، اسباب آرائش کو گلی کوچوں میں پھر کر بیچنے والے۔ وحدت دے وَنجارے، وحدت کے اسرار و رموز کو سمجھنے والے۔

ترجمہ: "ہمہ اوست کے اسرار و رموز عجیب ہیں۔ انہیں صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو وحدتِ وجودی کا صحیح مفہوم جانتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کوہِ طُور کی تجلّیات کا ہر چیز میں نظارا کرتے ہیں!"

—— ۵ ——

بید انوکھے، پَنتھ اَویڑے ویڑھے وَسدے رکھن بکھیڑے

ہور نہ کوئی آپ نبیڑے اپنی اکّی پوری نوں

حلّ لغات: نبیڑے، طے کرے۔ فیصلہ کرے۔ اکّی پوری، نوآموز قمار بازوں کا ایک کھیل ہے۔ ایک شخص کچھ کوڑیاں، دانے یا پیسے اپنی مُٹھی میں بند کرکے اپنے مقابل حریف سے پوچھتا ہے کہ یہ دانے طاق ہیں، یا جُفت؟ اگر اس نے صحیح بتایا تو جیت گیا۔ نہ بتا سکا تو ہار گیا۔ بید، وید۔ پَنتھ، پند و نصائح کی کتابیں۔

(نوٹ:۔ اصطلاحِ تصوّف میں وحدت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے)

ترجمہ: "توحیدِ وجودی کی کتب اور ان کے اصُول و قواعد بھی عجیب ہیں۔ ان عاشقانِ الٰہی سے تو ہمسائے بھی بَیر رکھتے ہیں۔ اور بات بات پر لڑنے جھگڑنے لگتے ہیں۔ اس دنیا میں کوئی کسی کا نہیں ہے۔ ہر شخص کو اپنے مسائل خود حل کرنے چاہئیں۔ دُوسروں کو کیا پڑی ہے کہ کسی کے لئے خواہ مخواہ دردِ سری مول لیں!"

— ۶ —

لُطفِ ازل دا ویہلا آیا　　فخرِ جہاںؒ گُر گیان سُنایا

طبعِ سلیم فریدؔ دی پایا　　فہم نُکاتِ طیُوری نوں

حلِّ لغات: ویہلا، وقت۔ گُر گیان، علمِ لدُنّی۔ نُکاتِ طیُوری، پرندوں کی زبان۔

ترجمہ:- ”ازلی اور سرمدی کیف و سرور کا وقت آگیا ہے۔ حضرت فخرِ جہاںؒ نے علومِ لدنّی کے اسرار و معارف اچھی طرح سے سمجھا دیئے ہیں۔ اور فریدؔ کا فہم و ادراک اتنا تیز ہوگیا ہے کہ اس نے ان حقائق و معارف کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے۔ جنہیں لوگ اپنے ذہن و فکر کی نارسائی کے سبب پرندوں کی بولی کی طرح بے معنی اور بے مقصد جانتے ہیں!“

۱۲۰

— ۱ —

سُتڑیں ہوت سدھانڑے

ناہیں ہِک تِل ترس جتَن میں

حلِّ لغات: سُتڑیں، سونے کی حالت میں۔ سدھانڑے، روانہ ہو گئے۔

ترجمہ:- ”ہوت شہزادے مجھے سوتا ہُوا چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ انہیں میری حالتِ زار پر ذرّہ

پھر بھی ترس نہ آیا!"

نوٹ:۔ سدھانے جمع کا صیغہ ہے۔ اس لئے ہوت سے صرف شہزادہ پنوں خاں مراد لینا صحیح نہیں۔ پنوں بچارا تو خود بے بس تھا اور اسے بھائی بے ہوشی کی حالت میں باندھ کر لے گئے تھے۔

—— ۲ ——

گئے کرہوں قطار بر ڈول   تھی پاندھی کیچ شہر ڈول

کر زورا زور ڈھنگانے   خوش وٹھڑے دیس وطن میں

حلّ لغات: کرہوں، اونٹ۔ پاندھی، راہی۔ ڈھنگانے، زبردستی سے۔ وٹھڑے، آباد ہوئے۔

ترجمہ:۔ "میرے محبوب کو زبردستی اونٹ پر جکڑ کر کیچ کی طرف روانہ ہو گئے اور اپنے وطن میں جا کر مسرت کی دنیا بسائی!"

—— ۳ ——

تتی کلھڑی تے نندرائی   بے واہی مونجھ مونجھائی

منہ بُسرا نین کمانے   ہوش نہ سیر میں سرت نہ تن میں

حلّ لغات: نندرائی، خواب آلود۔ بے واہی، بے آس۔ مونجھ مونجھاری، حزن و ملال میں ڈوبی ہوئی۔ منہ بُسرا، خاک آلود منہ پژمردہ۔ نین کمانے، مرجھائی ہوئی آنکھیں۔

ترجمہ:۔ "میں سوختہ بخت تن تنہا، نیندیں مخمور، بے بس اور حزن و ملال میں ڈوبی ہوئی۔ منہ غبار آلود

آنکھیں مرجھائی ہوئیں، بے ہوش اور بے تاب!" (محبوب کے تعاقب میں دوڑ پڑی)

—— ۴ ——

بُھٹ بے درداں دی یاری — مَیں مُٹھڑی لا کر ہاری

نِت جُھردی جھور جھُرانڑے — رِہندی درد اندوہ محن میں!

حلِّ لغات: نت جُھردی، ہمیشہ یاس انگیز خیالات پر سوچ بچار کرتی رہتی ہوں"!

ترجمہ: "بے درد اور بے رحم افراد کی دوستی بھاڑ میں جائے۔ میں فریب خوردہ تو ایسی محبت میں اپنا سب کچھ ہار چکی ہوں۔ ہر وقت یاس انگیز خیالات میں ڈوبی رہتی ہوں۔ اور رنج و محن مجھ پر آٹھوں پہر سایہ فگن ہیں!"

—— ۵ ——

آ، آپے یاری لائیُس — دِل دیندیں نہ مُکلائیُس

سبھ رہ گئے حال پُرانڑے — دِل دی دِل میں مَن دی مَن میں

حلِّ لغات: نہ مُکلائیُس، اجازت نہ لی۔ وداع نہ کہی۔

ترجمہ: "اُس نے خود آ کر مجھ سے دوستی کے عہد و پیمان کئے تھے۔ اور پھر جاتے ہوئے اُس نے خدا حافظ بھی نہ کہا۔ دل کی باتیں دل میں اور مَن کی باتیں من میں رہ گئیں" (الوداع کہنے کی روایتی رسم تک کا خیال نہ رکھا)

— ۶ —

ڈِسے وِیرَن ڈوہ ڈورا پے   رکھ آس مِلَن دی آپے
موئیں جِیندیں ٹھَلڑے مانٹے   نِبَھتس پوری گور کفن میں

حلّ لغات: ڈوہ، الزام۔ وِیرَن، واؤ بالکسرہ سے بمعنی بھائی اور واؤ بالفتح بمعنی بَیر رکھنے والے۔ دُشمن۔ یہاں پنّوں کے بھائی مُراد ہیں۔

ترجمہ:۔ "میں نے اپنے محبوب پر کوئی الزام نہیں لگایا۔ سب کیا کرایا اس کے بھائیوں کا ہے میں انہیں ہی کوستی ہوں اور وصال کی اُمید میں پوری زندگی اور مرنے کے بعد بھی ریگستانوں میں پڑی سڑ رہی ہوں۔ محبوب نے جو سوچا تھا اُس نے میری گور و کفن یعنی آخری منزل تک برابر نبھایا!"

— ۷ —

گئے جوبَن جوش بہاری   گئی ہار سنگار دی واری
تھئے کجل مُساگ نمانٹے   والی وَٹری سوہم نہ کَن میں

حلّ لغات: نمانٹے، مایوسی۔ والی، بالی۔ وَٹری، سیاہ تاگہ۔ جب کسی ماتمی تقریب میں بالیاں اُتار دی جاتی ہیں تو ان کی جگہ سیاہ تاگے کان کے اُنہی سوراخوں میں ڈال دیئے جاتے ہیں تاکہ کان کے سوراخ بند نہ ہونے پائیں۔ سوہم، مُجھے سجتی ہے۔

ترجمہ:۔ "جوبن اور جوانی کا جوش ختم ہو گیا۔ ہار سنگار کے ایام بھی رخصت ہو گئے۔ کاجل اور مسّیاں بھی بے رونق ہو گئیں۔ اب کانوں میں بالی اور وَٹری بھی اچھی معلوم نہیں ہوتی!"

— ۸ —

ٹھگ باز دِل بھوں کالے   سے پیچ کرِن لکھ چالے

کر کوڑ فریب اگھانڑے   ڈِسدے پورب وَسن ڈکھن ڑیں

حلّ لغات: اگھانڑے، قیمت پاتے ہیں۔ وَسِن، بستے ہیں۔

ترجمہ: "اِس دَور کے مہرِ شوں کا حال نہ پوچھئے۔ یہ بڑے دھوکہ باز اور سیاہ باطن ہیں۔ ایک ایک بات میں سو سو پیچ اور چالیں کھیل جاتے ہیں۔ ان کی رونقِ بازار صرف جھوٹ اور فریب پر ہی ہے۔ ایسے گندم نما جَو فروش ہیں کہ پتہ تو پورب کا دیتے ہیں۔ مگر رہتے ہیں دکن میں۔ اِس لئے ان کی حقیقت کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے!"

— ۹ —

سبھ سینگیاں مُلک امن وِچ   اے چھوری بیت حزن وِچ

کر بیٹھم جاہ ٹکانڑے   سوز بدن میں دُود دَہن میں

حلّ لغات: چھوری، بے مادر۔ بے یار و مددگار۔ بے کس۔

ترجمہ: "میری تمام سہیلیاں امن و امان کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ لیکن مجھ بے یار و مددگار نے کلبۂ احزان کو ہی اپنا مقام اور ٹھکانا بنا لیا ہے۔ بدن میں جلن ہے اور مُنہ سے دُھواں نکل رہا ہے!"

— ۱۰ —

تھیاں خوشیاں آسے پاسے　　　گئے وسہر مزاخاں ہاسے

کیا حُسن وجمال دے مانڑے　　　مُدھری تھیم نویڑے سَن میں

حلّ لغات: مزاخاں، خوش طبعی۔ مذاق۔ ہنسی مخول۔ آسے پاسے، اِدھر اُدھر۔ مُدھری، بُوڑھی۔ نویرے سَن میں، جوانی میں۔

ترجمہ:۔ " محبوب کے ہجر وفراق میں میری یہ حالت ہے۔ کہ خوشیاں ساتھ چھوڑ گئیں۔ ہنسی مذاق کی باتیں بھول بھلا گئیں۔ جوانی کے حُسن وجمال کا کیا ذکر، میں تو اوائل عمر میں ہی بُوڑھی ہو گئی ہوں!"

— ۱۱ —

اے غمزے ناز نہورے　　　اے خوشیاں زورے تورے

ہن ڈاڈھے سخت سیانڑے　　　ہر علم تے ہر ہر فن میں!

حلّ لغات: نہورے، نخرے، خوش فعلیاں۔ تورا، ملکی قانون۔

ترجمہ:۔ " یہ معشوقانِ زمانہ اِن غمزوں، ناز آفرین اداؤں، خوشیوں اور سرمستیوں کے سبب ہر علم اور فن میں مہارتِ کاملہ رکھتے ہیں!"

—۱۲—

لائینہہ فرید نہ پھر ساں　　ایہو گھیر گلُلڑا گھِر ساں

او جانڑے خواہ نہ جانڑے　　رہسوں ہر دم ہِکڑے وَنڑ ہیں

حلِّ لغات: گھیر گھِر ساں، گھاٹ عبور کروں گی۔ گلُلڑا، پیچیدہ۔ وَنڑ، شکل وصورت۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! عشق ومحبت کا عہد وپیمان اُستوار کرنے کے بعد میں پیچھے ہرگز نہ ہٹوں گی۔ اِس مشکل اور دُشوار گزار گھاٹ کو ضرور عبور کروں گی۔ خواہ وہ جانے یا نہ جانے میں ہمیشہ ایک ہی اسلوب اور انداز میں زندگی بسر کرتی رہوں گی!"

۱۲۱

—۱—

سوہنڑیاں رَمزاں تیریاں بھانوندیاں　　سانوں گُجھڑی چوٹک لانوندیاں

حلِّ لغات: رَمزاں، ادائیں۔ بھانوندیاں، بھاتی ہیں۔ گُجھڑی، مخفی۔ پوشیدہ۔ چوٹک، چوٹ۔ ضرب۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! تیری معشوقانہ ادائیں بھلی لگتی ہیں۔ اور ہمارے دل پر مخفی چوٹ لگاتی ہیں!"

—— ۲ ——

چشماں جادُو قہر قیامت ٭ ہوش حواس بھُلانودیاں

حلِّ لغات: بھُلانودیاں، بھُلادیتی ہیں۔

ترجمہ:- "اے محبُوب! تیری آنکھوں میں وہ غضب کا قیامت برپا کرنے والا جادُو ہے جو ہمارے ہوش و حواس کو معطّل کر دیتا ہے!"

—— ۳ ——

ابرُو قوس، تے مژگاں کیبر ٭ ظُلمیں چوٹ چلانودیاں

حلِّ لغات: ابرُو، بھویں۔ قوس، کمان۔ مژگاں، پلکیں۔ کیبر، تیر۔

ترجمہ:- "ابرُو کمان کی طرح اور پلکیں تیروں کی مانند ہیں۔ انتہائی ظالمانہ حملہ کرتیں، اور چوٹ لگاتی ہیں!"

—— ۴ ——

چڑھن شکار نہ مُڑدیاں ہرگز ٭ زُلفاں صید پھہانودیاں

حلِّ لغات: مُڑدیاں، واپس آتیں۔ لَوٹتا۔ باز آنا۔ زُلفاں، جمع زُلف کی۔ بال گیسو۔ صید، شکار۔ قیدی۔ پھہانودیاں، پھنساتی ہیں۔

ترجمہ:- "زُلفیں جب دلوں کا شکار کرنے نکلتی ہیں تو خالی واپس نہیں لَوٹتیں۔ کوئی نہ کوئی شکار ضرور پھنسا لاتی ہیں!"

— ۵ —

چالیس نازدیاں دل نُوں موہندیاں ٭ ٹھکمیں بِر ہُون کچھانوں دیاں

حِلِّ لغات: موہندیاں، فریفتہ کرتی ہیں۔ ٹھکمیں، یقینی طور پر۔ کچھانودیاں، اُگساتی ہیں۔

ترجمہ: "محبوب کی خرامِ ناز دل کو موہ لیتی ہے۔ اور اس کا حملہ عشق کو دل پر مسلّط کر دیتا ہے!"

— ٦ —

تیغاں تیز نگاہ دیاں ہر دم ٭ لال لہو وچ دھانودیاں

حِلِّ لغات: دھانودیاں، نہاتی ہیں۔

ترجمہ: "نگاہوں کی تیز تلواریں ہر وقت عشاق کے سُرخ خون میں نہاتی رہتی ہیں!"

— ۷ —

عشق فرید کئی گھر گالے ٭ سہنس پیاں تڑپھانودیاں

حِلِّ لغات: گالے، تباہ کئے۔ سہنس، سینکڑوں۔ تڑپھانودیاں، تڑپ رہی ہیں۔

ترجمہ: "اے فرید! عشق نے کئی گھر برباد کر دیئے ہیں اور سینکڑوں جانیں تڑپ رہی ہیں!"

۱۲۲

۱

سینہ محض لویراں

دلڑی دھیّاں دھیّاں

حلّ لغات : محض، بالکل۔ لویراں، ریشے ریشے۔ دھیّاں، دھجیاں۔
ترجمہ :۔ "ہجر و فراق میں میرا سینہ ریشے ریشے اور دل دھجیاں دھجیاں ہوگیا ہے!"

۲

رو رو اُجڑیاں اکھیاں سُجڑیاں　　　　چولی چُنڑی لیراں

کھلدیاں سینگیاں سیّاں

حلّ لغات : اُجڑیاں، اُجڑی ہوئی۔ سُجڑیاں، سُوج گئی ہیں۔ لیراں، تار تار۔ چُنڑی، سر کی اوڑھنی۔
ترجمہ :۔ "روتے روتے اُجڑی آنکھیں سُوج گئی ہیں۔ اور چولی اور چُنڑی جگہ جگہ سے پھٹ کر تار تار ہو چکی ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر سہیلیاں اور ہمجولیاں مجھ پر ہنستی ہیں!"

۳

عشق بُرائی جوڑ کرائی   لُوں لُوں لکھ لکھ پیڑاں

وَس سُولیں دے پیّاں

حلّ لغات، جوڑ کر، پوری طاقت سے۔ وَس، بَس۔ اختیار۔

ترجمہ:۔ "عشق نے میرے ساتھ پوری شدّت سے بُرائی کی ہے۔ میرے ہر بُن مُو میں لاکھوں درد ہیں۔ گویا میں درد و کرب کی گرفت میں آگئی ہوں!"

—— ۴ ——

درد اندر وِچ سوز جگر وِچ   اَکھّیاں نِیر وَہیراں

مُنّہ سِر بھسّڑ چھّیاں

حلّ لغات، نِیر وَہیراں، آنسو جاری ہیں۔ بھسّڑ، خاک، غبار۔ چھّیاں، چھائی۔ دُھول۔ راکھ۔

ترجمہ:۔ "میرے اندر درد سما چکا ہے۔ جگر میں جلن ہے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہہ رہے ہیں۔ مُنہ پر گرد و غبار ہے اور سر میں دُھول پڑی ہے!"

—— ۵ ——

نیڑے وِیڑھ سخت نہیڑم   چُھٹڑی ہجر دے تیراں

او خوشیاں کن گیّاں

حلّ لغات: نیڑا، عشق و محبّت۔ ویڑھم، لپیٹ لیا ہے۔ ہیڑم، گھیر لیا ہے۔ پُھٹڑی، ہدف۔ نشانہ

ترجمہ:۔ ”عشق و محبّت نے مجھے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اور پُوری قوّت سے جکڑ رکھا ہے۔ ہجر کے تیروں کا نشانہ بن گئی ہوں۔ وہ پہلی مسرّتیں اور خوشیاں اب کہاں!“

—— ۶ ——

کھوٹ کماوِن کُوڑ الاوِن کُوڑیاں ڈے دِم دِھیراں

چَھنڈ ڈے سانْوَل بَیّاں

حلّ لغات: دِھیراں، تسلّی۔ بَیّاں، بازُو

ترجمہ:۔ ”مجھ سے فریب و دغا کرتے ہیں، جھُوٹ بولتے ہیں اور جھُوٹی تسلّیاں دیتے ہیں۔ اے سانولے محبُوب! میرا بازُو چھوڑ دے!“ (میں ایسی محبت سے باز آئی)

—— ۷ ——

برہوں بھَنْوالی ڈیکھ فریدا سَے سسّیاں لکھ ہیراں

رُلدیاں بُوٹے لیّاں

حلّ لغات: بھَنْوالی، چکّر۔ پھیر۔

ترجمہ:۔ ”اے فرید! عشق کا چکر بھی دیکھ! سینکڑوں سسّیاں اور لاکھوں ہیریں بُوٹے بُوٹے اور لئی لئی میں بھٹکتی پھر رہی ہیں!“

۱۲۳

۱

عشق اولڑی چال بھلا یار وے
یاریاں لاؤن سر منگدیاں

حلِ لغات: یاریاں لاؤنڑ، محبت کرنا۔ بھلا، اچھا۔

ترجمہ: "اے دوست! کسی سے دل لگانا کھیل تماشا نہیں۔ بلکہ یہ تو جان کا سودا ہے۔ عشق سر کی قربانی مانگتا ہے!"

۲

زُلفاں دِل نوں پاؤن جالی
اکھیاں کردیاں مست موالی
ناز نگاہاں دے نال بھلا یار وے
بِرہوں بھڑکیندیاں نہیں سنگدیاں

حلِ لغات: پاؤن جالی، جال ڈال دیتی ہیں۔ نہیں سنگدیاں، لحاظ نہیں کرتیں۔

ترجمہ: "محبوب کی زلفیں دل پر پھندا ڈالتی ہیں۔ آنکھیں مست اور دیوانہ بنا دیتی ہیں۔ اے اچھے دوست! نگاہوں کے ناز و انداز عشق کو بھڑکانے اور اکسانے میں ذرا دریغ نہیں کرتے۔"

---۳---

چشماں قہری رمزاں ویری   اکھیاں ظالم دید ٹیڑی

ڈیون جندڑی گاں بھلا یار وے   سِرہوں بہادر ہن جنگدیاں

حلِّ لغات؛ ڈیون گاں، گلادیتی ہیں۔ سِرہوں، سِرے سے۔

ترجمہ:۔ "محبوب کی آنکھیں سخت بے درد ادائیں، دُشمنِ جاں نگاہیں، رہزن قلب و ہوش، زندگی کو تلخ کر دیتی ہیں۔ یومِ آفرینش سے انہیں جنگ کے لیئے نڈر اور بے باک مانا گیا ہے"

---۴---

نازک چالیں یار سجن دیاں   موہنیاں گالھیں من موہن دیاں

گرن دلیں پامال بھلا یار وے   ہر ہر آن کھڑیاں تنگدیاں!

حلِّ لغات، گالھیں، باتیں۔ تنگدیاں، انتظار کر رہی ہیں۔

ترجمہ:۔ "محبوب کی نازک ادائیں من موہنی گفتاریں دلوں کو موہ لیتی ہیں۔ اور ہر وقت عشاق کے انتظار میں رہتی ہیں!"

ایسا محبوب جو چالاک اور بانکا سجیلا ہے۔ باتیں ایسی کرے کہ دل میں اُترتی جائیں اور سُننے والوں کے دلوں میں ہل چل مچا دیں۔ ایسے محبوب کو ایک نظر دیکھنے کے لیئے اُس کی چاہنے والیاں ہر گھڑی محوِ انتظار کھڑی رہتی ہیں!

— ۵ —

چھری طرز ڈِکھانوݨ اکھیاں ‍ ‍ ‍ ‍ زُلفاں تیل پھُلیل دیاں مکھیاں
گھتدیاں جی جنجال بھلایا روے ‍ ‍ ‍ ‍ زور ے رگ رگ نوں ڈنگیندیاں

حلِّ لغات: چھری، چاہری۔ ذائقہ دار۔ لذّت آفریں۔ پھلیل، پھولوں کی خوشبو، عطر۔ گھتدیاں، ڈالتی ہیں۔ مکھیاں، مکھی ہوئیں، معطّر۔ ڈنگیندیاں، ڈستی ہیں۔

ترجمہ: "آنکھیں عجیب انداز دکھاتی ہیں۔ عطر اور تیل میں بسی ہوئیں زلفیں دلوں کو جنجال میں پھنسا دیتی ہیں۔ اور سانپ بن بن کر رگ رگ کو ڈستی ہیں!"

— ۶ —

عِشق فریدؔ کشالے گھلّے ‍ ‍ ‍ ‍ آس اُمید تسلّے بھلّے
کوڑا وہم وخیال بھلایا روے ‍ ‍ ‍ ‍ ڈِٹھریاں پتیاں دل سنگدیاں

حلِّ لغات: گھلّے، بھیجے۔

ترجمہ: "اے فرید! عشق نے درد و کرب کے تحفے بھیجے ہیں۔ اور وصل کے بڑے بڑے تسلّے اور امیدیں دلائی ہیں۔ لیکن یہ سب جھوٹ اور وہم وخیال ہے۔ میں نے سنگ دل محبوب کی وفا کو ہر طرح سے آزما کر دیکھ لیا ہے۔"

۱۲۴

اس کافی کی اصطلاحات کی توضیح اور تشریح کے لئے کافی ہائے ۲۳، اور ۳۷، ملاحظہ فرمائیں۔

—— ۱ ——

عشق بھلایاں کُل طاعاتاں

حلّ لغات: طاعاتاں، جمع اطاعت۔ عبادت۔ زُہد و تقویٰ

ترجمہ: ”عشق نے تمام اطاعات و عبادات کو بُھلا دیا ہے!“

اسلام سے پہلے تمام اطاعات کی بنیاد خوف و رجا پر تھی۔ برّصغیر میں سانپوں اور سورج چاند حتّٰی کہ ندی نالوں اور درختوں تک کی پُوجا کی جاتی تھی۔ بیت اللہ اسلام سے ماقبل ۳۶۰ بتوں سے بھرا پڑا تھا۔ کوئی بُت اولاد دینے والا تھا، کوئی بارش برسانے والا اور کوئی جنگ میں فتح دینے والا۔ اسلام نے ان تمام معبُودانِ باطل کی نفی کر دی۔ اور انسان نے پھر ایک دفعہ لاتعداد اطاعتوں سے نجات حاصل کر لی۔ یہ انقلابِ عظیم عشق کی بدولت ظہور میں آیا۔ ایک دفعہ سماعتِ انسانی پھر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی صدا سے متعارف ہوئی۔ اور اُسے اپنا بھُولا بسرا پیمان قَالُوْا بَلٰی یاد آ گیا۔ اس لئے خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ عشق کا ہی فیضان ہے کہ اس کے طفیل انسان لاتعداد معبودانِ باطل کی آویزشوں سے آزاد ہو گیا۔

—— ۲ ——

اے گھر میرا سکھ مندر   معمُور خفی دے اندر

جتھ بحرِ محیط دا بندر   اُتھے ہر جنسوں مِلن سوغاتاں

حلِّ لغات: اے، حرفِ اشارہ۔ سُکھ مندر، آرام گاہ۔ معمور، تعمیر شدہ۔ بنایا ہُوا۔ خفی، ایک لطیفہ ہے، چھ لطائف میں سے۔ بحرِ محیط، دریائے ناپیدا کنار۔

ترجمہ: "میرا گھر (مقامِ قلب) سُکھ کا مندر ہے۔ جو لطیفہ خفی کے اندر معمور ہے۔ اسی قلب کو بحرِ محیط کی بندرگاہ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہی وہ آخری منزل ہے جس کے آگے نُورِ لم یزل کا بحرِ بیکراں ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ بندرگاہ ہونے کے باعث یہاں علوم و فنون کی بیسیوں اقالیم سے جہاز آکر لنگر انداز ہوتے ہیں۔ اور مختلف اقسام کی اشیاء لاتے ہیں۔ چنانچہ اس مقام سے ہر قسم کی سوغات مل جاتی ہے!"

—— ۳ ——

آئی حال مقام دی واری   تھی رفع حجب یکباری

گئی زہد عبادت ساری   حج زکوٰتاں صوم صلوٰتاں

حلِّ لغات: حال و مقام، (تشریح کے لئے ملاحظہ ہو کافی ۶۴) رفع حجب، حجاب ہر اس چیز کو کہتے ہیں۔ جو بندہ کو حق تعالیٰ سے محتجب کر دے۔ سالک کو سب سے پہلے حجاباتِ ظلماتی کو رفع کرنا پڑتا ہے۔ یہ حجابات گناہ اور لذّاتِ طبیعی ہیں۔ انہیں حجاباتِ ناسوتی بھی کہتے ہیں۔

پھر اُسے "حجاباتِ نُورانی" کو رفع کرنا پڑتا ہے۔ جو علوم رسمی اور عبادات عادتی اور انوار ملکوتی ہیں۔ انہیں حجاباتِ ملکوتی بھی کہتے ہیں۔ اور ان کا اُٹھانا حجابات ظلماتی سے زیادہ مشکل ہے۔ کیونکہ حجاباتِ نورانی لذّت میں

حجاباتِ ظلماتی سے بڑھے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد "حجاباتِ کیفی" کا پردہ چاک کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور یہ کام سب سے زیادہ مشکل ہے۔ حجاباتِ کیفی سے تجاوز کئے بغیر ذاتِ بے کیف تک رسائی مشکل ہے۔

ترجمہ:۔ (اس بند میں حضرت خواجہ صاحبؒ نے اپنے حال اور وجد کی کیفیت بیان فرمائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ "جب ہم مقامِ حال تک پہنچے تو تمام حجابات رفع ہو گئے۔ اور محویت کا یہ عالم طاری ہوا کہ فرائض کی ادائیگی ساقط ہو گئی۔"

—۴—

تھئی نصرت فتح فتوحی — سب سرّی قلبی روحی

گئی ظلمت نورِ صبوحی — کیتیاں جسم عجب پرجھاتاں

حلِّ لغات: نصرت، امداد۔ مدارجِ ریاضت کا ایک مقام ہے۔ فتح، فتوح الغیب۔ غیب کی باتوں پر اطلاع حاصل کرنا۔ سرّی، قلبی، روحی، یہ تینوں بھی علیحدہ علیحدہ منازلِ ریاضت کے نام ہیں۔ نورِ صبوحی، صبح کا نور۔ پربھات، سویرا۔

ترجمہ:۔ "ریاضت و مجاہدہ کے اُن مقامات پر جنہیں سرّی، قلبی اور روحی کی اصطلاحات سے موسوم کیا گیا ہے۔ فتح و نصرت حاصل ہو گئی تو بے یقینی اور عدم واقفیت کے اندھیرے غائب ہو گئے۔ اور نورِ صبوحی نے جسمِ انسانی کو نئی نئی صبحوں سے منوّر کر دیا۔ جسم کا معراج یہی ہے کہ خاکی عناصر سے مرکب ہونے کے باوجود انوارِ الٰہی کا متحمل ہو۔ اور خاک و نور کے درمیان کوئی حدِّ فاصل باقی نہ رہے!"

—— ۵ ——

سِرّ "اَنْہد" طبل شہانہ خوش مطرب تان ترانہ

گیا نفل نماز دوگانہ ڈِسریاں ڈُو ترے چار رکعتاں

حلِّ لغات: سِرّ، راز۔ اَنْہد، کافی ۲ ملاحظہ ہو۔ طبلِ شہانہ، شاہی نقارہ مُطرب، گویّا۔

ترجمہ:- "اِس مرحلہ میں پہنچ کر جب خواجہ صاحب "اَنْہد" کے عمل میں کامیاب ہو گئے اور نغمہ لاہُوتی کے کیف وسرور سے محویت اور مستی طاری ہوئی۔ اُس وقت نفل نماز دوگانہ کا ہوش جاتا رہا اور نماز کی دو تین چار رکعتیں بھی بھُول گئیں!"

(نوٹ:- ایسے عالم میں سالک ہر قید سے پاک ہو جاتا ہے)

—— ۶ ——

گُر بات بتائی پُوری طیفوری تے منصوری

تھی فاش تجلّی طوری ہر جا ایمن تے میقاتاں

حلِّ لغات: طیفوری، حضرت بایزید بسطامی کا مسلک۔ منصوری، حسین بن منصور حلّاج کے مذہب کا نام۔ تجلّی طوری، طور کی تجلّی۔ ایمن، ایک وادی کا نام ہے جس میں کوہ طور واقع ہے۔ میقاتاں، جمع میقات کی۔ وہ مقررہ اوقات جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ کلیمی حاصل ہُوا تھا۔

ترجمہ:- "مرشد نے طیفوری اور منصوری مسالک کے جملہ اسرار و رموز سے آگاہ فرمایا۔ طور کا

راز بھی ظاہر ہو گیا۔ اب یہ عالم ہے کہ ہر جگہ وادیٔ ایمن نظر آتی ہے۔ اور ہر وقت "میقاتِ حضوری" ہو گیا ہے۔"

—— ۷ ——

اے وجدانی شطحاتاں ۔۔۔ ہن وحدت دیاں آیاتاں
کر طُمس دلیں سطواتاں ۔۔۔ کر دا ظاہر اے کلماتاں

حلّ لغات: وجدانی شطحاتاں، وہ کلمات جو ظاہراً شریعت کے خلاف ہوتے ہیں اور واصلینِ حق کے مُنہ سے بے اختیاری میں نکل جاتے ہیں۔ طُمس، صفاتِ حق کا جملہ اشیاء میں مشاہدہ کرنا اور غیرِ حق کو اپنی صفت سے خالی پانا۔ ایک درویش لی مع اللہ وقتٌ کے عالمِ کیف و وجد میں ہو تو اس کا قول و فعل اس کے اختیار سے باہر سمجھا جاتا ہے۔ اس حالت میں جو کچھ اس کے مُنہ سے نکلتا ہے وہ فنا فی اللہ کے درجہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور ان الفاظ میں نورِ حقیقی کی جھلک یا آثار معلوم ہوتے ہیں۔ سطواتاں، جمع سطوت کی۔ بمعنی انانیت کو مٹانا۔

ترجمہ: "وجد و حال کی وہ منزل آ گئی جس میں بے اختیارانہ باتیں مُنہ سے نکلتی ہیں۔ یہی وحدتِ وجود کے تصوّر میں محویّت کی علامت ہے۔ اور اسی سے اسرارِ مخفی کے کلمات ظاہر ہوتے ہیں!"

—— ۸ ——

کل اُٹھ گئے فتن زلازل ۔۔۔ بھج پئے اغلال سلاسل
دِل ہِک پاسے تھئی شاغل ۔۔۔ بُھڈ درکاتاں تے درجاتاں

حلِّ لغات: فتن، جمع فتنہ۔ زلازل، جمع زلزلہ کی۔ بھج پئے، ٹوٹ گئے۔ اغلال وسلاسل، زنجیریں (مذہب کی پابندی) درجات، جمع درجہ کی۔ درجاتِ جنت۔ درکات، جمع درکہ کی۔ درکات، حفرہ اور مخدع قربِ الٰہیہ کے مقامات ہیں جو اولیائے کاملین کو نصیب ہوتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "مقامِ محویت پر پہنچنے کے بعد تمام اشتباہات اور شکوک رفع ہو جاتے ہیں اور مذہبی پابندیوں کی تمام زنجیریں خود بخود ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس وقت دل تمام مصروفیتوں سے ہٹ کر صرف ایک ہی طرف کو پوری طرح متوجہ ہوتا ہے۔ اسے اِس بات کی بھی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ راہِ سلوک میں ترقی کر رہا ہے یا اس نے ہمّت ہار دی ہے!"

—— ۹ ——

تھئے بھاگ فرید بھلیرے دِل دلبر لائے دیرے

آکان دوارے میرے بنسی جوڑ سُنایاں گھاتاں

حلِّ لغات: کان، سنسکرت کا لفظ ہے بمعنی کرشن جی۔ یہاں ذاتِ حقیقی مراد ہے۔ دوارے، مسکن۔ گھر۔ مراد دل۔ بنسی، بنسری۔ گھاتاں، انتہائی کمال کے راگ۔

ترجمہ:۔ "فرید کے بخت نے یاوری کی۔ اور حُسنِ ازل نے اس کے دل کو منوّر کر دیا۔ عشق و محبت کی بنسری بجانے والے نے ایسے اعلیٰ قسم کے راگ الاپے، کہ فضا کیف و مستی سے معمور ہو گئی!"

۱۲۵

— ۱ —

گُزریا وقت گُندھاوݨ دھڑیاں　　　وِسریا ہار سِنگار اساہاں
روگ کروپ کشالے ہَر دَم　　　دردوں نالہ زار اساہاں

حلّ لغات : گُندھاون دھڑیاں، سر کے بال گندھوانے۔ روگ کروپ، درد و الم۔ اساہاں، ہمارے لئے۔

ترجمہ :۔ "مسرت وشادمانی کے لمحات رخصت ہو گئے۔ ان کے ساتھ ہی بالوں کے سنوارنے کا وقت بھی چلا گیا۔ ہار سنگار کی یاد اُتر گئی۔ اب تو ہر وقت درد و کرب سے واسطہ ہے۔ اور مسلسل آہ و زاری نے ہمیں نیم جان لاشہ بنا چھوڑا ہے!"

— ۲ —

سُرمہ پاوݨ سُرخی لاوݨ　　　بینسر بول تے مانگھ بناوݨ
سہجوں پھلّوں سہرے پاوݨ　　　سبھ کُجھ تھیا بےکار اساہاں

حلّ لغات : سہجوں، خوشی خوشی۔ پھلّوں سہرے پاوݨ، پھولوں کی بدھیاں پہننا۔ سہرے پہننا۔

ترجمہ :۔ "سرمہ اور سُرخی لگانا، بینسر بُولے پہننا۔ مانگ نکالنا۔ دل خوش کرنے کے لئے پھولوں کے سہرے گلے میں حمائل کرنا، یہ سب کچھ ہمارے لئے بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں!"

— ۳ —

تن من چھبڑی سانگ غماں دی　　جان جگر وچ چوک ڈکھاں دی

دلڑی سولیں کیتی مانڈی　　سینے سو سو خار اساہاں

حلِّ لغات، چھبڑی، چبھی ـ سانگ، بھالا ـ نیزہ ـ چوک، خلش ـ مانڈی، تھکی ہاری ـ زار و نزار ـ

ترجمہ ،" تن من میں غم والم کی برچھی چبھی ہوئی ہے ـ جان جگر میں درد و کرب کی چبھن ہے دل کو مصائب و آلام نے زار و نزار کر دیا ہے اور سینے میں سینکڑوں کانٹے ہیں!"

— ۴ —

ہسّن کھلّن کجھ یاد نہ آوے　　روندیں کھپدیں عُمر نبھاوے

جند جکھ جکھ لکھ رنج اُٹھاوے　　ڈکھڑیں تار و تار اساہاں

حلِّ لغات، ہسّن کھلّن، ہنسنا اور قہقہے لگانا ـ جکھ جکھ کر، گھل گھل کر ـ

ترجمہ ،" ہنسنے اور قہقہے لگانے کا وقت گزر گیا ـ اب اس بارے میں کچھ بھی یاد نہیں ہے ـ اب تو رات دِن رونے دھونے سے کام ہے ـ جان گھل گھل کر لاکھ طرح کے رنج اُٹھاتی ہے ـ اور دُکھ درد کا سیلاب سر سے گزر گیا ہے!"

یعنی عشق و محبت میں دُکھوں کا پیمانہ اِس قدر لبریز ہو گیا ہے اور روتے پیٹتے جان اِس قدر ہلکان ہو چکی ہے کہ اب کبھی بھولے سے بھی ہنسی نہیں آتی!

— ۵ —

پیت پُنّل دی رَگ رَگ گھیریُم   یار اغیار کنُوں مُنہ پھیریُم

جھور جھُرانّے جُڑ جڑ ویڑھیُم   چھُٹ گیا کم کار اَسا ہال

حلّ لغات: گھیریُم، مجھے گھیر لیا ہے۔ مُنہ پھیریُم، میں نے توجہ ہٹالی۔ جڑ جڑ ویڑھیُم، اچھی طرح پیٹ میں لے لیا ہے۔

ترجمہ:۔ "محبوب کا عشق تمام رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے۔ اس لئے یار و اغیار سے رُوگردانی کر لی ہے۔ افکار و آلام نے پوری طرح سے مجھے اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ جس کے سبب تمام کاروبار ہم سے چھُوٹ گئے ہیں!"

— ۶ —

یار فرید نہ آیُم ویڑھے   ٹوکاں کردے کھیڑے بھَیڑے

سوہنے کیتے سخت نکھیڑے   تُول تتی تھئی دار اَساہال

حلّ لغات: ویڑھے، صحن خانہ۔ کھیڑے، ہیر کے سُسرال۔ (یہاں نفسِ امّارہ مراد ہے) نکھیڑے، جُدائی۔ علیحدگی۔ تُول، رضائی۔ دار، سُولی۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبوب میرے آنگن میں نہ آیا۔ بدباطن کھیڑے مذاق کرتے ہیں حسین و جمیل محبوب کے ہجر و فراق اور بے توجہی کا نتیجہ ہے کہ بستر کھانے کو آتا ہے اور رضائی پھانسی کا تختہ معلوم ہوتی ہے"!

۱۲۶

—— ۱ ——

کلھڑی رول ہلیہر گیوں ، یار وَلا ہُنڑے ہُنڑے واگاں

حلِّ لغات: واگ وَلا، باگ موڑ۔ ہُنڑے ہُنڑے، ابھی ابھی

ترجمہ:۔ "تُو مجھے یکہ وتنہا چھوڑ کر ہلیہر چلا گیا۔ اے دوست! اب جلدی باگیں موڑ اور اِس جانب لوٹ آ"

—— ۲ ——

روہ جبلڑے اَوکھڑے ، ڈُکھڑے تھلڑے جھاگاں

حلِّ لغات: اوکھڑے، مشکل۔ دُشوار گزار۔ جھاگاں، عبور کروں

ترجمہ:۔ "کوہ وصحرا دشوار گزار ہیں۔ اور ریگزاروں کو بڑی مشکل سے عبور کر رہی ہوں!"

—— ۳ ——

قدم قدم تے ڈھے پوواں ، دِلڑی لگڑیاں لاگاں

حلِّ لغات: ڈھے پوواں، گر پڑوں۔ لاگاں لگیاں، محاورہ ہے

ترجمہ:۔ "قدم قدم پر گر پڑتی ہوں۔ کیونکہ عشق نے دل میں آگ لگا دی ہے!"

—— ۴ ——

روہی وُٹھڑی گھا تھئے ، مٹڑیں لگڑیاں جاگاں

حلّ لغات : وُٹھڑی ، بارش سے سر سبز ہوئی ۔ گھا ، گھاس ۔ مٹڑیں لگڑیاں جاگاں ، دودھ بونے کے مٹکوں کو کھٹا لگانا ۔ تھئے ، ہوئے ۔

ترجمہ :۔ "روہی میں بارش ہوگئی ہے ۔ نہایت پُر لطف ماحول ہے ۔ گھاس بکثرت پیدا ہوگیا ہے ۔ اس لئے مویشی کافی دُودھ دیتے ہیں ۔ اور گھر گھر مٹکوں میں دہی جمایا جا رہا ہے ۔"

—— ۵ ——

گائیں سہنس سوائیاں ، سے سے چرن کراگاں

حلّ لغات : سوائیاں ، دُودھ دینے والیاں ۔ کوراگاں ، دودھ نہ دینے والیاں ۔

ترجمہ :۔ "سینکڑوں دودھ دینے اور نہ دینے والی گائیں چر رہی ہیں ۔ روہی کا یہ نظارہ بھی دیدنی ہے ۔"

—— ۶ ——

سندھڑی ڈُکھڑے گھاڑے ، روہی ملڑے بھاگاں

حلّ لغات : سندھڑی ، سندھ کی تصغیر ۔ گھاڑے ، گھنے

ترجمہ :۔ "سندھ کی وادی دُکھ درد کی لپیٹ میں ہے ۔ مگر روہی تو باغ و بہار بنی ہوئی ہے !"

— ۷ —

لانے پھوگ پھلارییے ، رَل مِل چارُوں ڈاگاں

حلِ لغات: لانے اور پھوگ، روہی کے پودے ہیں۔ چارُوں، چرائیں۔ ڈاگاں، گلّے (مویشیوں کے)

ترجمہ:" اے محبوب! لانے اور پھوگ پھول لارہے ہیں۔ آؤ مل کر اونٹوں کے گلّے چرائیں!"

— ۸ —

ڈِینہاں ڈُوڑے ڈُوڑاپڑے ، راتیں روندیں جاگاں

حلّ لغات: ڈُوڑے، دُگنے۔ ڈُوڑاپڑے، تکلیفیں۔

ترجمہ:" محبوب کے ہجر و فراق میں دِن دُگنے کرب و درد میں اور رات رو رو کر جاگنے میں کٹتی ہے۔ الغرض نہ دن کو چین ہے اور نہ رات کو آرام۔ گویا ؎

دِن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی ؎ عمر کٹنے کو کٹی پر کیا خواری سے کٹی

— ۹ —

سینگیاں سرتیاں رِل ملا ، سُرخیاں کجّل مُساگاں

ترجمہ:" ایک مَیں ہی ہجر و فراق میں مبتلا ہوں ورنہ میری تمام سہیلیاں خوش اور بناؤ سنگار میں مشغول ہیں!"

— ۱۰ —

مَیلے ویس سُہانودے ، پھیری کنڈھ سُہاگاں

حلّ لغات : ویس، بھیس۔لباس۔ پھیری کنڈھ، پیٹھ پھیرلی ۔لوٹ گئے۔
ترجمہ :۔" میں میلے کچیلے کپڑے سُہار رہی ہوں۔ کیونکہ بھاگ اور سہاگ نے مجھ سے رُخ پھیر لیا ہے !"

—— ۱۱ ——

دَرد فریدؔ اُجاڑیا ، ڈُکھڑے ڈِتم ڈُوہاگاں

حلّ لغات : ڈُوہاگ ، بیوگی ۔ رنڈاپا۔ یہ سہاگ کی ضد ہے۔
ترجمہ :۔" اے فریدؔ! ہجر وفراق کے کرب و درد نے مجھے تباہ کر دیا ہے اور بدبختی و بدقسمتی نے مصائب و آلام میرے لئے مقدّر کر دیئے ہیں !"

۱۲۷

—— ۱ ——

گُوڑھیاں اَکھیاں سَدا متوالیاں

رَت پِیَوَنڑ کانڑ اُباہلیاں !

حلّ لغات : گُوڑھیاں ، سُرخ ۔لال۔ سَدا ، ہمیشہ ۔ متوالیاں ، مخمور۔ رَت پِیَوَنڑ کانڑ ،خون پینے کے لئے اُباہلیاں ، جلد باز۔
ترجمہ :۔" سُرخ آنکھیں سَدا مخمور رہتی ہیں۔ اور خُون پینے میں بے حد جلدی کرتی ہیں !"

۲

تَن مَن بَنھ بَنھ قید کرینّدیاں ٭ رَگ اَگ گ پیچ اَڑیندیاں

اِیہے زُلفاں دِلڑ

حلّ لغات: بَنھ بَنھ کر، باندھ باندھ کر۔ وَگ وَگ اولیاں

ترجمہ:۔ محبوب کی سیاہ باطن زلف

کو اپنے پیچ و خم میں لیے دھ

جا

ترجمہ:۔ "موہن مالے، کٹمالے، بنیئسر، بول، پھلوالے اور والیاں یہ تمام زیورات وارفتۂ عشق کو مسحور کرنے میں دریغ نہیں کرتے!"

—— ۵ ——

سارِم دلڑی ڈکھڑیں کٹھڑی ٭ جندڑی لُٹڑی سُکھڑیں کھُٹڑی

بیاں اکھیاں دردوں آلیاں

حلّ لغات: ڈُکھڑیں کُٹھڑی، دکھوں کی ماری ہوئی۔ ستم رسیدہ۔ سُکھڑیں، سُکھ۔ کھُٹڑی، ختم شدہ۔ آلیاں، تازہ زخمی

ترجمہ:۔ "ستم رسیدہ دل مجھے جلا رہا ہے۔ زندگی لُٹ چکی ہے۔ اور اُس کے لئے سُکھ چین کے ایام ختم ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ میری آنکھیں دُکھ درد کے سبب ہمیشہ پُرآشوب رہتی ہیں!"

—— ۶ ——

گھولے کوچے شہر بازاراں ٭ سوہن فریدنوں اُجڑیاں باراں

ڈِتیاں برہوں مُلک نکالیاں

حلّ لغات: گھولے، قربان کر دیئے۔ سوہن، اچھی لگتی ہیں۔ باراں، جنگل۔ ڈِتیاں مُلک نکالیاں، دیس نکالا دیا۔ ڈِتیاں، دیں

ترجمہ:۔ "عشق نے فرید کو وطن سے نکال دیا ہے اور اب اُسے اُجڑے ہوئے ویرانے اور جنگل ہی بھلے لگتے ہیں۔ اُس نے شہر وں کوچے بازاروں کی رونقوں کو قربان کر دیا ہے!"

——

(۱۲۸)

— ۱ —

کون کرِم نروار ، تیغ پرہوں دی کُٹھیاں کٹھیاں

حلِ لغات : کون کرِم نروار ، میرا انصاف کون کرے۔ کُٹھیاں ، کُشتہ ہوں۔

ترجمہ : ” میں تو کشتۂ تیغِ محبت ہوں میرا انصاف کون کرے گا۔ مجھے کسی سے انصاف کی توقع نہیں ! “

— ۲ —

اَنہد بین بجا مَن موہیس ، راول جوگی لُٹیاں لُٹیاں

حلِ لغات ، مَن موہیس ، میرا من موہ لیا ہے۔ راول جوگی ، محبوب۔ لُٹیاں ، لُٹی ہوئی ہوں۔

ترجمہ : ” راول جوگی (محبوب) نے بنسری پر نغمۂ لاہوتی بجا کر میرا دل موہ لیا ہے۔ مَیں تو اُسی کی لُٹی ہوئی ہوں ! “

— ۳ —

رازِ حقیقی فاش ڈِٹھو سے ، علم و عمل توں چھٹیاں چھٹیاں

حلِ لغات ، فاش ، برملا۔ ظاہر۔ چھٹیاں ، آزاد ہو چکی ہوں۔

ترجمہ : ” میں نے حقیقت کے راز کو برملا پا لیا ہے۔ جس کے سبب میں علم و عمل کی قیود سے آزاد ہو گئی ہوں ! “

۴

عشق نہیں ہے آگ غضب دی ، دھانہہ کریندی ہٹیاں ہٹیاں

حلِّ لغات : دھانہہ ، فریاد۔ ہٹیاں ، تھک گئی ہوں

ترجمہ :۔ "یہ عشق نہیں بلکہ غضب کی آگ ہے۔ جس نے جلا کر رکھ دیا ہے۔ اور میں فریاد کرتی کرتی تھک گئی ہوں !"

—— ۵ ——

کلہڑی چھڈ کے کیچ سدھایوں ، اکھیں ملیندی اٹھیاں اٹھیاں

حلِّ لغات : اکھیں ملیندی ، آنکھیں ملتی ہوئی۔

ترجمہ :۔ "اے محبوب! تم تو مجھے رات کی تاریکی میں یکہ و تنہا چھوڑ کر کیچ کو چل دیئے۔ میں جاگی تو میری دُنیا لُٹ چکی تھی۔ اور میں عالمِ تحیّر میں آنکھیں ملتی رہ گئی۔"

—— ۶ ——

جام زہر دے ظلم قہر دے ، درد پلیند اگھٹیاں گھٹیاں

حلِّ لغات : گھٹیاں ، گھونٹ گھونٹ کرکے۔

ترجمہ :۔ "دردِ عشق مجھے قہر اور زہر کے پیالے گھونٹ گھونٹ کر کے پلاتا ہے۔ ایک ہی مرتبہ نہیں پلاتا کہ جان غموں سے چھٹکارا پا جائے۔"

— ۷ —

عِشق فریدؔ نہیں اَج کل دا ، روزازل دی مُٹھّیاں مُٹھّیاں

حلّ لغات: مُٹھّیاں، "مُٹھی ہاں" کا مخفف۔ برباد ہو چکی ہوں۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! یہ عشق آج کل کا روگ نہیں۔ میں تو روزِ ازل سے ہی اِس میں مبتلا ہوں!"

۱۲۹

— ۱ —

گھاٹے عِشق دے گھاٹے جاتے مَیں

تاں بھی چُم سر اکھیاں چاتے مَیں

حلّ لغات: گھاٹے، نقصانات۔ چُم، چُوم کر۔

ترجمہ: "میں نے عشق کے خساروں کو دیدہ و دانستہ چُوم کر عزّت کے ساتھ سر آنکھوں پر اُٹھا لیا ہے!"

— ۲ —

کھوٹا نینہ اَنو کھا وَیری ہے ، مُنّہ ڈھوڑ مٹّی سِر کیری ہے

ڈُکھاں سُولاں دِلڑی گھیری ہے ، پلّو سُول کُتیڑے پاتے مَیں

حلّ لغات: مُنہ دُھوڑ، منہ پر غبار۔ سر کیری، سر میں خاکستر۔ گھیری، گھیر لی ہے۔ کُتنپڑے، ناشائستہ۔ ناقابلِ اعتبار۔

ترجمہ: "یہ کھوٹا عشق عجیب دُشمن ہے۔ اس کے سبب مُنہ غبار آلود اور سر پر خاکستر پڑی ہے دُکھوں اور مصیبتوں نے دل کو گھیر لیا ہے۔ میں نے مصائب و آلام کو ہی دامن میں ڈالا ہے۔ ان کے سوا اور مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا!"

—— ۳ ——

سَجھّی رات سُنجی تڑپھاندّی ہے | تتی تول سُتیں اگ لاندّی ہے
بُرے برہوں دے ساہ سُنجاتے میں | دُکھی ڈُسک ڈُسک کُرلاندّی ہے

حلّ لغات: سَجھّی رات، رات کا ابتدائی حصّہ۔ ڈُسک ڈُسک، ہسکیاں بھر کر، گلوگیر ہو کر۔

ترجمہ: "سرِ شام سے ہی یہ بد بخت تڑپنے لگتی ہے۔ رضائی بھی آرام نہیں کرنے دیتی۔ بلکہ تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے۔ پھر رات بھر یہ غم کی ماری سسکیاں بھر بھر کر آہ و زاری کرتی رہتی ہے۔ میں نے اس دُشمنِ جان عشق کا مزاج پہچان لیا ہے!"

—— ۴ ——

ہے ہو ہو عزّت جاہ میری | بے واہی وَہ وَہ داہ میری
پاتی پیت توں ایہا براتے میں | بُسنج واہ ہے تکیہ گاہ میری

حلِّ لغات : وَہ وَہ ، کلماتِ حیرت ۔ ہو ہو ، کلماتِ تحقّر ۔ برات ، خلعت ۔

ترجمہ :۔ " بے کسی اور بے نوائی میرا کیا خُوب آسرا اور سہارا ہے ۔ ہو ہو پھکڑی میری عزّت افزائی ہے ۔ ویرانے میرا مسکن ہیں ۔ بارگاہِ عشق سے مجھے یہی خلعت ملی ہے ! "

۵

لگی تانگ پُنل دی سانگ جُڈاں ۔۔۔ بُھنّا چُوڑا اُجڑی مانگھ تڈاں

اللہ تھیسم وصل دا سانگ کڈاں ۔۔۔ سہرے ساڑ سٹے گہنے لاتھے ئیں

حلِّ لغات : بُھنّاں ، توڑتی ہوں ۔ سانگ ، مصرعِ اوّل میں تیر اور نیزے کے معنی دیتا ہے اور تیسرے میں باعث اور ذریعہ ہے ۔ موقعہ ۔ لاتھے ، اُتار دیئے ۔

ترجمہ :۔ " جب سے محبوب کے انتظار کا تیر جگر میں پیوست ہوا ہے ۔ میں نے اپنا چُوڑا توڑ ڈالا ہے ۔ مانگ اُجڑ گئی ہے ۔ سہرے جلا دیئے ہیں اور گہنے اُتار پھینکے ہیں ۔ خدا جانے محبوب کا دیدار کب نصیب ہو ! "

۶

ناں باجھ ہے باجھ خواری دے ۔۔۔ ایہے حال تساڈری یاری دے

ڈُکھے گزرن ڈینہہ ازاری دے ۔۔۔ مُٹھے نین گُلڑے لاتے ئیں

حلِّ لغات : باجھ ، پہلے باجھ کے معنی جائے پناہ ، دوسرے باجھ کے معنی بغیر سوائے اور بجز کے ہیں ۔ گلڑے ، بے ڈھنگے ۔

ترجمہ :۔ "خرابی اور خواری کے سوا میرا کوئی اور سہارا ہی نہیں ہے۔ اے دوست! یہ تمام ثمرات تیری دوستی کے ہیں۔ اس درد رسیدہ کے دن انتہائی مصیبت اور پریشانی سے گزرتے ہیں! میں شوریدہ بخت بُرے عشق میں پھنسی ہوں!"

— ۷ —

گل زلف پُنل دا پیچ پیم! ہتھ ہوت دے دلڑی ویچ ڈِتُم

سٹ سیجھ فرید بعید تھیم ولیاں کیچ نہ رہساں جاتے میں

حلِ لغات: وِیچ ڈِتُم، میں نے بیچ دی۔ بعید تھیم، میں دُور ہوئی۔ جاتے میں، میں نے جان لیا ہے۔

ترجمہ :۔ "اے فریدؔ! محبوب کی مفارقت کے سبب میں نے سیج چھوڑ دی ہے گلے میں محبوب کی زلف کا پیچ پڑا ہوا ہے۔ میں نے ہوت محبوب کے ہاتھ دلڑی فروخت کر دی ہے۔ اچھی طرح سے جان لیا ہے کہ کیچ کو چلی جاؤں گی۔ اور یہاں ہرگز ہرگز نہیں رہوں گی!"

۱۳۰

— ۱ —

ماہی باجھ کُللیاں

دلدار بغیر اَوَلّیاں

حلِّ لغات: ماہی، محبوب۔ کُلّی، ناکارہ۔ اُوَیّ اور کُلّیَ دونوں اکٹھے استعمال ہوتے ہیں اور بے ڈھب اور ناموزوں کے معنوں میں بولے جاتے ہیں۔

ترجمہ: "میں محبوب کے بغیر ناکارہ ہوں۔ اور اس کے سوا میری کوئی بات اچھی نہیں لگتی!"

—— ۲ ——

ماہی جھوک لدائی ویندا ، سانگ ہجر دے رَلّیاں

حلِّ لغات: لدائی ویندا، لاد کر جا رہا ہے۔ رلّیاں، میں شامل ہوئی ہوں۔

ترجمہ: "محبوب اپنا سامان باندھ کر جا رہا ہے۔ شاید میں نے ہجر و فراق سہنے کے لئے ہی اس سے محبت کی تھی!"

—— ۳ ——

ترس نہ آوے ہِک تِل تینوں ، سخت غماں وِچ گلّیاں

حلِّ لغات: ہِک تِل، تِل کے برابر۔

ترجمہ: "اے محبوب! تجھے میری حالتِ زار پر ذرّہ بھر بھی ترس نہیں آتا۔ میری حالت دیکھ، کس طرح غم و اندوہ میں گھُل گھُل کر تباہ ہو گئی ہوں!"

—— ۴ ——

ویڑھا کھاوے انگن نہ بھاوے ، اگ فراق دی جلّیاں

ترجمہ: "میں فراق کی آگ میں بُری طرح سے جل چکی ہوں۔ محلہ کھانے کو آتا ہے اور آنگن کی کوئی چیز

اچھی نہیں لگتی!"

—۵—

شُرم ونجائیُم بھُرم گنوائیُم ، رُلدی کُوچے گلیاں

حلِّ لغات: بھُرم، عزّت۔ وقار۔

ترجمہ: "میں نے شرم و حیا کو بھلا دیا، اور بھرم کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اَب گلی کوچوں میں آوارہ بھٹکتی پھرتی ہوں!"

—۶—

عشق فریدؔ بھوں ڈُکھ ڈیسیم ، اَج کل موئی موئی بھلیاں

حلِّ لغات: موئی، مری ہوئی۔ بھلّیاں، اچھی ہوں۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! عشق تو بڑا دُکھ دے گا۔ اس سے بہتر ہے کہ امروز و فردا میں موت آجائے تاکہ ان مصائب و آلام سے ہمیشہ کے لئے نجات پا جاؤں!"

۱۳۱

اس کافی میں خواجہ صاحبؒ نے سالک کو پیش آنے والی جملہ واردات کا ذکر فرمایا ہے اور جو مصائب اور آلام اُسے دیکھنے پڑتے ہیں۔ انہیں انتہائی نظم اور ترتیب سے پیش کیا ہے۔ پہلا شعر ساری کافی کے مضمون کا عکاس ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کافی میں کیا کچھ لکھا گیا ہے۔ پہلے شعر کے بعد پانچ بند ہیں

اور ہر بند معنویت کے اعتبار سے منفرد اور نرالا ہے۔ بایں ہمہ ایک بند دوسرے بند سے مربوط ہے۔ پہلے بند میں سالک کو جو مصیبتیں اپنے گھر میں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ انہیں بیان کیا گیا ہے۔ اور دوسرے بند میں گرد و پیش کے لوگوں کے ظالمانہ سلوک درج ہیں۔ تیسرے بند میں اپنی داخلی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ کہ خارجی طور پر پیش آنے والے مصائب کا اپنے اندر کیا ردِ عمل ہوتا ہے۔ اور کس طرح درد و کرب کی آگ بھڑکتی ہے۔ چوتھے بند میں اپنی اس تکلیف اور جلن کا اثر اس طرح ظاہر کیا گیا ہے کہ عاشق اپنے محبوب سے بہتری کی توقع رکھے ہوئے ہے اور ہر حالت میں نباہنے اور دیارِ دوست میں پہنچنے کا تردد کر رہا ہے پانچویں بند میں تکالیف اور مشکلات برداشت کرنے کا نتیجہ ظاہر کیا گیا ہے کہ محبوب مل جاتا ہے اور عاشق صادق اپنے محبوب سے مل کر یک جان اور یک قالب ہو جاتا ہے۔ اس کافی میں سالک عشق کے اُتار چڑھاؤ کا ساتھ دیتا اور اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ یہ اتنی طویل داستان ہے کہ اسے بیان کرنے کے لئے بڑی سے بڑی مثنوی لکھی جا سکتی ہے۔ مگر خواجہ صاحب نے اس سارے مضمون کو چھوٹی سی کافی میں سمو کر اپنی قادر الکلامی اور سرائیکی زبان کی وسعت کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔

— ۱ —

آمل ماہی میں ماندی ہاں!

بے وس برہوں دی باندی ہاں

حلّ لغات: ماندی، مضطرب اور بے چین۔ بیمار۔

ترجمہ: "اے دوست آ! اور مجھے مل۔ میں تیرے فراق میں سخت مضطرب اور بے چین ہوں۔ میرا بس نہیں چلتا۔ کیونکہ میں تو عشق و محبت کی (زر خرید) لونڈی ہوں!"

اس شعر میں چار باتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) عشق کی لونڈی ہونا (۲) بے بس اور لاچار ہونا (۳) مضطرب اور بے چین ہونا، اور اس تکلیف سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرنا (۴) اپنے محبوب کو اپنی مدد کے لئے بُلانا۔

ان امور کو اگلے بند میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

—— ۲ ——

عشق اَوَیڑے دُشمن وِیڑھے	سَس نناناں کرم بکھیڑے

اَمڑی جھڑ جھڑ لاوِم جھیڑے	بابل وِیر نہ بھاندی ہاں

حلّ لغات: اَوَیڑا، بے ڈھب۔ نناناں، خاوند کی بہنیں۔ نندیں۔

ترجمہ: ”ایک تو عشق بہت ہی بے ڈھب اور پیچیدہ ہے۔ دُوسرے اپنے محلہ کے لوگ اور اعزا و اقارب بھی میری جان کے لاگو بن گئے ہیں۔ ساس اور نندیں ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں۔ ماں برہم ہو کر ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہے۔ باپ ہو یا بھائی کوئی بھی مجھے اچھا نہیں سمجھتا!“

خواجہ صاحبؒ نے مجاز کے پردے میں عشق حقیقی کی باتیں بیان کی ہیں۔ عشق مجازی میں جیسے پہلے پہلے گھر کے آدمی تنگ کرتے ہیں۔ عشق حقیقی میں بھی جب وارداتِ غیبی کا انقباض ہو جاتا ہے۔ تو سالک کی رُوح نفسِ حیوانی کے جال سے نکلنے کے لئے پھڑ پھڑاتی ہے۔ اور نالہ و فریاد کرتی ہے۔ ساس، نندیں، ماں، باپ اور بھائی بند، یہ سب نفسِ حیوانی کی مختلف صُور و اشکال ہوتی ہیں!

—۳—

کھیڑے بھیڑے سخت ستاوِن　　نیڑے وَسدے مارَن آوِن

سینگیاں سرتیاں تہمت لاوِن　　کلہڑی پئی کُرلاندی ہاں

حلّ لغات: کھیڑے، سسرال کے لوگ۔ نیڑے وَسدے، قریب بسنے والے ہمسائے۔ کُرلاندی ہاں، کراہ رہی ہوں۔

ترجمہ: "بد خصلت کھیڑے سخت تنگ کرتے ہیں۔ ہمسائے بھی مارنے پیٹنے پر اُتر آتے ہیں۔ ہم عمر سہیلیاں اور ہجولیاں روز نیا الزام تراشتی اور تہمتیں لگاتی ہیں۔ اس لئے مَیں اکیلی پڑی کونج کی طرح کراہ رہی ہوں۔"

کھیڑوں سے مراد وہ شریر نفوس ہیں۔ جنہیں کواکب کے ظلماتی اجتماعات کے وقت عناصر کے لطائف میں پھونکا جاتا ہے۔ اس گروہ کی طبیعت کا اقتضاء وحشت، غصّہ، حرص اور صالح نظام کا بگاڑ ہے۔ ان ارواح خبیثہ اور شریر وطرار نفوس سے جو کچھ خاطر پر مترشح ہوتا ہے۔ وہ خوف اور ڈر کا باعث بنتا ہے۔ اور سالک کنج تنہائی میں اپنا وقت زیادہ تر حزن و ملال اور سوچ بچار میں صرف کرتا ہے۔

—۴—

سیجھ سڑیندی رلمبے لیندی　　گانے گہنے پھُل نہ پیندی

تول تلیندی چوڑ جلیندی　　روندی تے غم کھاندی ہاں

حلّ لغات: رلمبے لیندی، آگ لگاتی ہے۔ پھُل، تعویذ۔

ترجمہ:۔ "سیج جلاتی اور شعلے بھڑکاتی ہے۔ عروسی بند، زیورات اور تعویذوں کا پہننا میں نے ترک کر دیا ہے۔ تو تنگ بدن کو تل رہی ہے۔ اور بازو کی چوڑیاں میری باہوں کو جلا رہی ہیں۔ تمام وقت رونے دھونے اور غم کھانے میں گزرتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کی ہر شے دُشمن بن گئی ہے۔ اور دُکھ دینے پر اُتر آئی ہے۔ یہ کیفیت اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب دُنیا میں کوئی غمخوار نظر نہیں آتا۔ ایسے حالات میں سالک کا کام مُرشد کی مدد سے ان سے بُعد اختیار کرنا اور اپنے آپ کو بچانا ہے!"

۵

ڈُکھڑے پاتّواں نِتّھ نِبھانّواں — توں بِن کینُوں کُوک سُنانّواں

تِپدیں کھپدیں وقت وِنجانّواں — وَل وَل جھوکاں جاندی آں

حلِ لغات: کُوک سُنانّواں، فریاد سناؤں

ترجمہ:۔ "اے محبُوب! دُکھ درد سہتی ہوں۔ مگر محبّت کو نباہ رہی ہوں۔ تیرے سوا میرا کون ہے جسے میں اپنی چیخ و پکار اور فریاد سناؤں۔ میں عشق و محبّت کی آگ میں جلتی اور فکر و افکار میں گھُل گھُل کر وقت کاٹ رہی ہوں۔ اور بار بار تیرے کاشانہ کی طرف آنے کی کوشش کرتی ہوں کہ شاید تیری ایک جھلک نظر آجائے۔"

سالک اپنے آپ کو ابتدائے شہود میں اُن واردات کی زد میں پاتا ہے۔ جنہوں نے اس کی عقل کو سلب کر لیا ہے۔ اور وہ جادۂ سلوک کی تلاش و تجسّس میں اِدھر اُدھر بھٹک رہا ہے۔

— ۶ —

مولیٰ جھوکاں پھیر وَسیسی   سارا روگ اندر دا ویسی

یار فریدؔ اُنگݨ پوَل پیسی   ڈٖیسِم بانْہہ سِراندیاں

حلِّ لغات: پھیر وَسیسی، پھر آباد کرے گا۔ بانْہہ سِراندی ڈٖیسی، اپنا بازو میرے سر کے نیچے رکھے گا۔

ترجمہ:۔ "مجھے یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن مولیٰ کریم ان ویرانوں کو ضرور آباد کرے گا۔ محبوب آنگن میں قدم رکھے گا۔ اُس کا بازو میرا سرھانہ بنے گا۔ اُس وقت دل کی تمام بیماریاں دُور ہوجائیں گی!"

خواجہ صاحبؒ رحمتِ کاملہ سے متوقع ہیں۔ کہ بہت جلد ظلماتی حجابات کے دبیز پردے اُٹھ جائیں گے۔ اوران کی روح محبوبِ ازل کے جمالِ بے مثال کے مشاہدہ میں محو ہو کر کیفِ سرمدی سے بہرہ مند ہوگی۔

۱۳۲

حضرت خواجہ صاحبؒ نے دیوان شریف میں جگہ جگہ اپنے مسلک "ہمہ اوست" کی مختلف اسالیب اور انداز میں تشریح فرمائی ہے۔ کافی نمبر ۵۲ کے ابتدائیہ میں اس پر تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔ خواجہ صاحب کا دعویٰ ہے کہ "ذات" واحد ہے۔ لیکن تجلّیات کے اعتبار سے متکثّر معلوم ہوتی ہے۔ حضور اعتبارات کو خاطر میں نہیں لاتے اور انہیں ہر جانب وحدت ہی وحدت نظر آتی ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ صاحبؒ ارشاد فرماتے ہیں:۔

—— ۱ ——

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں ، میڈا دین وی توں ایمان وی توں

حلِّ لغات : میڈا ، میرا ۔ وی ، بھی ۔

ترجمہ : "اے خداوندِ مطلق ! میرا عشق بھی تو ہے ، محبوب بھی تو ہے اور دین وایمان بھی تو ہے"

—— ۲ ——

میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں ، میڈا قلب وی توں جند جان وی توں

ترجمہ : "میرا جسم بھی تو ہے رُوح بھی تو ہے ۔ قلب اور دل و جان بھی تو ہے !"

—— ۳ ——

میڈا کعبہ قبلہ ، مسجد منبر ، مصحف تے قرآن وی توں

ترجمہ : "میرا کعبہ ، قبلہ ، مسجد ، منبر ، مصحف اور قرآن بھی تو ہے !"

—— ۴ ——

میڈے فرض فریضے حج زکوٰتاں ، صوم صلوٰت ، اذان وی توں

ترجمہ : "میرے جملہ فرائض ، حج ، زکوٰۃ ، صوم وصلوٰۃ اور اذان بھی تو ہے !"

—— ۵ ——

میڈی زہد عبادت طاعت تقویٰ ، علم وی توں عرفان وی توں

ترجمہ:۔ "میرا زہد عبادت، طاعت، تقویٰ، علم اور عرفان بھی تو ہے!"

—— ٦ ——

میڈا ذکر وی توں میڈا فکر وی توں ، میڈا ذوق وی توں وجدان وی توں

ترجمہ:۔ "میرا ذکر، فکر، ذوق اور وجدان بھی تو ہے!"

—— ۷ ——

میڈا سانوَل مِٹھڑا شام سلُونا ، من موہن، جانان وی توں

حلِ لغات: سانوَل، پیج محبوب۔ شام سلُونا، سانولے کرشن۔ کرشن جی رنگ کے سانولے تھے۔ مراد محبوب۔

ترجمہ:۔ "میرا شیریں ادا سانولا محبوب، میرا من موہن اور میری جانِ جاں بھی تو ہے!"

—— ۸ ——

میڈا مرشد ہادی پیرِ طریقت ، شیخ حقائق دان وی توں

ترجمہ:۔ "میرا مرشد، میرا ہادی، میرا پیرِ طریقت اور میرا حقیقت آشنا شیخ بھی تو ہے!"

—— ۹ ——

میڈی آس اُمید تے کھٹیا وٹیا ، تکیہ مانڑ تے ترانڑ وی توں

حلِ لغات: کھٹیا وٹیا، حاصلِ زندگی۔ مانڑ، فخر۔ ترانڑ، ڈھارس سہارا۔

ترجمہ:۔ "میری اُمید، میرا سہارا، میرا حاصلِ زندگی، میرا فخر اور میرا سہارا بھی تو ہے!"

— ۱۰ —

میڈا دھرم وی تُوں میڈا بھرم وی تُوں ، میڈا شرم وی توں میڈی شان وی تُوں

حلِّ لغات: دھرم، مذہب۔ مسلک۔ بھرم، عزّت۔ ناموس۔

ترجمہ:۔ "میرا مذہب و مسلک، میری عزّت و ناموس، میری شرم و حیا اور میری شان بھی تُو ہے!"

— ۱۱ —

میڈا ڈکھ سُکھ رووݨ کھلݨ وی تُوں ، میڈا درد وی تُوں درمان وی تُوں

ترجمہ:۔ "میرا دُکھ سُکھ، رونا ہنسنا۔ اور درد و درمان بھی تُو ہے!"

— ۱۲ —

میڈا خوشیاں دا اسباب وی تُوں ، میڈے سُولاں دا سامان وی تُوں

ترجمہ:۔ "میری مسرّتوں کا سبب اور میرے درد و آلام کا باعث بھی تُو ہے!"

— ۱۳ —

میڈا حُسن تے بھاگ سُہاگ وی تُوں ، میڈا بخت تے نام و نشان وی تُوں

ترجمہ:۔ "میرا حُسن میرا بھاگ سہاگ، میرا بخت اور نام و نشان بھی تُو ہے!"

— ۱۴ —

میڈا ڈیکھݨ بھالݨ جاچݨ جُوچݨ ، سمجھݨ، جاݨ سُنجاݨ وی تُوں

حلّ لغات: جاچن ٹوچن، پرکھنا۔ معلوم کرنا۔ جان سنجان، جان پہچان۔

ترجمہ: "میری دیکھ بھال، میری جانچ پرکھ، میری سوجھ بوجھ اور جان پہچان بھی تو ہے۔"

—— ۱۵ ——

میڈے ٹھڈرے ساہ تے مونجھ منجھاری ، ہنجوں دے طوفان وی توں

حلّ لغات: ٹھڈرے ساہ، ٹھنڈے سانس۔ مونجھ منجھاری، حزن وملال۔ ہنجوں، آنسو۔

ترجمہ: "میری سرد آہیں، میرا حزن وملال اور طوفانِ اشک بھی تم ہی ہو!"

—— ۱۶ ——

میڈے تلک تلولے سینڈھاں مانگھاں ، ناز نہورے تان وی توں

حلّ لغات: تلک، ماتھے پر وہ نشان جو اہلِ ہنود مذہبی رسوم کے طور پر سیندور وغیرہ سے لگاتے ہیں۔ سینڈھ اور مانگھ دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔

ترجمہ: "میرا تلک، میرا خال، میری مانگھیں، بالوں کی بناوٹ، ناز وادا اور فخر وغرور بھی تم ہو!"

—— ۱۷ ——

میڈی مہندی، کجل مساگ وی توں ، میڈی سرخی بیڑا پان وی توں

ترجمہ: "میری مہندی، کاجل، مسّی مساگ، سرخی، بیڑا اور پان بھی تم ہو!"

—— ۱۸ ——

میڈی وحشت جوش جنون وی توں ، میڈا گریہ، آہ و فغان وی توں

ترجمہ :۔ "میری وحشت، جنون، گریہ اور آہ و فغان بھی تو ہے !"

—— ۱۹ ——

میڈا شعر، عروض، قوانی توں ، میڈا بحر وی توں اوزان وی توں

ترجمہ :۔ "میرا شعر، عروض، قوانی، بحر اور اوزان بھی تو ہے!"

—— ۲۰ ——

میڈا اوّل آخر، اندر باہر ، ظاہر تے پنہان وی توں

ترجمہ :۔ "میرا اوّل آخر، ظاہر باطن تم ہو۔ جو ظاہر ہے وہ بھی تم ہو اور جو پوشیدہ ہے وہ بھی تم ہو!"

—— ۲۱ ——

میڈا فردا اَتے دیروز وی توں ، الیوم وی توں اَلآن وی توں

حلّ لغات : فردا، آنے والا دن۔ دیروز، گزرا ہوا دن۔ الیوم، آج۔ الآن، ابھی۔

ترجمہ :۔ "میرا فردا میرا دیروز، میرا الیوم اور الآن بھی تو ہے!"

—— ۲۲ ——

میڈا بادل برکھا کھمڑیاں گاجاں ، بارش تے باران وی توں

حلّ لغات : کھمڑیاں، کڑکتی بجلی۔

ترجمہ :۔ "میرا بادل میری برکھا۔ میری کوندتی بجلیاں، میری کڑک گرج میری بارش اور باران بھی تو ہے!"

—— ۲۳ ——

میڈا مُلک ملہیر تے مارُو تھلڑا ، روہی چولستان دی توں

حلِ لغات: مارُو تھلڑا، کفِ دست میدان۔

ترجمہ: "میرا مُلک ملہیر میرا کفِ دست میدان، میری روہی اور میرا چولستان بھی تو ہے!"

—— ۲۴ ——

جے یار فرید قبول کرے ، سرکار وی توں سُلطان وی توں

ترجمہ: "اے فرید! اگر محبوب تجھے قبول کرے تو پھر سرکار اور سُلطان بھی تم ہو!"

—— ۲۵ ——

نہ تاں کہتر کمتر احقر ادنےٰ ، لاشئے، لاامکان دی توں

حلِ لغات: لاشئے، بے حقیقت۔ بے وجود۔ لاامکان، امکان سے گرا ہوا۔ امکان بمعنی طاقت، قدرت۔

ترجمہ: "ورنہ کہتر، کمتر، احقر ادنیٰ، لاشئے اور لاامکان بھی تم ہی ہو!"

۱۳۳

یہ ایک ایسی خاتون کے تأثرات ہیں، جس کا خاوند گھر سے بہت دور سفر پر روانہ ہو گیا ہے۔ ہجر و فراق میں اس پر جو بیت رہی ہے۔ اس کافی میں اس کی عکاسی کی گئی ہے:۔

— ۱ —

میڈا یار گیا پردیس ڈوں وے میاں

گانے گہنے کینویں پانواں ڑی پانواں

حلِّ لغات: ڈوں، طرف۔ پانواں، پہنوں۔

ترجمہ: "اڑی سہیلی! میرا محبوب تو پردیس گیا ہوا ہے۔ میں کس کے لئے سنگار کروں۔ اور زیورات کیونکر پہنوں!"

— ۲ —

ساڑاں سینڈھ تے مانگھ اُجاڑاں ، بوڈی نوں اگ لانواں ڑی لانواں

حلِّ لغات: ساڑاں، میں جلاؤں۔ اُجاڑاں، میں اُجاڑوں۔ بوڈی، پراندہ۔

ترجمہ: "محبوب کے ہجر و فراق میں طبیعت اس قدر بے کل ہو چکی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ سینڈھ کو نذرِ آتش کردوں۔ مانگ کو اُجاڑ دوں اور پراندے کو بھی آگ لگا دوں!"

— ۳ —

بھٹھ کجلا بھٹھ سُرخیاں مہندیاں ، سُولیں سانگ نبھانواں ڑی نبھانواں

حلِّ لغات: بھٹھ، بھاڑ میں جائے۔ کجلا، کاجل۔ سانگ، کے ساتھ۔ نبھانواں، نبھاؤں۔

ترجمہ: "کاجل، سرخیاں اور مہندیاں بھاڑ میں جائیں اب تو مجھے درد و اندوہ کے ساتھ زندگی

بسر کرنا پڑے گی!"

—— ۴ ——

سجڑی رات کراں فریاداں ، ڈینہاں وین ولانواں ڑی ولانواں

حلِّ لغات: سجڑی رات، سرِ شام۔ وین ولانواں، بین کروں۔

ترجمہ: "سرِ شام آہ و بکا شروع کرتی ہوں۔ اور دن بین و ماتم میں گزرتا ہے!"

—— ۵ ——

لگڑے کنڈڑے فرش وچھاکر ، ڈکھ دی سیج سُہانواں ڑی سُہانواں

حلِّ لغات: لگڑے، کنکر۔ کنڈڑے، کانٹے۔ وِچھاکر، بچھاکر۔

ترجمہ: "کنکروں اور کانٹوں کا فرش بچھا کر اس پر حزن وملال کی سیج سنگار رہی ہوں!"

—— ۶ ——

ملک ملہیر نہ وُٹھڑم ہے ہے ، رو رو سندھ ڈوں آنواں ڑی آنواں

حلِّ لغات: نہ وُٹھڑم، بارش نہ ہوئی۔

ترجمہ: "ہائے ہائے اس بار ملہیر میں بارش نہیں ہوئی۔ محبوب کے فراق میں آہ و زاری کرتی سندھ کی طرف آ رہی ہوں!"

—— ۷ ——

بھینئیں وِیر تھئے سبھ وَیری ، اُمڑی مُول نہ بھانواں ڑی بھانواں

ترجمہ:۔" بہنیں اور بھائی سب دشمن ہو گئے ہیں اور ماں کو بھی میں قطعاً پسند نہیں!"

—— ۸ ——

باجھوں یار فرید ہمیشہ ، رت رووٖاں غم کھانواں ڈی کھانواں

حلِ لغات: باجھوں، بغیر۔ رت، خون

ترجمہ:۔" اے فرید! محبوب کے بغیر (فراق میں)، ہر وقت خون کے آنسو بہاتی اور غم کھاتی ہوں!"

۱۳۴

اس کافی میں حضرت خواجہ صاحبؒ نے وحدت الوجود کے فلسفہ کو شعری انداز میں انتہائی خوبصورتی اور دل پسند طریقے کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ جیسا کہ پہلے کئی کافیوں کے ابتدائیہ میں لکھا جا چکا ہے وحدت الوجود کا فلسفہ بہت پرانا ہے۔ یونانی حکمار نے اس کی بڑی تشریحیں کی ہیں۔ اور اسے عقلی دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ دوسری جانب بھارت میں یہ فلسفہ ویدانت کے نام سے مشہور ہوا جس کے پرچارک شنکر اچارج کا حلقہ تھا۔ مگر اس فلسفے کو مذہبی اور عقلی بنیاد پر استوار کرنے کا سہرا مسلمان علمار کے سر ہے۔ جن کے سرخیل حضرت محی الدین ابن العربی ایک عظیم صوفی بزرگ اور عالم ہیں۔ انہوں نے وجودی فلسفے کی بنیاد نصِ قرآنی پر رکھی ہے۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الْبَاطِنُ هُوَ الظَّاهِرُ اس کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ اگر اوّل آخر ظاہر باطن وہی ایک خدا کی ذات ہے۔ تو پھر باقی کچھ بھی نہیں بچتا غیر کا وجود ناممکن ہو جاتا ہے۔ وجودی فلسفے کا بنیادی اصول یہ ہے کہ کل کائنات صرف ایک خدا ہے۔ اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی ہے وہ اس کے مختلف مظاہر ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں فریب نظر ہے۔ اسے اس

طرح بھی بیان کیا گیا ہے کہ پانی خواہ پانی کی شکل میں ہو یا برف کی صورت میں ہو یا بھاپ کی شکل میں پھر بھی وہی پانی رہے گا۔ وجودی حکمار نے نص قرآنی اور عقلی دلائل اتنے زبردست پیش کئے ہیں کہ ایک زمانے میں تمام علمار اور حکمار نے اس فلسفے کی صداقت کو تسلیم کر لیا تھا۔ برِصغیر ہند و پاک کے مشائخ میں سے حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرّہٗ نے اس کے مقابلے میں وحدت الشہود یعنی شہودی فلسفے کی تبلیغ شروع کی۔ لیکن مکتوباتِ امام ربّانی پڑھنے والوں کو پوری طرح اندازہ ہو جاتا ہے کہ شہودی فلسفہ الفاظ کے ردّ و بدل کے سوا اور کچھ نہیں۔ حقیقت میں وہ وجودی مسلک ہی ہے، جس کی لاتعداد تشریحیں اور تعبیریں نئے نئے انداز اور نئے نئے اسلوب میں کی گئی ہیں۔ اہلِ طریقت کے چار بڑے مسالک میں سے چشتی حضرات نے اس مسلک کی بڑی تبلیغ کی ہے اور یہ فلسفہ چشتی مسلک کا بنیادی عنصر سمجھا جاتا ہے۔ اس فلسفے کو بیان کرنے میں شعرار اور ادبار نے بھی کوئی کمی نہیں کی۔ فارسی کے تمام بڑے بڑے شعرار اس فلسفے کے مبلّغ (پرچارک) ہیں۔ خواجہ حافظ شیرازیؒ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ، حکیم سنائیؒ، امیر خسروؒ، مرزا بیدلؒ اور مرزا غالبؔ وغیرہ نے اپنے سارے فارسی کلام میں اس مسلک کو پیش کیا ہے۔ اردو شعرار میں خواجہ میر دردؔ اور غالبؔ نے وجودی فلسفے کو بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ مرزا غالبؔ کہتا ہے ؎

اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں!

یہاں یہ بتا دینا بھی بے جا نہ ہوگا کہ نشاۃ ثانیہ اور احیائے علوم کی پوری تحریک کے ابتدائی فلاسفروں مثلاً کانٹ، ہیگن وغیرہ نے بھی عینیت اور وجودیت کا جو فلسفہ پیش کیا ہے۔ وہ اس وجودی فلسفے کا دوسرا اندازِ بیان ہے۔ بات ایک ہے۔ اس کے علاوہ سائنسدانوں نے جب اس دنیا کے عناصر ترکیبی یعنی مادے کی چیر پھاڑ شروع کی تو ایٹم الیکٹرانک سے گزر کر وہ بھی ایک ایسی چیز پر جا پہنچے ہیں، جسے نُور، روشنی، حرکت یا قوّت کہا جاتا ہے۔ یعنی ان کی تحقیقات کا بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس ساری کائنات کی بنیاد صرف ایک

قوّت پر رکھی ہوئی ہے۔ اور اس دُنیا کی رنگینیاں، تنوع اور بوقلمونیاں صرف اسی قوّت ENERGY کے مختلف مظاہر ہیں۔ ورنہ وجود سارے کا سارا ایک ہے۔ وجود کی کثرت بے بنیاد اور اصل اصولِ وحدت ہے۔ جسے ہم وحدت الوجود یا شاعری کی زبان میں "ہمہ اوست" کہتے ہیں ؎

پناہ بلندی و پستی توئی ٭ ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

اس تعارفی نوٹ کو ذہن میں رکھتے ہوئے خواجہ صاحب کے ارشادات پر غور فرمائیے :-

ناصح، ناہی ناھتی مانع

عشق اساڈا دین ایمان

حلّ لغات: ناصح، نصیحت کرنے والا۔ ناہی، روکنے والا۔ مانع، منع کرنے والا۔

ترجمہ:" اے واعظ! تو مجھے عشق سے منع نہ کر۔ عشق تو ہمارا دین و ایمان اور اصل مقصدِ حیات ہے!"

اِس کافی کا یہ پہلا شعر ہے۔ اس میں وہ بنیاد بتا دی گئی ہے۔ جس پر ساری کافی کی عمارت کھڑی کی گئی ہے بنیادی اصول میں یہ بتایا گیا ہے کہ وجُودی فلسفہ بعض ظاہر بیں لوگوں کی نگاہوں میں شریعت سے متصادم ہوتا نظر آتا ہے۔ حالانکہ اس کا حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اسی بنا پر خواجہ صاحبؒ نے پہلے سے یہ اصُول بیان کر دیا ہے کہ شاید ہم پر کُفر کے فتوے صادر ہوں۔ خوب کان کھول کر سُن لو کہ ہمارے مسلک کی بنیاد عشق ہے!

—— ۲ ——

کُنتُ کنزاً عشق گواہی ٭ پہلوں حُبّ خود ذات گوں آہی

جیں سانگے تھیا جمل جہاں

حلّ لغات: کُنتُ کَنزاً مخفِیًا، حدیثِ قدسی ہے۔ یعنی میں ایک خزانہ تھا۔ جمل جہان، سارا جہان۔

ترجمہ:۔ "میں ایک مستور خزانہ تھا" یہی حدیث گواہی دے رہی ہے۔ کہ یہ ساری کائنات عشق کی تخلیق ہے۔ پہلے خود ذاتِ مطلق کو اپنے آپ کو دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہؤا۔ تب اس نے یہ سارا جہان پیدا کیا۔"

حدیثِ قدسی ہے کہ میں ایک گنجِ مخفی تھا۔ میں نے خیال کیا کہ اپنے آپ کو دیکھوں۔ پھر میں نے یہ جہان بنایا تاکہ میں اپنے حُسن کا نظارہ کرسکوں۔ حُسن کی یہ بنیادی خصوصیت ہے کہ وہ اپنی نمائش چاہتا ہے۔ تاکہ کوئی اُسے دیکھے اور اس کی تعریف کرے۔ اس جذبے کے تحت حُسنِ ازل نے کائنات کی تخلیق کی، اور اپنا جلوہ مختلف اشکال اور صُورتوں میں دکھایا۔ کہیں صَوت اور نغمہ کی شکل میں کہیں عظمت و اقتدار کے رُوپ میں، کہیں گل و گلزار اور رنگ برنگی انداز میں۔ یہ حُسن کبھی طُورؔ پر جلوہ بار ہؤا۔ اور کبھی اُمّ القریٰ اور یثربؔ کے گلی کوچوں میں کمالِ صورت و سیرتِ انسانی میں ظاہر ہؤا۔ اگر یہ کائنات وجود میں نہ آتی تو پھر حُسنِ ازل اپنی بنیادی صفت اظہارِ حُسن نہ کرتا۔ اور منطقی دلیل یہ دی جاتی۔ کہ وہ حُسن جو اپنا اظہار نہیں چاہتا۔ وہ حُسن ہی نہیں۔ اس لئے حُسنِ ازل کے کائنات کے رُوپ میں آنے کا ایک فلسفیانہ اور منطقی قرینہ بھی موجود ہے۔ اس بند میں تخلیقِ کائنات کا سبب اور علّت نمائی بیان کی گئی ہے۔

— ۳ —

عِشق ہے ہادی پرم نگر دا   عِشق ہے ہادی راہ فقر دا

عِشقوں حاصل ہے عرفان

حلّ لغات: پرم نگر، دیارِ محبت۔ عشق کا شہر۔ راہبر، راستہ دکھانے والا۔ عرفان، معرفتِ الٰہی۔

ترجمہ:۔ "محبت کی نگری کا راہبر عشق ہے۔ مسلک درویشی کا راہنما بھی عشق اور معرفتِ الٰہی کے حصُول کا ذریعہ بھی عشق ہے!"

اِس بند میں بتایا گیا ہے کہ دونوں جہانوں میں اصل راہبر اور راہنما عشق ہے اور اگر کوئی درویشی مسلک اختیار کرنا چاہے تو وہ بھی عشق کو اپنا راہبر بنائے۔ اور اگر حقیقتِ اولیٰ اور معرفتِ خداوندی تک رسائی حاصل کرنے کا خواہشمند ہے تو بھی اسے عشق کا ہی سہارا لینا پڑے گا۔

——— ۴ ———

مال عیال دی بُھڑ گھت یاری   دُنیا عُقبیٰ توں تھی عاری

بے سامانی ہے سامان

حلّ لغات: مال عیال، قرآن حکیم میں مال و عیال کو انسانی غفلت کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ کلام مجید کی آیت مبارکہ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ فِتْنَۃٌ اس پر ناطق ہے۔

ترجمہ: "محبّت کی منزل میں تو بے سرو سامانی ہی زادِ راہ بن سکتا ہے۔ اگر تجھے عرفان کی طلب ہے تو مال و عیال کی محبّت کو دل سے نکال دے بلکہ دنیا اور عقبیٰ کے فکر سے آزاد ہو جا۔ تب کہیں جا کر تجھے منزلِ مقصود کا سُراغ مل سکے گا!" ؎

گمرہی خود منزلِ مقصود کی ہے راہنما   خضر بن جاتے ہیں جس کو راستہ ملتا نہیں

قرآن حکیم میں مال اور دولت کو فتنہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ ہر وقت ہمارا دامن پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں۔ سالک کے لئے یہ چیزیں بہت بڑی آزمائش ہیں۔ اِس لئے سب سے پہلے ان سے دامن چھڑانا پڑتا ہے۔ یعنی ان کی محبت دل سے نکال دینی پڑتی ہے۔

دُنیاوی ساز و سامان کے ساتھ ساتھ آخرت میں جنّت بہشت اور حُور و غلماں کی خواہش کو بھی معرفتِ حقیقی کے لئے رُکاوٹ سمجھا جاتا ہے۔ سالک کا مقصد ایک اور صرف ایک ہوتا ہے کہ وہ رضائے خداوندی حاصل کرے۔

— ۵ —

مذہب مشرب "لا" مذہب دا　　　　لُب ہے سارے ارث عرب دا

شاہد درس حدیث قرآن

حلِ لغات: لا، کلمہ نفی لا الٰہ الا اللہ (سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں)

ترجمہ:۔ "آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی شاہد ہیں کہ کلمہ "لا" ہی تمام میراثِ عرب کا لُب لباب ہے۔ یعنی نفی ہر اثبات کی بنیاد ہے۔ عارضی خداؤں کی نفی سے ہی معبودِ حقیقی کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اگر معبودانِ باطل کی نفی نہ کی جائے تو شجرِ عشق بار آور نہیں ہوتا!"

— ۶ —

سکھ خلّت سٹ غیر دی عِلّت　　　　ابن العربیؒ دی رکھ ملّت

آکھیم سوہنے فخر جہان

حلِ لغات: خِلّت، انتہائی یکسوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طریقت۔ مِلّت، مشرب و مسلک۔

ترجمہ:۔ "مجھے پیرو مرشد حضرت خواجہ فخر جہاں علیہ الرحمتہ نے یہی تعلیم دی ہے۔ کہ ابن العربی علیہ الرحمہ کا مسلک اختیار کر اور خلوت میں زندگی بسر کر۔ غیر کی محبت اور الفت کو ترک کر دے۔ یعنی غیر خدا کے وجود سے انکار کر دے!"

حضرت ابن العربیؒ وجودی مسلک کے امام اور پیشوا ہیں۔ اور چشتی حضرات اس مسلک پر سختی سے کاربند رہے ہیں۔ اسی لئے ہر مرشد اپنے مریداور خلیفہ کو یہی وجودی مسلک اختیار کرنے کا سبق دیتا آیا ہے۔ فلسفہ وحدت الوجود پر سب سے مستند کتاب "لوائح جامی" ہے۔ جو نسلاً بعد نسلٍ سلسلہ چشتیہ میں متداول چلی آئی ہے۔ چنانچہ حضرت

خواجہ فخر جہاں علیہ الرحمۃ نے حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کو لوائح شریف سبقاً پڑھائی تھی اور پھر خواجہ صاحب نے یہی کتاب اپنے فرزند دلبند اور سجادہ نشین حضرت نازک کریم علیہ الرحمۃ کو بھی سبقاً پڑھائی۔

—— ۷ ——

غافل شاغل ناسی ذاکر صالح طالح مومن کافر

سب ہے نور قدیم دا شان

حلِ لغات: ناسی، بھولنے والا۔ طالح، بدکردار۔ نورِ قدیم، باری تعالیٰ (چونکہ ذاتِ مطلق قدیم ہے۔ اس لئے اس کا نور بھی قدیم ہے)

ترجمہ:۔ "جو شخص خدا کی یاد سے غافل ہے۔ یا اس کی یاد میں مشغول ہے یا بنیادی طور پر خدا کی ذات کا ہی منکر ہے۔ یا ہمیشہ اس کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ کوئی نیک اطوار ہے یا بدکار۔ مومن ہے یا کافر یہ سب انسان اُسی نورِ قدیم کے ہی مظاہر ہیں۔ اس لئے کسی کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔"

وجودی مسلک کے مطابق ہر شئے خواہ ہم اُسے نیکی سے موسوم کریں یا اسے برائی سے منسوب کریں وہ وجودی حیثیت میں نورِ الٰہی کا مظہر ہے۔ یہ صرف ہمارے فہم کی تعبیر ہے جس سے ہم نے تفریق کر رکھی ہے۔ ورنہ ہر نیک اور بد اس کا ہی مظہر ہے۔ فی نفسہٖ نیکی اور بدی کا تصوّر ہی اضافی اور اعتباری ہے اس بنا پر وجودی مسلک کا یہ بھی تقاضا ہے جو کسی سے نفرت نہ کی جائے بلکہ ہر ایک سے محبّت کی جائے۔ انسان دوستی کا اس سے بڑا سبق اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس اصول کو چشتی منشور کہا جا سکتا ہے

—— ۸ ——

احد او ہی ہے احمد او ہے میم دے اولے دلڑی موہے

دھیان فرید رکھیں ہر آن

حلِ لغات: اولے، اوٹ۔ میم احمد، احد اور احمدؐ میں میم کا فرق ہے۔ احد، اسمِ ذات ہے۔ باعتبار انتفائے تعدّد اسماء و صفات۔ میم کے ہونے سے احمدؐ ہو گیا۔ جو تعیّنِ اوّل ہے اور احد کا مظہرِ حقیقی ہے تو گویا میم احمدؐ اشارہ ہے دائرۂ موجودات کی جانب۔ جمیع مراتب کونیہ اجزا ہیں حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ میم کے عدد چالیس ہیں مراتب موجودات بھی از روئے کلّی چالیس ہیں۔

ترجمہ: "احد بھی وہ آپ ہے اور احمدؐ بھی وہ آپ ہے۔ صرف میم کی اوٹ میں اپنے آپ کو چھپا کر ہمارے دلوں کو موہ رہا ہے۔ اے فریدؔ تُو ہر وقت اس نظریہ کو دھیان میں رکھ!"

وجودی مسلک کے مطابق نورِ الٰہی کا مظہرِ عظیم صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ حضورؐ کی شخصیت اتنی جامع کمالات ہے کہ کل خدائی صفات کا ظہور اس ایک شخصیت میں آکر ہوا ہے۔ کیا ذات، کیا صفات، الوہیّت کے ساتھ اتنی مطابقت ہے کہ تفریق کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ ابونواس کا شعر ہے ؎

الیس اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

حضورؐ کی انہی صفات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حضرت حسّان بن ثابتؓ فرماتے ہیں ؎

واجمل منك لم تلد النّساء واحسن منك لم ترقط عینی

خلقت مبرّأ من کلّ عیب کانك قد خلقت کما تشاءُ

خواجہ صاحبؒ نے ایک اور کافی میں اس حقیقت کا اِس طرح سے اظہار کیا ہے ؎

اَحد اَہا بنْ احمدؐ آیا ÷ موہیُس چین مچین

خواجہ صاحبؒ نے سلسلہ شریف میں بھی "میم احمدؐ" کا ذکر اس طرح سے فرمایا ہے ؎

بے ریب رسُول کریمؐ توئی بے شبہ رؤف رحیم توئی

بے شک احمدؐ بے میم توئی یا طٰہٰ و یٰسین مدد ے

۱۳۵

—— ۱ ——

نینہ لائم کارن سُکھ وے میاں

پئے پلڑے ڈوڑے دُکھ وے میاں

حلّ لغات: کارن، واسطے۔ پئے پلڑے، پلّے میں پڑے۔ ڈوڑے، دُگنے۔

ترجمہ: ”ہم نے تو عیش اور آرام کی خاطر محبّت کی تھی۔ لیکن سُکھ کی بجائے دُگنے درد و کرب پلّے پڑے ہیں!“

—— ۲ ——

نہ خواہش دُنیا دَولت دی ٭ نہ شاہی شوکت صَولت دی

ہے ہِک دیدار دی بُکھ وے میاں

ترجمہ: ”ہمیں دُنیا، دولت، بادشاہی اور شان و شوکت کی کوئی خواہش نہیں۔ ہمیں تو صرف دیدار کی بھوک ہے!“

—— ۳ ——

نہ قاصِد نہ پیغام آیا! ٭ نہ خشک جَواب سلام آیا

گئی گزر عمر جُکھ جُکھ وے میاں

ترجمہ:- "محبوب کی طرف سے نہ کوئی قاصد آیا اور نہ نامہ و پیام ملا۔ یہاں تک کہ سلام کا خشک جواب بھی نہیں ملا۔ تمام عمر فکرِ افکار میں گھلتے گھلتے گزر گئی ہے ؎

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغِ نامہ برے ، کسے ز بے کسیٔ ما نمے بُرد خبرے

—— ۴ ——

وِچ دِلڑی وَرد اندوہ بھری ❋ پئی روڑی وانگے چِنَنگ ذری

نِت سَڑم تَتی دُکھ دُکھ وے میاں

حلِّ لغات: روڑی، کرکٹ کا ڈھیر۔ چِنَنگ، چنگاری۔ شرر۔

ترجمہ:- "درد و کرب سے بھری ہوئی دلڑی میں محبت کی چنگاری اس طرح آپڑی جیسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں پڑجاتی ہے۔ میں سوختہ بخت ہر روز دُکھ دُکھ کر جلتی رہتی ہوں!"

—— ۵ ——

کہیں خبر ڈساں میں ڈھالا دی ❋ دِل سُنجڑی مُنجڑی مُنڈھ لادی

تھوڑے گالھوں وِیندی ڈُکھ وے میاں

حلِّ لغات: ڈھالا، اُتار چڑھاؤ۔ نشیب و فراز۔ مُنجڑی، سُنجڑی کا تابع مہمل۔ بے حقیقت۔ تباہ شدہ۔ ویران۔ مُنڈھ لادی، روزِ ازل کی۔

ترجمہ:- "میں دلِ ویراں کے اُتار چڑھاؤ کی کیا حقیقت بتاؤں۔ یہ تو روزِ ازل سے ہی بدنصیب اور بدحال ہے۔ تھوڑی سی بات پر بھی آزردہ ہو جاتا ہے!"

— ۶ —

ہیوں عشق دے ملک دے میر اساں ٭ پوشاک ہے سوسٹھ لیر اساں

ہے بستر کھتڑی نکھ وے میاں

حلّ لغات: میر، سندھ کے بلوچ حکمرانوں کا خطاب۔ کھتڑی، ٹکڑے ٹکڑے۔ نکھ، کھجور کے پتوں کی چٹائی۔

ترجمہ: "ہم عشق کی ولایت کے فرمانروا ہیں۔ ہمارا لباس ایک سو ساٹھ چیتھڑوں کا بنا ہوا ہے اور بستر کھجور کے پتوں کی پرانی چٹائی کا ہے۔"

— ۷ —

ایہو کھٹیا علم ہنر دا ہے ٭ کیوں وسرے، نقش پتھر دا ہے

سوہنے خان پنل دا مکھ وے میاں

حلّ لغات: کھٹیا، کمایا ہوا۔ نقش پتھر دا، پتھر کی لکیر۔ یعنی فراموش نہ ہونے والی بات۔ مکھ، رخ۔ چہرہ۔

ترجمہ: "ہمارے علم و ہنر کا یہی ماحصل ہے۔ محبوب پنوں خاں کا چہرہ کیوں بھولے۔ یہ تو پتھر پر لکیر کے مانند ہے۔"

— ۸ —

ہے چھوٹیں لادی دل گھٹڑی ٭ ہتھوں ناز برو چل دی مٹھڑی

اجن ڈِٹے نہ ہا مِس سکھ وے میاں

حلّ لغات: چھوٹیں لادی، چھوٹی عمر کی۔ گھٹڑی، مقتول۔ ہتھوں، ہاتھ سے مٹھڑی، لٹی ہوئی۔

ترجمہ :۔" میرا دل بچپن سے ہی قتیلِ خنجرِ عشق ہے اور محبوب کے ناز و ادا کے ہاتھوں گھائل ہے جبکہ ابھی میں نے اُسے کوئی سُکھ بھی نہیں پہنچایا تھا!"

—— ۹ ——

تھل مارُو دے وِچ رول گیا ❊ آیا سخت ڈُکھاندے وات جیا

تلے ریت تتی اُتوں لُکھ وے میاں

حلّ لغات : وات ، مُنہ ۔ جیا ، دل و جان ۔

ترجمہ :۔" مجھے محبوب تھل مارُو کے ویران و سنسان بیابان میں آوارہ چھوڑ گیا ہے اور میرے دل و جان دُکھ درد میں مبتلا ہیں۔ نیچے سخت گرم ریت اور اوپر سے گرم اور تیز لُو ہے۔"

—— ۱۰ ——

جیں ڈِینہہ فریدؔ توں یار رُٹھن ❊ پٹ رو رو کُٹ کُٹ پیٹ مُٹھن

مارو مُک سینے گگ کُھ وے میاں

حلّ لغات : رُٹھن ، روٹھے ہیں ۔ کُٹ کُٹ ، کُوٹ کُوٹ کر سینہ پر نوحہ وُبکا کرنا ۔ مُک ، مُکّا ۔ گُکھ ، پسلی ۔

ترجمہ :۔" جس دن سے فریدؔ سے یار روٹھا ہے ۔ اسی دن سے رو رو پیٹ پیٹ کر سینہ کوبی کر رہی ہوں ۔ کبھی سینے پر مُکّے مارتی ہوں اور کبھی پہلو میں گھونسے مار مار کر بے تاب ہو جاتی ہوں غرضیکہ لیل و نہار سینہ کوبی اور آہ و زاری میں بسر ہو رہے ہیں!"

۱۳۶

حضرت خواجہ صاحبؒ کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیّت یہ ہے کہ انہوں نے واردات کے اظہار کے لئے اپنی مادری زبان سرائیکی کو اختیار فرمایا۔ اور پھر انہوں نے اپنے کلام میں غیر ملکی مناظر کی تصویر نہیں کھینچی۔ اور نہ ہی غیر مانوس استعارات اور تشبیہات کا سہارا لیا ہے۔ ان کی پُردرد شاعری گل و بلبل کی رہینِ منّت نہیں۔ انہوں نے اپنی کافیوں میں کہیں بھی کشمیر کے گلریز تختوں کا ذکر نہیں کیا۔ انہیں ملتان اور لاہور کے فردوس تمثال باغات کی بجائے سابقہ ریاست بہاول پور کے چولستان سے عشق تھا۔ انہیں ساون بھادوں کی روہی شالامار کے آبِ رواں اور گل و گلزار سے زیادہ مرغوب تھی۔ حضور مور اور بلبل کی بجائے روہی کی بھیڑ بکریوں اور اونٹوں سے باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کی کافیوں میں جگہ جگہ ریت کے تودوں اور لسّی مدھانی کا ذکر ملتا ہے سردار محمد کریم خاں تونسوی حضرت خواجہ صاحب کی شاعری پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے جب روہی کے موضوع پر آتے ہیں تو ان کا قلم بے اختیار رقص کرنے لگتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ :۔

> "روہی کی سرزمین میں بے پناہ کشش ہے اور یہ کشش محض جذباتی نہیں اس میں روہی کا اپنا بے پایاں حُسن اور امتیازی جاذبیت بھی شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس رنگ میں خواجہ فریدؒ سے بڑا شاعر ہمارے ملک نے آج تک پیدا نہیں کیا۔ روہی کی دلکشی کسی طرح کشمیر یا سوئٹزرلینڈ سے کم نہیں یہاں میلوں تک پھیلے ہوئے چھوٹے بڑے تودے اور ان پر سہانی ریت کی بل کھاتی ہوئی چادر جسے ہواؤں کے تیز جھکڑ ہر دم الٹتے پلٹتے رہتے ہیں، مگر جس پر صدیاں گزرنے کے بعد بھی میل کا ذرا سا نشان بھی نہیں آنے پاتا۔ یہاں کے قدرتی تالاب جو بارشوں سے بھر جاتے ہیں تو مہینوں تک ان کے گرد خانہ بدوشوں کی بستیاں آباد رہتی ہیں۔ یہاں کے وسیع و عریض سنگلاخی میدان جن کا فرش سیمنٹ

کی طرح پکا اور بے شکن ہے۔ اور جو اپنے ایک ایک سراب میں ہزاروں سیلابوں کا منظر پیش کرتے ہیں۔ یہاں ہرنوں کی ٹولیاں جو یقیناً چوکڑی بھول چکی ہوتی ہیں۔ چاندنی راتوں میں یوں بے خطر گھومتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ جیسے لندن اور پیرس کے ناچ گھروں میں مرمریں باہوں اور صراحی دار گردنوں والی نیم عریاں دوشیزائیں ! اور اگر آپ اُنہیں بلائیں تو کچھ عجب نہیں کہ ریت کے تودوں سے گھرے ہوئے طویل و عریض چٹیل میدانوں میں ہرنیاں آپ کے کندھے سے کندھا ملا کر چلنے لگیں اور پھر یہی سرزمین خواجہ صاحب کی ان نازک ناز بھری جٹیوں کا وطن بھی ہے جو دن بھر تو دُودھ کی بھری بھری "مٹیاں" بلوتی ہیں اور راتوں کو اپنے بہادر اور غیور شوہروں کے بستروں کی زینت بنتی ہیں"۔

اسی ضمن میں خواجہ صاحب کی درج ذیل کافی ملاحظہ فرمایئے۔ ارشاد ہوتا ہے ؎

وِچ روہی دے رَہندیاں ، نازک نازو جَٹیاں !

حلِ لغات : روہی ، ریگستان ۔ رَہندیاں ، رہتی ہیں ۔ نازو ، ناز بھری ۔ جَٹیاں ، ریگستانی خوبصورت دوشیزائیں۔

ترجمہ :۔ "روہی میں حسین و جمیل نازک اندام اور نازک مزاج دوشیزائیں رہتی ہیں !"

—— ۲ ——

راتیں کرن شکار دلیں دے ، ڈِینہاں ولوڑن مٹیاں

حلِ لغات : وَلوڑن ، بلوتی ہیں ۔ مَٹیاں ، مٹکے

ترجمہ :۔ "یہ ناز آفرین ریگستانی حوریں راتوں کو تو دلوں کا شکار کرتی ہیں اور دن کو چھاچھ کی مٹکیاں بلوتی ہیں !"

— ۳ —

گُجھڑے تیر چلاوِن کاری ، سَے سَے دلڑیاں پھٹّیاں

حلّ لغات: گُجھڑے، مخفی۔ پوشیدہ۔ چلاوِن، چلائیں۔ پھٹّیاں، زخمی ہوئیں۔

ترجمہ: "یہ شرمیلی پریاں کسی سے بے تکلّف نہیں ہوتیں اور نہ ہی کسی سے معاشقہ لڑاتی ہیں۔ بایں ہمہ ان کا حُسن خداداد سینکڑوں دلوں کو مجروح کرتا ہے۔ ان کی معصوم نگاہوں کے تیروں سے بڑے بڑے جوانمرد گھائل ہو جاتے ہیں!"

— ۴ —

کر کر دردمنداں کوں زخمی ، ہَے ہَے بدھن نہ پٹّیاں

حلّ لغات، ہَے ہَے، ہائے ہائے۔ کلمۂ تاسّف۔ بدھن، باندھیں۔

ترجمہ: "ان کی بے پرواہی کا یہ عالم ہے کہ دردمند عشاق کو زخمی کر کے مرہم پٹی بھی نہیں کرتیں۔ (پٹیاں بھی نہیں باندھتیں)، اور نہ ہی ہمدردی اور دل سوزی کرتی ہیں!"

خواجہ صاحبؒ نے پہلے شعر میں ریگستانی دوشیزاؤں کے حُسن و جمال کا ذکر کیا ہے۔ دوسرے شعر میں ان کے معمولات کا ذکر ہے کہ رات کو ایک وفادار بیوی کی طرح اپنے نازبردار شوہروں کو خوش کرتی ہیں اور دن کو ان کے کاروبار میں حصہ دار بنتی اور لسّی کے مٹکے بلوتی ہیں۔ تیسرے شعر میں ان کی عفت اور پاکدامنی کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ حریص نگاہیں ان کے معصوم چہروں کو کیوں نہ گھورتی رہیں، وہ اپنی سادگی اور عفت کے سبب یہ محسوس بھی نہیں کرتیں کہ کوئی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان کے خد و خال کا جائزہ لے رہا ہے۔ نتیجے کے طور پر سینکڑوں دل پھینک نوجوان ان کے اسیرِ محبت ہو جاتے ہیں مگر انہیں شبہ بھی نہیں گزرتا۔

چوتھے شعر میں ان دوشیزاؤں کی قلبی کیفیات کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ان کے معصوم مگر عفیف دلوں پر کسی کی حریص نگاہی کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ ان کے قلوب اس قدر مضبوط ہیں کہ وہ کسی کے دامِ فریب میں نہیں آتے اور نہ ہی وہ یہ جاننے کی کوشش کرتی ہیں کہ کون آیا اور کیا چھوڑ گیا۔

—— ۵ ——

چھیڑن بھیڈاں بکریاں گائیں ، لیلے، گابے، کٹیاں

حلِّ لغات: چھیڑن، چراتی ہیں۔ بھیڈاں، بھیڑیں۔ لیلا، بزغالہ۔ گابا، گائے کا بچھڑا۔

ترجمہ:۔ "یہ دوشیزائیں گھر کی چار دیواری میں محصور نہیں رہتیں۔ بلکہ اپنے مویشیوں کو چرانے کے لئے سبزہ زاروں اور گھاس کے میدانوں میں پھرتی رہتی ہیں۔ ان کے گرد و پیش بھیڑ بکریاں، گائیں بھی ہوتی ہیں۔ اور میمنے بچھڑے اور کٹیاں بھی!"

—— ۶ ——

کئی مسکین مسافر پھاتے ، چوڑ کتونے ترٹیاں

حلِّ لغات: پھاتے، پھنس گئے۔ کتونے، انہوں نے کیا۔ ترٹیاں چوڑ کرن، محاورہ ہے۔ مراد تباہ کرنا۔

ترجمہ:۔ "کئی مسکین مسافر ان کے دامِ حسن میں پھنس گئے اور انہوں نے اپنا حال تباہ کر لیا۔"

یہ شعر مذکورہ اشعار نمبر ۲ اور ۴ کا مترادف ہے۔ یعنی کئی ایسے راہگیر جو ان کی اخلاقی پختگی سے واقف نہیں ہوتے ان کے حسن و جمال سے مسحور ہو کر ان سے غلط توقعات وابستہ کر لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں!

— ۷ —

دھوئیں دار فقیر تھیوسے ، فخر وڈائیاں سٹیاں

حلّ لغات: دھوئیں دار، "دھونی لگانا" محاورہ ہے۔ کسی جگہ اور کسی خاص غرض کے لئے دھونی رمائے بیٹھے رہنا۔ تھیوسے، ہم ہوئے۔ وڈائیاں، فخر وغرور۔ سٹیاں، پھینک دیں۔

ترجمہ:۔ "ہم تو دھونی رمانے والے فقیر بن چکے ہیں اور فخر وغرور کو ترک کر دیا ہے!"

روہی اور اس کی دوشیزاؤں کا ذکر کرنے کے بعد خواجہ صاحبؒ نے اب اپنے مخصوص انداز اور اسلوب کے مطابق اپنی ذات کی طرف توجہ فرمائی ہے کہ جس طرح راہ نورد مسافران ریگستانی حوروں کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر بن جاتے ہیں ہم بھی محبوبِ ازل کو دل دے چکے ہیں۔ اور اس پر سو جان سے فدا ہیں۔ اس کی طلب میں کنجِ عزلت میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ دنیا کا عیش و آرام تیاگ دیا ہے۔ محلات اور اعزا و اقارب کو چھوڑ اس ویرانے میں آبیٹھے ہیں۔ صبح سے شام اور شام سے صبح تک اس کے تصوّر میں بُت بنے بیٹھے ہیں۔ سوائے اس کے کسی چیز کا ہوش نہیں رہا۔

— ۸ —

ہیوں دلبر دے کُتڑے در دے ، برہوں پیاں گل گٹیاں

حلّ لغات: ہیوں، ہم ہیں۔ کُتڑے، کُتے کی تصغیر۔ گل، گلے میں۔ گٹیاں، گٹی۔ قلادہ۔ وہ زنجیر جو کُتے کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔"

ترجمہ:۔ "ہم اپنے محبوب کے دروازے کے حقیر کُتے ہیں۔ اور ہمارے گلے میں عشق نے قلادے ڈال دیئے ہیں!"

یعنی ہماری کیا بساط ہے۔ کہ ذاتِ کبریا کی محبت کا دم ماریں۔ وہ خالق ہم مخلوق وہ بحرِ محیط اس کے آگے ہماری قطرے کی نسبت بھی نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر اس کی ذات منظور فرمالے تو عبد معبود اور مُحب محبُوب کا تعلق ضرور ہے سے

جے یار فرید قبول کرے ، سرکار وی توں سُلطان وی توں
نہ تاں کہتر کمتر احقر ادنیٰ ، لاشئے لا اِمکان وی توں

—— ۹ ——

مُونجھ فرید مزید ہمیشہ ، اَج کل خوشیاں گھٹیاں

حلِ لغات: مونجھ، اُداسی۔ گھٹیاں، کم ہو گئیں۔

ترجمہ: "اے فرید! ان دنوں خوشیوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور حزن و ملال روز بروز بڑھ رہا ہے!"

یہ شعر خواجہ صاحبؒ کی انقباضی کیفیات کا عکاس ہے۔ واردات کے انقباض کی صورت میں حضور یہ محسوس کر رہے ہیں کہ محبوبِ ازل نے ان سے توجہ ہٹالی ہے۔ اسی لئے خاطرِ اقدس پر اُداسی کے سائے پڑنے لگے ہیں!

۱۳۷

اِس کافی میں خواجہ صاحبؒ نے ہر اُس انسان کی نفسیاتی اور رُوحانی کیفیات کو بیان کیا ہے جو اس دُنیا میں آنے کے بعد اپنے اصلی مسکن یعنی عالمِ آخرت کی طرف واپس جانے کے لئے بے چین رہتا

ہے۔ وہ مقدس رُوحیں جنہیں محبوبِ ازل کے وصال کی طلب اور تڑپ رہتی ہے۔ وہ اِس دُنیا میں زیادہ ٹھہرنا پسند نہیں کرتیں۔ یہ نفوسِ قدسیہ یہاں ایسے پردیسی مسافر کی طرح رہتے ہیں۔ جسے ہمیشہ اپنے گھر پہنچنے کی تمنّا رہتی ہے۔

—— ۱ ——

ویسوُں سَنجھ صباحیں ، خالی رَہِسن جائیں

حلِّ لغات: سَنجھ، شام۔ صباح، صبح۔ جائیں، جگہیں۔

ترجمہ: "ہم شام یا صبح کو یہاں سے کُوچ کر جائیں گے۔ اور ہمارے یہ موجُودہ ٹھکانے خالی رہ جائیں گے!"

حُسنِ ازل کا محبِّ صادق یہ توقع کرتا ہے کہ وہ بہت جلد ہی اس دُنیا سے کوچ کر کے ملکِ بقا میں پہنچ جائے گا۔ یہ دُنیا اور یہاں کے مادی سازوسامان یہیں کے یہیں پڑے رہیں گے۔ یہاں تک کہ مادی جسم بھی یہیں رہ جائے گا۔

—— ۲ ——

پکھی پردیسی اُبھّے سر دے ، دو دِن دے خُلقائیں

حلِّ لغات: اُبھّا، شمال۔ دو دِن، سرائیکی میں "ڈُو ڈِینْہ" بولے اور لکھے جاتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے انہیں اردُو زبان سے لیا ہے۔ خُلقائیں، خُلق کے پیاسے۔

ترجمہ:۔ "ہم شمالی علاقوں سے آئے ہوئے پردیسی پنکھی ہیں۔ اور آپ کے دو دن کے اخلاق کے پیاسے ہیں!"

موسمی پرندے بالعموم موسمِ سرما میں شمال کی طرف سے وارد ہوتے ہیں۔ اور سخت جاڑے کے ختم ہوتے ہی اپنے آبائی وطن کو لوٹ جاتے ہیں۔ یہی مثال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم بھی عالمِ بالا سے آنے والے پردیسی پنکھی ہیں۔ اور آپ لوگوں کے اچھے اخلاق کے سہارے چند ایام بسر کر کے واپس لوٹ جائیں گے۔

—— ۳ ——

ملک بیگانہ دیس پرایا ، کوجھیاں کوڑ بنائیں!

حلِ لغات: بیگانہ، پرایا۔ کوجھیاں، بدصورت

ترجمہ: "یہ ملک بیگانہ اور دیس پرایا ہے۔ اس کی تمام عمارتوں کی بنیادیں جھوٹ اور فریب پر استوار ہوئی ہیں۔"

یہ مادی دُنیا انسانی روح کے لئے پرائے دیس کی مانند ہے۔ اور چونکہ یہ دُنیا بے ثبات ہے۔ اس لئے اس کی ہر شئے اعتباری ہے۔

—— ۴ ——

نہ کوئی ساتھی نہ کوئی سنگتی ، کینوں درد سنائیں

حلِ لغات: کینوں، کس کو۔

ترجمہ: "یہاں نہ کوئی ہمدم و دمساز ہے اور نہ رفیقِ سفر۔ اپنا دُکھ درد کسے سنائیں!"

اپنے خالقِ حقیقی سے وصال کی آرزو رکھنے والی ہر مضطرب روح کو اس دنیا میں کوئی انسان اپنا محرم نظر نہیں آتا۔ اس لئے وہ اپنے ہجر و فراق کی دردناک کتھا کسی سے بیان نہیں کر سکتی!

— ۵ —

قسمت سانگے ڈِھُم اِے دھرتی ، آندا کون اِتھا ہیں

حلِ لغات، قسمت سانگے، اتفاق سے۔ آندا، آتا۔

ترجمہ: "تقدیر مجھے اس دھرتی میں لے آئی۔ ورنہ اس بے ثبات دنیا میں کون آتا!"

محبوبِ ازل کے قُرب کو چھوڑ کر اس دنیا میں کون آتا۔ اس لئے خواجہ صاحبؒ بڑی حسرت سے فرماتے ہیں کہ ہم تو تقدیر کے ہاتھوں اس دنیا میں بجبر و اکراہ لائے گئے ہیں ورنہ ہم اپنی رضا و رغبت سے تو کبھی بھی نہ آتے!

— ۶ —

حُسن نگر ڈوں تھیوم روانہ ، یارب توڑ پچائیں

حلِ لغات: حُسن نگر، شہر خوباں۔ توڑ، منزلِ مقصود۔ پچائیں، پہنچانا۔

ترجمہ: "اب مَیں دیارِ محبوب کی طرف واپس جا رہا ہوں۔ اے اللہ اب تو ہی منزلِ مقصود تک پہنچانے والا ہے!"

سالک کی تڑپ اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اُسے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے وہ اپنے محبوب کی طرف چل ہی پڑا ہو۔ اور ابھی ابھی پہنچنے والا ہو۔ ملاحظہ ہو خواجہ صاحب نے اِس کیفیت کو کتنے خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

— ۷ —

منگاں دُعائیں اللہ سائیں ، وِچھڑیا ڈھول مِلائیں!

حلِ لغات: منگاں، مانگوں۔ وِچھڑیا، بچھڑا ہوا۔ ڈھول، محبوب۔ مِلائیں، مِلا دینا۔

ترجمہ :۔ "ہر وقت دُعائیں مانگتی رہتی ہوں کہ اے پروردگار! مجھے میرا بچھڑا ہُوا محبوب ملا دے!"

سالک اپنی منزل کی طرف روانہ بھی ہو پڑا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اُسے یہ ڈر بھی ہے کہ آیا اُس کا محبوب اسے مل بھی سکے گا یا نہیں، اِس لئے وہ وصال کے لئے دُعائیں بھی مانگتا جا رہا ہے۔

—— ۸ ——

عِشق فرید بہوں ڈُکھ ڈِتڑے ، پِچھیاں بِرہوں بلائیں

حِلّ لغات : پِچھیاں، پیچھے لگا دیں۔

ترجمہ :۔ "اے فرید! عشق نے مجھے بڑی اذیّتیں دی ہیں اور عشق کی بلائیں ہر وقت میرے تعاقب میں ہیں!"

اِس دنیا میں رہتے ہوئے محبوبِ حقیقی کی محبت میں سرشار رہنا اور اس راستے میں جو بھی آزمائشیں اور مصیبتیں پیش آئیں۔ انہیں صبر اور حوصلے سے برداشت کرنا عاشقانِ صادق کا ہی کام ہے۔ اسی لئے اِس شعر میں ان یادوں کو دوہرایا گیا ہے۔ جو اس منزل میں مصائب و آلام برداشت کرنے سے وابستہ ہیں۔

۱۳۸

وینڈیں وَل کیچ ڈُوں ، پُنّل کینڈے کاٹ

حِلّ لغات : وینڈیں، جا رہے ہو۔ کاٹ، واسطے

ترجمہ :۔ "اے محبوب پُنّل! مجھے چھوڑ کر کیچ کی طرف تم پھر کس کے لئے جا رہے ہو؟"

—— ۲ ——

جینڈیں سانول رل مل مانوں ، شہر بھنبور سیوہان

حلِّ لغات: رل مل مانوں، مل جل کر اکٹھے گزاریں۔ بھنبور اور سیوہان، بھنبور اور سیوہن دونوں سندھ کے ساحلی شہر ہیں
ترجمہ: "اے محبوب! آؤ بھنبور اور سیوہن میں زندگی لطف سے اکٹھی مل جل کر بسر کریں!"

—— ۳ ——

توں ہیں جیوݨ جوگا ساڈی ، ڈکھڑی دل دا ماݨ!

حلِّ لغات: جیوݨ جوگا، جیتے رہو (دعا) ماݨ، ناز۔ فخر۔
ترجمہ: "اے محبوب! خدا تیری عمر دراز کرے تو ہمارے دکھی دل کا سہارا ہے!"

—— ۴ ——

نازوادا دی جانی لایو ، جان جگر وچ کاݨ

حلِّ لغات: جانی، محبوب۔ کاݨ، تیر
ترجمہ: "اے محبوبِ دل نواز! تو نے نازوادا کا تیر ہماری جان وجگر میں پیوست کر دیا ہے!"

—— ۵ ——

ڈتڑی جمدیں امڑی کھتڑی ، غم گھٹڑی ڈکھ ڈاݨ

حلِّ لغات: امڑی، ماں۔ کھتڑی، خستہ حال۔ گھٹڑی، وہ سیال دوائی جو حفظ ماتقدم کے طور پر دائیں بچوں کو پلاتی

ہیں۔ ڈاٹ، شیر خوار بچوں کی خوراک۔ مُٹھڑی، تباہ حال۔

ترجمہ:۔ "پیدا ہوتے ہی مجھے میری بدنصیب ماں نے غم کی گھٹی اور دُکھ درد کی خوراک دی تھی۔ ابھی تک اسی رنج وغم میں ڈوبی ہوئی ہوں!"

—— ۶ ——

اِیں جگ اُوں جگ موئیں جیندیں ، ہاں تیڈڑی جانڑ نہ جانڑ!

حلّ لغات: اِیں جگ، یہ دُنیا۔ اُوں جگ، آخرت۔

ترجمہ:۔ "اے محبوبِ جاں نواز! اس دُنیا اور اُس دُنیا میں جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی تیری ہوں۔ تیری مرضی ہے۔ جانے یا نہ جانے!"

—— ۷ ——

توں بن گانونڑ یار مٹھی دے ، وَینڑ تتی دے وانڑ!

حلّ لغات: وَینڑ، نوحہ۔ وانڑ، گانے کی دردناک لَے۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! تیرے بغیر اس سوختہ بخت کے گانے بَین اور نوحے ہیں!"

—— ۸ ——

جے ڈینہہ بھلڑے متروی بھلڑے ، ہے مشہور اکھانڑ!

حلّ لغات:۔ ڈینہہ بھلڑے تاں متروی بھلڑے، ضرب المثل ہے۔ یعنی دن بھلے ہوں تو دوست بھی امداد پر آجاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "کہاوت مشہور ہے کہ دِن بھلے ہوں تو دوست بھی امداد پر آجاتے ہیں"۔

— ۹ —

دردمٹھا چک چونڈھیاں پاوے ، مارم سول وڈانڑ!

حلّ لغات: چک، دانتوں سے کاٹنا۔ چونڈھیاں، چاپی بھرنا۔ وڈانڑ، ہتھوڑا۔

ترجمہ: "بدبخت درد کاٹتا اور چاپیاں بھرتا ہے۔ اور درد ہتھوڑے کی چوٹ لگاتا ہے!"

— ۱۰ —

لیلیٰ مجنوں، ہیر، زلیخا ، سے لڑھ گئے ہن گھانڑ

حلّ لغات: لڑھ گئے، بہہ گئے۔ گھانڑ، گرداب

ترجمہ: "لیلیٰ مجنوں ہوں یا ہیر اور زلیخا سب درد و غم کے اسی طوفانی گرداب کی نذر ہو گئے۔"

— ۱۱ —

باجھوں یار فرید نبھایا ، جیوے کینڈے ترانڑ!

حلّ لغات: نبھایا، جو کسی کو نہ بھاتا ہو۔ ترانڑ، اُمید۔ سہارا۔

ترجمہ: "تیرے بغیر بے کس اور بے چارا فرید کس کے سہارے جیئے۔ اس کے جینے کا سہارا تو اب کوئی نہیں رہا!"

۱۳۹

اِس کافی کے معانی و مطالب سمجھنے کے لئے کافی نمبر ۱۳۴ کے ابتدائیہ پر نظر ڈال لیں۔

—— ۱ ——

ہر جا ذات پُنّل ہے ، صُوفی سمجھ سُنجاݨ!

حلِّ لغات: سُنجاݨ ، پہچان۔

ترجمہ: "اے صُوفی! اچھی طرح سے سمجھ اور پہچان لے کہ ہر جا محبُوب پُنّل کی ذات جلوہ افروز ہے!"

اِس شعر میں وجودِ باری تعالیٰ کی ہر جگہ پر موجُودگی کو سمجھنے اور اس پر یقین کرنے کا سالک کو تقاضا کیا گیا ہے عشقِ حقیقی کی منازل طے کرنے کے لئے یہ علم اور عقیدہ اساس کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی سالک وادیٔ عشق میں ایک قدم بھی نہیں بڑھا سکتا۔

—— ۲ ——

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، سب شے اُس نوں جاݨ!

حلِّ لغات: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، آیتِ قرآنی کا ایک حصہ ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ "اس کی مانند کوئی چیز نہیں"

ترجمہ: "کوئی چیز اِس کی مانند نہیں۔ تو ہر چیز کے بارے میں سمجھ لے کہ وہ آپ ہی ہے"

وجودی فلسفہ کی تائید اس نصِ قرآنی سے ہوتی ہے جس کا مفہوم ہے کہ اس کی مثال ملنی محال ہے۔ اوّل

آخر، ظاہر باطن وہی خود آپ ہے۔ اس لئے اس کے غیر کا وجود ناممکن ہے۔

—— ۳ ——

یبقیٰ وجہُ ربّکَ ، باقی کُل شئے فان

حلّ لغات: فان، فنا ہونے والی

ترجمہ: "صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی۔ تمام اشیاء فانی ہیں!"

پہلے بھی خدا تھا اور آخر میں بھی صرف اسی کی ذات رہے گی۔ صرف اسے بقا ہے باقی ہر شئے کو فنا ہے۔ کیونکہ ہر چیز عارضی اور اعتباری ہے۔

—— ۴ ——

لَا یحتاجُ سِوی اللہ ، ہے فقر دا شان

حلّ لغات: لا یحتاج سوی اللہ، سوائے ذاتِ پروردگار کے اور کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔

ترجمہ: "فقراء کی یہ شان ہے کہ وہ ذاتِ پروردگار کے سوا، اور کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے!"

اللہ کے سوا دوسرا ہر کوئی اُسی کا ہی محتاج ہے اور جو خود محتاج ہے اُسی سے طالب امداد ہونا کہاں مناسب ہے۔

—— ۵ ——

لا موجود سِوی اللہ ، ساڈا دین ایمان!

حلّ لغات: لا موجود سِوی اللہ، اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں۔

ترجمہ:۔" ہمارا دین و ایمان یہی ہے کہ ذاتِ الٰہی کے سوا اور کوئی موجود نہیں ہے۔ وہی ہے اور وہی رہے گا۔ باقی سب فنا کی اوٹ میں آجائیں گے۔ وَیَبْقیٰ وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"

جب اوّل آخر، ظاہر باطن وہی ایک ذات ہے تو پھر دُوسرے کے موجود ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ علم کا نچوڑ یہی ہے اور دین کا اصُول اور ایمان کی بنیاد بھی یہی ہے۔

—— ۶ ——

حق باجھوں بیو باطل ، دھیان رکھیں ہر آن!

حلِّ لغات: بیو، دُوسرا۔ باطل، جھوٹا۔

ترجمہ:۔" اے سالک! ہمہ وقت اسی اصول کو پیش نظر رکھنا کہ سوائے قادرِ مطلق کے باقی تمام چیزیں باطل اور فانی ہیں۔"

اِس شعر میں خواجہ صاحب نے سالک کو خبردار کیا ہے کہ حقیقی ذات ایک ہے۔ باقی سب جھوٹ اور مایا کا جال ہے۔ مادی دُنیا کے لالچ میں پھنس کر اور اس کی بوقلمونیوں پر فریفتہ ہو کر کہیں عاقبت نہ برباد کر لینا۔ اپنی تمام صلاحیتوں اور قوتوں کو بروئے کار لا کر اپنی توجہ صرف اسی طرف مرکوز رکھو۔ محبُوب سے وصال کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

—— ۷ ——

عِلم فریدؔ ہے حاجب ، بے شک بے عرفان

حلِّ لغات: حاجب، پردہ۔ اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَر کی طرف اشارہ ہے۔

ترجمہ :- "اے فرید! بے شک عرفان کے بغیر علم حجابِ اکبر ہے!"
یعنی اصلی علم تو معرفتِ پروردگار ہے۔ اس کے سوا تمام علوم حجاب ہیں اور منزلِ مقصود تک پہنچنے میں سنگِ راہ بنتے ہیں۔ بقولِ حافظ ؎ تا علم و فضل بینی بے معرفت نشینی
یک نکتہ ذات گویم خود را بہبیں کہ رستی

۱۴۰

اِس کافی کے معانی و مطالب سمجھنے کی غرض سے کافی نمبر ۱۳۴ کے ابتدائیہ پر نظر ڈال لیجئے۔

—— ۱ ——

ہر جا ذات پُنَل جی ، عاشق جانڑ یقین

حلِّ لغات: جانڑ، معلوم کر۔

ترجمہ :- "اے سالک! جان لے کہ محبوب کی ذات ہر جگہ موجود ہے"۔
وجودی فلسفے کے بنیادی اصُول کو ذہن نشین کرنے کے لئے پورے یقین سے کہا جاتا ہے کہ اگر تجھے محبوبِ ازل کی تلاش ہے تو پہلے روح کی گہرائی سے اِس بات پر یقین کر کہ دنیا میں سوائے خدا کی ذات کے اور کوئی چیز موجود نہیں۔

—— ۲ ——

ہر صُورت وِچ یار دا جلوہ ، کیا اسمان، کیا زمین

حلِّ لغات: جلوہ، ظہور۔

ترجمہ:۔ "کیا زمین کیا آسمان ہر جگہ ذاتِ حقیقی کا جلوہ موجود ہے!"

وجودیت کا اصول بیان کرنے کے بعد اب اُس کا اطلاق کل کائنات کے مادی ظہور پر کیا گیا ہے کہ اس کائنات کی ہر مادی شے ذاتِ باری تعالیٰ کا مظہر ہے۔

—— ۳ ——

احد اہا بن احمدؐ آیا ، موہیس چین ماچین

حلِّ لغات: چین ماچین، مشہور ممالک کے نام

ترجمہ:۔ "خود احد تھا، مگر اس دُنیا میں اُس نے احمدؐ کی صورت میں ظہور فرمایا ہے۔ اور ساری دُنیا (چین اور ماچین) کے قلوب کو مسخر کر لیا ہے۔"

کائنات کی مادی صورت کو الوہی جلوہ ثابت کرنے کے بعد دُنیا کی اس عظیم ترین ہستی حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کو بطورِ مثال پیش کیا گیا ہے کہ یہ اگرچہ بظاہر عظیم انسان ہے۔ مگر باطن میں وہی حُسنِ ازلی ہے جس نے یومِ ازل میں جملہ ارواح کو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کہہ کر خطاب فرمایا تھا۔

—— ۴ ——

حاکم ہو کر حکم چلاوے ، آپ بنے مسکین!

ترجمہ:۔ "کہیں حاکم بن کر حکم چلاتا ہے۔ اور کہیں خود ہی (سائل، مسکین بن جاتا ہے!"

حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس دُنیا میں اقتدارِ اعلیٰ کی مثال دی گئی ہے کہ اس دُنیا میں بڑی سے بڑی ہستی میں بھی خود وہی جلوہ فرما ہے۔ اور جس پر حکم چلایا جاتا ہے وہ بھی خود اس کی ہستی کا مظہر

ہے۔ دُنیا کے اقتدار کی قوّت اور حاکم و محکوم کا رشتہ اس اقتدار کے مظہر کو واضح کرتے ہیں۔ اِس لئے اقتدار کے دونوں مظاہر کو اُسی اصلی اقتدارِ اعلیٰ کا پرتو کہا گیا ہے۔

—— ۵ ——

آپ کرے بہہ وعظ نصیحت، آپ بجائے بین

حلِّ لغات: بہہ کر، بیٹھ کر۔

ترجمہ: ”وہ آپ ہی ہے جو مسندِ ارشاد پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ اور وہ بھی آپ ہی ہے جو بیٹھا بنسری بجا رہا ہے!“

دُنیاوی اقتدار کے بعد ان ہستیوں کی مثال دی گئی ہے جو انسان کی مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی حیثیت کو سدھارنے کی کوشش کر رہے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جو مقرّر، واعظ، ناصح یا مصلح اور ریفارمر ہیں یہ بھی اسی کی ذات کا مظہر ہیں۔ دُوسرے مصرعے میں آنے والے درجوں کے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی فنونِ لطیفہ کے ماہرین خواہ وہ موسیقار ہیں یا مصوّر اور ادیب و شعراء ہیں، یا کسی دُوسرے فنِ لطیف کے حامل۔ وہ سب اس مصرعے کی ذیل میں آتے ہیں۔ اگرچہ اِس مصرعہ میں صرف لفظ ”بین“ آیا ہے۔ مگر یہ فنونِ لطیفہ کے ماہرین کو بیان کرنے کی ایک علامت ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو فنونِ لطیفہ میں مہارت حاصل کرتا ہے اور جس مہارت کا ظہور ہوتا ہے وہ سب اُس محبوبِ ازل کے دل کو موہ لینے والے حُسن کا ایک عکس ہے۔

—— ۶ ——

جے چاہیں توں یار دا میلا، سَٹ کاوڑ بُھٹھ کین

حلِّ لغات: میلا، دیدار۔ ملاپ۔ کاوڑ، غصّہ۔ کین، کینہ اور حسد۔

ترجمہ:- "اے سالک! تو اگر یار کا وصال چاہتا ہے تو غصّہ، کینہ اور حسد کو ترک کر دے"

؎ حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام ؛ با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

— ۷ —

زاہد کوں جا خبر سُناوُ ، عِشق اَساڈا دین

حلِ لغات: اَساڈا، ہمارا۔

ترجمہ:- "زاہد کو ببانگِ دُہل یہ خبر سُنا دو کہ ہمارا دین، مسلک اور مشرب عشق ہے"۔

یہاں ان اربابِ ظواہر کو خطاب کیا گیا ہے جو شریعت کی ظاہری پابندی تو کرتے ہیں مگر اس کی اصلی رُوح سے ناواقف ہیں۔ صرف نماز روزہ کی ادائیگی سے ان کی رُوح صیقل نہیں ہوتی۔ اسی بنا پر وہ عبادت کے اصلی مقصد یعنی تزکیہ نفس اور پاکیزگی روح کی منزل کو نہیں پہنچ سکتے۔ انہیں یہ خبر سُنائی گئی ہے کہ ظاہری مذاہب اپنی اپنی جگہ پر صحیح ہیں۔ مگر ان جملہ مذاہب اور مشارب کی بنیاد اور اصل اصول عشق اور محبت ہے جس میں ہم سرشار اور کاربند ہیں۔ حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں ؎ ذرّہٗ دردت دہ اے درمانِ من ؛ زانکہ بے دردت بمیرد جانِ من

کفر کافر را و دیں دیندار را ؛ ذرّۂ دردت دلِ عطار را

— ۸ —

پیرِ مغاں ہِک رمز سُجھائی ، ساجن سمجھ قرین

حلِ لغات: پیرِ مغاں، مرادِ مرشد۔ ہادی۔ قرین، قریب۔

ترجمہ:- "پیرِ طریقت نے مجھے ایک راز بتایا ہے کہ محبوب کو بالکل اپنے قریب ہی سمجھ!"

ارشادِ خداوندی ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد یعنی میں شہ رگ سے بھی قریب ہوں۔ اس بات کو ہر مرشد اپنے مریدوں کو مختلف اسالیب اور انداز میں سمجھاتا رہتا ہے۔ شاعر کے مرشد نے جسے پیرِ مغاں کہا گیا ہے۔ یہی بات وجودی فلسفے کے انداز میں سمجھائی ہے۔

۹

غافل نہ تھی یار تھوں ہکدم ، ہر جاگہ ، ہر عین!

ترجمہ: "یار سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہو۔ ہر جگہ اور ہر وقت اُسی کی یاد میں محو رہ!"

۱۰

دِل فریدؔ دے لُٹّن کیتے ، بَنْیا فخر الدّینؒ

حلِّ لغات: لُٹّن کیتے، لُوٹنے کے لئے

ترجمہ: "فریدؔ کے دل کو موہنے کے لئے وہ آپ کے مُرشد کے روپ یعنی حضرت خواجہ فخر الدین (فخرِ جہاںؒ) سائیں بن کر نمودار ہوُا ہے!"

جیسا کہ وجودی فلسفے کے مطابق ماسوی اللہ کچھ بھی نہیں۔ اسی طرح ہر سالک کو اپنے مُرشد میں بھی اُسی حُسنِ ازل کی جھلک نظر آتی ہے۔ طریقت کی مختلف منازل میں سے ایک منزل فنافی الشیخ بھی ہے۔ دُوسری فنافی الرسُول اور تیسری فنافی اللہ کی منزل ہے، اور پھر چوتھی منزل بقاباللہ ہے۔ خواجہ صاحب اُس منزل پر پہنچ گئے ہیں جہاں وجودی فلسفے کی فنافی الرسُول اور فنافی اللہ کی منزلیں ایک جگہ اکٹھی ہوتی ہیں، اِس لئے اُنہیں اپنے مُرشدِ کریم کے وجُود میں اُسی نُورِ حقیقی کا جلوہ نظر آ رہا ہے۔

۱۴۱

— ۱ —

ہکو راز ڈِٹھم ہر گالھ کنوں
ہکّا رمز لدھم ہر چال کنوں

حلِ لغات: گالھ، بات۔ گفتگو۔ لدھم، میں نے پائی۔ کنوں، سے۔

ترجمہ: "میں نے ہر بات میں ایک ہی راز دیکھا ہے اور ہر چال سے ایک ہی رمز حاصل کی ہے"

— ۲ —

ہر صورت من نوں موہندی ہے | ہر مورت دل نوں کوہندی ہے
سب نسبت یار نوں سوہندی ہے | ہر حال کنوں ہر قال کنوں

حلِ لغات: کوہندی ہے، ذبح کرتی ہے۔ سوہندی، بھلی معلوم ہوتی

ترجمہ: "ہر شکل و صورت دل کو موہ لیتی ہے۔ اور ہر مورت دل کو بسمل بناتی ہے۔ تمام نسبتیں محبوب حقیقی کو ہی بھلی لگتی ہیں۔ اور حال ہو یا قال دونوں محبوبِ ازل کا ہی گرویدہ اور شیدائی بناتے ہیں!"

—— ۳ ——

کِتھے دلبر تھی مَن موہندا ہے   کتھے عاشق ہو کر روندا ہے

کِتھوں ربطوں فارغ ہوندا ہے   غم ناز دی قید وَبال کنوں

حلّ لغات: کِتھے، کسی جگہ۔ روندا، روتا ہے۔ ربطوں، جمع ہے ربط کی۔ تعلق۔ وابستگی۔ وَبال، مشکلات۔

ترجمہ:۔ "کہیں حُسنِ ازل دلربا بن کر دل کو موہ لیتا ہے۔ کہیں عاشق کی صورت میں آہ وزاری کرتا نظر آتا ہے۔ کہیں ہجر و فراق کے غم اور حُسن عالم فریب کے ناز و ادا دونوں کی قید اور تعلّقِ خاطر سے آزاد ہو جاتا ہے!"

—— ۴ ——

بدنامی میڈا نام ہویا   غم کھاوُݨ شُرب مدام ہویا

رَت پیوَݨ کام دوام ہویا   چھُٹ پیو سے شرم دی جال کنوں

حلّ لغات: شُرب مدام، ہمیشہ پینا۔ رَت پیوَݨ، خُون پینا۔ دوام، ہمیشہ۔ چھُٹ پیوسے ہم آزاد ہو گئے۔ جال، بسر اوقات۔ گزارا۔

ترجمہ:۔ "عشق میں میری رُسوائی ہی شہرت کا باعث ہوئی ہے۔ غم کھانا دائمی مشروب اور خونِ دل پینا ہمیشہ کا معمول بن چکا ہے۔ اور شرم و حیا کی قیود سے ہم آزاد ہو چکے ہیں!"

(اس لئے رُسوائی کا اب ہمیں کوئی خوف نہیں)

— ۵ —

ڈیکھو حُسن حقیقی ظاہر ہے   کیا اندر ہے کیا باہر ہے

کتھے ناسی ہے کتھے ماہر ہے   سوہناں اپنے وصل وصال کنوں

حلِّ لغات: ناسی، نسیان سے اسم فاعل کا صیغہ، بھُول جانے والا۔ ماہر، مہارت رکھنے والا۔

ترجمہ :- "دیکھو! حُسنِ حقیقی کیا اندر کیا باہر ہر جگہ ظاہر ہے۔ میرا حسین و جمیل محبوب وصل وصال (دیدارِ عام) کے اعتبار سے کہیں ہوشیار ہے اور کہیں غافل ہے۔"

یعنی محبوبِ ازل اپنے عشاق کو کبھی خوب جی بھر کر دیدار کرنے کا موقع دیتا ہے اور کبھی بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ سالہا سال گزر جاتے ہیں مگر طالبِ دیدار کو جمالِ بے مثال کی ایک جھلک تک نصیب نہیں ہوتی۔ اِس صورتِ حال کو صوفیا "قبض" سے تعبیر کرتے ہیں۔

— ۶ —

جڈاں عشق فرید اُستاد تھیا   سب علم عمل برباد تھیا

پر حضرتِ دل آباد تھیا   سَو وَجد کنوں لکھ حال کنوں

حلِّ لغات: جڈاں، جب۔ وَجد و حال، وہ کیفیت جو محویتِ ذکر سرور اور مستی کے وقت سالک پر طاری ہوتی ہے۔

ترجمہ :- "اے فرید! جب سے عشق کو ہم نے اپنا اُستاد بنایا ہے۔ علم و عمل کا تمام شغل برباد ہو چکا ہے۔ لیکن وجد و حال کی سینکڑوں اور لاکھوں کیفیات سے دل کی بستی آباد ہو گئی ہے!"

۱۴۲

۔۔۔۔۔ ۱ ۔۔۔۔۔

ہُنڑ دِل بَدلائیم سُر سائیں

گیا دَرد دُوں ہِیڑا جُھر سائیں

حلّ لغات: سُر بَدلائیم، انداز بدل دیا ہے۔ جُھر گیا، درد سے گھُل گیا۔

ترجمہ: "اے محبوب! عشق و محبت کے سلسلے میں دل نے اپنا انداز بدل دیا ہے۔ اب تو درد کی یہ کیفیت ہے کہ جی سخت نڈھال ہے اور رنج و غم سے برابر گھُلتا جا رہا ہے!"

۔۔۔۔۔ ۲ ۔۔۔۔۔

دَرد دے کنڈرے سینے ، لگڑے ہِن دیر مینے

پئے نکلن بھُر بھُر سائیں

حلّ لغات: کنڈرے، کانٹے۔ بھُر بھُر، ٹکڑے ٹکڑے ہو کر۔ ریزے ریزے ہو کر۔ عام مشاہدہ ہے کہ جو کانٹا چبھ کر جلدی نہ نکلے اور دیر تک جسم میں رہ جائے۔ تو پھر وہ سالم نہیں نکلتا بلکہ وقتاً فوقتاً ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلتا رہتا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب نے اسی عام تجربے کو اپنی محبت کے سلسلے میں بڑی خوبی اور فصاحت سے بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ: "عشق کے کانٹے جو روزِ ازل سے سینے میں چُبھے تھے۔ اب وہ بھر بھر کر نکل رہے ہیں یعنی مسلسل درد و کرب کا سبب بن رہے ہیں!"

—۳—

ڈُکھڑے روز سوائے ، جَیں ڈِینہہ سجن سِدھائے

شہر بھنبھور وں ٹُر سائیں

حلِ لغات: سوائے، زیادہ۔ سدھائے، چلے گئے۔ ٹُر، چل کر۔

ترجمہ: "جس دن سے میرا محبوب مجھے داغِ مفارقت دے کر شہر بھنبور سے رخصت ہُوا ہے۔ اُسی دن سے میرا دُکھ درد برابر بڑھتا چلا جا رہا ہے!"

—۴—

ڈِینہاں راتیں ماتم ، ڈُکھ آیا سُکھ واٹم

خوشیاں دے تھئے پُرسائیں

حلِ لغات: واٹم، رفو چکر۔ پُرسائیں، ماتم پُرسی۔

ترجمہ: "دن رات ماتم کی سی کیفیت ہے۔ دُکھ درد آئے اور سُکھ رخصت ہو گیا۔ مسرت و شادمانی کے لمحات ختم ہو گئے۔ اب تو خوشی کا تصوّر تک باقی نہیں رہا۔ اور یہ بھی یقین نہیں آتا کہ کہیں اس کا وجود ہے بھی یا نہیں!"

—— ۵ ——

یار نہ آوے اکھیاں ، رو رو ہٹیاں تھکیاں

ڈیہہ راتیں دی پھر پھر سائیں

حلّ لغات: ہٹیاں، تھک گئیں۔ پھر پھر، انتظار میں آنکھوں کا پھڑ کنا۔ اس کے متعلق خواجہ صاحب نے اپنے روزمرّہ کا لفظ منتخب کیا ہے۔ اور پھر وہی قافیہ بن گیا ہے جس سے فصاحت لفظی کے ساتھ معنوی بلاغت کو بھی چار چاند لگ گئے ہیں!

ترجمہ:۔ "محبوب نہیں آتا۔ آنکھیں اُس کے ہجر و فراق میں رو رو کر تھک گئی ہیں اور نڈھال ہو چکی ہیں۔ اس کے باوجود انہیں محبوب کے آنے کا انتظار بھی ہے۔ کیونکہ یہ رات دن پھڑکتی رہتی ہیں۔ اور اس سے یہ تفاول لیا جاتا ہے کہ محبوب آ رہا ہے!"

—— ۶ ——

چمڑا، ماس، لویراں ، کپڑے لیر کتیراں

برہوں ڈتو سے پُر سائیں

حلّ لغات: لویراں، ٹکڑے ٹکڑے۔ لیر کتیراں، چیتھڑے۔ پُر، حوصلہ افزائی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ سرائیکی کا ٹھیٹ محاورہ ہے کہ "فلانے کوں پُر آ گئی ہے" یعنی اسے جرأت ہو گئی ہے۔ سہارا مل گیا ہے۔

ترجمہ:۔ "اب تو جسم کی کھال تک اُدھڑ گئی ہے اور گوشت ریزے ریزے ہو رہا ہے۔ کپڑے

پھٹ پھٹا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ اور ان کی دھجیاں اُڑ گئی ہیں۔ اِس حالت تک پہنچنے کی جرأت و جسارت بھی ہمیں حضرتِ عشق کے طفیل ہوئی ہے۔"

— ۷ —

صبر فرید نہ آوے ، گھر کھاوے تے جُھر تاوے

دِلڑی کیتم لُرسائیں

حلّ لغات: جُھر، جنگل۔ لُر، دیوانہ۔ پاگل۔

ترجمہ:- "اے فرید! صبر و قرار رخصت ہو چکا ہے۔ گھر کھانے کو دوڑتا ہے اور جنگل جلاتا ہے اب تو اِس دلِ ناصبور کے ہاتھوں حالت دیوانگی کی حد تک جا پہنچی ہے!"

(۱۴۳)

— ۱ —

ہُن عشق وَنجایم چس سائیں

لکھ وار اساڈی بس سائیں

حلّ لغات: چس، چسکا۔ لذّت۔ مزا۔

ترجمہ:- "عشق نے ہماری تمام مسرّتوں اور شادمانیوں کو برباد کر دیا ہے۔ اب اس سے ہماری لاکھ دفعہ

توبہ ہے۔ آئندہ ہم بھول کر بھی اس کا نام نہیں لیں گے!"

—— ۲ ——

رات ڈِینہاں تڑپھانواں ، اَتے رورو حال وَنجانواں
رحم نہ کیتو خس سائیں

حلّ لغات: خَس، تنکا مُراد ذرّہ بھر۔

ترجمہ: "اے محبوب! میں تیرے ہجر و فراق میں رات دن تڑپتی رہتی ہوں اور رو رو کر حال سے بے حال ہو گئی ہوں۔ مگر تیری سنگدلی کا یہ عالم ہے کہ تجھے میری حالتِ زار پر ذرّہ برابر بھی رحم نہیں آتا!"

—— ۳ ——

کلہڑی پئی کُرلانواں ، کھپدیں عمر نبھانواں
دَھاں کراں بے وَس سائیں

حلّ لغات: کھپدیں، آہ و زاری میں۔ دھاں، فریاد۔ بے وَس، بے بس۔

ترجمہ: "اے محبوب! تنہا پڑی ہوئی کراہ رہی ہوں۔ رو رو کر اپنا حال تباہ کر لیا ہے، اور بے بسی کے عالم میں بے اختیار ہو کر فریاد کرتی ہوں!"

۴

چاک مہیں مَن بھانْرے ، مہنْڑیں ڈیوِم ننانْرے

طَعنے مارِم سَس سائیں

حلِّ لغات: چاک مہیں، بھینسوں کا چَرانے والا۔ مُراد مہینْوال۔ مہنْڑیں، جمع مہنْڑہ۔ اُلاہنْراں۔ طعنہ

ترجمہ:۔ بھینسوں کا چرواہا مہینْوال میرا محبُوب ہے۔ نندیں اس کی محبت کے طعنے دیتی ہیں۔ اور ساس بُرا بھلا کہتی ہے!"

۵

نِندر سبھو ڈُکھ لائیم ، سُتڑیں ساتھ لُٹائیم[1]

ناں کئی خبر ناں ڈُس سائیں

حلِّ لغات: نِندر، نیند۔ خواب۔ سُتڑیں، سوتے ہوئے۔ ساتھ لُٹائیم، "ساتھ لُٹانا" محاورہ ہے۔ قافلے کا لُٹ جانا۔ ڈُس، اطلاع۔

[1] بعض نسخوں میں "لُٹڈائیم" درج ہے۔

ترجمہ:۔ "نیند ہی میرے لئے عذاب جان بنی ہے۔ اور تمام دُکھ درد اسی کا پیدا کیا ہوُا ہے۔ میں پڑی سوتی رہی اور میرا سارا قافلہ لُٹ گیا۔ اب نہ محبوب کی کوئی خبر آتی ہے اور نہ اس کی کوئی اطلاع ملتی ہے!"

۶

عشقوں سُود نہ پایُم ، سارا بھرم ونجایُم

جو لگڑی سَوْ کَس سائیں[1]

حلِّ لغات: سُود، فائدہ۔ بھرم، اعتماد۔ کَس، نقصان۔

[1] بعض نسخوں میں سَو کی جگہ سَبھ ہے

ترجمہ:۔ "میں نے محبت سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ بلکہ اپنا ننگ و ناموس بھی کھو بیٹھی ہوں۔ اِس سودے میں جو بھی ہوُا۔ وہ خسارہ ہی ہوُا۔"

۷

ڈُکھے پَینڈے تھل دے ، پُور پووِن پَل پَل دے

دَردیں دی ہتھ رَس سائیں

حلِّ لغات: پُور پووِن، دَورے پڑتے ہیں۔ ہتھ رَس، خاص اصطلاح ہے۔ کام بنا ہوُا ہے۔ دَور دورہ ہے۔ رَس، رسی۔ باگ ڈور۔

ترجمہ:۔ "لق و دَق صحراؤں اور ریگستانوں کے سفر طویل، دُشوار گزار اور تکلیف دہ ہیں رہ رہ کر دل میں غم و اندوہ کے دَورے پڑتے ہیں۔ کیونکہ میری زندگی کی عنانِ اختیار اور ارادہ و عمل میرے درد و کرب کے ہاتھ میں ہے!"

۸

دَرد اندوہ گھنیرے ، کردے سُول وہیرے

نَس گیوں دِل کھَس سائیں

حلِّ لغات: گھنیرے، گھنے۔ وہیرے، حملہ

ترجمہ:۔" اے میرے محبوب! جب سے تُو دل چھین کر بھاگا ہے۔ تب سے درد و اندوہ کا ہجوم ہے اور مصائب و آلام نے مجھے گھیرے میں لے رکھا ہے!"

۹

غم فریدؔ ستایم ، ڈُکھڑا نیڑا لایم

مُونہہ سر پایم بھُس سائیں

حلِّ لغات: بھُس، دُھول۔ خاکستر۔

ترجمہ:۔" اے فریدؔ! غم نے مجھے بڑا ستایا ہے۔ میرا عشق انتہائی کرب ناک ہے۔ اور دیوانگی کے سبب میں نے اپنے سر اور چہرے پر دھول ڈال لی ہے!"

۱۴۴

— ۱ —

ہُݨ کیتم برہوں تنگ سائیں

دِل نال اساڈی جنگ سائیں

حلِّ لغات: برہوں، محبّت، فراق۔

ترجمہ: "عشق نے اب مجھے جان بلب کر دیا ہے۔ جس کے سبب دلِ ناداں کے ساتھ ہماری ہر وقت لڑائی ہوتی رہتی ہے!"

— ۲ —

غمزے سخت اُوپڑے ، جھیڑے کرن بکھیڑے

ناں کجھ ترس نہ سنگ سائیں

حلِّ لغات: اُوپڑے، عیار۔ کج خُو۔ سنگ، لحاظ۔

ترجمہ: "محبُوب کے ناز و انداز سخت عیار ہیں۔ ہر وقت میرے دل و دماغ کے ساتھ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ نہ رحم کرتے ہیں اور نہ مروّت سے آشنا ہیں!"

—۳—

عشق مریلے لُٹیاں ، ہُٹیاں، مُٹھیاں، کُٹھیاں

تَن مَن چُور چُور نگ سائیں

حلِ لغات: مریلے، خونخوار۔ ہُٹی آں، تھک گئی ہوں۔ مُٹھی آں، لُٹ گئی ہوں۔ کُٹھی ہاں، مجھے ذبح کر دیا گیا ہے۔ چورنگ، تختۂ مشق۔

ترجمہ:۔ "ظالم عشق نے مجھے لوٹ لیا ہے۔ میں تھک چکی ہوں۔ عمر بھر کا اندوختہ لُٹ چکا ہے۔ بغیر چھری کے مجھے ذبح کیا گیا ہے۔ تمام بدن درد کر رہا ہے اور مصائب و آلام کے تیروں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔"

—۴—

گُذرے ویہلے سُکھ دے ، جی جُگھدے پیاڈُکھدے

رگ رگ تے اَنگ اَنگ سائیں

حلِّ لغات: جی جُگھدے، دل جلتا ہے۔ اَنگ اَنگ، عضو عضو۔

ترجمہ:۔ "عیش و آرام کے لمحات ختم ہو گئے۔ اب تو مسلسل مصائب و آلام کے سبب دل کراہ رہا ہے۔ اور جسم کی رگ رگ اور انگ انگ درد کر رہے ہیں!"

— ۵ —

دَرد اندوہ پُرانڑے ، جھُردی جھور جھُرانڑے

یار ہلیم دل سنگ سائیں

حلِّ لغات: جھور جھُرانڑے، تفکرات میں ڈوبا ہوُا۔ دل سنگ، سنگدل

ترجمہ:۔ ”محبوب مجھے بہت ہی سنگ دل ملا ہے۔ میں اسی کے ہجر و فراق کے بیتے ہوئے واقعات کو یاد کر کر کے پہروں تفکرات میں ڈوبی رہتی ہوں۔ انہی افکار نے مجھے حال سے بے حال کر دیا ہے!“

— ۶ —

عشق علامت ظاہر ، سُول گھنڑے تے لاغر

ساوا پیلا رنگ سائیں

حلِّ لغات: علامت، نشانی۔ گھنڑے، زیادہ۔ ساوا، سبز۔

ترجمہ:۔ ”عشق کی علامتیں ظاہر ہیں۔ جسے یہ لاحق ہو جائے۔ دُکھ درد کا اس پر ہجوم ہو جاتا ہے وہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ اور اس کا رنگ سبزی مائل پیلا ہو جاتا ہے۔“

— ۷ —

رنیہہ نرالی ڈاتے ، مِلی فرید براتے

گیا ناموس تے ننگ سائیں

حلِّ لغات: نرالی ، انوکھی۔ ڈات، عطیہ۔

ترجمہ :۔ "عشق ایک انوکھا اور عجیب عطیہ ہے جو فرید کو برات کے طور پر ملا ہے اور جس کے سبب ننگ و ناموس رخصت ہو گیا ہے !"

(۱۴۵)

یہ کافی بعض مطبوعہ اور قلمی دیوانوں میں نہیں ہے۔ ہاں البتہ دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن مرحوم نے اسے بڑے اہتمام سے اپنے مُرتبّہ دیوان میں جگہ دی ہے اس کے نفسِ مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اُن دنوں زبانِ مبارک پر آئی۔ جبکہ حضور ارضِ مقدّس کے سفر کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ ارشاد ہوتا ہے :۔

— ۱ —

ہُنڑ وطن بیگانے وَل نہیں آنوٹاں ، یاد کیتم دلدار رنیں

حلّ لغات: آنوٹاں ، آنا۔ رنیں ، حرفِ خطاب۔

ترجمہ :۔ "مجھے محبوب نے یاد کیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ وطن بیگانہ معلوم ہوتا ہے۔ اب یہ

فیصلہ کر لیا ہے کہ دیارِ حبیب کو چھوڑ کر اس دیس میں پھر نہیں آؤں گی!"

—— ۲ ——

کولے رہساں مول نہ سہساں، ہجر دا باری بار ڑیں

حلّ لغات: کولے، نزدیک۔ سہساں، سہوں گی۔

ترجمہ: "میں اب ہجر و فراق کا ناقابلِ برداشت بوجھ نہ سہہ سکوں گی۔ اور بقیہ عمر اپنے محبوب کے قدموں میں بسر کروں گی!"

—— ۳ ——

وسریا سارا راج ببا ٹاں، وسر گیا گھر بار ڑیں

حلِ لغات: وسریا، بھول گیا۔ ببا ٹاں، ماں باپ کا

ترجمہ: "محبوب کے بلانے سے اتنی خوشی ہوئی ہے کہ مجھے ماں باپ کی ناز برداریاں اور گھر کا عیش و آرام سب بھول گیا ہے۔"

—— ۴ ——

بھاݨ منیساں ماݨ نبھیساں، گھولے عار ویار ڑیں

حلّ لغات: بھاݨ، عارضی ٹھکانا۔ ماݨ، آسرا، سہارا۔ گھولے، قربان ہوئے۔ عار، شرم، حجاب۔ ویار، نکتہ چینی۔

ترجمہ: "میں محبوب کے ٹھکانوں کو آباد کروں گی۔ اُسی کے سہارے بقیہ زندگی بسر کروں گی۔ اور کسی عار و یار کی پرواہ نہیں کروں گی!"

—— ۵ ——

سُرخی کجل مُساگ گیوسے، بُھڑ ہار سِنگار نیں

ترجمہ :۔" محبوب کے ہجر و فراق میں ہار سنگار کا ہوش بھی نہیں رہا۔ سُرخی، کاجل اور مسّی سب بھول بھُلا چکے ہیں!"

—— ۶ ——

پارُوں ڈِسدی جھوک سجّن دی، کیوں رہساں اُروار نیں

حلِّ لغات : پارُوں، دریا کے پار۔ اُروار، دریا کے اس جانب

ترجمہ :۔" محبوب کا مسکن دریا پار صاف نظر آرہا ہے۔ اُسے دیکھتے ہوئے میں اس طرف کیسے رہ سکتی ہوں!"

—— ۷ ——

مَیں من تاری تے نَیں باری، قادر نیسم پار نیں

حلِّ لغات : مَن تاری، جسے تیرنا نہ آتا ہو۔ نَیں، نہر۔ رود کوہی، دریا۔ قادر نیسم، خدا تعالیٰ مجھے لے جائے گا۔

ترجمہ :۔" دریا پُورے عروج پر ہے۔ مجھے تیرنا نہیں آتا۔ لیکن جبکہ محبوب کا مسکن دریا پار صاف نظر آرہا ہے۔ نہر کی خوفناک لہریں مجھے ڈرا نہیں سکتیں۔ میں اس بحرِ بیکراں میں بلا خوف و خطر کود پڑوں گی۔ مجھے امید ہے کہ کارسازِ حقیقی مجھے ضرور پار پہنچا دے گا!"

— ۸ —

بُھ پئی سندھڑی کیتم مولے، مُلک ملہیر ملہار نیں

حلّ لغات: سندھڑی، سندھ کی تصغیر۔

ترجمہ:- "مولا کریم نے ملہیر کو بارانِ رحمت کے طفیل سرسبز و شاداب کر دیا ہے۔ سندھ سے مجھے کیا غرض! میں اسے بھاڑ میں جھونک کر اپنے محبوب کے پاس ملہیر چلی جاؤں گی!"

— ۹ —

دیس عرب دا مُلک طرب دا، سارا باغ بہار نیں

ترجمہ:- "عرب کی دھرتی خوشی و طرب کی دھرتی ہے، سارا مُلک باغ و بہار بنا ہُوا ہے!"

— ۱۰ —

روہی راویں روہیں رولیُس، نس گیا کرہوں قطار نیں

حلّ لغات: راویں، راوے کا مُلک۔ روہیں، کوہستان، پہاڑ۔ کرہوں، اونٹ۔

ترجمہ:- "میرا محبوب اونٹ قطار کر قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا ___ اور مجھے پہاڑوں، اور صحراؤں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ گیا!"

— ۱۱ —

ڈینہہ ڈکھاندا ڈونگر ڈِسدا، رات غماں دی غار نیں

حلّ لغات: ڈونگر، پہاڑ۔

ترجمہ:۔ "دِن دُکھوں کا پہاڑ اور رات غم والم کی غار نظر آتی ہے۔ ہجر و فراق کا زمانہ بڑی مشکل سے کٹ رہا ہے!"

—۱۲—

سانوَل آیا روہی وُٹھڑی، بار تھئی گُلزار رِنیں

حلّ لغات: وُٹھڑی، بارش ہوگئی۔ بار، جنگل۔

ترجمہ:۔ "محبوب آیا اور روہی بھی آباد ہوگئی۔ محبوب کے آنے سے جھر جنگل بھی گل و گلزار بن گئے!"

—۱۳—

دار مدار فرید ہے دِل نوں، ڈُکھڑے تار و تار رِنیں

حلّ لغات: تار و تار، سر سے اونچا۔ بہت زیادہ

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبُوب کے ہجر و فراق میں درد و کرب کئی گنا بڑھ گیا ہے اور یہ تمام بارِ گراں دلِ نازک نے ہی برداشت کر رکھا ہے!"

۱۴۶

— ۱ —

ہے صدقے گھولے یار توں، ایہو جیڑا نینہہ پنیّاں

حلّ لغات: گھولے، قربان۔ نپنّاں، پروردہ عشق۔ محبّت میں گھلا ہوا۔

ترجمہ: "یہ دل جو عشق میں رچا بسا ہوا ہے، محبوب پر سے قربان ہے۔"

— ۲ —

شالا حُسن جوانی مانٹے، مُٹھری دل دا وَنّاں

حلّ لغات: شالا، خدا کرے۔ جوانی مانٹے، خدا کرے اُسے جوانی سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے۔ وَنّاں، دولہا

ترجمہ: "خدا کرے میرے ٹوٹے دل کا سہارا میرا نوشہ، جوانی کی بہاروں سے خوب لطف اُٹھائے۔"

— ۳ —

تھل تیڈے، چتر انگ وی تیڈے، مُلک ہلہیر دا بنّاں

حلّ لغات: چتر انگ، چٹیل میدان۔ بنّاں، والی۔ مالک

ترجمہ: "اے مُلکِ ہلہیر کے والی! ریگستان بھی تیرے ہیں۔ اور چٹیل میدان بھی!"

—— ۴ ——

ڈُکھ دا حال نہ مُکّے پُورا، چتراں سَو سَو پَنّاں!

حلِّ لغات: چتراں، لکھوں۔ پَنّاں، کاغذ۔

ترجمہ: "خواہ میں سینکڑوں اوراق لکھ لکھ کر سیاہ کیوں نہ کر ڈالوں۔ پھر بھی میری داستانِ درد ختم نہیں ہو سکتی"۔

—— ۵ ——

جے تُوں آویں تن من ڈیساں، پیر پرم دا چھنّاں

حلِّ لغات: جے، اگرچہ۔ پیر پرم، محبّت کا دیوتا۔ چھنّاں، نذر۔

ترجمہ: "اے محبُوب! اگر تُو آجائے تو میں عشق کی بارگاہ میں تن مَن نذر کر دوں گی"!

—— ۶ ——

بیعت کر کے عشق کڈھایُم، علم عمل توں بنّاں

حلِّ لغات: بیعت کرنا، مُرید ہونا۔ بنّاں، حدبندی۔

ترجمہ: "عشق نے مجھے اپنا مرید بنا کر علم و عمل کی قیود سے آزاد کر دیا ہے"!

—— ۷ ——

سوہنے دے وِچ وصف وفادی، میں اسے گالھ نہ منّاں

حلّ لغات: وصف، صفت، عادت۔ گاٗلھ، بات ۔ نہ منّاں، نہیں مانتی۔

ترجمہ:۔ "حسینوں میں وفاداری کی صفت ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ میں یہ بات نہیں مان سکتی کیونکہ حُسن اور وفا کا ایک جا ہونا محال ہے!"

۸

برہوں فرید تھیو سے ساتھی، سب شئے توں جی بھنّاں

حلّ لغات: جی بھنّاں، جی ٹوٹ گیا۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! اب عشق ہمارا ساتھی بن گیا ہے۔ اس لئے دُنیا کی تمام چیزوں سے دل اُچاٹ ہو گیا ہے!"

۱۴۷

اِس کافی میں حضرت خواجہ صاحبؒ نے وجودی مسلک کو ایک نئے انداز میں پیش کیا ہے۔ سالک کو یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ روح اعلیٰ سے علیحدہ کوئی چیز نہیں، بلکہ وہی سب کچھ ہے۔ اِس لئے اُسے احساسِ کہتری کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ اِس کافی سے عظمتِ انسانی کا ایک بہت ہی ارفع اور اعلیٰ تصوّر ظاہر ہوتا ہے۔

۱

تم بے شک اصل جہان کے ہو

حلِ لغات، اصل، بنیاد۔ جڑ۔ باعثِ وجودِ عالم

ترجمہ:۔ "اے انسان! اس میں کچھ شک نہیں کہ تم ہی باعثِ تکوینِ عالم ہو۔ اور تم ہی اس کائنات کا نقطۂ ماسکہ ہو۔ یعنی سب کچھ تمہیں ہو!"

—— ۲ ——

نا تم فرشی، نا تم عرشی　　　نا فلکی نا ارضی ہو!

ذاتِ مقدس نورِ معلّٰی　　　آئے وچ انسان کے ہو

ترجمہ:۔ "نہ تم اِس زمین سے تعلق رکھتے ہو اور نہ ہی تمہارا واسطہ عرش سے ہے، نہ تم آسمانوں کی مخلوق ہو اور نہ ہی اِس زمین کی پیداوار ہو۔ بلکہ تم وہ نُورِ معلّٰی اور ذاتِ مقدس ہو جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ صرف تم انسان کی شکل میں صُورت پذیر ہوئے ہو۔"

وجودی مسلک کے مطابق غیر اللہ کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس لئے سالک کو متوجہ کیا جارہا ہے کہ کہیں وہ اپنے آپ کو حقیر، لاچار اور بے بس انسان نہ سمجھ بیٹھے۔ بلکہ اُسے اپنے اصلی مقام کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

—— ۳ ——

روتے ہو کبھی ہنستے ہو　　　کتھے عاشق تے معشوق ہو

اپناں بھیت بتاؤ رے　　　تم کون ہو بھلا کہاں کے ہو

ترجمہ:۔ تم کبھی روتے ہو، کبھی ہنستے ہو۔ کہیں عاشق بنتے ہو اور کہیں معشوق کے رُوپ میں جلوہ نمائی کرتے ہو۔ بھلا تم اپنے اس بھید سے پردہ تو اُٹھاؤ کہ تم کیا ہو۔ کون ہو اور

کہاں کے رہنے والے ہو!"

سب کچھ جانتے ہوئے بھی پوچھا جارہا ہے کہ تم کون ہو اور کہاں کے ہو۔ یہ بھی ایک تجاہلِ عارفانہ ہے بلکہ سالک کو اپنی حیثیت اور حقیقت یاد دلانے کا انداز ہے۔

— ۴ —

رُوپ انوکھے طور اَویڑے نازک چالیں مَن موہنیاں

ناز نزاکت حُسن ملاحت صاحب سب سامان کے ہو

حلِّ لغات: روپ، صورت۔ شکل طور، طریقہ۔ اَویڑے، نرالے۔ انوکھے۔ حُسن ملاحت، نمکین حُسن۔

ترجمہ: "تمہارے روپ انوکھے، طور اطوار عجیب، تمہاری چال ڈھال میں لطافت، من کو موہ لینے والی نزاکت، حُسن ملیح۔ الغرض تم میں سب صفتیں موجود ہیں ~

حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری ؛ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

— ۵ —

کِتھ جاہل کِتھ فاسق فاجر اپنا آپ گُماتے ہو!

کِتھ عارف کِتھ اہلِ حقائق واقف سِرِّ نہاں کے ہو

حلِّ لغات: گُماتے ہو، گنواتے ہو۔ عارف، صاحبِ معرفت۔ اہلِ حقائق، حقیقت آگاہ۔ واقف سِرِّ نہاں، معرفت اور حقیقت کے پوشیدہ رازوں کے جاننے والے۔

ترجمہ: "کہیں تم جاہل کے روپ میں ظاہر ہوتے ہو۔ کہیں فاسق فاجر کا انداز اختیار کرتے ہو اور اس طرح اپنے آپ کو چھپاتے پھرتے ہو۔ کہیں عارف باللہ بن جاتے ہو۔ کہیں اہلِ حقیقت

کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہو۔ بلاشبہ تم مخفی اسرار و رموز سے بخوبی واقف ہو ؂

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم

— ۶ —

قبلہ، کعبہ، مسجد، مندر ٭ دَیر کنش سب تجھ میں ہے

صوم صلوٰۃ کے خود ہو والی ٭ کیوں پابند گماں کے ہو

حلّ لغات: قبلہ، کعبہ، مسجد، مندر، دَیر کنش (کنشت) اقوام عالم کے معابد۔

ترجمہ: "کعبہ، مسجد، مندر، دَیر بُت خانہ سب تجھی میں ہیں۔ تجھ سے جدا کوئی چیز نہیں۔ نماز روزہ اور شرعی مکلّفات کے بانی اور مالک بھی تم خود ہو۔ کیوں خواہ نخواہ گمان کے دَلدَل میں پھنستے ہو!"

شریعت کی ظاہری پابندیاں خواہ کسی مذہب کی ہوں وجودی مسلک میں ظن اور تخمین سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس لیے سالک کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو گمان کے گورکھ دھندوں میں نہ پھنسائے۔

— ۷ —

غیر تمہارا محض محالے ٭ اِس جگ میں اور اُس جگ میں

دُنیا تم ہو عقبےٰ تم ہو ٭ مالک کون و مکاں کے ہو

حلّ لغات: محض محالے، ناممکن۔ عقبیٰ، عالم آخرت۔

ترجمہ: "تمہارے سوا کسی اور کا وجود محال محض ہے۔ یہاں اجسام مادی میں اور وہاں عالم روحانی میں ہر جگہ تم ہی تم ہو۔ "کُن" کہنے والے تم ہی ہو۔ کلمہ کُن بھی تم ہو اور اس سے

وجود میں آنے والا کون و مکان بھی تمہیں ہو"۔ یعنی خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گلِ کوزہ!

— ۸ —

وعظ نصیحت رمز فریدی   سوچ سُنجا نوں دم دم سے

اپنی عظمت یاد کرو!   کیوں تھئے یوسفِ زندان کے ہو

حلّ لغات: یوسفؑ زندان، مصر کے زندان میں حضرت یوسف علیہ السلام کو جو پریشانی ہوئی اس کی طرف اشارہ ہے۔

ترجمہ: "اے سالکانِ راہِ طریقت و اے بادیہ پیمایانِ صحرائے معرفت فریدؒ کے اسرار و رموز اور اس کے وعظ و نصائح کو دل کے کانوں سے سنو، اس پر ہر وقت غور کرتے رہو، اور اپنی عظمت کی یاد کو دل سے فراموش نہ کرو۔ اپنی حقیقی معرفت کے مقامِ رفیع کو پہچانو زندانِ غفلت کے یوسفؑ نہ بنو۔ جیسے حضرت کا اصل مقام مصر کا تخت تھا۔ اسی طرح تمہارا مقام بھی "مقامِ لاہوت" ہے۔ اسے ہمیشہ پیشِ نظر رکھو!"

۱۴۸

اِس کافی میں حضرت خواجہ صاحبؒ نے سسّی پُنوں کے رنگ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔

— ۱ —

ڈِٹھڑی یار بھلائی ،   ہِک تِل ترس نہ آیو

حلّ لغات: ڈِٹھڑی، دیکھی۔ ہِک تِل، تِل کے برابر

ترجمہ :۔ "اے محبوب! تیری بھلائی بھی دیکھ لی۔ تجھے میری حالتِ زار پر ذرہ بھر بھی ترس نہ آیا"۔

—— ۲ ——

پا گلواڑی سُتڑول ، ویندیں نہ موکلایو

حلِّ لغات :۔ گلواڑی، ایک دُوسرے کے گلے میں باہیں ڈال کر مِلنا۔ سُتڑول، تُو سویا تھا۔

ترجمہ :۔ "تم تو گلے میں باہیں ڈال کر سوئے تھے، مگر جاتے وقت وداع تک نہ کی اور مجھے سوتا ہُوا غافل چھوڑ کر چل دیئے۔"

—— ۳ ——

سِہجُوں کول بِلھاکے ، کیوں جانی دِل چایو

حلِّ لغات :۔ سِہجُوں، خوشی خوشی۔ بلھاکے، بٹھا کر۔ دِل چایو، دل برداشتہ ہوئے۔

ترجمہ :۔ "اے محبُوب! پہلے تُو نے ہی تو خوشی خوشی اپنے پہلو میں جگہ دی اور اپنی محبت کا شرف بخشا۔ مگر پھر ایسی کیا بات ہوئی کہ تم یکلخت بدل گئے۔ اور اپنا دل مجھ بدنصیب سے کھٹا کر لیا"۔

—— ۴ ——

ہے ہے! یار بروچل ، کیں میں توں بھرمایو

حلِّ لغات :۔ ہے ہے، کلمۂ تاسف۔ توُں، سے۔ بھرمایو، ورغلایا۔

ترجمہ :۔ "میرے بروچل محبوب! ہائے، تجھے کس نے مجھ سے برگشتہ خاطر کردیا؟"

۔۔۔ ۵ ۔۔۔

جے ہادی اے نیّت ، کیوں وَت یاری لایو

حلّ لغات: جے ، اگر۔ ہادی، تھی۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! اگر تمہاری نیت یہی تھی تو پھر مجھ سے محبّت کیوں کی تھی!"

۔۔۔ ۶ ۔۔۔

جانڑ فرید نکمڑی ، مفت ڈُکھاں وِچ پایو

حلّ لغات: نکمڑی، نکمّی۔ بے کار۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! تُو نے بلاوجہ اپنی جان کو دُکھوں میں پھنسالیا" ؎

اگر دانستم از روزِ ازل داغِ جدائی را

نمی کردم بدل روشن چراغِ آشنائی را

۱۴۹

۔۔۔ ۱ ۔۔۔

کر یار اساں وَل آوَنڑ دی

اَج سہج کنوں اکھ پھُر کے دو

حلّ لغات: وَل، پھر۔ آنوَنڑ دی، آنے کی۔ سہج، خوشی و مسرّت۔ اَکھ پھُرکے، محاورہ ہے۔ ایسے موقع پر جبکہ کسی شخص کے آنے کا انتظار ہو۔ آنکھ پھڑکے تو کہتے ہیں کہ وہ آرہے ہیں۔ " اکھ پھُرکدی پئی ہے۔"

ترجمہ:۔" اے محبوب! آج تو دفورِ مسرت سے آنکھ پھڑک رہی ہے۔ اور تمہاری آمد کی خبر دے رہی ہے۔ اب آ ہی جاؤ! زیادہ انتظار نہ کراؤ۔"

—۲—

گزری ڈکھ ڈوہاگ دی واری ، روہی گُل پھل نال سنگاری

مُد مُستانی ڈِینہہ ملہاری ، باد شمالی لُرکے وو

حلّ لغات: ڈوہاگ، رنڈاپا۔ سنگاری، آراستہ ہوئی۔ مُد، مُدّت۔ ملہاری، ابر آلود۔ لُرکے، آہستہ آہستہ چل رہی ہے۔

ترجمہ:۔" مصائب اور آلام کے لمحات ختم ہو گئے۔ روہی میں بہار آچکی ہے۔ ہر درخت اور پودا رنگا رنگ پھولوں سے آراستہ ہے۔ کیف و مستی سے بھرپور موسم، ابر آلود فضا اور پھر بادِ شمالی کا نرم خرامی سے چلنا۔" سبحان اللہ ؎

دُنیا بھی اِک بہشت ہے اللہ رے کرم ؛ کن نعمتوں کو حکم دیا ہے جواز کا!

—۳—

ریتی بھاگ سُہاگ اُتاوَل ، رُت آئی کر ترُت او باہل

کِنڑ مِنڑ کِنیاں رِم جھم بادل ، بارش بُرکے بُرکے وو

حلّ لغات: اُتاوَل، جلدی۔ تُرت، جلدی۔ اوہاہل، جلدی سے۔ کنّیاں، بارش کی بوندیں۔ بُر کے بُر کے، پھنوار کا رہ رہ کر پڑنا۔

ترجمہ:۔ "بخت اور سہاگ نے جلدی کی اور آگئے۔ اب کے موسم بہار نے بھی تعجیل سے کام لیا ہے اور وقت سے کچھ پہلے آگیا ہے۔ فضائے آسمانی ابر آلود ہے۔ بوندا باندی ہو رہی ہے اور پھنوار سے فطرت کا حُسن و جمال دوبالا ہو گیا ہے۔"

۴

سِدھڑی تھئی وَل قسمت مِٹھڑی ، آپے مَنڑی راحت رُٹھڑی

سوہنی موسم روہی وُٹھڑی ، وحشت ڈُوں دِل سُر کے دو

حلّ لغات: سِدھڑی تھئی، سیدھی ہوئی۔ مَنڑی، راضی ہوگئی۔ وُٹھڑی، آباد ہوئی۔ دِل سُر کے، دل خواہش کرتا ہے۔

ترجمہ:۔ "باران رحمت کے فیوض و برکات سے روہی کے ریگزاروں کی بہار بھی قابل دید ہے۔ ہر طرف ہریاول ہی ہریاول نظر آتی ہے۔ قسمت جو تقریباً روٹھ چکی تھی، اب پھر ساتھ دے رہی ہے۔ مسرت و شادمانی کا دَور دَورہ ہے۔ ایسے پُر کیف ماحول میں دل بے اختیار جنونِ عشق کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اور وحشت زدہ ہونے کا آرزو مند ہے۔"

۵

ٹھڈریاں ہیلاں پُورب والیاں ، کجلے بادل لسّریاں کالیاں

سینگیاں سُرتیاں نوں خوشحالیاں ، ہک وَیرن پئی کُر کے دو

حلِ لغات: ٹھڈریاں ہیلاں، سرد ہوا کے جھونکے۔ پُورب، مشرق۔ کجلے، سیاہ رنگ کے بادل۔ وَیرن، دُشمن عورت۔ تسٹریاں کالیاں، فضائے آسمانی پر دُور تک چھایا ہوُا یا دل۔ کُرکے، بڑبڑاتی ہے۔

ترجمہ: "پورب کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آہستہ خرامی سے مسلسل چل رہی ہیں۔ سیاہ بادلوں نے خیمہ ساتان کر فضائے آسمانی کو ایسا نزہت بخش بنا دیا ہے کہ آنکھیں دیکھتی ہیں مگر سیر نہیں ہوتیں۔ تمام ہمجولیاں خوش ہیں لیکن ایک حاسد ہی ہے کہ جس کے سینے پر سانپ لوٹ رہے ہیں!"

— ۶ —

آپے یار فرید سنّبھالیُم ، سوہنے سانوَل ہیتاں پالیُم

بختیں سُنجڑی سختی ٹالیُم ، جی مُسکے دِل مُرکے وو

حلِ لغات: سنّبھالیُم، سنبھالا۔ سُنجڑی سختی، سونی سختی۔ مُسکے، مُسکرائے۔ مُرکے، ایسی ہنسی جس میں صرف تھوڑے تھوڑے دانت نظر آئیں!

ترجمہ: "اے فرید! ہیت پال محبوب نے از خود یاد کر کے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے بخت کی بیداری سے منحوس سائے چھٹ گئے ہیں۔ دل وصالِ محبوب سے شاداں و فرحاں ہے۔ جی خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ اور پُوری دُنیا مسکراتی ہوئی نظر آتی ہے!"

۱۵۰

—— ۱ ——

کِیں پایا باجھ فقیراں، جذبۂ عشق کی لذّت کو

حلِّ لغات: کِیں پایا، کس نے حاصل کیا۔ باجھ، سوائے۔

ترجمہ: "فقیروں کے سوا جذبۂ عشق کی لذّت کو اور کون حاصل کر سکتا ہے۔ یعنی یہ ایسی نعمت ہے کہ سوائے فقرار اور سالکین کے دُوسروں کو نصیب نہیں ہوتی!"

دُنیا میں تین قسم کے انسان ہوتے ہیں (۱) دُنیادار (۲) مذہبی (ظاہری شریعت کے پابند۔ اربابِ ظواہر) (۳) درویش اور اہل اللہ لوگ ——— اصل میں عشق کی حقیقی لذّت کو اس تیسرے درجے کے لوگوں نے ہی محسوس کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے دُنیاوی جھمیلوں اور شریعت کی ظاہری پابندیوں سے آگے بڑھ کر روحانیت کی حقیقت کو پالیا ہوتا ہے۔ اس لئے عشق کے ابتدائی لوازمات یعنی ترک غیر محبوب صرف ان ہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے۔ امرار و رؤسار ہوں یا علمار و فقہا، نیشِ عشق کی لذّت سے کیونکر آشنا ہو سکتے ہیں۔ یہ تو منصُورؔ اور سَرمدؔ جیسے عشاق کا ہی حصّہ ہے۔

—— ۲ ——

کُل شئی وِچ کل شئی ڈِٹھو سے ، ہمہ اوست دا درس کیتو سے

برکت صحبت پیراں، پی کر بادۂ وحدت کو

حلّ لغات: کُلّ شیٔ، ہر ایک چیز۔ کُل شیٔ، خالقِ کُل

ترجمہ:۔ "ہم نے مرشدین کامل کے فیوض و برکات سے سرشار ہو کر جامِ توحید نوش کیا اور اس کے کیف و سرور میں "ہمہ اوست" کے ایسے مناظر دیکھے جن سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ دُنیا کی ہر چیز میں تجلیاتِ الٰہی کا اثر موجود ہے۔ ہر تصویر کے پردے میں خود مصوّر مستور ہے اور ہر صنعت سے صانعِ حقیقی کا جمال و کمال ہویدا ہے ؎

نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

سلسلہ چشتیہ میں وجودی مسلک ایک مسلّمہ مشرب ہے اور اس سلسلے کا ہر پیرِ طریقت اپنے مرید کو وحدت الوجود کا درس دیتا ہے۔ مرشدانِ کامل کی اسی تعلیم کے طفیل سالک مئے وحدت سے سرشار ہو کر دُنیا کی ہر شے میں اُسی ایک حقیقت کا جلوہ کرتا ہے۔ یعنی ہر جُز میں کلُ سمایا ہوا ہے۔ دُوسرے لفظوں میں کل اشیاء جو اجزار کی صُورت میں منتشر ہیں۔ ان میں "واحدِ کُل" دکھائی دیتا ہے۔

—— ۳ ——

جب مدہوشی ناز دِکھایا ، عریانی نے رنگ جمایا
خرقہ پاڑ لِیراں، پہنیُم رِندی خِلعت کو

حلّ لغات: عریانی، حُسنِ ازلی کا برملا نظر آنا۔ لِیراں، ٹکڑے ٹکڑے۔ پہنیُم، میں نے پہنا۔ رِندی خلعت، وحدت کا لبادہ

ترجمہ:۔ "جب کیف و مستی نے اپنا پورا تسلّط جمایا اور حُسنِ ازل برملا نظر آنے لگا تب ہم نے خرقہ درویشی کو چاک چاک کر ڈالا اور رندی خلعت کو خلعتِ سلطانی سمجھ کر زیبِ تن کر لیا۔"

جب سالک ''کل دنیا'' سے بے نیاز ہو کر شربِ مدام میں مدہوش ہوتا ہے تو تمام ظاہرداریاں خواہ دُنیادی ہوں یا شرعی سب اُس سے چھُوٹ جاتی ہیں اور وہ ''وحدت'' کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے۔

— ۴ —

دردمنداں کو درد سلامت ، بار محبّت پنڈ ملامت

دُکھ دُکھ اُٹھدیاں پیڑاں گھول گھتاں سب راحت کو

حلّ لغات: سلامت، دُعائیہ لفظ ہے یعنی دردمندوں کا درد خدا کرے سلامت رہے۔ گھول گھتاں، قربان کردوں۔

ترجمہ:- ''دردمندوں کا سرمایۂ حیات درد ہی ہے اور ان کے صبر و شکیب کا دارومدار اسی درد میں ہی ہے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں عشقِ حقیقی سے اتنا لذّت یاب ہوا ہوں کہ بارگاہِ رب العزّت میں دست بدُعا ہوں کہ یہ دُکھ درد سلامت رہیں۔ دُنیا کی تمام راحتوں کو ان پر سے قربان کردوں۔ ملامتوں کے بوجھ کو خوشی خوشی اُٹھائے پھروں اور کسی لومتہ لائم کی پرواہ نہ کروں۔''

— ۵ —

حُسن فرید کئی گھر لُوٹے ، رُلدیاں پھردیاں جنگل بُوٹے

سے سسّیاں لکھ ہیراں، ڈیکھو عشق کی شدّت کو

حلّ لغات: لُوٹے، لوٹ لئے۔ شدّت، سختی۔

ترجمہ :۔" اے فرید! صرف تم ہی عشق سے گھائل نہیں ہوئے۔ اس کی شدت کا یہ عالم ہے کہ اس نے کئی گھرانوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ سینکڑوں ہستیاں اور لاکھوں ہیریں خارزارِ عشق میں آبلہ پائی کرتی ختم ہو گئیں۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور ہر دم یہ صدا آ رہی ہے کہ ؎ کانٹوں کی زباں سوکھ گئی پیاس سے یارب ؎ اک آبلہ پا وادیٔ پُرخار میں آوے"

۱۵۱

اس کافی میں بھی خواجہ صاحبؒ نے جدائی کے المناک احساسات کی عکاسی کی ہے۔ ذاتِ مطلق نے ازل میں تمام ارواح سے خطاب فرمایا تھا۔" اَلَستُ بِرَبِّکُم" مومن روحوں نے جواب میں" بَلٰی" عرض کیا۔ حُسنِ ازل تو اس قول و اقرار کے بعد عالمِ شہود سے عالمِ غیوب میں چلا گیا، مگر وہ سعید ارواح جنہوں نے اس لمحے محبوبِ ازل کے حُسن و جمال کی ایک جھلک دیکھ لی تھی۔ وہ اس دُنیا میں ہمیشہ اس ذاتِ پاک کے وصال کے طالب اور جویاں رہتے ہیں اور ہجر و فراق کے درد و کرب کو مجازی اسلوب میں ظاہر کر کے اپنے غم کو ہلکا کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،۔

۱

رِنیہہ نبھایا سخت بُرا ہے

بارِ اجل سِر باری بھلّو

حلِّ لغات : نبھایا، ناپسندیدہ۔ نہ بھایا۔ سِر باری، سر پر بھاری ہے بھلّو، سندھی لفظ ہے۔ تعریفی معنوں میں بھلے

کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ یہاں بہتر اور اچھا کے معنوں میں استعمال ہوُا ہے۔

ترجمہ:۔ "ظالم عشق سخت بُرا ہے۔ یہ موت کا بوجھ ہے جو سر پر گراں معلوم ہوتا ہے۔"

—— ۲ ——

مارُو محب ہلہیر سدھایا   وَلدا کوئی پیغام نہ آیا

پھر دی شہر آواری بَھلّو

ترجمہ:۔ "اے میری اچھی سہیلی! محبوب جفا کار ہلہیر چلا گیا ہے۔ پھر اس کا کوئی پیغام بھی نہیں آیا۔ شہر میں آوارہ پھر رہی ہوں۔"

یعنی میرا محبوب اپنے حُسن و جمال کی ایک جھلک دکھا کر عالمِ غیوب میں چلا گیا ہے۔ میں اُس کے فراق میں حال سے بے حال دیوانوں کی طرح زندگی کے ایّام کاٹ رہی ہوں۔

—— ۳ ——

کیچ گیاں دی خبر نہ آئی   روندیں گل گئی عمر اجائی

یار نہ کیتم کاری بَھلّو

حلِّ لغات: اجائی، بے سُود۔ کاری، علاج

ترجمہ:۔ "اے میری مونس و ہمدم! کیچ گئے ہوؤں کی پھر کوئی خبر نہیں آئی۔ رُوتے رُوتے عمر ضائع ہو گئی۔ محبُوب نے بھی میری کوئی چارہ گری نہیں کی!"

— ۴ —

ڈُکھڑے ڈُکھڑے آئیم پکھڑے تاڈے ڈھڑے ٹوبھے سُکڑے

دِلڑی دَردیں ماری بھلّو

حلِّ لغات: ڈُکھڑے، پہلے ڈُکھڑے کا مطلب ہے دُکھ اور دُوسرے کے معنی ہیں انتہائی تکلیف دہ۔ پکھڑے، قسمت۔ نصیبہ۔ تاڈے، روہی کے عارضی ٹھکانے۔ ڈھڑے، گر گئے۔ ٹوبھے، جوہڑ۔

ترجمہ:۔ "انتہائی اذیّت ناک درد و کرب میرے حصّے میں آئے ہیں۔ جھونپڑیاں گر گئی ہیں جوہڑ سوکھ گئے ہیں۔ اور دل پھر درد و غم سے بھر گیا ہے!"

— ۵ —

کگرے کنڈرے راہ جبل دے اَوکھے پَینڈے مارُوتھل دے

سُولیں ساڑی ہاری بھلّو

حلِّ لغات: کگرے، کنکر۔ کنڈرے، کانٹے۔ جبل، پہاڑ۔ اَوکھے، مُشکل۔ پَینڈے، فاصلے۔ مارُوتھل، خونی ریگستان۔ سُولیں ساڑی، دُکھوں کی جلی ہوئی۔

ترجمہ: "پہاڑی راستے کنکروں اور کانٹوں سے بھرے پڑے ہیں۔ خونی ریگستان کا سفر دُشوار گزار ہے۔ درد و اندوہ سے دل جل گیا ہے۔ اور میں شکستہ خاطر ہو چکی ہوں!"

— ۶ —

ریت تھلاں دی پیر پچالے　　　　جھلکن چھلکن لکھ چھالے

پلڑے پیوم خواری بھلّو

حلّ لغات: پیر پچالے، پاؤں جھلسا دیتی ہے۔ جھلکن، جھلک دیتے ہیں۔ چھلکن، چھلکتے ہیں۔ چھالے، آبلے۔
پلڑے پیوم، میرے پلّے پڑی۔ میرے حصّے میں آئی۔

ترجمہ:۔ "ریگستانوں کی گرم ریت پاؤں کو جھلسا رہی ہے جس سے لاکھوں آبلے پانی سے بھر گئے ہیں اور چھلک رہے ہیں۔ شاید میرے نصیبے میں ذلّت اور خواری ہی لکھی تھی!"

— ۷ —

رہ ڈُونگر دیاں اَوکھیاں گھٹیاں　　　　مارُو تھل دیاں ڈُکھڑیاں پٹیاں

وَہ وَہ یار دی یاری بھلّو

حلّ لغات: اَوکھیاں گھٹیاں، دُشوار گزار گھاٹیاں۔ پٹیاں، پٹی کی جمع۔ پٹی بمعنی تنگ راستہ۔ "ڈُکھڑیاں پٹیاں" یعنی دُکھوں بھرا راستہ۔ وَہ وَہ، کلمۂ تعجب۔

ترجمہ:۔ "پہاڑی اور ریگستانی دُشوار گزار راستے ہیں۔ اور ——— خُونی صحرا تک پہنچنے کے لئے تنگ، ناہموار اور خوفناک پگڈنڈیاں۔ واہ واہ! یار کی یاری بھی دیکھ لی۔ کیا خُوب ہے!"

—۸—

عِشق فریدؔ نہ کیتم بھلا ہَے ہَے بخت نہ تھیوم سَولا

ویندِم ہوت وِساری بھلو

حلِّ لغات: بھلا، بھلائی۔ سَولا، قریب۔ ویندِم، م متکلم کا ہے یعنی محبوب جا رہا ہے۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! عشق نے کوئی بھلائی نہ کی۔ اور بخت نے بھی ساتھ نہ دیا۔ اب محبوب خان پُنّل بھی مجھے نظر انداز کر کے چلا جا رہا ہے!"

۱۵۲

اس کافی میں "ہمہ اوست" کا درس مشاہدہ ضدّین کے ذریعے دیا گیا ہے۔ آمر اور ناہی، منصورؔ اور دآر، اخفا و اظہار، گل و بلبل، برگِ گل اور خارِ مغیلاں، سُرخی، ناز و نزاکت، کجلہ دھار، کہیں ڈھولک اور موسیقی کی کشش، کہیں صوفیٔ مستِ الست، کہیں عابد، کہیں رندِ بادہ خوار، کہیں عاشق کہیں محبوب ہر رنگ میں اُسی کا جلوہ موجود ہے اور جسے دُنیا پردہ کہتی ہے وہی خود ذاتِ حقیقی ہے ؎

وہ عدو کہیں وہ حبیب ہے، وہ صنم کہیں وہ رقیب ہے
یہی راز اُس کا عجیب ہے، جسے مل گیا وہ خدا ہُوا

ہر دِل جو دلدار! یار مُہنجو ✿ سوہنیاں جو سردار! یار مُہنجو

حلِّ لغات: مُھنجو، (سندھی) میرا۔ جو، حرفِ اضافت۔

ترجمہ: "میرا محبوب ہر دل میں بس رہا ہے اور تمام حسینوں کا سردار ہے!"

—— ۲ ——

کِتھ مُلّا، کِتھ آمر ناہی ۞ کِتھ منصُور تے دار، یار مُھنجو

حلِّ لغات: آمر، امر کرنے والا۔ نیکی کا حکم دینے والا۔ ناہی، بُرائیوں سے روکنے والا۔ یہ دونوں الفاظ والاٰمرون بالمعروف والنّاھون عن المنکر سے لئے گئے ہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے۔

ترجمہ: "میرا محبوب کہیں مُلّا ہے اور کہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتا نظر آتا ہے۔ کہیں منصُور کی صُورت میں دکھائی دیتا ہے اور کہیں سُولی کا روپ دھار لیتا ہے"

—— ۳ ——

آپ چھپائے راز حقیقی ۞ آپ کرے اظہار، یار مُھنجو

حلِّ لغات: رازِ حقیقی، حقیقت، حُسنِ ازل کے سربستہ راز

ترجمہ: "میرا محبوب خود ہی حقیقت کے اسرار کو چھپاتا ہے اور خود ہی ظاہر کرتا ہے!"

—— ۴ ——

کِتھ بُلبل کِتھ گُل جی صُورت ۞ برگ کِتھاں کِتھ خار، یار مُھنجو

حلِّ لغات: بُلبل اور گُل، ہیں شاعرانہ نکتہ خیال سے عاشق و معشوق کا جو تعلق ہے اُس کی جانب اشارہ ہے۔ جی (سندھی) حرفِ اضافت۔ کی۔

ترجمہ :" میرا محبوب کہیں بلبل کی صورت میں جلوہ نما ہے اور کہیں گل میں اس کا حسن و جمال نظر آتا ہے۔ کہیں وہ برگِ گل کی صورت میں ہویدا ہے اور کہیں خار میں جلوہ دیتا ہے!"

—— ۵ ——

کِتھ سُرخی کِتھ ناز نزاکت ٭ کِتھ کجلہ، کِتھ دھار! یار مُہنجو

حلِّ لغات : سُرخی، محبوب کے لبِ لعلین کی سُرخی۔ کجلہ، کاجل۔ دھار، کاجل کا وہ سیاہ خط جو آنکھوں سے باہر نکلا ہوا ہوتا ہے۔

ترجمہ :" میرا محبوب کہیں لبِ لعلین کی سرخی کہیں ناز و نزاکت، کہیں کاجل اور کہیں کاجل کی دھار میں جلوہ پیرا ہے۔"

—— ۶ ——

کِتھ ڈھولک تے کِتھ تان ترانہ ٭ کِتھ صُوفی کِتھ سرشار! یار مُہنجو

حلِّ لغات : تان ترانہ، سُر تال۔ سرشار، مست

ترجمہ :" ڈھولک اور اس کے سُر تال میں بھی اُسی کا نغمہ ہے۔ صُوفی اور مست الست کے جذبات میں بھی اُسی کا جلوہ ہے!"

—— ۷ ——

کِتھ عابد تے کِتھ نفل دوگانہ ٭ کِتھ کیفی مے خوار! یار مُہنجو

حلِّ لغات : کیفی، وہ شخص جس پر مستی کا رنگ نمایاں ہو۔

ترجمہ:۔ "میرا محبوب کہیں نفل گزار عابد اور کہیں کیف وسرور میں مست میخوار نظر آتا ہے!"

———— ۸ ————

کتھ عاشق کتھ درد کُشالے ٭ کتھ دِلبر، غم خوار! یار مُہنجو

حلِّ لغات: کُشالے: تکلیف ومحبت۔

ترجمہ:۔ "کہیں میرا محبوب عاشق کے روپ میں مصائب و آلام برداشت کر رہا ہے، اور کہیں دلبر غم خوار کی شکل میں ہمدردی و دلسوزی کرتا نظر آتا ہے!"

———— ۹ ————

یار فریدؔ نہیں وِچ پردے ٭ خود پردہ ہے یار! یار مُہنجو

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! یار پردے میں مستور نہیں ہے۔ بلکہ جسے پردہ سمجھا جاتا ہے وہی خود عین محبُوبِ دل نواز اور یارِ بے مثال ہے۔"

اِس شعر میں خواجہ صاحبؒ نے وحدتِ وجود کے اس عقیدہ کی وضاحت فرمائی ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ من حیث الاسماء والصفات عین عالم ہے کسی حجاب میں مستور نہیں ہے!

————————

۱۵۳

پرَیں اَج نہ گیوسے کل ہی سہی

اِیہو وطن بیگانہ کوڑا کوڑ ٹِکانہ

حلّ لغات: پرَیں ، دیارِ بعید۔ دیارِ محبوب۔

ترجمہ:۔ ”اے دوست! یہ وطن بے گانہ اور جھوٹا ٹھکانہ ہے۔ کسی کو اس سرائے فانی میں بقا نہیں۔ ایک نہ ایک دن یہاں سے ضرور کوچ کرنا ہے۔ اصلی وطن تو دیارِ حبیب ہے اگرچہ مسافت بعید ہے مگر سوائے اس کے اور کوئی راستہ ہی نہیں!“

—۲—

رنگ گُل پھُل ڈیکھ کے بھُل نہ بہیں ، سدّھے راہوں سالک رُل نہ بہیں

اِیہیں جگ دی جگمگ سمجھ بہانہ

حلّ لغات: بھُل نہ بہیں، بھُول نہ بیٹھنا۔ رُل نہ بہیں ، بھٹک نہ جانا۔ جگ مگ ، چمک دمک۔

ترجمہ:۔ ”اے سالکِ راہِ حقیقت کہیں دنیا کے گل و گلزار اور حُسن و جمال پر مائل نہ ہو جانا۔ ایسا نہ ہو کہ صراط المستقیم سے بھٹک جاؤ۔ یہ دُنیا تو محض سراب ہے۔ اور اس کی ہر شے بے اعتبار اور ناقابلِ اعتماد ہے!“

—— ۳ ——

اے نگری مُلک پرایا ہے ، اِتھ آسرا رکھن اَجایا ہے

مُنڈھوں رہن نہ ڈیندے کرن روانہ

حِلّ لغات: اَجایا، بے سُود۔ مُنڈھوں، مُنڈھ۔جڑ۔ بالکل۔ محض۔

ترجمہ :۔ " یہ ملک پرایا دیس ہے۔ اس پر بھروسہ کرنا بے سُود ہے۔ یہاں قطعاً رہنے ہی نہیں دیتے۔ جوں ہی موت واقع ہوتی ہے۔ اعزّا و احباب متوفی کو فوراً عالمِ برزخ میں پہنچا دیتے ہیں۔"

—— ۴ ——

تھی غافل اصلوں نہ ہک گھڑی ، ہُنْ ہتھ مَل مَل پرتاب ذری

اِجھو موت نے بھیجیا لکھ پروانہ

حِلّ لغات: اصلُوں، بالکل۔ ہُنْ، اَب۔ پرتاب، پشیمان ہو۔ اجھو، ابھی۔

ترجمہ :۔ " قطعاً ایک گھڑی بھی غفلت نہ کر۔ اپنی گزشتہ زندگی پر کفِ افسوس مَل۔ اور بارگاہِ ایزدی میں تائب ہو۔ کیونکہ حیاتِ مستعار کے ختم ہونے کا کوئی علم نہیں۔ موت کا وارنٹ ابھی آیا ہی چاہتا ہے!"

—— ۵ ——

بُھڑ دُنیا فانی دیس ایہو ، سب مکر فریب دا دیس ایہو

کیا ناز نہورے تان ترانہ

حلِ لغات: دیس، لباس۔ نہورے، نخرے۔ اندازِ معشوقانہ

ترجمہ: "دُنیا کے ذکر کو چھوڑ دو۔ یہ فانی دیس ہے۔ اس نے مکر و فریب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اسکے ناز نخرے تان ترانے اور رنگین مشاغل سب یہیں کے یہیں دھرے رہ جائیں گے کوئی چیز ساتھ نہیں جائے گی!"

—— ۶ ——

کر توبہ استغفار سدا ، رکھ بدعتوں شرکوں عار سدا

تھی محض مؤحد صاف یگانہ

ترجمہ: "ہمیشہ توبہ استغفار کرتا رہ۔ شرک و بدعات سے پرہیز کر۔ اور خالص مؤحد اور یگانہ ہو کر زندگی بسر کر۔"

—— ۷ ——

رَب باجھ فرید نوں آس نہیں ، ایہا عمر سبھو ہک پاس نہیں

کہیں نال نہ چاڑھے توڑ زمانہ

حلِّ لغات: پاس، پہر۔ گھڑی بھر۔ توڑ نہ چاڑھے، آخر تک ساتھ نہیں دیتا۔

ترجمہ:۔" فرید کو سوائے رب العزت کے کسی کا سہارا نہیں ہے۔ یہ ساری زندگی تو ایک پہر بھی معلوم نہیں ہوتی اور زمانے کا اعتبار نہیں۔ اِس نے آج تک کسی سے وفا نہیں کی!"

۱۵۴

ایک عاشقِ رسُول مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد جب دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ کرتا ہے۔ تو اس وقت اس کے جذب و شوق کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ کیف و مستی میں کبھی حضُور علیہ السلام پر درُود و سلام پڑھتا ہے۔ اور کبھی نعتیہ اشعار کی صورت میں اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے چنانچہ جب خواجہ صاحبؒ کا قافلہ مدینہ طیّبہ کے قریب پہنچا تو یہ اشعار بے اختیار زبانِ مبارک پر آگئے ۱۹۴۸ء میں جب خاکسار کی بس مدینہ عالیہ کے قریب پہنچی اور ڈرائیور نے پکار کر کہا۔ اے عاشقانِ رسُولؐ مبارک ہو، وہ دیکھو روضۂ رسُولؐ کی بتّیاں نظر آ رہی ہیں تو فرطِ شوق سے آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور کھڑکی سے سر نکال کر روضۂ اقدس کے جھلملاتے ہوئے قمقمے دیکھے تو انتہائی سوز و گداز سے خواجہ صاحبؒ کی یہی کافی گنگنانی شروع کی۔ جنہیں روضۂ رسُولؐ کی زیارت کا شرف نصیب ہُوا ہے آنکھیں بند کر کے یوں تصوّر کریں کہ وہ مدینۂ عالیہ کے مضافات میں پہنچ چکے ہیں۔ پھر یہ اشعار زیرِ لب مزے لے لے کر گنگنائیں تو پھر دیکھیے کہ قلب و دماغ پر کیا گزرتی ہے۔

تھیواں صدقے صدقے، آیا شہر مدینہ

ترجمہ:۔" قربان ہو جاؤں۔ مدینہ طیّبہ آگیا!"

— ۲ —

سُکھ دی سیج سُہایم، گیا ڈُکھڑا دیرینہ

حلّ لغات: سیج سُہایم، مجھے سیج سُہانے کا موقعہ ملا۔ گیا ڈُکھڑا، دُکھ ٹل گیا۔

ترجمہ:۔ "عمرِ رفتہ کا دُکھ درد رخصت ہُوا۔ اور مدنی آقا کے طفیل آرام و آسائش اور سکون و اطمینان کی سیج سُہانے کا شرف نصیب ہُوا۔"

— ۳ —

ناں رو دِلڑی لُٹڑی، نہ ڈُکھ سُنجڑا سینہ

حلّ لغات، لُٹڑی، لُٹی ہوئی۔ سُنجڑا، ویران۔

ترجمہ:۔ "اے لٹی ہوئی دلڑی نہ رو، اور اے ویران سینے غم نہ کر!"

— ۴ —

سِجھ سونے دا اُبھریا، ڈِٹھڑا نیک مہینہ

حلّ لغات: سِجھ، سورج۔ اُبھریا، طلوع ہُوا۔ ڈِٹھڑا، دیکھا گیا۔

ترجمہ:۔ سونے کا سُورج طلوع ہُوا۔ اور نیک مہینہ ہزاروں خوشیوں اور مسرّتوں کو جلوہ میں لئے ہوئے آپہنچا!"

— ۵ —

حرم معلّٰی روشن، ہے نوری آئینہ

حلّ لغات، حرم معلّٰی، دربارِ نبوّت۔

ترجمہ:۔" حرم معلّٰی جگ مگ جگ مگ کر رہا ہے۔ اور انوار و تجلّیات کا بحرِ بیکراں یہاں ہر وقت موجزن دکھائی دیتا ہے!"

— ۶ —

عرب دی ساری دھرتی، سوہنی صاف نگینہ

ترجمہ:۔" عرب شریف کی تمام سرزمین نگینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے!"

— ۷ —

ملسی جیہڑا رکھسی، صدق ثبوت یقینہ

حلّ لغات: یقینہ، یقین۔ اعتماد۔

ترجمہ:۔" جو شخص آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کامل رکھتا ہے اور آپ کی محبت کا دم بھرتا ہے وہ یقیناً آپ کی زیارت سے مشرف ہوگا!"

— ۸ —

تھیا شیطان پسیلہ، مرگیا نفس کمینہ

حلّ لغات: پسیلہ تھیا، دُور ہوا۔

ترجمہ:۔" شیطان مردود دفع ہوگیا اور نفس امّارہ بھی مرگیا۔ اب دل میں سوائے مدنی محبوب کی محبّت کے اور کوئی خیال نہیں رہا!"

—— ۹ ——

خبر فرید سُنیٹوسے، ہلسوں شب آدینہ

حلّ لغات: سُنیٹوسے، ہم نے سُنا۔ شب آدینہ، شب جمعہ

ترجمہ: "اے فرید! خبر گرم ہے کہ شب جمعہ کو روضۂ اطہر کی زیارت نصیب ہوگی!"

(۱۵۵)

حضرت خواجہ صاحبؒ کا خانوادہ عرصۂ ہائے دراز سے "وجودی مسلک" کا علمبردار چلا آیا ہے۔ اس لئے یہ مشرب نسلی طور پر تواتر سے ملتا آیا ہے۔ توحید وجودی ان کے شعور اور لاشعور میں رچی بسی ہے اس لئے حضور جب بھی اس موضوع پر قلم اُٹھاتے ہیں تو حضور کو ذاتِ واحد کے سوا اور کسی کا وہم تک نہیں گزرتا۔ کثرت میں اُسی ایک کا جلوہ دیکھتے ہیں۔ حُسنِ ازل کی کوئی مخصوص صُورت نہیں وہ بے صُورت ہے۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ پھر بھی جب کبھی وہ اپنے حُسن کی جھلک دکھانے کے لئے حجاب اُٹھاتا ہے، تو عجیب مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ حضرت سچل سرمستؒ، جذب و جلال میں آتے ہیں تو اس طرح گنگناتے ہیں۔

اکھیاں کھول تماشا دیکھیں — صاحب صورت ساری ہے
ایڈوں اوڈوں اوئی دلبر — چوُں طرفوں چودھاری ہے
کتھے بُلبل کتھے گُل گُل — کتھے باغ بہاری ہے
کتھے مومن کتھے کافر — کتھے آپ پساری ہے
کتھے سُنّی کتھے شیعہ — کتھے سُرت سچاری ہے

کِتھ معشوق تے کِتھے عاشق   کِتھے ناز نظاری ہے
کِتھ اناحق دادم ہے مرینّدا   کِتھے زیادہ زاری ہے
اوئی گاوے اوئی وجاوے   اوئی سُنکھ سکھاری ہے
اوئی ناچ نچیندا ناچو   اوئی کھیل کھلاری ہے
اوئی خاک مَلیندا مُنہ کوں   اوئی عطر عطاری ہے
اوئی لڑدا، اوئی بھِڑدا   اوئی او صُلحاری ہے
آپے گھوٹ تے جنج دی آپے   آپے اوسر ناری ہے

سچّل اوئی سچ ہے بولیندا
اوئی سبد سنواری ہے[۱]

حضرت بلھے شاہؒ صاحب بھی اسی جذبے سے سرشار ہو کر فرماتے ہیں ؎

اولیا[۲] منصور کہاوے   رمز اناالحق آپ بتاوے
آپے[۳] آپ نوں سُولی چڑھاوے   تے کول کھلو کے ہسدا نی

بلھے[۴] رمزاں دَسدا نی ڈھولن ماہی
رییم دے اوہلے وسدا نی ڈھولن ماہی

---

[۱] آنکھیں کھول کر غور سے مظاہرِ قدرت کا جلوہ دیکھو۔ ہر جگہ وہی خود جلوہ فرما ہے۔ اِدھر اُدھر، بلبل ہو یا گُل، مومن ہو یا کافر شیعہ ہو یا سُنّی، معشوق ہو یا عاشق، ہر میں وہی خود بس رہا ہے۔ آپ ہی انا الحق کہتا ہے۔ آپ ہی رقص کرتا کراتا اور دُنیا جہان کو تماشے دکھاتا ہے۔ وہی گاتا ہے، ـــــــ وہی بجاتا ہے۔ کبھی مُنہ کو خاک آلود کر لیتا ہے، کبھی عطر لگا کر بنتا اور سنورتا ہے۔ کبھی لڑتا جھگڑتا ہے، کبھی صلح کراتا ہے۔ آپ ہی دولھا آپ ہی برات اور آپ ہی عروس ہے۔ اے سچلؔ! یہ سب اُس کے مظاہر ہیں وہی سچّا اور اس کی ہر بات صداقت آلود ہوتی ہے۔ [۲] کبھی وہ منصور ولی کہلاتا ہے اور انا الحق کی رمز بتاتا ہے [۳] میرا محبوب اپنے آپ کو خود سولی پر چڑھاتا ہے اور پھر نزدیک کھڑا ہو کر ہنستا بھی ہے [۴] میرا محبوب بہت سے اسرار و رموز بتاتا ہے اور میم کے پردے میں رہتا ہے۔

حضرت خواجہ صاحبؒ بھی اسی نظریے اور مسلک پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن حضورؒ نے شریعتِ مطہرہ کا ہمیشہ لحاظ رکھا۔ اور توحید و معرفت کے ان اسرار کو عوام کے سامنے بیان کرنے سے احتراز فرمایا۔ اس میں حضور اس قدر محتاط تھے کہ لوائح شریف کا درس اپنے خواص کو الگ الگ دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ علوم باطن سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں ان پر کسی کو گواہ بنانا نہیں چاہتا۔ حضرت نازک کریم علیہ الرحمۃ کے خلیفۂ اعظم حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ نور احمد صاحب علیہ الرحمۃ (فرید آباد شریف) اپنے خاص الخاص مریدوں کو اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ شریعت اور طریقت میں کوئی فرق نہیں۔ شریعت بادام کی مانند ہے اور طریقت اس کا مغز ہے۔ پھر اپنا رومال ہاتھ میں لے کر فرماتے کہ بظاہر یہ کپڑا ہے۔ ہم سب اسے کپڑا ہی کہیں گے۔ لیکن حقیقت اس کی کپاس ہے۔ اسے کپاس جانو مگر کپاس نہ کہو۔ اگر کہو گے تو دُنیا ہنسے گی کہنا کپڑا ہی پڑے گا۔ اس لئے خداوند عزّ و جلّ کا اپنا مقام ہے۔ اور حضرت موسیٰؑ، عیسیٰؑ و یحییٰ علیہم السّلام کا اپنا ع گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی!

لیکن کثرت سے دھوکا نہ کھاؤ۔ ان سب کے پس پردہ ان سب کا سرچشمہ ذاتِ مطلق ہی ہے۔ اس کافی میں خواجہ صاحبؒ نے اسی مسلک کی وضاحت کی ہے، اور ارشاد فرمایا ہے کہ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ❊ من اندازِ قدرت را می شناسم

۱

ہے عشق دا جلوہ ہر ہر جا سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

خود عاشق خود معشوق بَنیا سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

حلِّ لغات: سُبحان اللہ، کلمہ تعجب و کلمہ عظمت۔

ترجمہ:۔" ہر جگہ عشق جلوہ گر ہے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے۔ خود ہی عاشق اور خود ہی معشوق ہے۔ سبحان اللہ عشق حقیقی کی کیا شان ہے۔ یعنی اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے۔"

—— ۲ ——

خود بلبل تے پروانہ ہے　　　گُل، شمع اُتے پروانہ ہے

تھی چاند چکور توں موہ لیا　　　سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

حلِّ لغات: بلبل، پروانہ اور چکور عشاق کی صف میں شمار ہوتے ہیں۔ گُل، شمع اور چاند کو معشوق قرار دیا گیا ہے۔

ترجمہ:۔"حسنِ قدیم خود ہی بلبل اور پروانہ ہے۔ خود ہی گل اور شمع پر مفتون ہے اور خود ہی چاند بن کر چکور کو اپنے اوپر والہ و شیدا بنا لیا۔ سُبحان اللہ!"

—— ۳ ——

کدّیں مُوسیٰ تھی میقات چڑھے　　　وَل وعظ کرے توریت پڑھے

کدّیں عیسیٰؑ، یحییٰؑ، زکریاؑ　　　سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

حلِّ لغات: حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یحییٰ، حضرت زکریا علیہم السلام یہ چاروں جلیل القدر انبیاء کے اسمائے گرامی ہیں۔ میقات، کوہِ طور کی وہ چوٹی جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام مولائے قدوس سے کلام فرماتے تھے۔ توریت، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا صحیفہ۔

ترجمہ:۔"کبھی موسیٰ علیہ السّلام کی صورت میں میقات پر پہنچتا ہے۔ اور کبھی خود توریت کا وعظ

کرتے ہوئے نظر آتا ہے۔ اور کبھی حضرت عیسیٰ، یحییٰ اور زکریا علیہم السلام میں ہی اس کی ذات جلوہ آرا رہتی ہے!"

—۴—

کتھے شاد، کتھے دِل تنگ ڈِسے
کتھے صُلح ڈِسے، کتھے جنگ ڈِسے

تھیا شان جلال جمال دا
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ!

حلِّ لغات: جلال و جمال، صفاتِ ایزدی میں جلال اور جمال کی دو کیفیتیں ہیں۔ اسماء الٰہی، حروفِ تہجّی، بلکہ تمام مناظر اور حالاتِ عالم میں جلال اور جمال کی صفات کارفرما ہیں۔

ترجمہ:۔ "کہیں وہ خوش و خرّم نظر آتا ہے کہیں اُداس اور ملال دکھائی دیتا ہے۔ کہیں اس کی ذات آمادۂ جنگ نظر آتی ہے اور کہیں "الصلحُ خیر" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنا شانِ جمالی دکھاتا ہے سُبحان اللہ! اُس کی قدرتِ کاملہ کا کیا کہنا"

—۵—

کتھے رازِ اَنَاالحق فاش تھیا
کتھے سُبحانی دا وِرد پڑھیا

کتھے اِنّی عبدٌ رسُول کہیا
سُبحان اللہ، سُبحان اللہ!

حلِّ لغات: اَنَا الْحق، وہ کلمہ ہے جو مشہور صوفی منصور حلّاج کی زبان پر آیا۔ اور جس کی پاداش میں اُسے سُولی پر چڑھایا گیا۔ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ یعنی "سُبحان اللہ! میرا شان کتنا بلند ہے"۔ یہ جملہ بے اختیاری کی حالت میں حضرت

امام الاصفیا ربایزید بسطامیؒ نے اپنے عظیم مرتبہ کے متعلق فرمایا۔ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ وہ کلمہ مبارک ہے جو حضور پُر نُور نبیٔ کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے اقرارِ عبودیت وشانِ رسالت کے متعلق اُمّت کو تلقین فرمایا۔

ترجمہ: ”کہیں انا الحق کا راز فاش ہُوا۔ اور کہیں اُس نے سُبحانی ما اعظم شانی کا نعرہ لگایا کہیں اِنی عبدہٗ ورسولہٗ کا اعتراف کیا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے!“

—— ۶ ——

ہن ہستی دے نیرنگ عجب ہن حُسن ازل دے ڈھنگ عجب
بیرنگ بہر ہر رنگ عجب سُبحان اللہ، سُبحان اللہ!

حلِّ لغات: نیرنگ، نئے نئے رنگ، تماشے، ڈھنگ، طریقے، طرز۔

ترجمہ: ”ہستئ مطلق کے جلوے اور نظارے خوب ہیں۔ اور حُسنِ ازل کے طور طریقے اور انداز بھی عجیب ہیں۔ ذاتِ باری تعالیٰ ہر رنگ سے پاک اور ہر رنگ (صورت) میں جلوہ بار ہے۔ سُبحان اللہ والعظمۃ للہ!“

—— ۷ ——

ہے محض مقام تحیّر دا بُھڑ حیلہ درک و تفکّر دا
ہن ڈگھڑے ڈیہہ ڈوں ہتھ نہ پا سُبحان اللہ، سُبحان اللہ!

حلّ لغات: تحیّر، حیرانی۔ مقامِ حیرت کی تشریح پہلے ہو چکی ہے۔ درک، ادراک۔ معلوم کرنا۔ ڈونگھڑے، گہرے تفکّر، سوچ۔ ڈیہہ، راستہ۔ ڈیہے، راستے۔ ہتھ نہ پا، نہ چھیڑ۔ دخل نہ دے۔

ترجمہ: "یہ راز (وحدت وجود) خالص تحیّر کا مقام ہے۔ غور و فکر سے کام نہ لے اور اس دشوار گزار وادی میں قدم نہ رکھ۔ کیونکہ سوائے عارف کامل کے کوئی اس راز کی کنہ کو نہیں پا سکتا"

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

— ۸ —

تقدیس کتھاں تنزیہہ کتھاں — تقیید اتے تشبیہہ کتھاں
ہے حیرت سِکھ تسلیم و رضا — سبحان اللہ، سبحان اللہ!

حلّ لغات: تقدیس، پاکیزگی۔ تنزیہہ، آلائش سے دور رہنا۔ تقیید، مقید بالذات۔ تعینِ وجود۔ تشبیہہ، دیگر اشیا میں مظہرِ جمال۔ تسلیم و رضا، بغیر تقیید و توجیہہ کے ماننا۔

ترجمہ: "کہیں ذاتِ باری تعالیٰ پاک اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ اور کہیں مقیّد بالذات کے رنگ میں جلوہ نما ہے۔ کسی جگہ دوسری تمام تصوّرات انسانی سے اس کی قدرت جلوہ گر ہے لیکن وہ کیا ہے اور کیسا ہے۔ اس میں غور و فکر کرنا چھوڑ دے۔ یہ تیرے فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔ صرف تسلیم و رضا کو سیکھ اور اسی روش کو اختیار کر۔ یعنی ایمان بالیقین لانا ہی تیرے لئے کافی ہے!"

— ۹ —

تھئی عمر تلف برباد سبھو　　ہیہات سبھو فریاد سبھو

مر مر دے تئیں نہ پیوم سما　　سُبحان اللہ، سُبحان اللہ!

حلِّ لغات: تلف، ضائع۔ نہ پیوم سما، خبر نہ ہوئی

ترجمہ:۔ "تمام عمر گراں مایہ تباہ اور برباد ہو گئی۔ افسوس صد افسوس! تادمِ آخر اس کی شانِ ربوبیت کی حقیقت کا کچھ پتہ نہ چل سکا!"

— ۱۰ —

ہے پیت فرید دی ریت عجب　　ہے درد تے سوز دی گیت عجب

سُݨ سمجھو سارے اہلِ صفا　　سُبحان اللہ، سُبحان اللہ!

حلِّ لغات: پیت، محبّت۔ عشق۔

ترجمہ:۔ "اے اہلِ صفا و اے اربابِ وفا، سُنو! اور سمجھو کہ فرید کے عشق کے طور طریقے عجیب ہیں، سوز اور درد کے راگ بھی عجیب ہیں!"

۱۵۶

اس کافی میں حضرت خواجہ صاحبؒ نے مکہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا ہے۔ پہلے چھ بند مکہ مکرّمہ سے متعلق ہیں۔ اور آخری چار بند مدینہ منوّرہ کے فضائل اور مناقب میں ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

—— ۱ ——

آپہونتم جیندیں مکّے اینہیں شہر مُبارک بکّے

حلِ لغات: شہر مبارک، برکت والا شہر۔ بکّہ، قرآن مجید میں مکّہ مکرّمہ کا نام بکّہ بھی آیا ہے۔

ترجمہ:۔ "الحمد للہ! جیتے جی میں مکہ مکرّمہ میں آپہونچا ہوں۔ اُس بابرکت شہر میں آگیا ہوں جسے قرآن مجید میں بکّہ سے موسوم کیا گیا ہے۔"

—— ۲ ——

واہ دیس عرب دیاں چالیں خوش طرحیں خوب نھالیں
گیاں وسر وطن دیاں گالھیں کیا خویش قبیلے سکّے

حلِ لغات: خویش، قبیلے، سکّے، یہ تینوں الفاظ رشتہ داروں کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ کنبہ اور خاندان کے لوگ یعنی رشتہ دار وغیرہ مراد ہیں۔

ترجمہ:۔ "سبحان اللہ! ملک عرب کی چال ڈھال لوگوں کی وضع قطع اور سیرت و خصلت کتنی پسندیدہ ہے۔ یہاں کے قدسی ماحول میں آ کر وطن کی تمام باتیں، یہاں تک کہ خویش قبائل اور اعزّا و اقارب تک سب بھول چکے ہیں!"

—۳—

ہے لذّت وادھو وادھی ہے ہر دَم ڈُوڑی شادی

ہر ویہلے تانگھ زیادی کئی ہارے تے کئی تھکّے

حلِّ لغات: ڈُوڑی، دگنی۔ ہر ویہلے، ہر دم۔ وادھو وادھی، بیش از بیش

ترجمہ:۔ "ہر وقت بیش از بیش مزہ آ رہا ہے، ہر دم دُگنی مسرّت و شادمانی ہے اور ہر لحظہ تجلّیات نُور کا انتظار ترقی پر ہے۔ اس صبر آزما کیف و انتظار میں کئی ہمّت ہار چکے ہیں، کئی تھک گئے ہیں!"

—۴—

ہن پتھر سیجھ پھُلاں دی ہے دُھوڑی تُول گُلاں دی

شب بادِ صبا مَن بھاندی تا صُبح جھَلیندی پکّھے!

حلِّ لغات: دُھوڑی، گرد و غبار۔ گُلاں دی، گلاب کے پھولوں کی۔ مَن بھاندی، دل کو بھانے والی۔ پکّھے، پنکھے۔ تُول، دولائی۔ لحاف۔ جھَلیندی، ہلاتی ہے۔

ترجمہ:۔ اس پاک سرزمین کے پتھر پھُولوں کی سیج کے مانند ہیں۔ اور یہاں کا گرد و غبار بھی گلہائے

گلاب کی دو لائی کا مزہ دیتا ہے۔ رات کو جو حیات بخش ہوا چلتی ہے، وہ انتہائی دلفزا ہوتی ہے۔ اور صبح تک حاجیوں کو پنکھے کرتی رہتی ہے!"

—— ۵ ——

انگور ہزار متیرن — خربوزے، پنڈ کثیرن
رُمّاں صغیر کبیرن — چُن ڈانے ماروں پھکّے

حلّ لغات: متیرے، تربوز۔ رُمّاں، انار۔ پنڈ، کھجور۔ کبیرن، بڑے ہیں۔ ماروں پھکّے، پھانکیں۔

ترجمہ:" اگرچہ رب العزت نے اس سرزمین کو وادئ غیر ذی زرع سے موسوم کیا ہے۔ بلاشبہ مکّہ مکرّمہ کے گردو پیش یا تو خشک پہاڑ ہیں یا پھر حدِ نظر تک ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ اس کے باوجود مارکیٹ میں پھل پھول اتنی کثرت سے نظر آتے ہیں کہ حیرانی ہوتی ہے۔ انگوروں کے ہزاروں گچھے اور لاتعداد تربوز دکھائی دیتے ہیں۔ خربوزوں اور کھجوروں کا تو کوئی حساب ہی نہیں۔ چھوٹے بڑے انار بھی بکثرت ہیں۔ جن کے دانے ہم چُن چُن کر پھانک رہے ہیں!"

—— ۶ ——

ہے مُلک مقدّس نُوری — ہے جنّت حُور قصُوری
بن عاشق پاک حضُوری — بیا کون قدم اِتھ رکھّے

حلّ لغات: بن، بغیر۔ بیا، اور۔ اِتھ، یہاں۔

ترجمہ :۔ "یہ مقدس نوری ملک ہے اور حور و قصور سے بھری ہوئی سرزمین ہے سوائے پاک سرشت حضوری عشاق کے یہاں اور کون قدم رکھ سکتا ہے !"

مکہ مکرمہ میں صرف مسلمان ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ اسی لئے فرمایا ؎

بن عاشق پاک حضوری　　　بیا کون قدم اِتھ رکھے

—— ۷ ——

مکہ مکرمہ کے بعد اب مدینہ منورہ کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں :۔

وَ رَج ڈِٹھم مدینہ عالی　　　جِتھ کون و مکان دا والی

ہے دھرتی عیبوں خالی　　　پیا نُور رسالت چھکے

حلِ لغات : کون و مکان، دُنیا و مافیہا۔ چھکّے، سجتا ہے۔

ترجمہ :۔ "میں نے مدینہ طیبہ کی بھی جا کر زیارت کی۔ جہاں کون و مکان کا والی محو استراحت ہے۔ یہ سرزمین ہر عیب سے پاک ہے اور اس پر آٹھوں پہر رسالت کے انوار و تجلیات نازل ہوتے رہتے ہیں !"

—— ۸ ——

کیوں وِسرن یار دے ڈیرے　　　تھیاں اکھیاں رورو بیرے

دم جیندیں کرسوں پھیرے　　　یا لڈ ہِسوں آ پکے !

حلِّ لغات: وِسرن، بھُولیں۔ تھیاں، ہوگئیں۔ بیرے، گوشت کے سُرخ لوتھڑے۔ دَم جیندیں، اگر زندگی رہی۔ کرسوں، کریں گے۔ لَنڈھ ہُسوں آپکّے، مستقل طور پر وطن سے کوچ کرکے یہاں آکر سکونت اختیار کریں گے۔

ترجمہ:۔ "محبوب کے ٹھکانے کیسے بھول سکتے ہیں۔ بلکہ اُن کے لئے تو رو رو کر ہماری آنکھیں گوشت کے سُرخ لوتھڑے کی مانند ہو چکی ہیں۔ زندگی رہی تو بار بار یہاں آئیں گے یا پھر وطن سے ساز و سامان اُٹھا یہاں مستقل طور پر آباد ہو جائیں گے!"

—— ۹ ——

اکھ وَل وَل بارڈوں تکّے ۔۔۔ توڑے لگدے دھکّے دَھکّے

دِل دَردوں لذّت چکّھے ۔۔۔ تَن آگ محبّت بَکّھے

حلِّ لغات: دَھکّے، ہچکولے۔ تکّے، دیکھتی ہے۔ بَکّھے، روشن ہے

ترجمہ:۔ "اگرچہ سفر کی گھما گھمی میں دھکّے بھی لگتے ہیں۔ اور چوٹیں بھی آتی ہیں۔ تاہم نگاہیں رہ رہ کر روضۂ رسُول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان ہوتی جا رہی ہیں۔ بدن میں محبّت کی آگ روشن ہے۔ اور دل اس لذّت افزا درد سے لطف اندوز ہو رہا ہے!"

—— ۱۰ ——

کرے کون فریدؔ دی کاری ۔۔۔ ہے بخت شدید آزاری

دِل سوزوں بھُج بھُج پکّے! ۔۔۔ تھئے تُنلے نالے جاری

حلِ لغات: تُنلے، جمع تُنلا۔ گوشۂ چشم۔ نالے، نہریں۔ بھج بھج، بھُن بھُن کر۔

ترجمہ:۔ "فریدؔ محبّت کا سخت درد رسیدہ ہے۔ بغیر محبوب اس کی اور کون چارہ گری کرے گوشہ ہائے چشم سے خون کے نالے بہہ رہے ہیں اور دل تپشِ محبت میں بھُن بھُن کر پک رہا ہے۔"

۱۵۷

— ۱ —

آپے بار محبّت چایم ڑی
وَنج آپ کوں آپ اَڑایم ڑی

حلِ لغات: آپے، خود بخود۔ چایم، میں نے اُٹھایا۔ وَنج اَڑایم، میں نے اپنے آپ کو پھنسایا۔ ڑی، اُڑی کا مخفف ہے "ارے او" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ "اری سہیلی! بات یہ ہے کہ میں نے بارِ محبّت از خود اٹھایا ہے۔ اور خود ہی اپنے آپ کو پھنسا لیا ہے!"

قرآن مجید میں اللہ کریم فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ بارِ امانت آسمانوں اور زمینوں کو پیش کرنا چاہا۔ مگر اُنہوں نے اپنی عاجزی اور کمزوری کا اظہار کیا اور اس بارِ عظیم سے اپنا دامن چھوڑا لیا۔ مگر حضرت انسان نے خوشی خوشی اِس بار کو اپنے سر لے لیا۔ اور جب انسان یہ بارِ امانت اُٹھا چکا تو اس کے نتائج پر غور کرنے سے اُس نے اندازہ لگایا کہ میں نے بڑی غلطی کی ہے مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ بقول حافظؒ شیرازی ؎

کہ عشق آساں نمود اوّل ولے اُفتاد مشکلہا!

رہ رہ کر حضرت انسان کو اپنی سادہ لوحی پر افسوس ہوتا ہے کہ اس نے جان بُوجھ کر اتنا بڑا بوجھ اپنے سر پر کیوں اُٹھا لیا ہے۔ اور اپنے آپ کو عشق کی پُرخار وادی میں کیوں جا پھنسایا ہے۔

—۲—

سَب ڈُکھاں سُولاں دی تات ملیُم ٭ غم دَرد اندوہ بَرات ملیُم

بھیڑے ڈُکھڑیں مار مُنجھایُم اڑی

حلِّ لغات: تات، خلعت۔ برات، عطیہ انعام۔ ملیُم، مجھے ملا

ترجمہ:۔ "بارِ محبت اُٹھانے کے سلسلے میں سارے دُکھ اور درد مجھے خلعت کے طور پر اور غم واندوہ انعام میں ملے۔ اری میری سہیلی میں تجھے کیا بتاؤں۔ ان صبر آزما مصائب اور آلام نے تو مجھے ختم ہی کر ڈالا ہے!"

"امانتِ عشق" کی تفویض عالمِ ارواح میں ہوئی تھی۔ عالمِ اجسام میں جب رُوح اور جسم کو آپس میں مُتزوّج کیا گیا، تو غم واندوہ اور درد و مصائب اُسے تحفہ کے طور پر دیئے گئے۔

—۳—

سوہناں ہوت پُنّل چھڈ کیچ گیا ٭ گَل سوز فراق دا پیچ پیا

جو لکھیا بَڑے پایُم اڑی

حلِّ لغات: سوہناں، خوبصورت۔ پُنّل، پنُوں خاں۔ کیچ، پنوں خاں کا وطن۔ گَل، گلا۔ پیچ پیا، طوق کی طرح

ڈال لیا۔ لکھیا، نوشتۂ تقدیر۔ پلڑے پایم ڑی، اپنے پلّے میں ڈال لیا ہے۔

ترجمہ :۔ "حسن و جمال کا پیکر، جمیں خان پُنل مجھے چھوڑ کر کیچ چلا گیا۔ جس سے میرے گلے میں سوز اور فراق کا طوق پڑ گیا اور جو نوشتۂ تقدیر تھا۔ میں نے اُسے اپنے پلّے میں ڈال لیا ہے"

حُسنِ ازل نے اپنے آپ کو عالمِ مجاز میں پردۂ صفات سے نُورِ یثرب میں ظاہر فرمادیا۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللہ والخلق من نوری روحانیت انسانی مائل بہ صفات تھی۔ اس نے جوں ہی نُورِ یثربی میں حُسنِ ازل کی جھلک دیکھی بے اختیار اُس پر مائل ہوگئی۔ اگرچہ ادبی حیثیت سے حضرتِ علمار نے ذات رسالتمآب روحی فداہ کو رانجھا۔ پُنل اور مہینوال جیسے محبوبانِ دہر سے تشبیہہ دینے سے منع کیا ہے مگر جب حضرت انسان پر جذباتی کیفیت طاری ہوتی ہے تو وہ ان پابندیوں سے ورا الورا چلا جاتا ہے۔ گویا پنل اور کیچ تلمیح در تلمیح ہے۔ حُسنِ ازل کو پہلے نُورِ یثربی سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اور پھر نُورِ یثربی کو پُنل سے اسی طرح کیچ سے مراد مدینہ طیبّہ ہے۔

جب سالک پر واردات کا انقباض ہوجاتا ہے تو بحالتِ پریشانی وہ محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کا محبوب اس سے جدا ہو گیا ہے۔ اور پھر وہ اسے ان تلمیحات میں پیش کرتا ہے جو قوم میں مرّوج ہوتی ہیں۔

حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرا مدنی پیا مجھے چھوڑ کر مدینہ طیبّہ کو چلا گیا ہے جس سے میں فراق اور سوز و گداز کی بھٹی میں جل رہا ہوں۔ اور امانت الٰہی کے اُٹھانے سے آفات و مصائب جو میرے نوشتہ میں لکھ دی گئی تھیں۔ میں نے برضا و رغبت انہیں اپنے دامن میں ڈال لیا ہے ؎

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

۴

ڈُکھا تھل مارُو آپیش گیا ۔ دِل جان جگر تن ریش تھیا

تتی عِشق اوَلڑا لائیم ڑی

حلّ لغات : تھَل ، بے آب وگیاہ صحرا۔ مارُو ، بھیانک۔ ریش ، زخمی۔ تتی ، سوختہ جگر۔ اوَلڑا ، انوکھا۔ پیچیدہ لائیم ڑی ، میں نے لگا لیا ہے۔

ترجمہ :۔ "محبوب خان پنّل مجھے چھوڑ کر چلا گیا — تو میں اس کی تلاش میں نکلی۔ اور اُسے ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ایک ایسے بے آب وگیاہ صحرا میں جا پھنسی، جہاں سے کوئی آدم زاد زندہ بچ کر نہیں نکل سکتا۔ دِل جان و جگر اور بدن سب زخمی اور زار و نزار ہو گئے۔ اے ہے مجھ سوختہ جگر نے انوکھا عشق لگا لیا ہے!"

بند ۳ میں خان پنّل کے کیچ چلے جانے کا ذکر ہوا ہے۔ اب سسّی کے مصائب و آلام کا ذکر ہوتا ہے کہ کس طرح وہ اِس مہلک صحرا میں اپنے محبوب کی جستجو اور تلاش میں صبر آزما مراحل سے دوچار ہوئی۔ خواجہ صاحب نے سسّی اور پنّوں کے پردے میں اپنی قلبی کیفیات کو بیان کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ممکنات میں جب وہ محبوبِ ازل مجھے اس طرح کس مپرسی کے عالم میں چھوڑ کر چلا گیا تو مجھے اس کی طلب میں مختلف حوادث اور جانکاہ واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔ کہیں عالم تحیّر میں خنّاس کی چیرہ دستیوں نے مفروط العقل کرنے کی کوششیں کیں۔ کہیں عالم سکر میں "عدو مبین" نے اپنے شعبدات سے بھٹکانا چاہا۔ اِن پیہم تردّدات نے میرے جسم کو اور بھی لاغر کر دیا ہے۔ اِن حالات سے دوچار ہونے پر حضرت خواجہ صاحب اپنے قلبی جذبات سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ عجیب مصیبت مول لے لی ہے۔

—— ۵ ——

مُہنجا یار پُنل گیا کیچ رُٹھا ٭ سر ظُلمی نینہہ جو مینہ وُٹھا

رب ایڑھے بار سہایم ڑی

حلِّ لغات: مُہنجا، (سندھی) میرا۔ رُٹھا، روٹھ گیا۔ نینہہ، عشق و محبّت جو، (سندھی) کا۔ وُٹھا، برسا۔ ایڑھے، اس طرح کے۔ ایسے۔

ترجمہ:۔ "میرا پُنل روٹھ کر کیچ کو چلا گیا۔ اور جفا کارِ عشق نے مجھ پر موسلا دھار بارش کی طرح ہجر و فراق کے تیر برسانے شروع کر دیئے۔ پروردگارِ عالم نے ایسے بارہائے گراں مجھ پر ڈالے جو مجھے برداشت کرنا پڑے۔"

خواجہ صاحب منزلِ انقباض کی کیفیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محبوب کی بے نیازی سے بارانِ محبّت نے اتنی شدید آزمائشوں سے دوچار کیا کہ میں بلبلا اُٹھا۔ لیکن چونکہ میں نے اس ابتلا کو خود دعوت دی تھی۔ اِس لیے مجھے چار و ناچار یہ سنگین بوجھ اُٹھانا ہی پڑے۔

—— ۶ ——

ہِک وار فرید نُوں یار ملے ٭ ہِروں پنڈ ہجر دا بار ٹلے

جیندے کارݨ عمر گنوایم ڑی

حلِّ لغات: نُوں، (پنجابی) کو۔ پنڈ، بوجھ۔ ٹلے، ٹل جائے۔ کارݨ، واسطے۔ گنوایم، میں نے ضائع کی۔

ترجمہ:۔ "ایک بار فرید کو وہ محبوب ملے جس کی خاطر اس نے اپنی ساری عمر ضائع کر دی تاکہ ہجر و فراق کا وہ بارِ گراں جو اس نے اپنے سر پر اُٹھا رکھا ہے اس سے ٹل جائے۔"

سالکین کی تمام زندگی انتظار میں گزرتی ہے اور وہ موت کو وصال سے تعبیر کرتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْب یعنی موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتی ہے۔ بلاشبہ اہل اللہ کی موت ان کا یقینی وصال ہوتا ہے۔ اِسی لئے خواجہ صاحب ایک مقام پر فرماتے ہیں

"آوے موت نہ ہٹیندا امیلہ"

یعنی اَب تو موت ہی آجائے۔ کیونکہ اس کے بغیر وصال کی اور کوئی صُورت ہی نظر نہیں آتی۔ مولانا جامیؒ نے بھی اسی مضمون کو دوہرایا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

گفتند روزِ وصل تو روزِ قیامت است ٭ ما منتظر ہمیشہ بروزِ قیامت ایم

الغرض زندگی انسان کو محض اِس لئے ملی ہے کہ وہ وصالِ یار کا منتظر رہے۔ اِس لئے رُوح جب تک حضرتِ انسان کے جسدِ خاکی کے اندر مقید ہے وصال سے محروم ہے۔ جونہی قفسِ عنصری سے آزاد ہوئی وَصَلَ الْحَبِیْب اِلَی الْحَبِیب کی ہاتفی صدا سے فضائے آسمانی گونج اُٹھی۔ حضرت خواجہ صاحب انہی جذبات کے جوش سے بے اختیار پکار اُٹھتے ہیں کہ کاش ایک دفعہ وہ دِلرُبا مل جاتا جس کی آرزوئے وصل میں مَیں نے ساری عمر گزار دی ہے ؎ ہِک وار فرید نُوں یار ملے ٭ سِروں پَنڈ ہجر دا بار ٹلے

(۱۵۸)

یہ کافی اسلوبِ بیان، سلاستِ زبان اور طرزِ توجیہہ میں سرائیکی ادب کی شاہکار ہے۔ اور ہر محبّت بھرے دل کی آواز ؎

آیاں رُتاں مَن بھانوٹیاں لائیاں ہوِن تے کانوٹیاں
دِل تانگھ چاوے چانوٹیاں وَل رَس وَسوں ہِک وارے

فرماتے ہیں :۔

—۱—

آپے کِیتو ئی یار وے
کیوں تھئی کھڑیوں اُوزار وے

حلِّ لغات : کِیتو ئی ، تُونے کیا۔ اُوزار ، بیزار۔ وے ، حرفِ خطاب۔

ترجمہ :۔" اے محبُوب ! تُونے خود ہی تو مجھے اپنی محبّت کا شرف بخشا ہے۔ اَب کیوں بیزار ہو کر مُجھ سے کنارہ کش ہو گیا ہے !"

—۲—

اینویں نہ ہا لائق پُنّل کلھڑی دی وَل لدھڑونہ کَل
وَنج کیچ لایو عیش گَل مَیں گَل موئی وِچ بار وے

حلِّ لغات : کلھڑی ، اکیلی۔ لدھڑونہ کَل ، خبر تک نہ لی۔ گَل لایو ، گلے سے لگایا۔ گَل موئی ، گل کر مرگئی۔ بار ، جنگل۔ بیابان۔

ترجمہ :۔" اے پُنّل ! (محبُوب) تجھے یہ مناسب تھا۔ مجھ اکیلی کی تُونے پھر خبر تک نہ لی۔ اپنے وطن کیچ جا کر عیش و عشرت میں مصروف ہو گیا اور میں جنگلوں میں گل سڑ کر مرگئی !"

—— ۳ ——

دِلڑوں نہ سُنجڑی کوں چہیں   شرموں کُشرموں آہیں
شالا سدا توں خوش رہیں   اصلوں نہیں اے کار وے

حلّ لغات: دِلڑوں، دل سے۔ سُنجڑی، بدبخت۔ چہیں، چاہتا ہے۔ شرموں کُشرموں، ظاہری شرم وعار کے باعث۔ شالا، خدا کرے۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! یہ مجھے معلوم ہے کہ تو مجھ بدبخت کو دل سے نہیں چاہتا اور میرے پاس صرف ظاہرداری اور زمانہ سازی کے سبب آبیٹھتا ہے۔ یہ بات قطعاً مناسب نہیں۔ اچھا، خدا تجھے ہمیشہ خوش وخرّم رکھے!"

—— ۴ ——

جُڑ جُڑ لگی آ ساونڑیں   مُد مست مینہ وساونڑیں
موسم سُہاگ سُہانوڑیں   میں ہر ڈوہاگ دا بار وے

حلّ لغات: جُڑ جُڑ لگی، خوب لگی۔ جی بھر کر مینہ برسا۔ مُد، موسم۔ وساونڑیں، برسانے والی۔ ڈوہاگ، بدبختی۔

ترجمہ:۔ "برسات کا موسم خوب زوروں پر ہے۔ اور مینہ کُھل کر برس رہا ہے۔ بارانِ رحمت کا کیف و سُرور، سہاگ کا زمانہ اور لطف اندوز ہونے کے پُرمسرت ایام ہیں۔ اِدھر صرف میں ایک بدبخت حرماں نصیبی کا شکار ہوں اور دُنیا کے تمام مصائب و آلام میرے سر پہ آپڑے ہیں!"

— ۵ —

گئی مفت چیتر بہار وی　　سُرخی تے کجلہ دھار وی

مہندی تے ہار سنگار وی　　کر یاد قول قرار وے

حلّ لغات: وی، بھی۔

ترجمہ:۔ " بہار کی رونقیں مفت میں چلی گئیں۔ میری زیب و زینت، سُرخی اور کاجل، مہندی اور ہار سنگار سب ضائع گئے۔ اے محبوب! ذرا اپنے قول و اقرار تو یاد کر۔ کیا یہی ہونا چاہیے تھا، جو تُو نے کیا!"

— ٦ —

ماپیو تتی توں دُور ہے　　دُکھ دَرد قہر کلور ہے

سانوں باسبھو منظور ہے　　ہِک توں نہ تھی بیزار وے

حلّ لغات: تتی، سوختہ بخت۔ قہر کلور، غضب کا ظلم و ستم۔

ترجمہ:۔ " مجھ سوختہ بخت کے ماں باپ بہت دُور ہیں (ایسی حالت میں جبکہ کوئی غمخوار و غمگسار نہیں)، میں حرماں نصیب ہجر و فراق کے صبر آزما مصائب برداشت کر رہی ہوں (جو مجھ پر قہر و غضب بن کر آپڑے ہیں)، یہ سب کچھ بھی مجھے منظور و قبول ہے اے میرے سانولے محبوب! صرف یہی التجا ہے کہ ایک تُو مجھ سے بیزار نہ ہو!"

— ۷ —

آیاں رُتاں مَن بھانوٹیاں   لالیاں لِوِن تے کانوٹیاں
وَل تانگھ چاوے چانوٹیاں   وَل رَس وَسُوں ہک وار وے

حلِّ لغات: رُتاں، جمع رُت بمعنی موسم۔ لالیاں لِوِن، زغن۔ ایک چھوٹا سا پرندہ ہے۔ اس کے بولنے کو "لِوِن" کہتے ہیں۔ بہار کے موسم میں یہ پرندے اکٹھے ہو کر خوش آواز سے اظہارِ مسرت کرتے ہیں۔ کانوٹیاں، کاں کی تصغیر اور مونث ہے۔ کوّے کی مادہ "کانوٹی"۔ بہار کے موسم میں کوّے بھی مل کر خوشیاں مناتے ہیں۔ چاوے چانوٹیاں، (محاورہ ہے) دل کی اُمنگوں کو بھڑکائے۔ رَس وَسُوں، ہم مسرتوں کے ساتھ آباد رہیں۔ وار، ایک بار۔

ترجمہ:- "موسمِ بہار کا دلکش موسم آگیا۔ لالیاں اور کانوٹیاں خوشی میں پھڑ پھڑا کر نغمہ ہائے مسرت گا رہی ہیں۔ ایسے ماحول میں میرے دل کے جذبات برانگیختہ کیوں نہ ہوں ـــــ اے میرے دل کے مالک! آجا۔ تاکہ ایک بار پھر پُرمسرت زندگی بسر کریں۔ اور سکون و اطمینان کی آغوش میں دُنیا و مافیہا سے غافل ہو کر آباد رہو جائیں!"

— ۸ —

گیوں رُل مٹھڑا اڈھول وے   سارے بھلے ٹک ٹول وے
وِسرے اکول مخول وے   ڈُکھ سُول نا سیں تار وے

حلِّ لغات: مٹھڑا اڈھول، محبوب شیریں شمائل۔ ٹک ٹول، خوشی کی صحبتیں۔ اکول مخول، ہنسی مذاق۔ ناسیں تار، دیہ

محاورہ ہے) دریا ناک تک چڑھا ہُوا ہے۔ فارسی زبان میں بھی اسی طرح کا ایک محاورہ ہے "پُری از طعام تا بینیؔ" (سعدیؒ)

ترجمہ:۔ "اے محبوبِ خوش خصال! جب سے تُو مجھے اپنے ہجر و فراق میں آوارہ و پریشان حال چھوڑ گیا ہے۔ اُس وقت سے نہ مجھے عیش و عشرت کی فردوسی صحبتیں یاد رہی ہیں اور نہ ہی ہنسی مذاق کی رنگین مجلسوں کا تصوّر تک ذہن میں باقی ہے۔ اب تو دُکھ درد اِس قدر بڑھ چکے ہیں کہ میں ناک تک ان میں غرق ہوں!"

—— ۹ ——

دِل شِینہہ نِینہہ دے وات ہے ہیہات ڈِینہاں رات ہے

اے مُونہہ نہ ماندی بات ہے دِل ہِک لکھ آزار ہے

حلِّ لغات: شِینہہ، شیر۔ نِینہہ، عشق و محبّت۔ وات، مُنہ۔ مُونہہ نہ ماندی بات، محاورہ ہے۔ یعنی ایسی بات ہے جو مُنہ میں بھی نہیں سما سکتی۔ یعنی چھوٹا مُنہ بڑی بات۔

ترجمہ:۔ "دل عشق جیسے خُونخوار شیر کے مُنہ میں آگیا ہے۔ رات دن آہ و فغاں میں بسر ہوتے ہیں چھوٹا مُنہ بڑی بات یہ حقیقت ہے کہ اکیلا دل ہے اور مصائب و آلام لاکھوں ہیں!"

—— ۱۰ ——

قِسمت ہُٹھی دیاں گالھیاں مارُو نہ ہِیتاں پالیاں

ڈُے گیوم ٹلک نکالیاں گھر بار بَر، گھر بار وے

حلِّ لغات: پُھٹّی، اُلٹی کھوٹی۔ مارُو، یارِجفاکار۔ مُلک نکالی، شہربدر کرنا۔ بَر، ویران۔ بار، جنگل۔

ترجمہ: "اگر میرے محبوب نے محبت کا جواب محبت سے نہیں دیا اور وفا نہیں کی تو یہ میری کھوٹی قسمت کا قصور ہے۔ محبوبِ دل نواز مجھے وطن سے بے وطن کر گیا۔ اب تو میرا گھر ویران ہو چکا ہے اور لق و دق صحرا میرا گھر بنا ہوا ہے۔"

—۱۱—

دُکھ پیا پِڑی دے پیش ہے　　غم صُبح شام ہمیش ہے

دِل زخم زخمی ریش ہے　　توں بِن تھیوم لاچار وے

حَلِّ لغات: پِڑی، مصیبت زدہ، شکستہ حال۔ پیش پیا، سامنے آگیا۔ پیچھے پڑ گیا ہے۔ ریش، زخم۔ ناسُور۔ لاچار، صحیح لفظ ناچار ہے۔ مگر سرائیکی میں لاچار ہی مروّج ہے۔ یعنی بے چارہ۔ لاعلاج۔

ترجمہ: "اے یارِ دل نواز! تیرے بغیر میں بالکل بے بس اور لاچار ہو چکی ہوں۔ مصائب و آلام کے برداشت کرنے کی مجھ میں سکت نہیں رہی۔ لیل و نہار اسی رنج و غم میں کٹ رہے ہیں اور دل میں بے شمار ناسُور پڑ چکے ہیں!"

—۱۲—

بابل دی شفقت کُھٹ گئی　　ماما رمارتے ہُٹ گئی

بھینڑیں دی سنگت تُرٹ گئی　　ویرن دا نت تکرار ہے

حلّ لغات: بابل، باپ۔ گھٹ گئی، کم ہوگئی۔ مُک گئی، ختم ہوگئی۔ ہٹ گئی، تھک ہار گئی۔ ترُٹ گئی، ٹوٹ گئی۔ ویرنڑ، بھائی۔

ترجمہ:۔ "باپ کی محبت و اُلفت ختم ہوگئی۔ اور ماں بھی مار مار کر تھک گئی ہے۔ بہنوں نے ساتھ چھوڑ دیا ہے اور بھائی ہر وقت لڑتا جھگڑتا رہتا ہے۔ سارے گھر میں مجھ سوختہ بخت کا کوئی ہمدرد و غم گسار نہیں ہے!"

۱۳

جے تیئیں نہ ڈیکھاں وُل تیکوں — اصلوں نہ ٹک رہساں منڈھول

رکھسیں جے اتنی تانگھ توں — ہُنڑ پار نیلا پار وے

حلّ لغات: ٹک رہساں، ٹھہروں گی۔ منڈھول، ہرگز۔ پار نیلا پار وے، عام محاورہ ہے "نیلا پار وے" یعنی نیلا گھوڑا دریا کے پار پہنچ جائے۔ دلی مقصود حاصل ہوجائے۔ مراد بر آئے۔

ترجمہ:۔ "مجھے تو اس وقت تک ہرگز چین نہیں آئے گا جب تک دوبارہ تیرا دیدار نہ کروں گی اگر تم بھی اپنے دل میں اتنا ہی شوق اور انتظار پیدا کرو تو پھر بیڑا پار ہے!"

۱۴

ہنڑ ہٹ دی کوڑی پچ گئی — نیڑے کنوں دل رج گئی

ڈکھڑیں توں دلڑی بھج گئی — بس یار گیوسے ہار وے

حلِّ لغات: ہٹ، ضد۔ پُچ، عادت۔ فریب۔ دِل رَج گئی، جی بھر گیا۔

ترجمہ:۔ "اے دوست! غم والم سہتے سہتے اب طبیعت شکستہ ہو چکی ہے۔ اب وہ پہلی سی استقامت نہیں رہی۔ دُکھ درد کی تاب و تواں مفقود ہو چکی ہے۔ اے محبوب! تو جیتا ہم ہارے!"

—— ۱۵ ——

آ، آپ کیتو پیار وے چا سِر تے ڈُوہ ہزار وے

گِلڑے، پچار، ویار وے ٹھُنڈی نہیں ہُن عار وے

حلِّ لغات: ڈُوہ، الزام۔ گِلڑے، گلے۔ پچار، نکتہ چینی۔ ویار، رُسوائی۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! اُس وقت کو یاد کر! جب تُو نے خود آ کر ہی محبت کے عہد و پیمان کئے تھے اور دُنیا بھر کی رُسوائیاں، گِلے شکایتیں، نکتہ چینیاں اور بدنامیاں سر پر اٹھالی تھیں۔ اب ان حالات میں مجھ سے بے وفائی اور بے اعتنائی اچھی معلوم نہیں ہوتی!"

—— ۱۶ ——

سُتڑی کوں کلھڑا چھوڑ گیوں واگاں وطن تے موڑ گیوں

سُنجّ بَردی چھل وِچ بوڑ گیوں لُٹ دھاڑ ظلم اندھار وے

حلِّ لغات: لُٹ، لُوٹ کھسوٹ۔ دھاڑ، ڈاکہ۔ سُتڑی، سوئی ہوئی۔ واگاں، باگیں، لگام۔ چھل، سیلاب۔ اندھار، اندھیر

ترجمہ:۔ "اے محبوب! یہ تو صریح لوٹ مار، ڈاکہ، بے انصافی اور اندھیر ہے کہ تم مجھے سوتا چھوڑ کر

چل دیئے۔ اپنی سواری کا رُخ وطن کی طرف کر دیا۔ اور مجھے صحرائے بسیط کے سیلاب میں غرق ہونے کے لئے چھوڑ گئے۔"

—— ۱۷ ——

ہِن ظلم توں کر بَس کڈِیں
رُلڑے فرید دے وَس کڈِیں
دَس رَس اَتے کھِل ہَس کڈِیں
جیوَنڑ دے ڈینہہ ہِن چار دے

حلِ لغات: کڈِیں، کبھی۔ رُلڑے، ساتھ۔ وَس، آباد ہو۔ کھِل، ہنسی

ترجمہ: "اے محبوبِ دل نواز! چار دن کی زندگی ہے۔ اب تو ظلم و ستم کو ختم کر۔ اور اپنے دالہ و شیدا فریدؔ کے ساتھ آکر آباد ہو۔ تاکہ ہم دونوں بقیہ زندگی ہنسی خوشی مل جُل کر بسر کریں۔"

۱۵۹

اِس کافی سے پتہ چلتا ہے کہ فارسی، عربی، اردو اور سرائیکی کی طرح خواجہ صاحبؒ برج بھاشا پر بھی اپنی گرفت مضبوط رکھتے تھے۔ اور ہندو موسیقی میں آپ کا مرتبہ حضرت امیر خسروؒ، نائک گوپال، سُلطان حسین شرقی جونپوری، تان سین اور شیخ بہاء الدین برناوی سے کسی طرح کم نہیں تھا اب اِس شہ پارہ کو ملاحظہ فرمایئے۔

اَج بن موں برج راج بنسری بجائی
بنسری بجائی اگم گیت گائی!

حلِّ لغات: بَن موں، بَن میں۔ بَن سے مراد بندرابن کا گاؤں ہے۔ جس میں کرشن جی مہاراج تولد ہوئے تھے۔ برج راج، مہاراج کرشن۔ الگم گیت، بلند پایہ نظم۔ نرالا گیت۔

ترجمہ:۔ آج کرشن جی مہاراج نے بندرابن میں بنسری بجائی۔ اور ایسے نرالے گیت گائے کہ دُنیا کو محوِ حیرت کر دیا!"

—— ۲ ——

رُت سُہاگ بھاگ پھاگ راگ رنگ پیا سنگ

بھیو آنند انگ انگ ہر موں ہریائی

حلِّ لغات: رُت، موسم۔ سہاگ، عیش و مسرت۔ بھاگ، خوش بختی۔ پھاگ، بہار (پھاگن)، پیا سنگ، محبوب کے ساتھ۔ بھیو، ہو گیا۔ آنند، آرام۔ انگ انگ، ایک ایک عضو میں۔ ہر موں، ہر میں۔ ہریائی، تازگی۔

ترجمہ:۔ "عیش و عشرت کا پُر بہار موسم ہے۔ بخت یاور ہے اور قسمت نے انگڑائی لی ہے محبوبِ دل نواز کے ساتھ راگ رنگ کی مجلس گرم ہے۔ سکون و اطمینان کی نعمت مل گئی ہے۔ ہر بُنِ مُو سے مسرت اور شادمانی کے فوارے اُبل رہے ہیں!"

—— ۳ ——

کُونج گلی موں بھلی کرشن سے کھیلوں ہوری

پریم نیم کی گلال کو اُڑائی!

حلّ لغات: کونج گلی، خوبصورت گلی۔ وہ گلی جس میں کرشن جی مہاراج بچپن کے ایّام میں کھیلا کرتے تھے۔ ہولی، ہولی۔ پریم نیم، وعدۂ محبّت۔ گلال، سُرخ رنگ جس سے بالعموم ہولی کھیلی جاتی ہے۔

ترجمہ:۔ "کونج گلی میں پیارے کرشن کے ساتھ ہولی کھیلوں اور پیار و محبّت کی گلال اُڑاؤں!"

۴

عین بین چین میں، بین بھیو نہیں بین!

اُنہد گھن گھور شور جور سے مچائی!

حلّ لغات: عین بین، صوتِ سرمدی۔ دل کی مسّرت آمیز آواز۔ چین، آرام۔ سکون و اطمینان۔ بھیو، (بھو) خوف و خطر۔ اُنہد، نغمۂ لاہوتی۔ جور سے، زور سے۔ چلّا چلّا کر۔

ترجمہ:۔ "دل کی مُسرّت آمیز صدا بڑی اطمینان بخش اور آرام دہ آواز ہے۔ اس سے کوئی خوف نہیں اُنہد (نغمۂ لاہوتی) کی صدا گویا گھنگھور گھٹا کا شور ہے۔"

۵

سن مینہ سمادھ سُدھ اَلکھ دا لاگ دہو

مہاں گھٹ وِہٹ پٹ جو ہے جگائی

حلّ لغات: سن، سچی توجہ۔ سمادھ، تصور۔ خیال کی نشست۔ سُدھ، شُدھ۔ پاک صاف۔ اَلکھ، ذات فوق الادراک۔ دا، کا۔ لاگ، جز۔ دہو، دل۔ مہاں گھٹ، بڑا گھر۔ وجودِ انسانی۔ وِہٹ پٹ، توڑ پھوڑ دیا۔

جوت جگائی، چراغ روشن کیا۔"

ترجمہ:۔ "سچی توجہ کے مراقبہ نے بالآخر محبوبِ ازل کا پتہ دے ہی دیا۔ انسانی خودی کو شکست ہوئی۔ رُوح واصلِ نور ہوئی اور دل کا چراغ روشن ہوگیا!"

—۶—

کہاں گنگ — گومتی جمنا اور رام گنگ

دِل جل موں ڈوب ڈوب تیرتھ پرسائی

حلِّ لغات: گنگا۔ گومتی اور جمنا۔ دریاؤں کے نام ہیں۔ جن کی ہندو پُوجا اور عزّت کرتے ہیں۔ جل، پانی۔ دریائے معرفت۔ تیرتھ، زیارت گاہ۔ مندر۔

ترجمہ:۔ "اب دریائے گنگا۔ گومتی، اور جمنا کی عظمت اور مہاراج رام چندر کی پُوجا کا مقام طے ہو گیا ہے۔ دِل خود ہی دریائے معرفت میں ڈوب چکا ہے۔ اور اس کے استغراق نے تمام دُنیا میں مندر پھیلا دیئے ہیں۔ اس کی تلاش دریاؤں اور مُورتیوں میں نہیں، بلکہ دل کے اندر کی جائے وہ اپنے اندر موجُود ہے۔ اگر چشمِ کور نہ دیکھے تو اس میں کس کا قصُور ہے!"

—۷—

کاشی، متھرا، پراگ، برما، بشن، مہیش

سَب ہی اپنے بھیس کیوں پدیس جائی

حلِّ لغات: کاشی، متھرا، پراگ (الٰہ آباد) ہندوؤں کے مقدس مقامات کے نام ہیں۔ برما، بشن، مہیش، ہندوؤں کے قابلِ پرستش دیوتا ہیں۔

ترجمہ:۔ "برما، بشنو (وشنو) اور مہیش کی تلاش میں کاشی، متھرا اور پراگ کیا جائیں۔ جب وہ میرے بھیس میں موجود ہیں۔ پھر پردیس جانے کی کیا ضرورت ہے!" ؎

دِل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار ؞ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

—۸—

برم کی فریدؔ کھیل بسری جگت موں نیل

درمٹ کے پھول کو پھلا کے پھل کھائی

حلِّ لغات: برم، محبتِ حقیقی۔ بسری، بھول گئی۔ درمٹ، بدی۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! جس نے محبوبِ حقیقی کی محبت کو بھلا دیا۔ اُس نے بُرائی کی بیل کا پھل کھایا اور نفس کے فریب میں مبتلا ہو کر عرفان کی نعمت سے محروم رہا۔"

۱۶۰

حضرت خواجہ صاحبؒ نے اس کافی میں ہجر و فراق کی مختلف صورتوں کو بیان کر کے دل کی اس کیفیت کا اظہار کیا ہے۔ جس میں سالک کو "قبض" کی حالت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ؏

کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر

— ۱ —

اَج پہلوں سیج سَڑیندی ہے

تَتی تُوں سَڑی چک پیندی ہے

حلّ لغات: پہلوں، پہلو۔ سڑیندی ہے، جلاتی ہے۔ تُوں، دولائی۔ چک پیندی ہے، کاٹتی ہے۔

ترجمہ:۔ "آج ہجر و فراق کے کرب اور بے چینی کے سبب کوئی چیز اچھی نہیں لگ رہی۔ سیج پہلو کو جلاتی ہے۔ اور نصیبوں جلی توشک بھی کاٹتی ہے۔"

— ۲ —

ڈِینہہ فراق اَساں سر گَڑکے دِلڑی پھڑکے چھاتی تھَڑکے

سُول نَویں نِت ڈِیوِن دَھڑکے سختی سخت سَتیندی ہے

حلّ لغات: گڑکے، کڑکتا ہے۔ پھڑکے، پھڑکتی ہے۔ تھڑکے، لرزتی ہے۔ تھرکتی اور دھڑکتی ہے۔ دَھڑکے، دھمکیاں۔ ڈراوے۔ خوف دلانا۔ سَتیندی، ستاتی ہے۔ تکلیف دیتی ہے۔

ترجمہ:۔ "ہمارے سروں پر ہجر و فراق کے ایّام کی بجلی کڑک رہی ہے۔ دِل پھڑکتا اور چھاتی لرز رہی ہے۔ نئے نئے درد و اَلم ڈراتے اور دھمکیاں دیتے ہیں۔ اور سختی سخت ستاتی ہے۔"

—۳—

آئے وقت وداع سجن دے   سوہنے ساتول من موہن دے

سنجڑے سینے بیت حزن دے   دلڑی جھوک ڈکھیندی ہے

حلّ لغات: وداع، رخصت، جدائی۔ سنجڑے، ویران۔ اُجڑا ہوا۔ بیت حزن، دُکھوں کا گھر۔ جھوک، بستی۔

ترجمہ: ”حسین وجمیل سانولے محبوب کی جُدائی کا وقت آگیا ہے۔ اس کے جانے سے اُجڑا ہوا سینہ اب غم واندوہ کا گھر بن گیا ہے اور دِل دُکھ درد کی قیام گاہ ہے!“

—۴—

اُجڑی رنگت پھٹڑے پھٹڑے   ہار حمیلاں سہرے تر ٹڑے

آئے ڈکھ کٹھڑے سکھڑیں گھٹڑے   پل پل پیڑ موجھیندی ہے

حلّ لغات: پھٹڑے، زخم۔ گھاؤ۔ پھٹڑے، تازہ ہوئے، ہرے ہوگئے۔ کٹھڑے، جمع ہوکر۔ گھٹڑے، ختم ہوئے۔

ترجمہ: ”محبوب کے ہجر وفراق میں رنگ فق ہوگیا۔ اور زخم پھر ہرے ہوگئے۔ اور حمائلیں اور سہرے ٹوٹ پھوٹ گئے۔ دُکھ درد جمع ہوگئے۔ سُکھ اور چین کم ہوگئے۔ اب تو لمحہ بہ لمحہ دردِ پیہم محزون اور مغموم کر رہا ہے!“

لہ دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن مرحوم کے نزدیک بجائے ”سو کھڑیں گھٹڑے“ کے ”سکھڑیں گھٹڑے“ زیادہ موزوں ہے۔ اور بجائے ”اے“ کے ”آئے“ درست ہے۔ یعنی ایسے دُکھ اکٹھے آئے جس میں سُکھ کم ہیں!

—— ۵ ——

وطن پیاساں چایاں مُنگیاں   خوشیاں ڈُسکیاں مُونجھاں مُسکیاں

سانوں ڈوڑیاں ڈوڑیاں خشکیاں   قسمت رُخ بدلیندی ہے

حلِ لغات: وطن پیاساں، وطن کی پیاس۔ حُبّ الوطنی۔ چایاں مُنگیاں، تازہ ہوئیں۔ ڈُسکیاں، ہچکیاں۔ مُسکیاں، مُسکرائیں۔ ڈوڑیاں، دُگنی۔

ترجمہ: "وطن کی پیاس تر و تازہ ہو رہی ہے۔ خوشیاں سسک رہی ہیں۔ اور اُداسیاں مُسکرا رہی ہیں۔ ہمیں تکلیفوں اور خشکیوں نے سخت آزردہ کیا ہے۔ افسوس قسمت رُخ بدل رہی ہے۔"

—— ۶ ——

پاس نہ کیتی آس دلیں دے   یاری ترورڑی یار چھینڈے

ماݨ ونجایم ماݨ مہیں دے   جندڑی کھتر کریندی ہے!

حلِ لغات: آس دلیں دے، دِل کے آسرے۔ اُمید گاہ۔ مُراد محبوب۔ چھینڈے، محبوب مرغوب۔ ماݨ، آسرا۔ غرور۔ فخر۔ مہیں دے، بھینسوں کے کھتر، تاسف۔ غم۔

ترجمہ: "محبوبِ دلنواز نے میری محبت کی قدر نہیں کی — پیارے دوست نے دوستی کے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔ اور میرے سرمایۂ فخر و مباہات محبوب (رانجھا)، نے میرا گھمنڈ مٹا دیا۔ اب تو سوائے

رنج و غم اور گریہ کے دل کو اور کوئی کام نہیں ہے۔"

— ۷ —

مَستک لِکھڑی پیش پیوسے — یار فریدؔ نہ کھڑ موکلیوسے

بیدرداں دے ساتھ رُلیوسے — سَب کُئی مہنڑیں ڈیندی ہے

حِلّ لغات: مَستک، پیشانی۔ لِکھڑی، لکھی ہوئی تحریر۔ مہنڑیں، طعنے۔ کھڑ نہ موکلیوسے، چلتے ہوئے وداع بھی نہ کیا

ترجمہ: "پیشانی کی لکھی ہوئی تقدیر ہمارے پیش آئی۔ یار فریدؒ نے جاتے ہوئے وداع تک نہ کیا۔ بے درد محبوبوں کی دوستی نے ہمیں برباد اور آوارہ کر دیا ہے۔ ہم بھٹک رہے ہیں۔ اور تمام زمانہ ہم کو طعنے دیتا اور ہنستا ہے۔"

۱۶۱

یہ کافی سفرِ حجاز کے دوران موزوں ہوئی!

— ۱ —

اَج ڈُوڑی سِک دیدار دی ہے

مَتاں آئی نگری دلدار دی ہے

حِلّ لغات: ڈُوڑی، دُگنی۔ سِک، خواہش۔ شوق۔ مَتاں، شاید۔

ترجمہ :۔ "آج محبوب کے دیدار کی خواہش ترقی پذیر ہے۔ شاید دیارِ حبیب قریب ہے۔"

؎ وعدۂ وصل چوں شود نزدیک ⁂ آتشِ شوق تیز تر گردد!

—— ۲ ——

ارض مقدس مُلک عرب دی　　ہر ہر وادی فرح طرب دی

منزل منزل طرح عجب دی　　ساری وضع سنگاردی ہے

حلِّ لغات : ارضِ مقدس، پاک سرزمین۔ وادی، پہاڑوں کا نشیبی حصہ۔ فرح، خوشی۔ طرب، مسرت۔ منزل، جائے قیام

ترجمہ :۔ "ملک عرب کی ساری دھرتی پاک اور طیب ظاہر ہے ہر وادی روحانی مسرتوں کی امانت دار ہے۔ اور ہر منزل وضع قطع کے اعتبار سے ایسی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کسی نے اُسے خاص طور پر سنوارا اور سنگارا ہے!"

—— ۳ ——

ہر ہر قطرۂ آب ہے کوثر　　گرد و غبار ہے مُشک تے عنبر

کرڑ کنڈا شمشاد صنوبر　　خار وی شکل بہاردی ہے

حلِّ لغات ؛ کوثر، جنّت کی ایک نہر کا نام ہے۔ کرڑ کنڈا، کرڑ سے کریہہ مراد ہے۔ جو ایک خاردار جھاڑیں ہوتی ہے۔ کنڈا بمعنی کانٹا۔

ترجمہ :۔ عقیدت مندوں کے لئے اس پاک سرزمین کا ہر قطرہ آب کوثر کے چشمہ کی طرح حیات بخش

ہے۔ یہاں کے گرد و غبار، مشک اور عنبر سے بھی زیادہ خوشبودار نظر آتے ہیں۔ یہاں کی خاردار جھاڑیاں شمشاد اور صنوبر معلوم ہوتی ہیں۔ اور عشاق کی نگاہوں میں یہاں کے کانٹے بھی بہار کے پھولوں سے حسین تر دکھائی دیتے ہیں۔"

—— ۴ ——

عرب شریف ہے سوہنی ساری　　　نازک نازو تے متواری

رتھیواں واری لکھ لکھ واری　　　دار نبی مختار دی ہے

حل لغات: نازو، بہ واؤ مجہول نازآفرین متواری، متوالی مست و پرکیف۔

ترجمہ: "عرب کی سرزمین ساری کی ساری من کل الوجوہ خوبصورت، نازک، نازنین اور پرکیف ہے یہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک وطن ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس پر سے لاکھوں بار قربان ہو جاؤں!"

—— ۵ ——

آئے حج عمرے دے وارے　　　سبھ رل مل لبیک پکارے

جیندیں ڈیکھاں رب نہ مارے　　　وسری حب گھر بار دی ہے

ترجمہ: "حج اور عمرہ کی تقریبات قریب آگئی ہیں۔ تمام حجاج مل جل کر لبیک لبیک لاشریک لک لبیک پکاریں گے۔ خدا یہ ایمان افروز نظارے دیکھنے تک زندہ رکھے۔ اب تو صرف

یہی دُھن سوار ہے۔ گھر بار کی محبت ذہن سے اُتر چکی ہے۔"

—— ۶ ——

آنگن نہ بھاوے تے گھر کھاوے   ساڑے توں نہالی تاوے

کئی شئے اصلوں مُول نہ بھاوے   ہک ہک سانوَل یار دی ہے

حلِ لغات: آنگن، صحنِ خانہ۔

ترجمہ:۔ "نہ گھر بھاتا ہے اور نہ صحنِ خانہ۔ دولائی ہو یا توشک دونوں جلاتی ہیں۔ غرض کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ صرف ایک شوقِ دیدار ہی ہے جو کشاں کشاں لیے جا رہا ہے!"

—— ۷ ——

عشق فریدؔ خرید کیتو سے   کُل کاروں آزاد تھیو سے

سُرخی سیندھ مُساگ گیو سے   ناں کل کجلے دھار دی ہے

حلِ لغات: سیندھ، مانگ۔ کُل، خبر۔ ہوش۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! اب تو ہم نے عشقِ رسولؐ خرید لیا ہے۔ اور جہان کے کل کاروبار سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ نہ زیب و زینت کا خیال ہے اور نہ ہی کاجل اور اس کی دھار کا ہوش باقی ہے!"

۱۶۲

—۱—

اَج رنگ رُخ تے وَلیا ہے

مَتاں ماہی ماہنوں گھلیا ہے

حلّ لغات : رنگ وَلیا ہے ، (محاورہ ہے) چہرے کا رنگ پھر اچھا ہو رہا ہے۔ ایسے موقع پر بولتے ہیں۔ جب بیمار افاقہ کی حالت میں روز بروز قوی معلوم ہونے لگتا ہے۔ ماہی ، محبوب۔ ماہنوں ، (سندھی) قاصد۔ گھلیا ہے ، بھیجا ہے۔

ترجمہ :۔ "آج چہرے کا رنگ تروتازہ اور شگفتہ معلوم ہوتا ہے۔ شاید دوست نے کوئی قاصد بھیجا ہے !"

—۲—

جنگل بیلے سبزی چھائی روَنق روز بروز سَوائی

رَل مِل سَیّاں ڈِیوِن وَدھائی رانجھن لوُں لوُں رَلیّا ہے

حلّ لغات : سَوائی ، ترقی پر۔ بڑھی ہوئی۔ وَدھائی ، مُبارک۔ لوُں لوُں ، بال بال۔ رَلیّا ہے، شامل ہو گیا ہے

ترجمہ :۔ "جنگل اور بیابان ہرے بھرے ہو گئے۔ رونق روز بروز بڑھ رہی ہے۔ سہیلیاں

مل جُل کر مبارک دے رہی ہیں۔ محبوب ہر رگ و پے میں سما چکا ہے۔"

—۳—

کانہہ کہیلے تُھکی چھائی   چائی لیّانّدے بُور لَلائی
گُل پھل کردے حُسن نمائی   سُکھ مِلیا ڈُکھ ٹلیا ہے

حلِ لغات: کانہہ کہیلے، سرکنڈے اور کانے کے بُوٹے۔ لیّانّدے بُور، لئی۔ جھاؤ کے پودے جن کے خوشے بہار کے موسم میں سُرخ ہو جاتے ہیں۔ بُور، خوشے۔ لَلائی، سُرخی۔

ترجمہ:۔ "سرکنڈے اور کانے تروتازہ دکھائی دینے لگے ہیں۔ جھاؤں کے خوشے سُرخ ہو گئے ہیں۔ باغ کے پھول اپنے حُسن و جمال کی نمائش کر رہے ہیں۔ سکون و اطمینان کی نعمت مل گئی ہے اور دُکھ درد رخصت ہو گئے ہیں!"

—۴—

رانجھن جوگی میڈا ماہی   مَیں بے واہی دا ہے واہی
روزِ ازل توں اُس دی آہی   جیں دِلڑی نوں مَلیا ہے

حلِ لغات، واہی، سہارا۔

ترجمہ:۔ "رانجھا جوگی میرا محبوب ہے۔ جو مجھ لاوارث کا آسرا ہے۔ میں روزِ ازل سے اس کی تھی۔ جس نے میرے دل کا پوری طرح سے احاطہ کر رکھا ہے۔"

— ۵ —

ڈھولݨ ݙتی باہنہ سرانْدی ‎ ‎ ‎ سس ننانݨ تھئی درماندی

کھیڑس بھیڑیں حسرت آندی ‎ ‎ ‎ کوئی گلیا تے کوئی جلیا ہے

حلّ لغات: باہنہ سرانْدی، بازو سر کے نیچے رکھنا۔ وصال سے لذّت کش ہونا۔ کھیڑے، رقیب۔ بھیڑے، خراب۔

ترجمہ: ”محبوب نے بازو میرے سر کے نیچے رکھا۔ ساس اور نندیں نڈھال ہو گئیں۔ بدباطن کھیڑے حسرت کھانے لگے۔ کوئی جل گیا اور کوئی گل گیا۔“

— ۶ —

ماہی کیتے جھوکیں دیرے ‎ ‎ ‎ تھئے ہن میرے بھاگ بھلیرے

ہتھ گانے سر سوہندے سہرے ‎ ‎ ‎ باغ خوشی دا پھلیا ہے

حلّ لغات: بھاگ بھلیڑا، بخت یاور ہوا۔ سر سوہندے، سر پر اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

ترجمہ: ”محبوب نے میری جھوک میں ڈیرے لگا دیئے ہیں۔ اب میرے نصیب اچھے ہو گئے۔ ہاتھوں میں گانے اور سر پر سہرے بھلے لگ رہے ہیں۔ مسرّت و شادمانی کا باغ پھلا پھولا ہے!“

— ۷ —

تھیوسے سول کنوں جی وانْدا ‎ ‎ ‎ گزریا ویہلا وقت ݙکھانْدا

یار فرید ملیوم دل بھانْدا ‎ ‎ ‎ بخت اساں ول ڈھلیا ہے

حلِّ لغات: وانڈا، فارغ۔ دل بھانڈا، دلپسند۔ ڈھلیا، مائل ہوا۔
ترجمہ:۔ "ہمارا دل درد و اندوہ سے خالی ہو گیا ہے۔ رنج و کلفت کا وقت گزر گیا۔ اے فریدؔ! مجھے اپنا محبوبِ دل نواز مل چکا ہے۔ اور بخت ہماری طرف متوجہ ہوا ہے!"

۱۶۳

—— ۱ ——

اَج فال فراق ڈْسینّدی ہے
مَتاں یار کنوں نِکھڑیّدی ہے

حلِّ لغات: فال، تفاول۔ ڈْسینّدی ہے، بتاتی ہے۔ نِکھڑیّدی ہے، جُدا کرتی ہے۔
ترجمہ:۔ "آج فال فراق کی خبر دے رہی ہے۔ شاید محبوب سے جدائی ہونے والی ہے!"

—— ۲ ——

سختیاں وَدھیاں سُکھ تھئے تھوڑے — رنج و الم غم سوز سموڑے
چرکھا ڈُکھڑی رُوں رُوں بولے — تند ڈِنگی وَل پیندی ہے

حلِّ لغات: وَدھیاں، بڑھیں۔ تھوڑے، تھوڑے۔ سموڑے، یکجا۔ چرکھا، چرخہ۔ تند، تانت۔ ڈِنگی، ٹیڑھی۔
ترجمہ:۔ "تکلیفیں بڑھ گئی ہیں اور سُکھ چین ختم ہو گئے ہیں۔ سوز و غم اور رنج و الم سب یکجا ہو

گئے ہیں۔ اس حد تک کہ چرخے کی آواز رُوں رُوں بھی دُکھ بھری معلوم ہوتی ہے اور سُوت کی تانت بھی طبیعت میں پیچ ڈال رہی ہے!"

—— ۳ ——

سِیندھاں کُجڑیاں مینڈیاں پھکڑیاں   کجلے اُجڑیاں سُرخیاں بکھڑیاں

یاساں رلیاں آساں نکھڑیاں   لُوں لُوں وَینڑ وَلیندی ہے

حلّ لغات: کُجڑیاں، میلی کچیلی۔ پھکڑیاں پھیکی۔ بکھڑیاں، پھیکی پڑ گئیں۔ یاساں، جمع یاس نا اُمیدی۔ نکھڑیاں، جُدا ہو گئیں۔ لُوں لُوں، بدن کا رُواں رُواں۔ وَینڑ، نوحہ۔ ماتمی سُر۔ وَینڑ وَلاوَنڑ، (محاورہ ہے) ماتم کی لے میں رونا۔

ترجمہ: " دہجر میں تمام اسباب آرائش ختم ہو گئے ہیں) مانگ میلی پڑ گئی ہے۔ مہندی کا رنگ پھیکا پھیکا لگتا ہے۔ کاجل اُجڑ گئے۔ سُرخیاں بکھری ہو گئیں۔ ہیں نا اُمیدیاں ہی ہیں اور اُمیدیں منقطع ہو گئی ہیں۔ بدن کا رُواں رُواں بَین کر رہا ہے۔"

—— ۴ ——

تُول نہالیاں دار ڈِسیجن   ہار پھُلاندے خار ڈِسیجن

صحن، حویلیاں بار ڈِسیجن   سَب شَئے مُونجھ وَدھیندی ہے

حلّ لغات: ڈِسیجن، نظر آئیں۔ مُونجھ، ملال۔ اُداسی۔ وَدھیندی، بڑھاتی۔

ترجمہ: " دولائی اور توشکیں سُولی معلوم ہوتی ہیں۔ پھولوں کے ہار خار نظر آتے ہیں۔ گھر کے

صحن اور حویلیاں ویرانے دکھائی دیتے ہیں۔ ہر چیز غم گینی اور اُداسی کو بڑھاتی ہے!"

—— ۵ ——

بھاگ گیا، بَد بختی جاگی ‏ ‏ ‏ ‏ باہنہ چوڑیلی تھیوم ڈوہاگی

جیندیں ڈیکھاں سانول ساگی ‏ ‏ ‏ ‏ جِندڑی مَر مَر وینّدی ہے!

حلِ لغات: بھاگ، بخت۔ باہنہ چوڑیلی، چوڑیوں سے آراستہ بازو۔ ڈوہاگی، ماتمی۔ ساگی، اصلی۔ ہُوبہو۔

ترجمہ:- "بخت چلا گیا اور بد بختی جاگ اُٹھی۔ چوڑیوں سے آراستہ بازو بھی ماتم کناں نظر آتا ہے۔ خدا کرے کہ جیتے جی اپنے سانولے محبوب کو دیکھ لوں (اسی فکر و تردّد میں) جان ہی نکلی جاتی ہے!"

—— ۶ ——

ٹوٹے کنگن، کڑیاں، نیوَر ‏ ‏ ‏ ‏ ٹکڑے، بینے، بُولے، بَینسَر

کٹمالے تھئے تانگ برابر ‏ ‏ ‏ ‏ چوہَٹ کلی چک پیندی ہے

حلِ لغات: نیوَر، بینے، بُولے، بَینسَر، کٹمالے، چوہَٹ کلی (چمپا کلی) یہ سب زیوروں کے نام ہیں۔ چک پیندی ہے، دانتوں سے کاٹتی ہے۔

ترجمہ:- "کنگن، چھوٹے کڑے اور نیوَر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ بینے، بُولے، بَینسَر، یہ سب زیور بھی ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ کٹمالے سانپ کی طرح ڈس رہے ہیں اور چمپا کلی بھی کاٹنے لگی ہے!"

— ۷ —

نظر نہ آوے رانجھن ماہی　　　کیتس بے کس تے بے واہی

مونجھ مونجھاری گل دی پھاہی　　　صبر آرام ونجیندی ہے

حلّ لغات: بے واہی، بے سہارا۔ گل دی پھاہی، گلے کی پھانسی۔

ترجمہ: "میرا دلدار رانجھن نظر نہیں آتا۔ اُس نے مجھے بے کس اور بے سہارا کر دیا ہے۔ حزن و ملال گلے کا پھندا بن چکے ہیں اور اس سے میرا صبر و سکون ختم ہو چکا ہے!"

— ۸ —

درد کنوں مُنہ ساوا پیلا　　　چولا کالا بوچھن نیلا

توں بن ساڈا کوجھا حیلہ　　　ہر کئی سخت اَلیندی ہے

حلّ لغات: ساوا، سبز۔ چولا، کُرتا۔ کوجھا، بدشکل۔

ترجمہ: "درد و کرب سے چہرے کا رنگ سبز اور زرد پڑ گیا ہے۔ سیاہ کُرتے اور نیلے دوپٹے سے بھی میرا حزن و ملال عیاں ہے۔ اے محبوب! تیرے بغیر ہمارا بُرا حال ہے۔ یہاں تک کہ لوگ بھی سخت کلامی سے پیش آتے ہیں۔"

— ۹ —

سوَن شگون سبھے تھئے پُٹھڑے　　　وصل وصال دے سانگے ترٹڑے

نین نہ بھائے رو رو ہٹڑے　　　دلڑی کیس کریندی ہے

حلِ لغات: سَوَنْ شگون، شادی کی رسیں، پُٹھڑے، اُلٹے۔ سانگے، تعلقات، تُرٹڑے، ٹوٹ گئے، ہُٹڑے، تھک گئے۔ کیس کرینْدی ہے، (محاورہ ہے) انتہائی رنج و غم میں مبتلا ہے۔

ترجمہ: "شادی کی تمام رسمیں اور شگون اُلٹے پڑ گئے ہیں۔ اور وصل وصال تک کے تعلقات ٹوٹ چکے ہیں۔ بد نصیب آنکھیں رو رو کر تھک گئی ہیں۔ اور میرا دل بھی اُلٹا مجھے ہی بُرا بھلا کہ رہا ہے"۔

—— ۱۰ ——

چیتر بہار خزان ڈِسیجے ‌‌‌‌ جھوک سبھو ویران ڈِسیجے

نہ کوئی علم نہ بانْ ڈِسیجے ‌‌‌‌ روہی ڈَینْ ڈَرینْدی ہے

حلِّ لغات: چیتر، بہار کا مہینہ۔ بانْ، کامیابی کا ذریعہ، کوشش۔ ڈَینْ، ڈائن، چڑیل۔

ترجمہ: "اب تو چیت کے مہینے کی بہار بھی خزاں کی سی نظر آتی ہے۔ اور گھر بار سب ٹھکانے ویران دکھائی دیتے ہیں۔ نہ کسی بات کا پتہ چلتا ہے اور نہ کوئی طریق کار سوجھتا ہے۔ یہاں تک کہ روہی بھی ڈائن بن کر ڈراتی ہے!"

—— ۱۱ ——

یار فرید نہ کھڑ موکلایا ‌‌‌‌ باری بار ہجر سر آیا!

سِک ساڑیا تے تانگھاں تایا ‌‌‌‌ قسمت رود ھے ڈینْدی ہے

حلِّ لغات: باری بار، بھاری بوجھ۔ رودھے ڈینْدی ہے، محاورہ ہے۔ مشکلات میں پھنساتی ہے۔

ترجمہ: "اے فرید! محبوب نے تو جاتے وقت وداع بھی نہیں کیا۔ ہجر کا بارِ گراں سر پر آن پڑا ہے شوقِ دیدار نے جلایا اور انتظارِ محبوب نے تپا کر کوئلہ بنا دیا۔ کسی سے کیا شکایت یہ تو قسمت کا ہی چکر ہے!"

۱۶۴

سالک پر کبھی یہ حالت طاری ہوتی ہے کہ اُسے جملہ نسبتوں سے مرتفع ہو کر محو مطلق ہو جانے کی تمنا میں اضطراب شدید پیدا ہوتا ہے۔ یہ تمنا پوری نہیں ہوتی تو نالہ و فریاد کرتا ہے۔ احیاناً یہ حالت دفعتہً پیدا ہو جاتی ہے۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ کے سکون میں ذرا دیر آرام پاتا ہے اور لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ کا نقد وقت تھوڑی دیر اُسے سکونِ قلب سے نوازتا ہے۔ مگر یک بیک کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ کی اُلٹ پلٹ میں وہ حالت اچانک جاتی رہتی ہے۔ عاشق ایک حالت اور ایک قرار پر نہیں رہنے پاتا۔ کبھی ظہور سے بطون اور کبھی بطون سے ظہور میں گردش دیا جاتا ہے۔ اس وقت جو کچھ اس کے دِل پر گزرتی ہے اُسے نہ کوئی زبان بیان کر سکتی ہے نہ کوئی اشارہ ادا کر سکتا ہے۔ کیوں کہ یہ حالت نہ وصال کی ہے، نہ فراق کی۔ بلکہ اسے فراقِ وصال بھی کہہ سکتے ہیں، اور وصالِ فراق بھی۔ کافی ہائے ۱۵۷-۱۵۸-۱۶۰- اور ۱۶۳ میں سالک انہی کیفیات سے دوچار نظر آتا ہے۔ کبھی سالک پر ایسا وقت آتا ہے کہ وہ چشمِ باطن سے حُسن و جمالِ محبوبِ حقیقی کو دیکھتا ہے اور بے اختیار ہو کر شگفتہ روئے دوست ہو جاتا ہے۔ اس وقت رُوح اپنی کیفیات کا عکس جسدِ عنصری پر ڈالتی ہے۔ جس پر وہ فرطِ مسرّت سے جھوم اُٹھتا ہے اور دل کی واردات کو زبانِ عنصری سے بیان کرنے کے لئے ایسی اشیاء کا سہارا لیتا ہے۔ جو اسے نظر آتی ہیں یا پھر ایسی عشقیہ حکایات سے کام لیتا ہے۔ جنہیں وہ اپنے حسبِ حال پاتا ہے۔ چنانچہ کافی نمبر ۱۶۲ میں خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے انہی ذرائع سے استفادہ کیا ہے۔ اور کافی درجِ ذیل بھی سالک کی انہی کیفیات کی عکاسی کرتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیے :۔

—۱—

اَج کَل اَکھ پھُر کانّدی ہے

کئی خبر وصال دی آنّدی ہے

حلِ لغات: اَکھ پھُر کانّدی ہے، "آنکھ پھڑک رہی ہے۔ آنکھ کے پھُرکنے سے اس نواح کے لوگ دوست کے یاد کرنے یا آنے کا شگون سمجھتے ہیں۔

ترجمہ:- "آج کل آنکھ پھڑکتی رہتی ہے۔ شاید وصالِ محبوب کی کوئی خبر آنے والی ہے!"

—۲—

وقت مِلنْ دی موسم آئی لذّت روز بروز سَوائی

خوشیاں کردی ماپیوٗ جائی کیا بَردی کیا بانّدی ہے

حلِ لغات: سَوائی، زیادہ۔ ماپیوٗجائی، بہن۔ ہمشیرہ۔ بَردی، خادمہ

ترجمہ:- "محبوب سے ملنے کا موسم آگیا ہے۔ روز بروز کیف و سرُور بڑھتا جارہا ہے۔ بہن خادمہ اور لونڈی سب خوش ہو رہی ہیں!"

—۳—

دَرد وَاَلم برباد تھیوسے جنگل بیلہ شاد تھیوسے

وِیرانہ آباد تھیوسے فرحت مُول نہ جانّدی ہے

حلِّ لغات: تھیوسے، ہو گیا ہے۔ مُول، محض۔ بالکل۔

ترجمہ:۔" درد و الم مٹ گئے ہیں۔ جنگل اور بیلے کی جھاڑیوں میں بھی آثارِ مسرت پائے جاتے ہیں۔ اب تو فرحت و انبساط بھی ہرگز ہرگز جانے کا نام نہ لے گی!"

—— ۴ ——

ہر ویہلے ہر آن ہے شادی ڈیون لوک مُبارکبادی

ہر آزار اُوں بل تھئی آزادی سُول کنوں دل واندی ہے

حلِّ لغات: آن، لمحہ۔ واندی، فارغ۔

ترجمہ:۔" ہر وقت اور ہر آن خوشی ہے۔ لوگ مبارکباد دے رہے ہیں۔ تمام دُکھ درد اور تکالیف سے نجات مل گئی ہے۔ اور دل بھی ہر درد و غم سے خالی ہے!"

—— ۵ ——

رانجھن جوگی آیم ویڑھے سَڑدے مَردے کھیڑے بھیڑے

ہُݨ وَت سانوں کون نکھیڑے پَل پَل بانھ سِراندی ہے

حلِّ لغات: ویڑھے، صحن خانہ۔ کھیڑے، رقیب، دُشمن۔ ہُݨ وَت، اب پھر۔ نکھیڑے، جُدا کرے۔ بانھ سِراندی ہے، بازو زیرِ سر تکیہ بنا ہُوا ہے۔

ترجمہ:۔" رانجھن نے جوگی بن کر میرے گھر میں قدم رنجہ فرمایا ہے۔ خبیث کھیڑے حسد سے جل بھن رہے ہیں۔ اب تو ہمیں کوئی طاقت جُدا نہیں کر سکتی۔ جبکہ محبوب کا بازو میرے سر کے نیچے دھرا ہے!"

— ٦ —

تھیا فرید سُہاگ سَوایا　　　　مولیٰ جھوک نوں آن وَسایا

رانجھنڑ میڈا ایں گھر آیا　　　　جَیں کارنڑ دِل مانڈی ہے

حلِّ لغات : مانڈی ، بیمار۔

ترجمہ :۔ "اے فرید! میرا سُہاگ سَوایا اور ڈیوڑھا ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہماری جھوک کو آباد کیا ہے۔ میرا محبوب آخر کار میرے گھر آ گیا ہے۔ جس کی خاطر میرا دل آج تک مضطرب اور بے تاب رہا ہے!"

۱٦۵

— ۱ —

اَج مانگھ مہینے دی ناوِیں وے

دَل آوِیں آ گَل لاوِیں وے!

حلِ لغات : مانگھ، موسم سرما کے ایک ہندی مہینے کا نام جو پوس (پوہ) کے گزر جانے کے بعد آتا ہے اور موسم بہار کی آمد کی خوشخبری لاتا ہے۔ ناوِیں، نوِیں تاریخ۔

ترجمہ :۔ "اے محبوب! آج ماگھ کی نوَ تاریخ ہو گئی ہے۔ سردی کی شدّت ختم ہو چکی ہے اور بہار کی آمد آمد ہے۔ اب تو واپس آ جاؤ۔ اور مجھے گلے سے لگا لو!"

—۲—

رُت رنگیلی تے ساعت سوہنی   موسم گُل پھُل دی مَن موہنی

مُدّ مستانی دُکھڑیں کوہنی   سانوَل صحن سُہانویں وے

حلّ لغات: رُت، موسم۔ رنگیلی، رنگین۔ مَن موہنی، دلکش۔ مُدّ، وقت۔ موسم۔ کوہنی، قتل کرنے والی۔

ترجمہ:۔ "اے سانولے محبوب! ذرا دیکھ تو سہی۔ کتنا دلفریب اور دلکش موسم ہے۔ کتنے حسین لمحات ہیں۔ پھولوں اور پھلوں نے موسم کو اور رنگین بنا دیا ہے۔ ایسا کیف آور موسم ہے کہ دُکھ درد بھی رُخصت ہو چکے ہیں۔ اب صرف تیرا ہی انتظار ہے۔ آ، اور میرے صحن کو زینت عطا کر!"

—۳—

سیّاں ناز نواز کریندیاں   کجلہ سُرخی مانگ بنیندیاں

چیتر سُہیندیاں ور گل لیندیاں   ہیں گھر دی پوں پانویں وے

حلّ لغات: چیتر، ماہِ چیت۔ بہار کا موسم سُہیندیاں، لطف اندوز ہوتی ہیں۔ وَر، خاوند۔ پوں پانویں، قدم رنجہ فرمانا۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! بہار کی آمد پر میری تمام سہیلیاں بناؤ سنگار کر رہی ہیں۔ آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر سُرخی لگا رہی ہیں۔ مانگیں نکال رہی ہیں۔ اور اپنے اپنے شوہروں کو گلے لگا کر چیت کے کیف و سرور سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ تو بھی میرے غم خانہ میں قدم رنجہ فرما کر اسے رونق بخشے!"

—— ۴ ——

مُٹھڑی رُوپ انوپ وسارے　　　ڈُکھڑی روندیں عمر گزارے

سوہناں ڈے کر کُوڑے لارے　　　آندیں ناں مُڑ جانویں وے

حلِّ لغات: مُٹھڑی، دل باختہ۔ برباد شدہ۔ رُوپ انُوپ، بناؤ سنگار۔ کُوڑے لارے، جھُوٹے وعدے
مُڑ جانویں، واپس لَوٹ جانا۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! میں تو تیری محبّت میں اتنی وارفتہ ہو چکی ہوں کہ زیب وزینت کے تمام طریقے بھُول گئے ہیں۔ رو رو کر عمر گزار رہی ہوں۔ پیارے سجن! غلط تسلّیاں دے کر کہیں آتے ہوئے واپس نہ لوٹ جانا!"

—— ۵ ——

کھیڑے بھیڑے رکھن بکھیڑے　　　سَس نناناں لانوم جھیڑے

چاک مہیں دا، آ وڑ ویڑھے　　　تتڑی کوں نہ تانویں وے

حلِّ لغات: کھیڑے، ہیر کے سُسرال کے لوگ۔ بھیڑے، بُرے۔ بکھیڑے، جھگڑے۔ جھیڑے، فسادات۔
وڑ، داخل ہو۔ تتڑی، سوختہ جان۔

ترجمہ:۔ "اے محبُوب! تیری محبّت میں مجھے یہ سزائیں مل رہی ہیں۔ بُری خصلت والے کھیڑے دُشمن اور برسرِ پرخاش ہیں۔ ساس اور نندیں ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں۔ اے میرے مہینوال! مجھ سوختہ جان کو زیادہ نہ ترسا۔ آ! اور میرے صحنِ خانہ کو اپنی تشریف آوری سے مشرّف کر!"

—— ۶ ——

سئیاں جگتاں ٹوکاں کر دیاں ۔۔۔۔ مہنے ہاپ کر نیڈیاں بردیاں

مل ماہی ہُن بُٹھ گھت سردیاں ۔۔۔۔ ناں دُھوتیں لاج لجاؤیں وے

حلّ لغات: جگتاں، مذاق ۔مخول۔ ٹوکاں، نوک ٹوک ۔مہنے ہاپ، طعنوں کا مستوجب۔ بردیاں، لونڈیاں۔ سردیاں، سرد مہری۔ بے توجہی۔ دُھوتیں، فتنہ پرداز۔ چغل خور۔ لاج لجاؤیں، لاج نہ رکھنا۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! اب تو سہیلیاں اور ہمجولیاں بھی میرا مذاق اُڑاتی ہیں اور مہنے طعنے دیتی ہیں۔ لونڈیاں بھی خاطر میں نہیں لاتیں۔ اور ہزار ہزار باتیں بناتی ہیں۔ اے یار دل نواز! ایسی حالت میں مجھ پر رحم کر! فتنہ پرداز چغل خوروں میں میری لاج رکھ لے اور انہیں شرمندہ کر۔ سرد مہری چھوڑ دے اور مجھے شربتِ وصال سے شاد کام کر!"

—— ۷ ——

توں بن میرا ہور نہ کوئی ۔۔۔۔ طعنے مارم خلق سبھوئی

روز ازل دی تیری ہوئی ۔۔۔۔ لگڑی توڑ نبھاؤیں وے

حلّ لغات: توں بن، تیرے بغیر۔ ہور، اور۔ مارم، مجھے مارے۔ سبھوئی، سب۔ لگڑی، لگی ہوئی۔ دوستی۔ محبّت۔ توڑ، آخر تک۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! تیرے بغیر میرا اور کوئی ہمدم و دمساز نہیں ہے۔ تمام دُنیا مجھے طعنے دیتی ہے میں تو روزِ ازل سے ہی تمہاری ہو چکی ہوں۔ خدارا اپنی خادمہ کی لاج رکھنا اور محبّت کو آخر تک نبھانا۔"

—— ۸ ——

سالھوں بھنڑا اکھیاں نیرے   چولی چنڑی لیر کتیرے

لوں لوں سیڑھاں لکھ لکھ چیرے   الڑے زخم مٹاویں وے

حلِ لغات: سالھوں، عروسی شال۔ بھنڑا، تر ہوگیا۔ بھیگ گیا۔ سیڑھاں، دھاریں۔ چیر، زخم۔ الڑے، ہرے۔ تازہ۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ عروسی شال آنسوؤں سے بھیگ گئی ہے۔ چولی اور چنڑی کو بھی جوشِ جنوں نے تار تار کر دیا ہے! بدن کے رویئں رویئں سے خون کی دھاریں بہہ رہی ہیں۔ لاکھوں زخم ہیں۔ اے دوست! اب تو ہی ان کا مداوا کر!"

—— ۹ ——

ڈینہ فرید فقر دی موڑی   باجھوں برہوں دے گل گل کوڑی

مر دیں جیندیں نیویں پوری   دل نوں داغ نہ لاویں وے

حلِ لغات: موڑی، سرمایہ۔ برہوں، عشق و محبت۔ گل گل، تمام باتیں۔ مر دیں جیندیں، مرتے جیتے۔ نیویں، لے جانا۔ پوری نیونڑ، محاورہ ہے۔ آخر تک نباہنا۔ لاویں، لگانا۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! عشق ہی تو فقیر کا سرمایۂ محبت ہے۔ عشق و محبت کے سوا دنیا کی باقی باتیں جھوٹی ہیں۔ اس لئے مرتے دم تک اس سے منہ نہ موڑنا۔ اگر تم جادۂ عشق سے بھٹک پڑے تو یہ بڑے صدمے کی بات ہوگی۔ اس لئے اس منزل میں ثابت قدم رہنا۔ اور دل کو داغ نہ لگانا۔"

۱۶۶

— ۱ —

اَج ماگھ مہینے دی یارھی وے
کیوں بیٹھیں یار وِساری وے

حلِّ لغات: یارھی، گیارھویں تاریخ۔ بیٹھیں، بیٹھا ہے۔

ترجمہ: "آج ماگھ مہینے کی گیارھویں ہو چکی ہے۔ اے محبوب! تم مجھے کیوں فراموش کیے بیٹھے ہو!"

— ۲ —

آئی موسم چیتر بہاراں   سینگیاں سرتیاں ملیاں یاراں
جوبن لہریں تار مَتاراں   ہک مَیں مُفت آزاری وے

حلِّ لغات: ملیاں، ملیں۔

ترجمہ: "چیت کی بہار کے دن آگئے۔ میری ہم عمر سہیلیاں اور ہمجولیاں تو اپنے اپنے دلداروں سے جا ملیں۔ ان کے جوبن کی لہریں ٹھاٹھیں مار رہی ہیں۔ خوشی اور مسرّت کے ان لمحات میں صرف میں ہی اکیلی مبتلائے آزار ہوں!"

—— ۳ ——

سیّاں دھانوِن، گانوَن گانوِن! ‏ رِہجوں ہار سِنگار سُہانوِن

سانگ بنّاوِن دھڑیاں گندھانوِن ‏ میں سر ڈُکھڑے باری وے

حلِّ لغات: دھانوِن، نہاتی ہیں۔ گانوَن گانوِن، گانے گاتی ہیں۔ رہجوں، خوشی سے۔ دھڑیاں گندھانوِن سر کے بال گندھاتی ہیں۔

ترجمہ:۔ "میری سہیلیاں نہا رہی ہیں۔ گیت گا رہی ہیں۔ خوشی خوشی ہار سنگار سے بَن ٹھن رہی ہیں، مانگ نکال رہی ہیں۔ سر کے بال گندھوا رہی ہیں۔ الغرض زیب و زینت کے تمام لوازمات پُورے کر رہی ہیں۔ ان کے برعکس صرف مَیں ہی ایسی بد قسمت ہوں جس کے سر پر رنج و آلام کا بارِ گراں آ پڑا ہے!"

—— ۴ ——

سُرخی کجلہ مینڈھی سُہندی ‏ ہر ہک اپنے ڈھول نوں مُہندی

مَیں مُٹھڑی غم لُٹڑی لہندی ‏ کردی لکھ لکھ زاری وے

حلِّ لغات: غم لُٹڑی، غم کی ماری ہوئی۔ غم زدہ۔ لُہندی، خواہشمند ہوں۔

ترجمہ:۔ "سُرخی، کاجل اور مہندی سے ہر ایک نے اپنے آپ کو آراستہ کر رکھا ہے، اس طرح ہر ایک اپنے محبوب کو اپنے اوپر مائل کر رہی ہے۔ ایک مَیں تباہ حال غمزدہ اپنے محبوب کے دیدار کو ترس رہی ہوں۔ اور ہجر و فراق میں لاکھ لاکھ آہ و زاریاں کر رہی ہوں!"

— ۵ —

زیور پانوِن، بیڑے لانوِن　　کنتھ رِجھانوِن، سیجھ سُہانوِن

باھنہ سِراندی، وَر گل لانوِن　　مَیں ہِک سُولاں ہاری وے

حلّ لغات: بیڑے لانوِن، چوڑے بیڑے سجاتی ہیں۔ بعض نے بیڑے سے سُہاگ یعنی مِسّی مراد لی ہے۔ لیکن صحیح وہ چوڑا ہے۔ جس سے سارا بازو بھرا ہوا ہو۔ کنتھ رِجھانوَن، اپنے محبوب شوہر کو رِجھا رہی ہیں۔

ترجمہ: "سہیلیوں کی یہ کیفیت ہے کہ وہ زیور پہنتی۔ چوڑے بیڑے کو سجاتی، سیج کو سہاتی اور پریتم کو رِجھاتی ہیں۔ بازو سر کے نیچے دے کر اپنے محبوب سے ہم آغوش ہوجاتی ہیں ایک میں درد رسیدہ ہوں کہ ہجر و فراق کے مصائب و آلام برداشت کر رہی ہوں!"

— ۶ —

رُت سوہنی تے وقت سُکھیلے　　انگݨ سُہیلے گھر اَلبیلے

میکوں وی رب اَنجھݨ میلے　　قسمت ڈیوِم واری وے

حلّ لغات: سُکھیلے، راحت افزا۔ سُہیلے، خوبصورت۔ اَلبیلے، دلفریب۔ مانوس۔ میلے، ملائے۔ ڈے وِم واری، میری قسمت بھی یاور ہو۔

ترجمہ: "موسم دلکش ہے۔ وقت کا ایک ایک لمحہ راحت افزا ہے۔ گھر دلفریب اور دلکش نظر آتے ہیں۔ اور آنگن سجے ہوئے خوبصورت لگ رہے ہیں۔ خدا میری قسمت بھی یاور کرے اور مجھ سے میرا اَنجھن ملا دے!"

—— ۷ ——

گُل پھُل دُھجڑاں جوڑ ڈِکھانوِم　　بُلبُل، بھَنورے خوشیاں پانوِم

دِل وِل حسرت ساڑے آنوِم　　پِلپِل چبھم کٹاری وے

حلِ لغات: دُھجڑاں، جمع دُھج کی۔ سج دُھج ۔ آن بان۔ بھَنورا، مشہور سیاہ بڑی مکھی جو پھولوں کا رَس چُوستی ہے۔ ساڑے آنوِم، جلن آتی ہے۔

ترجمہ:۔ "باغ میں پھول اور غنچے جی کھول کر اپنی سج دھج دکھا رہے ہیں۔ اور صحنِ گلزار خوشبُو سے معطّر ہے۔ ان پر بلبلیں اور بھنورے خوشیاں منا رہے ہیں۔ مگر میرا دل حسرتوں کے سوزے سے جل رہا ہے۔ اور ہر دَم ہجرِ یار کی کٹاری دِل میں چُبھ رہی ہے!"

بلبل اور بھنورے کے تعشق میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بھنورا پھولوں کے حُسن وجمال اور رعنائی وزیبائی کا نہیں بلکہ ان کی بُوباس اور رِس کا طلب گار ہے۔ وہ ایک ایک پھول کو سونگھتا اور اس کا رس چُوستا ہے۔ جب پھول کا رس ختم ہو جاتا ہے تو اُڑ کر دُوسرے پھول پر جا بیٹھتا ہے۔ مگر بلبل تو پھول کا عاشقِ زار ہے۔ وہ پھول کو دیکھ کر جیتا اور اس کے فراق میں تڑپتا اور آہ وزاری کرتا ہے بلکہ عین وصال میں بھی اس پر فراقِ وصال کی کیفیت طاری رہتی ہے اور برگِ گل کو چومتا اور بے اختیار گریہ و زاری کرتا ہے۔ خواجہ حافظؒ نے بلبل کی بے تابی کا نقشہ اس طرح سے کھینچا ہے ؎

بُلبلے برگِ گلِ خوش رنگ در منقار داشت
واں دراں برگ و نوا خوش نالہائے زار داشت
گفتمش در عین وصل ایں نالہ و فریاد کیست
گفت مارا جلوہ معشوق دریں کار داشت

—— ۸ ——

اُجڑے سہرے ہار کُمانڑے   ناز نواز دے ٹول وہانڑے

گزرے سارے مانڑے ترانڑے   لگڑی شہر خواری وے

حلِّ لغات: اُجڑے، ویران ہو گئے۔ کُمانڑے، کُملا گئے۔ ٹول وہانڑے، صحبتیں گذر گئیں۔ مانڑے، غرور۔ ناز۔ ترانڑے، مانڑے کا تابع مہمل ہے۔

ترجمہ:۔ "سہرے اُجڑ گئے اور ہار کملا گئے۔ ناز و نیاز کی صحبتیں ختم ہو گئیں۔ سب غرور اور گھمنڈ، فخر اور مان جاتے رہے، بلکہ شہر بھر میں میری رُسوائی اور بدنامی ہو گئی ہے۔

—— ۹ ——

راتیں نندر، نہ ڈینہہ قرار وے   ہر ہر ویلے دار مدارے

تُول نہالی ڈسدی دارے   تتڑی اوڑک ہاری وے

حلِّ لغات: اوڑک، آخرکار

ترجمہ:۔ "مجھ سوختہ قسمت کو نہ رات کو نیند آتی ہے۔ اور نہ دن کو سکون نصیب ہوتا ہے۔ وقت تکلیف اور پریشانی میں گزرتا ہے۔ بستر کے توشک اور نرم گدے سولی نظر آتے ہیں۔ بالآخر میں بدبخت مجبور ہو کر تھک ہار گئی۔"

—— ۱۰ ——

بانہہ چوڑیلی سِک سِک ہٹڑی   گل نہ لاوے ڈیندا پُٹھڑی

پیت کلکڑی رِیت اپٹھڑی   ڈِٹھڑی یار دی یاری وے

حِلّ لغات: ڈیندا پُٹھڑی، واپس چلا جاتا ہے۔ کُلکڑی، بے طوری۔ بے ربط۔ اپٹھڑی، اُلٹی۔ واژگوں۔

ترجمہ: ”میرے چوڑیوں سے بھرے ہوئے بازو ترستے ترستے تھک گئے ہیں۔ لیکن محبوب نے گلے سے نہیں لگایا۔ بلکہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا ہے۔ یہ پیت بھی انوکھی چیز ہے۔ اس کی رِیت ہی اُلٹی ہے۔ میں نے دوست کی دوستی بھی دیکھ لی!“

—— ۱۱ ——

ماہی مِٹھڑا گل نہ لانوِم   گانے گہنے کھانوَݨ آنوِم

باس گُلاندی ساہ مونجھانوِم   ساڑے بادِ بہاری وے

حِلّ لغات: باس، خوشبو۔ ساہ مونجھانوِم، سانس روکتی ہے۔

ترجمہ: ”میرا شیریں ادا محبوب مجھے گلے نہیں لگاتا۔ اب یہ عروسی بند اور زیورات بھی کھانے کو آتے ہیں۔ پھولوں کی خوشبو میرا سانس تک روک دیتی ہے۔ اور بادِ بہاری بجائے فرحت پہنچانے کے اُلٹا مجھے جھلسائے دیتی ہے!“

—۱۲—

دَرد اندوہ تے روگ کشالے سوز پچالے اکھیاں نالے

شالا یار فرید سنبھالے ٹالم مونجھ منجھاری وے

حلِ لغات: درد کشالے، مشکلات۔ ٹالم، ٹال دے۔ رفع کر دے

ترجمہ:۔ "درد و کرب، روگ اور مشکلات کا سامنا ہے۔ سوزِ عشق جلا رہا ہے۔ آنکھیں آنسوؤں کی ندیاں بنی ہوئی ہیں۔ اے فرید خدا کرے کہ دوست مجھ پر لطف و توجہ کرے اور میری اُداسیوں اور غمگینیوں کو ٹال دے۔ ورنہ زندگی میرے لئے وبال بن جائے گی!"

۱۶۷

یوں تو خواجہ صاحبؒ کا سارا کلام "کلام الملوک ملک الکلام" کے مصداق ہے۔ اور ہر کافی اپنی اعلیٰ فنکارانہ ترجمانی اور معنوی حسن کے سبب اس قابل ہے کہ اسے دُنیا کی اعلیٰ ترین شاعری کے مقابلے میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے زندگی کے فلسفے اور تصوّف کے باریک سے باریک مسائل کو اتنے عام فہم اور سلیس اسلوب میں بیان فرمایا ہے کہ اس سے جس طرح ایک یگانۂ روزگار عالم اور صوفی باصفا اپنی روح کو گرماتا ہے۔ اسی طرح بھیڑ بکریوں کا اَن پڑھ چرواہا بھی پوری طرح لطف اندوز ہوتا ہے۔ حضرت کا سارا کلام عوامی زندگی کی بھرپور ترجمانی کرتا ہے۔ اکثر مفکرین نے "فردیّت" کو سمجھنے کے لئے درخت کا زیادہ اور بغور مطالعہ کیا ہے۔ کیونکہ اُن کے نزدیک درخت "فردیّت" کے مراحل کو صحیح معنوں میں طے کرتا ہے۔ چونکہ حضرت خواجہ صاحبؒ "فردیّت" کے فلسفہ پر پورا عبور رکھتے ہیں۔

اس لیئے ان کے کلام میں اشجار کا ذکر زیادہ ملتا ہے۔ جب بھی کوئی شخص روہی کے قدرتی چشموں، یا جوہڑوں کا ذکر کرتا ہے۔ تو قدرتی طور پر اس کا ذہن "جال" کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پیلو روہی کا سب سے زیادہ مفید اور کارآمد درخت ہے۔ اس کی افادیت کے ساتھ دُنیا کا اور کوئی درخت مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ابھی یہ اُگ ہی رہا ہوتا ہے کہ بکریاں بھیڑیں اور ان جیسے چھوٹے جانور اس سے اپنا ذائقہ بدلتے ہیں۔ پوری عمر کو پہنچتا ہے تو پھر اونٹ اس پر گزر اوقات کرتا ہے۔ اس کی لکڑی مکانوں کی تعمیر کے کام آتی ہے۔ اگر شیشم اور دیودار اُمراء کے کاخ و محلّات میں استعمال ہوتا ہے تو عوام جو تعداد میں پوری آبادی کا نوے فی صد ہیں۔ اپنے غریبانہ کوٹھڑے اس سے ہی کھڑے کرتے ہیں۔ اس کے پتوں کا پانی بہترین مرہم کا کام دیتا ہے۔ اور پھر جب ثمر بار ہوتا ہے تو اس کی سج دھج دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ ایک ہی قطعہ ارضی میں بیسیوں رنگت کے دُرہائے آبدار چمکتے اور آنکھوں کو خیرہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اپریل اور مئی اس قدرتی اور فردوسی پھل کے انتہائی جوبن کے مہینے ہیں۔ باقی پھلدار درختوں کو یہ رنگا رنگی شرف حاصل نہیں سیب ہے تو سُرخ ہے۔ ساوا، پیلا، اُودا نیلا، کالا، گلابی، پھکڑا اور بگڑا انہیں ہوتا۔ کھجور، آم، انار اور امرود اچھے ثمر دار درخت ہیں، مگر ان میں یہ گوناگون دلفریبی کہاں؛ سب کا ایک ہی رنگ ایک ہی ہیئت ایک ہی ذائقہ اور پھر ان میں یہ سکت کہاں کہ ریگستانی علاقوں کی سردی اور گرمی برداشت کر سکیں۔ انہیں دس دن پانی نہ ملے تو پتے زرد پڑ جائیں گے۔ یہ پیلو ہی ہے جس کی سیرابی کا بظاہر کوئی انتظام نہیں۔ سالہا سال سے ریگستانی تودوں پر کھڑا حوادثِ دہر کا مقابلہ کر رہا ہے۔ زمین کی نمی سے زندہ ہے۔ گرمی ہو تو مسافروں اور دیہاتی کارکنوں بلکہ فقیروں درویشوں کے لیئے محفوظ قدرتی خیموں کا کام دیتا ہے۔ آندھی کتنی شدّت سے کیوں نہ چلے، مینہ کتنے زور کا کیوں نہ برسے۔ یہ ایک قلعے کی طرح اپنے مہمانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ سردی میں بھی راہ چلتے لوگ اس میں رات بسر کرتے ہیں اور بادِ صرصر سے اپنا تحفظ کرتے ہیں۔ آج سے دو سو برس پہلے جو لوگ قافلوں کی صورتوں میں سفر کرتے تھے تو جہاں کہیں انہیں پیلو کے جھنڈ نظر آتے وہیں پڑاؤ

ڈال دیتے تھے۔ ان میں سے سُوکھی لکڑیاں نکال کر جلاتے ۔ اُن کے گُچھ نما پھیلاؤ میں بستر بچھا کر آرام کرتے اور اونٹوں کی مہاریں ان سے اُلجھا دیتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک ڈیڑھ گھنٹے میں اس کے پتّوں سے پیٹ بھر کر تازہ دَم ہو جاتے۔ حضرت شیخ الاسلام بہاءالدین زکریا، حضرت شیخ الشیوخ فریدالدین مسعود گنج شکر، حضرت سیّد السّادات جلال بخاری، حضرت مخدوم جہانیاں۔ حضرت لعل شہباز قلندر اور حضرت سلطان سخی سرور رحمہم اللہ علیہم کے حالات میں جب ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر پڑھتے ہیں تو ہر جگہ پیلو کا درخت ہی اُنہیں خوش آمدید کہتا نظر آتا ہے۔ جہاں "جال" کے چھ سات درخت اکٹھے ملتے یہ حضرات وہیں پڑاؤ ڈال دیتے۔ ہر بزرگ الگ الگ خیمہ نما درختوں میں مصلّٰی بچھا کر تسبیح و تہلیل میں مصروف ہو جاتا۔ کوئی ایک درخت جو زیادہ پھیلا ہُوا نظر آتا۔ اُس میں اذان اور تکبیر کے ساتھ نمازیں ادا ہوتیں۔ اور پھر "جال" کے یہ جُھنڈ اُن کے لئے شامیانوں کا کام دیتے۔ ہزاروں بندگانِ خدا جو اِن خدا یاد درویشوں کا نام سُن کر جمع ہو جاتے۔ اُنہیں ان درختوں کے خنک سائے میں ترتیب سے بٹھا کر وعظ کرتے اور ان کے دلوں کو ذکرِ الٰہی سے گرماتے۔

ہزاروں سال تک یہ درخت نوعِ انسانی کی اس طرح خدمت انجام دیتا چلا آیا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب نے ان تمام امور سے صرفِ نظر کر کے صرف اُن کے پھل کی ہمہ گیر افادیّت اور عوام کی ان سے دلچسپی بالخصوص طبقۂ نسواں کی ان سے غیر معمولی وابستگی کا پُر شوکت انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ سرائیکی زبان کے عظیم دانشور اور اردو انگریزی اور فارسی کے بہت بڑے صَرفی و نحوی عالِم، کئی زبانوں کے قادر الکلام شاعر جناب پروفیسر دلشاد کلانچوی صاحب نے اپنے ایک مضمون میں "پیلو" پر خاص توجہ دی ہے۔ لکھتے ہیں کہ :-

"پیلو کے رنگ برنگی موسم میں عشقِ مجازی کے ہوَس کاروں کی نظریں اُن حسین و جمیل اور صحتمند دوشیزاؤں کی تلاش میں نکل پڑتی ہیں جو رنگ برنگی غرارے پہن کر پیلو کے درختوں پر پریوں کی طرح اٹھکھیلیاں کرتی نظر آتی ہیں۔ جنہیں پیلو چُنتے ہوئے اپنی تنگ چولیوں اور سر سے ڈھلکتے ہوئے پھولدار دوپٹوں کا بھی خیال نہیں رہتا۔ لیکن عشقِ حقیقی کے پرستار ایسے

رنگ برنگی نظاروں کو دیکھ کر کسی دُوسری دُنیا میں پہنچ جاتے ہیں۔ اِن پاک دلوں کو روہی عرب شریف کے ریگستان کی مانند معلوم ہوتی ہے۔ اور پیلوُ اسلام کا میوہ نظر آتا ہے وہ ان کی لذتوں میں مست و سرشار ہو کر حقائق اور معرفت کی کئی منزلیں طے کر لیتے ہیں"۔

پھر لکھتے ہیں کہ:۔

"اِن روحانی اسرار و رموز سے ہٹ کر دیکھیں تو پیلوُ ایک معاشی علامت بھی ہے۔ آزاد اور منفرد معیشت کی ایک انوکھی مثال۔ پیلوُ کا درخت کسی فردِ واحد کی ملکیّت نہیں۔ اس کے پھل پر کسی کا ٹھیکہ نہیں ہے۔ جو چاہے جب چاہے پیلوُ چُن سکتا ہے، کھا سکتا ہے چُن کر بیچ سکتا ہے۔ کوئی روک رُکاوٹ نہیں ہے۔ پیلوُ کو "بہشتی میوہ" کہتے ہیں اور یہ ہے بھی بہشتی۔ جو مُفت ملتا ہے۔ اسے انسان بھی کھاتے ہیں، چرند پرند، حشرات الارض اور حیوان بھی۔ اتنے فائدے دُنیا کے کسی درخت میں نہیں۔ اس بنا پر خواجہ صاحبؒ نے اس کی افادیّت واضح کرنے پر اپنا تمام زورِ بیان صَرف کر دیا ہے۔ اور روہی کے معاشرے ثقافت اور معیشت کی ایک سچّی اور دلفریب تصویر کھینچ دی ہے۔"

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:۔

"خواجہ صاحبؒ نے اپنے کلام میں ثقافتی علامتوں کے استعمال کرنے میں بڑی ہُنرمندی دکھائی ہے۔ خاص طور پر ثقافتی اور روحانی علامتوں کو آپس میں مربوط کر کے اور ان کا تانا بانا ملا کر "کلامِ فریدؒ" کو "کلامِ فریدؒ" بنا دیا ہے۔ ایسی شاعری محض خواجہ صاحبؒ کے ہی حصّے میں آئی ہے۔ دُوسری زبانوں کے کسی شاعر سے نہیں ہو سکی اور نہ ہی ہو سکے گی!"

مختلف بزرگوں نے اِس کافی کو اپنے اپنے نقطۂ نظر سے دیکھا ہے۔ اور اپنے ذوق و وجدان کے مطابق اسرار و رموز بیان کئے ہیں۔ علاّمہ محمد اکبر صاحب مرحوم جج ہائی کورٹ بہاول پور نے اِس کافی کی مفصّل شرح

لکھی تھی جسے دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن مرحوم نے مارچ ۱۹۴۲ء کے "العزیز" میں بڑے اہتمام سے شائع کیا تھا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ اس کافی میں بظاہر ایک صحرائی کیفیت کو الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، لیکن اگر کوئی چشمِ بصیرت سے دیکھے تو اس میں معارف و حقائق کے سمندر موجزن ہیں۔ انہوں نے روہی (ریگستان) سے مراد صحرائے عرب لیا ہے۔ اور پیلو کے پھل سے ثمرِ اسلام کی تلمیحات کو آخر تک خوب نبھایا ہے۔ بعض نے روہی سے نفسِ انسانی مراد لیا ہے۔ اور رنگا رنگ کے پیلو لطائفِ ستّہ ہیں، دوشیزائیں لطائف کے خواص اور عشاق سالکینِ طریقت ہیں۔ غرض نظر اپنی اپنی، پسند اپنی اپنی۔ ہم صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ تشریح اور توضیح کا معاملہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں، اپنے ذوق و وجدان کے مطابق جو چاہیں مطالب اخذ کریں!

— ۱ —

آ چُنڑوں رَل یار، پیلُوں پکّیاں نی وے

حلِّ لغات: چُنڑوں، چُنیں۔ چُن کر جمع کریں۔ پیلُوں، جال کے درخت کو جو پھل لگتا ہے۔ اُس کو پیلوں کہتے ہیں۔ فارسی میں یہ لفظ پیلو ہے۔ نی وے، کلمۂ ندائیہ۔

ترجمہ: "پیلو پک گئی ہیں۔ آؤ یار مِل کر چُنیں!"

— ۲ —

کئی بگڑیاں کئی ساویاں پیلیاں ✽ کئی بھُوریاں کئی پھکڑیاں نیلیاں

کئی اُودیاں گُلنار، کٹوریاں رَتیاں نی وے

حلِّ لغات: کٹوریاں، دودھی رنگ۔

ترجمہ :۔ "اس میں کئی سفید رنگ کی ہیں۔ کچھ سبز، کچھ پیلی اور کچھ بھوری ہیں۔ کچھ پھیکے رنگ کی ہیں اور کچھ نیلی ہیں۔ کچھ اُودے رنگ کی ہیں اور کچھ گلناری ہیں، کچھ دودھیائی ہیں، اور کئی سُرخ ہیں ــــ مختلف رنگ کی پیلوؤں نے روہی کے منظر کو اور دلکش بنا دیا ہے۔"

ایک عارف کی نظر پیلو کے درخت پر پڑتی ہے تو اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا صحرا کے یہ دُرِّ ہائے زنگارنگ "صبغت اللہ" کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ اور اس کی زبان پر بے اختیار قرآن کریم کی یہ آیت آجاتی ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ ہم نے اللہ کا رنگ قبول کرلیا۔ اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اُسی کی بندگی کرتے ہیں!"

ــــ ۳ ــــ

بار تھئی ہے رشکِ اِرم دی ٭ ٹُک سڑ گئی جڑھ ڈُکھ تے غم دی

ہر جا باغ بہار، ساکھاں پکھیاں نی وے

حلِّ لغات: بار، جنگل۔ ٹُک، سُوکھ گئی۔ ساکھاں، نیا اُترا ہوا میوہ۔

ترجمہ :۔ "صحرا رشکِ ارم بن گیا ہے۔ دُکھ اور غم کی جڑیں سوکھ گئی ہیں۔ ہر جگہ باغ و بہار کا منظر ہے۔ ہم تو پیلوؤں کی ساکھ بھی کر چکے ہیں!"

شاید خواجہ حافظ شیرازیؒ نے کسی ایسے ہی دلفریب منظر کو دیکھ کر کہا تھا ؎

بہار گُل طرب انگیز گشت توبہ شکن ٭ بہ شادی رُخِ گل بیخ غم زدل برکن!

رسید بادِ صبا غنچہ را ہوا دارے ٭ زخود بروں شد و بر تن درید پیراہن

—— ۴ ——

پیلوں ڈیلھیاںدیاں گلزاراں ٭ کہیں گل ٹوریاں کہیں سر کھاریاں

کئی لا بیٹھیاں بار، بھر بھر پچھیاں نی وے

حلّ لغات: ڈیلھے، کریٹہہ کے درخت کے پھل کو ڈیلھا کہتے ہیں۔ ٹوریاں، باریک تیلیوں کی بنی ہوئی چھوٹی سی گاؤدُم کی پچھی، جس کو تاگا باندھ کر گلے سے لٹکا لیتے ہیں تاکہ دونوں ہاتھ پیلو چننے میں مصروف رہیں۔

ترجمہ: "جس طرف نظر اُٹھا کر دیکھو۔ پیلوں اور کریٹہہ کے سُرخ سُرخ پھل دکھائی دیتے ہیں۔ گویا ہر طرف گلاب کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ بعض دوشیزاؤں نے گلے میں تیلیوں کی بنی ہوئی پچھیاں لٹکا رکھی ہیں۔ اور بعض کے سروں پر کھاریاں ہیں۔ کئی پیلوؤں کے انبار لگائے بیٹھی ہیں اور بعض نے ٹوکریاں بھر رکھی ہیں۔"

—— ۵ ——

جال جلوٹیں تھئی آبادی ٭ پل پل خوشیاں دم دم شادی

کوئی سہنس ہزار، کل نے پھکیاں نی وے

حلّ لغات: جلوٹے، جال کے چھوٹے چھوٹے پودے۔ سہنس، سینکڑوں۔ کل نے، سب نے۔ پھکیاں، پھانکیں۔

ترجمہ: "پیلو کے درختوں اور جھاڑیوں پر رونق آ گئی ہے۔ جنہیں ہر پل خوشی اور ہر لحظہ مسرت و شادمانی حاصل ہے۔ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے مٹھیاں بھر بھر کر پیلوں پھانکی ہیں!"

— ۶ —

حُوراں پریاں ٹولے ٹولے ✽ حُسن دیاں ہیلاں برہوں دے جھولے

راتیں ٹھڈیاں ٹھار، لوئیں تتیاں نی وے

حلّ لغات: ہیلاں، بادِ نسیم کی آہستہ خرامی۔ جھولے، ہوا کے تیز جھونکے۔ لوئیں، لُو کی جمع۔ گرم ہوائیں۔

ترجمہ: "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روہی میں حُوریں اور پریاں ٹولیاں بنا کر گھوم رہی ہیں۔ یہاں حُسن کے ٹھنڈے اور خوشگوار جھونکے بھی ہیں اور عشق کے تیز و تُند جھکّڑ بھی۔ راتیں ٹھنڈی ہیں۔ اگرچہ دن کو چلنے والی ہوائیں کافی گرم ہیں!"

— ۷ —

رکھدے ناز حُسن پروَردے ✽ ابرو تیغ تے تیر نظر دے

تیز تِکھے ہتھیار، دلیاں پھٹیاں نی وے

حلّ لغات: حُسن پروَردے، حُسن و نزاکت کی فضاؤں میں پلے ہوئے۔ حسین ناز آفرین۔ تِکھّے، تیز۔ پھٹیاں، زخمی شدہ۔ مجروح۔

ترجمہ: "حُسن و ناز کی آغوش میں پلی ہوئی دیہاتی حسیناؤں کی یہ ٹولیاں تیغِ ابرو، اور تیرِ نظر کے ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ انہوں نے سینکڑوں دلوں کو گھائل کر دیا ہے۔"

— ۸ —

کئی ڈیوِن اَن نال برابر ٭ کئی گھِن آنوِن ڈیڈھے کرکر

کئی وِیچن بازار، تُلّیاں تکّیاں نی وے

حلِّ لغات: اَن، غلّہ۔ نال، ساتھ۔ گھِن آنوِن، لے آتی ہیں۔ ڈیڈھے، ڈیوڑھے۔ ڈیڑھ گنا۔ سیر کے بدلے ڈیڑھ سیر۔ ویچن، فروخت کرتی ہیں۔ تُلّیاں، تُلی ہوئی۔ وزن شدہ۔ تکّیاں، تُلّیاں کا مترادف۔

ترجمہ:۔ "یہ حسینائیں جب پیلو چُن کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے لاتی ہیں تو کئی غلّہ کے ہم وزن بیچتی ہیں۔ اور کئی ڈیوڑھی شرح سے تول کر فروخت کرتی ہیں!"

— ۹ —

کئی دُھپ وِچ وی چُنیدیاں رَہندیاں ٭ کئی گھِن چھاں چھنوِرے بہندیاں

کئی چُن چُن پیاں ہار، ہُٹیاں تھکّیاں نی وے

حلِّ لغات: دُھپ، دُھوپ۔ چُنڑدیاں رَہندیاں، چُنتی رہتی ہیں۔ چھاں چھنوِرے، چھاؤں۔ سایہ۔ ہُٹیاں، تھک گئیں۔

ترجمہ:۔ "کئی دُھوپ میں چُنتی رہتی ہیں۔ اور کئی چُن کر درختوں کے سائے میں بیٹھ جاتی ہیں کئی دوشیزائیں پیلوں چُن چُن کر تھک گئی ہیں۔ اور کئی ہمّت ہار بیٹھی ہیں!"

— ۱۰ —

ایڈوں عشوے، غمزے نخرے ٭ اوڈوں یار خرایتی بکرے

کُسّن ڈکاں تیار، راندّاں رَسّیاں نی وے

حلِّ لغات: ایڈوں، اِس طرف سے۔ اوڈوں، اُس طرف سے۔ خرایتی بکرے، صدقے کے بکرے۔ کُسّن ڈکاں، ذبح ہونے کے لئے۔ کاں، کے لئے۔ راندّاں، کھیلیں۔ رَسّیاں، رسائی جا رہی ہیں۔

ترجمہ:۔ "ادھر حسیناؤں کی طرف سے عشوے، غمزے اور نخرے ہو رہے ہیں اور اُدھر سے دل پھینک لوگ خیراتی بکروں کی طرح ذبح ہونے کے لئے تیار ہیں۔ حسن و عشق کے یہ دل کش کھیل اپنے عروج پر ہیں!"

— ۱۱ —

پلوں چُنڈیں بوچھَن لیراں ٭ چولا دی تھیا لیر کتیراں

گلڑے کرن پچار، سینگیاں سِکّیاں نی وے

حلِّ لغات: بوچھَن، دوپٹہ۔ چولا، کُرتا۔ لیر کتیراں، ٹکڑے ٹکڑے۔ تار تار۔ گلڑے، گلے شکوے۔ پچار، نکتہ چینی۔ سینگیاں، ہم عمر۔ ہجولیاں۔ سِکّیاں، رشتہ دار خواتین۔

ترجمہ:۔ پلو چنتے چنتے دوپٹہ تار تار اور قمیص پھٹ پھٹا کر پرزے پرزے ہو گیا ہے۔ ہم عمر اور رشتہ دار عورتیں گلے شکوے اور نکتہ چینی کر رہی ہیں!"

—۱۲—

آیاں پِلُوں چُنڑن دے سانگے ٭ اوڑک تھیاں فریدنڑ وانگے

چھوڑ آرام قرار، ہکّیاں بکّیاں نی وے

حلّ لغات: سانگے، خاطر۔ اوڑک، آخر کار۔ وانگے، طرح۔ ہکّیاں بکّیاں، حیران۔

ترجمہ:۔ "جو پیلو چُننے اور اکٹھی کرنے آئی تھی۔ بالآخر وہ سب بھی فرید کی طرح حیران و ششدر رہ گئی ہیں۔ آرام و قرار سے محروم ہیں اور اپنی اس حالت سے پریشان ہیں!"

۱۶۸

اِس کافی میں وصالِ یار کی کیفیات کو نہایت حُسن وخوبی سے پیش کیا گیا ہے۔ خارجی کیفیات اور اندرونی جذبات سب پر مسرّت کا سماں چھایا ہوُا ہے۔ مظاہرِ فطرت اس خوشی میں خواجہ صاحب کے شریک اور ہمنوا دکھائی دیتے ہیں حالانکہ خارجی دُنیا اور اس کے مظاہر ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے لیکن یہ ذاتی کیفیت قلبی کیفیت کا عکس ہی ہے جو دُنیا کی ہر شئے کو اپنے رنگ میں رنگے ہوئے ہے یہ مسرّت فی الحقیقت ذاتی SUBJECTIVE ہے۔

اَج ویڑھا پیا بھاندا ہے

کوئی وصل سنیہڑا آندا ہے

حلِّ لغات: ویڑھا، صحنِ خانہ۔ پیا بھانْدا ہے، پسند آرہا ہے۔ سنیہڑا، پیغام

ترجمہ:- " آج صحنِ خانہ بارونق دکھائی دے رہا ہے۔ عجب نہیں کہ محبوب کے وصال کا کوئی پیغام آجائے!"

—— ۲ ——

رِل مِل آئے بادر کارے بجلی چمکے مینہ پھُنگارے
گج گج گاج کرے دُھد کارے جھوک سُہاگ سُہانْدا ہے

حلِّ لغات: بادر، بادل۔ کارے، کالے۔ پھُنگارے، پھنوار کی طرح برس رہا ہے۔ گاج، گرج۔ دُھدکارے، زور شور کی مہیب آواز۔

ترجمہ:- " بارش زوروں پر ہے۔ سیاہ بادلوں نے فضا کو پُر کیف بنا دیا ہے۔ بجلی چمک رہی ہے۔ اور پھنوار پڑ رہی ہے۔ بادلوں کی زوردار گھن گرج اب مہیب کڑک میں بدل چکی ہے۔ جھوک کے جھونپڑے اتنے سُہانے اور دلکش معلوم ہوتے ہیں کہ ان پر خانۂ عروسی کا گمان ہوتا ہے!"

خواجہ صاحبؒ کے نزدیک یہ بادل مسرّت کے بادل ہیں۔ بجلی خوش نصیبی کی علامت ہے۔ اور پھنوار انوار کا نزول ہے۔ جس سے روح وجد میں آگئی ہے۔

—— ۳ ——

ڈوبھے اُچھلن مال نہ ماوے راتیں یار اساں گل لاوے
ہر کوئی فرحت نال نبھاوے ہِک ڈُکھ ڈکھ پیا کھانْدا ہے

حلِّ لغات: ٹوبھے ، تالاب۔ اُچھلن ، اُچھلیں۔ ڈُکھ پیا کھانداہے ، رنجیدہ ہو رہا ہے۔

ترجمہ : " بارش کی کثرت سے ٹوبھے اس قدر بھر گئے ہیں کہ اب پانی کناروں سے باہر اُچھل رہا ہے۔ راتوں کو محبوب بھی گلے سے لگا لیتا ہے۔ ہر شخص مسرّت اور شادمانی سے زندگی بسر کر رہا ہے۔ صرف دُکھ درد ہی ہے جو دُکھ درد میں مبتلا ہے !"

یہاں دُکھ سے مراد منفی جذبات ہیں یا قلب کی انقباضی کیفیت ہے۔ یا پھر شریر ارواح ہیں۔ جو اب محبّ اور محبُوب کے وصال میں حائل نہیں ہو سکتیں۔

۴

کوئل کوُکے مور چنگھاڑے   اَغن پپیہے کِرن بُلارے
ہر ہر وحشی کر للکارے   گیت خوشی دے گاندا ہے

حلِّ لغات: کِرن بُلارے ، مستی کے عالم میں ایک دُوسرے کو پکار رہے ہیں۔

ترجمہ : " کوئل کوُک رہی ہے اور مور چنگھاڑ رہا ہے۔ اغن پپیہے کیف و سرُور کے عالم میں ایک دُوسرے کو بُلانے کے لئے مخصوص آوازیں نکال رہے ہیں۔ جنگل کے وحشی جانور بھی خوشی کے گیت گا رہے ہیں !"

کیا چرند کیا پرند سب پر خوشی کا عالم طاری ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کیوں ؟ وصل تو شاعر کو میسّر آ رہا ہے۔ پھر کوئل ، مور اور اغن پپیہے کس لئے جھوم اُٹھے ہیں ؟

دراصل یہ بھی اپنی مسرّت کے اظہار کا نرالا اور انوکھا انداز ہے۔ جب اپنی روح خوشی سے جھوم رہی ہے تو پھر کُل عالم بھی رقص کناں نظر آتا ہے۔ چھوٹے بچے لال بھنوالی کھیلتے ہیں تو انہیں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دُنیا کی ہر شئے بھاگی جا رہی ہے حالانکہ ہر چیز اپنی جگہ پر ساکن ہوتی ہے۔ محض فریب نظر سے بچے کو بھاگتی نظر آتی ہے۔

۵

دشت بیاباں ڈِسن بہاراں　　بُوٹے بُوٹے ہَہنس تواراں

راحت ہوئی ہے تار متاراں　　چولے اَنگ نہ ماندا ہے

حلِ لغات : تَواراں ، دُور کی سُہانی آواز - تار متاراں ، لبالب - لبریز - اَنگ ، بدن - نہ ماندا ہے ، نہیں سماتا -

ترجمہ :- "مسلسل بارشوں کے باعث جنگل اور ویرانے باغ و بہار دکھائی دیتے ہیں - ہر بُوٹے سے

• مویشی بندھے ہیں اور ان کے گلے میں بندھی ہوئی گھنٹیاں بج رہی ہیں - خوشی اور شادمانی کا ایسا

پُرکیف ماحول ہے کہ ہر چیز خوش و خرّم نظر آتی ہے - اور ہر شئے جامے میں پھُولی نہیں سماتی !"

"چولے اَنگ نہ ماوَن" سرخوشی کے اظہار کا ایک انتہائی خوبصورت انداز ہے -

۶

چھنکے کردے چھنگ سُہیلی　　ویہلے آن سَنبھالیم بیلی

سینّدھ فرید رکھاں کیوں مَیلی　　ناز نواز سُبھاندا ہے !

حلِ لغات :- چھنگ ، گھنٹی کی آواز کو کہتے ہیں - سُہیلی ، سُہاونی - بیلی ، دوست - سُبھاندا ہے ، زیب دیتا ہے -

ترجمہ :- "مویشیوں کے گلے میں بندھی ہوئی چھوٹی "چھنکیاں" اور گھنٹیاں میٹھی سُروں میں بج

بج کر عجیب دلکش کیفیت پیدا کر رہی ہیں - موسم خوشگوار ہے اور محبوب نے بھی بروقت سنبھالا

ہے - اس لئے اَب میں مانگ کیوں مَیلی رکھوں - اَب تو سب ناز نواز مجھے بھلے لگتے ہیں !"

سرائیکی شاعری کا روایتی عاشق چونکہ عورت ہے - اِس لئے وصل کے لمحات میں اپنے سُہاگ کو نکھارنے

کی خاطر مانگ کو بھی سنْوارا جاتا ہے -

۱۶۹

— ۱ —

اِجھو مارُو ملیو ، دِل نہ مانڈی تھی

حلِ لغات : اِجھو، ابھی ۔ مارُو، محبُوب ۔ ملیو، ملاچاہتاہے ۔ مانڈی، ملول ۔

ترجمہ :۔ ”تیرا محبوب تجھے ابھی ملا چاہتا ہے ۔ اے دل تو اب مضطرب اور پریشان نہ ہو!“

مارُو کے بارے میں ادیبوں اور دانشوروں نے عجیب گل فشانیاں کی ہیں ۔ علاء الدین خلجی کے زمانے میں عین الملک ماہرو سندھ پر حکومت کرتا تھا ۔ سندھی عوام اس دَور میں اس لفظ سے مانوس ہوئے ۔ ماہرُو ”ماہ“ اور ”رُو“ سے مرکب ہے ۔ یعنی چاند کی مانند ۔ محبوب کو ماہرُو کہا جاتا ہے ۔ یہ لفظ کثرتِ استعمال سے ”مارُو“ بن گیا ۔ اب ”مارُو“ کے معنوں پر غور کیا جائے تو یہ فاعل ہے ۔ یعنی مارنے والا ۔ دُوسرے لفظوں میں ظالم ۔ جور و ستم محبُوب کی جبلّت میں داخل ہے ۔ عاشق کو اپنے معشوق سے ہمیشہ یہی شکوہ رہتا ہے کہ وہ اس کی حالتِ زار پر رحم نہیں کھاتا ۔ اس لحاظ سے اکثر شعراء نے محبوب کو مارو کا اعزاز بھی بخشا ہے ۔ اتّفاق سے ماَرو نام کی ایک حسینہ بھی پگل شہر میں رہتی تھی ۔ اس پر ایک راجکمار ڈھول عاشق تھا ۔ اس اعتبار سے بھی مارو کا مطلب محبوب لیا جانا عین مناسب ہے ۔ اکثر مترجمین نے مارُو کا مطلب ظالم محبُوب لیا ہے ۔ نیاز مند کے خیال میں ظالم کا اضافہ محض تکلّف ہے ۔ صرف محبُوب کافی ہے ۔

— ۲ —

سو ہے سیج نوں ساڑ کے ، وَنج متّراں دی تھی !

حلّ لغات: سوہا، سرخ اوڑھنی جو عروسی کی شب میں دلہن پہنتی ہے۔ متر، دوست۔

ترجمہ:۔ "اپنے عروسی لباس اور سیج کو جلا ڈال اور جا کر اپنے محبوب کی ہو رہ!"

—— ۳ ——

باندی بردی یاردی، بردی باندی تھی!

حلّ لغات: بردی باندی، ہم معنی الفاظ ہیں۔ لونڈی۔ کنیز۔

ترجمہ:۔ "تو اپنے یار کی لونڈی اور کنیز ہے۔ غیر کا خیال چھوڑ اور اسی کی کنیز بن کر رہ۔ ماسوی اللہ سے رشتہ توڑ دے!"

—— ۴ ——

غیروں الفت یاردے، دلڑی واندی تھی

حلّ لغات، واندی، فارغ۔

ترجمہ:۔ "اے دل! یار کی الفت کے سوا باقی سب سے اپنا ناطہ توڑ دے!"

—— ۵ ——

نینھ نبھیندیں مر گیم، پنل کاندھی تھی!

حلّ لغات: کاندھی، کندھا دینے والا۔ جنازہ اٹھانے والا۔

ترجمہ:۔ "تیری محبت نبھاتے اور محبت کا دم بھرتے میں مر گئی ہوں۔ اے پنل آ! اور میرے جنازے کو کندھا دے!"

—— ۶ ——

تانگھ فرید نوں آکھدی، بَرڈوں پاندھی تھی!

حلّ لغات: تانگھ، انتظار۔ پاندھی، سفر کرنے والا۔ مسافر۔

ترجمہ:۔ "اشتیاقِ یار نے فرید کو یہی سمجھایا ہے کہ اگر تجھے محبوب کی تلاش ہے تو اُسے پانے کے لئے ویرانوں کی راہ لے!"

حضرت سلطان التارکین حمید الدین حاکم علیہ الرحمۃ جن کا مزار مؤ مبارک میں ہے۔ ابتدائے احوال میں کیچ مکران کے بادشاہ تھے۔ اور ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ ایک رات اُنہیں محل کی چھت پر کسی آدمی کے چلنے کی چاپ سُنائی دی۔ سُلطان نے للکار کر کہا۔ کون ہے؟ آواز آئی۔ حضُور والا! میں ایک شتربان ہوں۔ اُونٹ گم ہوگیا ہے اسے تلاش کرتا پھرتا ہوں۔ سُلطان نے کہا۔ اے بے وقوف! اونٹوں کا محلّات سے کیا کام؟ شتربان نے جواب دیا تو کیا پھر آپ کو خدا محلّات میں مل جائے گا؟

یہ سُن کر سُلطان بڑا شرمندہ ہُوا، اور محل چھوڑ کر جنگل کو نکل گیا اور واصلانِ حق سے ہُوا۔

۱۷۰

الف ہکو ہم بس وے میاں جی

حلّ لغات: الف، سامی زبان کے حروف کا پہلا حرف ہے۔ اور مغربی زبانوں میں بھی یہ (A)، اے کی صورت میں سب سے پہلے موجود ہے۔ نیز ہندی اور یورپی اقوام کے ہندسوں کا پہلا ہندسہ "ایک" بھی الف کی مانند ہے بالفاظِ دیگر ہمارے علم و ادب کا سارا قافلہ حرفوں اور ہندسوں کی بنیاد پر قائم ہے۔ اسی ایک حرف سے اپنا سفر

شروع کرتا ہے۔ اور پھر اس کی صورت بھی کچھ ایسی ہے کہ جس میں ایک چھوٹا سا خطِ مستقیم ہے جو بغیر کسی گانٹھ، جوڑ لاحقے اور سابقے کے ہے۔ یعنی اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہے۔ اگر کوئی چیز تحریری صورت میں آسکتی ہے تو وہی ایک چھوٹا سا خطِ مستقیم الف ہے۔ جو نیچے سے اوپر کو، یا اوپر سے نیچے کو عموداً ایستادہ ہے۔ یعنی بغیر کسی سہارے اور مدد کے قائم ہے۔ جیسے قائم بالذّات ہو۔ اگر ایسی ہی ایک قائم بالذات تحریری شکل کو اس ازل سے ابد تک قائم بالذّات ہستی کی علامت کے طور پر اختیار کر لیا گیا ہے تو یہ کتنی پُرمغز اور پُرمعنی بات ہے۔ اس میں منطق، فلسفہ، مصوّری، علمِ ہندسہ اور لسانیات کے ہزاروں دفتر بند ہیں۔ یہ ایک ایسا جامع حرف ہے۔ جس کی تشریح اور تعبیر میں کتابیں لکھی جا سکتی ہیں اور کتب خانے تک بھرے جا سکتے ہیں۔ اسی الف کو خواجہ صاحب نے حُسنِ ازل کی علامت کے طور پر استعمال کر کے اُسے ہی اپنے لئے کافی و وافی بنا لیا ہے۔ عاشق کے لئے معشوق کی ذات کُل کائنات ہے۔ وجودی سالک کو کثرت میں وحدت نظر آتی ہے۔ اور وحدت نے سمٹ سمٹا کر اس الف کی صورت اختیار کر لی ہے۔ جس کے بعد کسی بھی دُوسری شئے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہی علامت ہر کثرت کے مظہر میں مستور بھی ہے اور نمایاں بھی۔ مشہور بھی ہے گمنام بھی۔ کہیں درختوں کی بلندی میں کہیں سرو، قدِ یار میں اور کہیں کوہ و جبل کی عظیم بلند و بالا چوٹیوں پر دکھائی دیتی ہے اور زبانِ حال سے یوں گویا ہے کہ میری طرف دیکھو میں یہاں ہوں۔ میں ہر چیز کی انتہا میں ہوں۔ ازل میں ہوں۔ میں تحریر و تصویر کی علم و حکمت کی ابتدا ہوں۔ میں الف ہوں، میں ایک ہوں!

ترجمہ:۔ "اے اُستادِ مکرم! (تیری عنایت سے) میرے لئے الف ہی کافی ہے!"

—— ۲ ——

ہور کہانی مُول نہ بھاتی ، الف رُگیم دل کھس و یے میاں جی

حلِّ لغات: ہور، بواؤ مجہول۔ اور۔ کہانی، قصّہ۔ کہانی۔ دل کھس رُگیم، میرا دل چھین کر لے گیا۔

ترجمہ:۔ "اے اُستادِ محترم! مجھے اور کوئی کہانی پسند نہیں آتی۔ میرا دل تو بس "الف" نے ہی موہ لیا ہے!"

قصے اور کہانی بچپن میں دل موہ لیا کرتے ہیں۔ جوانی میں افسانے اور داستانیں جی کو بھاتی ہیں۔ اور بڑی عمر میں پیارے پیارے واقعات رُوح کو مسرّت بخشتے ہیں۔ لیکن سالک کے لئے ان سب پر بھاری اور ان سب سے زیادہ پسندیدہ وہی ایک داستان الف ہے۔ جسے افسانۂ الف کہوں یا الف کی کہانی اور قصّہ سے تعبیر کروں۔ یعنی جسے الف کی کہانی پسند آ گئی۔ اس کی نظر میں الف لیلیٰ ہیچ ہے

—— ۳ ——

بے تے دی پئی کَل نہ کائی ، الف کیتم بے وَس وے میاں جی

حلِ لغات: بے۔ تے، حروفِ قاعدہ کا دُوسرا اور تیسرا حرف ب اور ت۔ کَل، خبر سُدھ۔ بے وَس، بے بس۔

ترجمہ:۔ "اے اُستادِ محترم! مجھے بؔ اور تؔ کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ مجھے تو الف نے ہی از خود رفتہ کر دیا ہے۔"

سالک کو عشقِ الٰہی نے اتنا بے بس کر دیا ہے اور اس پر جذب و سکر کی ایسی حالت طاری ہو گئی ہے کہ اُسے غیر الف یعنی غیر اللہ کی کوئی سُدھ بُدھ ہی نہیں رہی۔ یعنی الف اگر اللہ ہے تو بؔ تؔ بُت ہیں۔ صنم ہیں دوئی ہیں تو ایسی دوئی، ایسے صنم۔ ایسے بُت سے اور اس ب ت سے "الف کا عاشق" بے خبر ہے بے نیاز ہے!

—— ۴ ——

ٹھَپ رکھ فقہ اصول دے مسئلے ، باب کرہوں داڈَس وے میاں جی

حلّ لغات: ٹھپ رکھ، بند کردے۔ تہہ کر رکھ۔ ڈَس، بتا۔

ترجمہ:۔ "اے اُستادِ مکرم! فقہ اور اصُول کے مسائل بند کر کے رکھ دیجئے۔ اب کوئی عشق کا سبق پڑھائیے!"

اللہ کی محبت راسخ اُس وقت ہوتی ہے جب محبّت عشق میں تبدیل ہو اور عشق برہُوں میں ڈھل جائے۔ جنون بن جائے۔ جو شخص ایسے جنون میں سرتاپا غرق ہوگا۔ اس کی نظر میں فقہی مسائل کہاں بار پا سکتے ہیں۔ اس لئے استادِ محترم سے دست بستہ عرض کی جا رہی ہے۔ کہ فقہ وغیرہ کے مسائل جو بدعت کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔ اور غیر اللہ سے واسطہ رکھتے ہیں انہیں بند کر دیں۔ مجھے تو صرف "بابِ جنُون" کا درس دیجئے۔ کیونکہ اس کتابِ ہستی میں اگر کوئی سچا اور صحیح باب ہے تو یہی ہے!

—— ۵ ——

جے کر لگڑو چاٹ برہوں دی ، جایاں کوُں ڈیسیں ڈَس دے میاں جی

حلّ لغات: جے کر، اگر۔ چاٹ لگڑو، تجھے چپیٹ لگی۔ تجھے ٹھوکر لگی (حقیقت کھُلی) جایاں، آئندہ نسلوں۔

ترجمہ:۔ "اے استادِ محترم! اگر عشق کی کوئی چپیٹ آپ کو بھی لگی تو آئندہ نسلوں کو بھی آپ اس سے بچتے رہنے کی تلقین کریں گے!"

"میاں جی" بالعموم اُس اُستاد کو کہا جاتا ہے۔ جو درسی کتب یا ظاہری علوم پڑھاتا ہے۔ ایسے اشخاص عموماً عشق و محبت کی لذّت سے بے خبر اور مسلک روحانی سے ناآشنا سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے ہی اُستاد کو مخاطب کر کے کہا جا رہا ہے کہ اگر کبھی عشق کی ٹھوکر لگی تو آئندہ نسلوں کو بھی آپ یہی آپ بیتی سُناتے رہیں گے جیسے مولانائے روم ایسے ہی "برھوں کی چاٹ" کا لُطف حاصل کر کے اور نینھ کی چوٹ کھا کر فقہی مسائل کی کتابیں چھوڑ چھاڑ کر مسلک روحانیت پر گامزن ہوئے اور آج تک اُن کی شاہکار "مثنوی مولوی" اسی چاٹ اور

چوٹ کی داستان بیان کر رہی ہے۔ جیسے اہلِ نظر کا ارشاد ہے ؂

مثنویِ مولویِ معنوی ٭ ہست قرآں در زبانِ پہلوی

— ۶ —

جے نہ سبق برہوں دا ڈِتڑو ، اَجکل ویساں نَس وے میاں جی

حلِّ لغات: ڈِتڑو، تُو نے دیا۔ نَس ویساں، بھاگ جاؤں گی۔

ترجمہ:۔ "اے اُستادِ محترم! اگر آپ نے مجھے عشق کا سبق نہ پڑھایا تو میں آج کل ہی بھاگ جاؤں گی۔"

اسی روایتی "میاں جی" سے برہوں کا سبق پڑھانے کا تقاضا کیا جا رہا ہے۔ سُبحان اللہ! کیا حُسنِ طلب ہے، اور کس "بے ذوق" سے! اور اس پر ستم ظریفی یہ کہ دھمکی بھی دی جا رہی ہے

— ۷ —

برہوں سِکھیں تے برہوں سِکھائیں ، ہِئی شابَس شابَس وے میاں جی

حلِّ لغات: شابَس، شاباش۔

ترجمہ:۔ "اے اُستادِ محترم! اگر آپ محبّت کرنا سیکھیں اور سکھائیں (محبت کا ہی درس دیں)، تو پھر شاباش ہی شاباش ہے!"

درسی کتب پڑھانے والے علمائے ظواہر کو "برہوں" یعنی عشقِ حقیقی کی راہ پر گامزن ہونے کی نہ صرف تلقین کی جا رہی ہے، بلکہ شاباش شاباش کہ کر ان کی حوصلہ افزائی بھی ہو رہی ہے۔ یہ ہمارے قدیم نظامِ تدریس کے لئے لمحۂ فکریہ مہیّا کیا گیا ہے کہ ظواہر کے ساتھ ساتھ حقیقت پر بھی نظر رکھی جائے اور صُورت کے ساتھ سیرت سازی پر بھی پُورا دھیان رکھنا چاہیئے۔

—— ۸ ——

جینّدیں موئیں ہِک یار دے رہسوں ، وِسری ہور ہوس وے میاں جی

حلّ لغات: جینّدیں، جیتے جی۔ تاحیات۔ موئیں، مرنے کے بعد، پس مرگ۔

ترجمہ:۔ "اے اُستادِ محترم! زندگی بھر، بلکہ موت کے بعد بھی میں تو اُسی ایک محبوب کی ہوکر رہونگی۔ اس کے علاوہ دُوسری تمام خواہشات بھول گئی ہیں!"

اِس زندگی میں بلکہ حیات مابعدالموت بھی ہماری لَو جس سے لگی ہے اس سے ہی لگی رہے گی۔ ویسے تو سالک کے لئے زندگی اور حیات بعدالموت ایک ہی منزل کے دو راستے ہیں۔ وہ تو اسی دُنیا میں ہی مُوتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر عمل کرکے اس دُنیا کو آخرت کی زندگی میں ڈھال لیتا ہے۔ عقبیٰ میں اُسے حیاتِ جاوید عطا ہوتی ہے۔ اور شہیدِ عشق تو قرآنی احکام کے مطابق ابدی زندگی کا مالک بنتا ہے۔ کیونکہ ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ، ہر زماں از غیب جانے دیگر است

—— ۹ ——

مَنْتر پریت دا پھُوک شُکاریں ، لِنگڑیں ہِم آلس وے میاں جی!

حلّ لغات: منتر، کلام۔ جادُو۔ پھُوک، دَم کرنا۔ شُکاریں، دَم کریں۔ لِنگڑیں، اعضاء میں۔ ہاتھ پاؤں میں۔ آلس، کسلمندی، سُستی۔

ترجمہ:۔ "اے اُستادِ محترم! میرے اعضاء میں (وادیٔ عشق میں چلتے چلتے) کچھ کسلمندی سی آ گئی ہے۔ محبّت کا کوئی کلام پڑھ کر پھونک دیجیے تاکہ مقصد حاصل ہو!"

آلس کے معنی سُستی لئے جائیں یا بُخار کی آمد آمد پر جو بدن ٹوٹتا ہے اس مفہوم میں لیا جائے۔ دونوں صُورتوں

میں، اس کیفیت کا ایک ہی علاج تجویز کیا ہے اور وہ علاج نہ حکمت کے پاس ہے۔ اور نہ آیورویدک، ہومیو پیتھی اور ایلوپیتھی میں ہے۔ بلکہ اس کا سہل ترین نسخہ "پریت" میں مستور ہے۔ اگر اُستاد میں صلاحیت اتنی ہے کہ وہ پریت کا "منتر" طالب کی روح میں پھونک سکتا ہے تو پھر ہر قسم کی آس سے نجات مل سکتی ہے۔ جذبۂ عشق سلامت تو پُنّل کا وطن ہرگز ہرگز دُور نہیں۔ "عاشقاں بدھیاں کمراں دِلّی اڈھائی کوہ" یعنی جب عشاق نے کمرِ ہمّت چست کر لی تو پھر دہلی اڑھائی کوس ہے!

—— ۱۰ ——

اُلفت زَردی، گھر دی، دَر دی ، نہ رہ گئی ہِک خَس وے میاں جی

حلّ لغات: خَس، تنکا۔ ذرّہ بھر۔ وَر، خاوند۔

ترجمہ:۔ "اے استادِ محترم! عشقِ الٰہی میں مجھے مال و دولت، گھر بار اور خاوند کی اُلفت ذرّہ برابر بھی نہیں رہی!"

وہ اشیاء یا وہ تعلقات جو انسان کے لئے کشش کا باعث بن سکتے ہیں، دل میں عشقِ الٰہی کی آگ کو روشن کر کے ان سب کو اس کی ایک چنگاری سے بھسم کیا جا سکتا ہے۔

—— ۱۱ ——

رانجھن میڈا میں رانجھن دی ، کھیڑیاں دے مُنہ بھس وے میاں جی

حلّ لغات: بھس، خاک۔

ترجمہ:۔ رانجھا میرا اور میں رانجھے کی ہوں۔ اے اُستادِ محترم! کھیڑوں کے مُنہ میں خاک ڈالو!"

جب محب اور محبوب آپس میں شیر و شکر ہو جائیں تو حاسدوں کے لئے سوائے اپنے مُنہ میں خاک ڈالنے کے

اور کیا رہ جاتا ہے۔ یہی ان کا نصیبہ اور یہی ان کا مقدّر ہے۔ کھیڑوں سے مراد نفسِ امارہ ہے جو سالک کے راستے میں مختلف انداز سے حائل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

—— ۱۲ ——

سَٹ گھر بار تے بار وسیساں ، بدلیں کیتی لَسّ وے میاں جی!

حلِّ لغات: سَٹ، پھینک کر۔ بار، صحرا۔ بیابان۔ لَسّ، جب بادل باہم مل کر فضائے آسمانی کو تیرہ و تار کر دیتے ہیں۔ اُسے لَس کرنا کہتے ہیں۔

ترجمہ: "اب میں گھر بار کو چھوڑ کر ویرانوں کو آباد کروں گی۔ اے اُستادِ محترم! آجکل وہاں کا موسم بڑا سُہانا ہے اور آسمان ہر وقت ابر آلود رہتا ہے!"

یعنی انوارِ الٰہی کا نزول ہونے والا ہے۔ قلب و رُوح کی کُملائی اور مُرجھائی ہوئی کھیتی پھر ہری ہو جائیگی۔ اور ہم بھی دُنیاوی جھمیلوں اور واسطوں سے ناطے توڑ کر جلوۂ یار سے اپنی روح کو سرشار کریں گے!

—— ۱۳ ——

علم و عمل بھُل ویسی جے کر ، عشق پیوکَن رَس وے میاں جی

حلِّ لغات: کَن رَس، کان میں احساس ہونا۔ سمجھ میں آنا۔

ترجمہ: "اے اُستادِ محترم! اگر آپ کے کان ایک دفعہ عشقِ الٰہی سے مانوس ہو گئے تو پھر آپ کو علم و عمل سب بھُول جائے گا!"

اگر مکتبی مُلّا کے کانوں میں نغمۂ عشق کی کوئی لَے پڑ جائے تو وہ بھی دُنیا کو تیاگ دے اور گلے میں کفنی ڈال کر عشق و محبت کا غلام بن کر جنگل جنگل کی خاک چھانتا پھرے۔ اگر وہ سرودِ ازلی اور اَنہد مُرلی کی تان کو اپنے

دِل کے کانوں سے سُن لے تو اس لَے کی مٹھاس اور رَس میں ایسا مگن ہو کہ علم و عمل کی دُنیا بھلا دے، اور ظواہر پرستی اور رسوم و روایات کو ترک کر دے۔

—— ۱۴ ——

اوڑک عشق اندر جِند ڈیسوں ، ناں سمجھیں کِھل ہَس وے میاں جی

حلِّ لغات: جِند ڈیسوں، جان دے دیں گے۔ کِھل ہَس، ہنسی مذاق۔

ترجمہ: "اے اُستادِ محترم! ہم تو بالآخر عشق میں ہی جان دے دیں گے، میری اس بات کو مذاق نہ سمجھے گا!"

سالک جب ایک مرتبہ مستقل مزاجی سے عشق کی راہ پر چل پڑتا ہے تو پھر وہ رواں دواں ہی رہتا ہے اور بالآخر فنا فی اللہ کی منزلیں طے کرنے کے بعد بقا باللہ کے مقامِ رفیع پر پہنچ کر ہی دم لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک قطرہ اپنے منبع و مصدر تک پہنچنے کی تگ و دَو میں مصروف رہتے ہوئے بحرِ محیط تک پہنچ کے ہی رہتا ہے، اور پھر قطرہ قطرہ نہیں رہتا بلکہ بحر بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ صاحبؒ نے بھی اسی مقام پر پہنچنے کے لئے تجدیدِ عہد کیا ہے۔ بقول نظیری نیشاپوری ؏

؏ کسے کہ کشتہ نشد از قبیلۂ مانیست

—— ۱۵ ——

ربنہ گڈوکناں پیو سے پُھڑے ناں ہئی قلم تے مَس وے میاں جی

حلِّ لغات: گڈوکناں، عرصۂ دراز سے۔ روزِ ازل سے۔ پُھڑے، پلڑ کھا۔ حِصّہ۔ قسمت۔ مَس، سیاہی۔

ترجمہ: "اے اُستادِ محترم! عشق اُس وقت سے ہمارے حصّے میں آیا ہے۔ جب کہ قلم اور روشنائی بھی وجود میں نہیں آئی تھی!"

کُنتُ کنزاً مخفیاً کے انکشاف سے پتہ چلا کہ حُسن اور عشق ایک ہی ذات سے پھوٹے ہیں۔ اور اُسی بے صورت کے رُوپ انوپ ہیں۔ اور پھر اَلَستُ بِرَبِّکُم کے بموجب بَلیٰ کا پیمان ہُوا تو قول وقرار پختہ ہو گئے۔ اُسی وقت سے عشق کا قرعۂ فال بنامِ سالک پڑا۔ اور وہ اسی دن سے پیمانِ وفا کو نباہ رہا ہے۔ کبھی پوری لذّت وراحت سے اور کبھی بصورت "دستِ تہِ سنگ آمدہ" پیمانِ وفا ہے۔ یہ قول وقرار اس وقت کی بات ہے جب تحریر وتسوید تو بجائے خود قلم وسیاہی کا وجود تک نہ تھا۔ یعنی یہ لوح وقلم کی تخلیق سے بہت پہلے کی بات ہے۔

—— ۱۶ ——

نال اجکل دی یار دے وَل دی ، روز ازل دی ہَس وے میاں جی

حلِ لغات: وَل، طرف۔ ہَس، تھی۔

ترجمہ: "اے استادِ محترم! محبوب سے تعشق آجکل کی بات نہیں۔ میں تو روزِ ازل سے اس کی والہ وشیدا ہوں!"

روزِ ازل جب میری رُوح نے اَلَستُ بِرَبِّکُم کے جواب میں بَلیٰ کہا تھا۔ وہ پیمانِ وفا آج تک یاد ہے اور اس کے اقرار کو پوری شدّومد کے ساتھ دوہرایا جا رہا ہے کہ میں تو اس دن سے ہی اُس کی تھی۔ یہ روزِ ازل کے عہد وپیمان اہل اللہ کو ساری زندگی یاد رہتے ہیں۔ اور وہ یہ بھی بتایا کرتے ہیں کہ ہماری رُوحوں نے جب بَلیٰ کہا تھا تو ہمارے ساتھ کس کس کی رُوحیں تھیں اور حُسنِ ازل نے جب سرمدی نغمہ کی صُورت میں اَلَستُ بِرَبِّکُم کہا تھا تو وہ کس سُر اور کس لَے میں تھا۔ جیسا کہ حضرت محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اس سرودِ ازلی کو "ٹھُمری" کے رنگ میں سُنا تھا!

—— ۱۷ ——

عشقوں مُول فرید نہ پھرسوں ، روز نوّیں ہم چسّ وے میاں جی

حلّ لغات، پھرسوں، مُنہ نہ موڑیں گے۔ نوّیں، نئی نئی۔ عجیب عجیب۔ چسّ، لذت۔ ذائقہ۔ مزہ۔

ترجمہ: "اے فرید! ہم عشق سے ہرگز مُنہ نہ موڑیں گے۔ کیونکہ ہمیں تو اس سے روز نئی لذّت ملتی ہے!"

جب حسنِ ازل کی ہر لمحہ اور ہر آن شان نرالی ہے۔ جس پر ارشادِ ربّانی کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِی شَأْن گواہی دے رہا ہے۔ تو پھر عشق کیوں ہر لمحہ و ہر وقت نئی لذّت اور نیا لُطف محسوس نہ کرے۔ جنہیں لذّتِ عشق کا چسکا پڑا وہ اسے کب بھلا سکتے ہیں۔ بقولِ غالب ؎

لذّتِ معصیّتِ عشق نہ پوچھ ، خُلد میں بھی یہ بلا یاد آئی!

(۱۷۱)

اللہ میلے وَل سنگ یارا

بردی توں دلبر دی

حلّ لغات: اللہ میلے، خدا ملا دے۔ وَل، پھر۔ سنگ، سنگت۔

ترجمہ: "اے محبوب! میں تو تجھ دلبر کی خادم ہوں۔ خدا تمہارا ہمارا جوڑا پھر ملادے!"

یہ شعر دُعائیہ ہے کہ پھر سے محبُوب کا وصال حاصل ہو۔ اِس کے بعد ہر بند میں محبوب کی کسی نہ کسی خوبی

اور خوبصورتی کا بیان ہے۔ لیکن محبوب کی وہی خُوبی اور خوبصورتی عاشق کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ کیا حُسن و نزاکت، کیا عشوے غمزے کیا زلف و گیسُو، کیا قد و قامتِ یار اور کیا چشم و نگاہ سب ہی یاد آرہے ہیں۔ لیکن ہر ایک نے جس طرح دُکھ پہنچایا ہے اس کا ذکر ساتھ ساتھ ہوتا ہے اور آخری بند میں اپنی مجموعی کیفیت کو سمو دیا گیا ہے۔ کہ عشق نے بیابان میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بکھیر دیا ہے اور طالبِ صادق اپنے دلبر سے بچھڑی ہوئی کُونج کی مانند ہو کر رہ گیا ہے۔ اس لئے خداوند کریم سے دُعا مانگی جا رہی ہے کہ پھر سے وصل نصیب ہو۔ حُسن و عشق کا روایتی کھیل اور اس کے کُل لوازمات کا بیان بڑی خوبصورتی سے ہُوا ہے۔ جمالیاتی محاسن، اُن کا عاشق کو تختۂ مشقِ ستم بنانا اور نتیجہ میں عاشق کا بے بس اور لاچار ہونا بیان ہُوا ہے۔ لیکن پھر بھی عاشق محبُوب سے ملنے کی تمنّا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ یہ کھیل تکونی نہیں بلکہ مکمل دائرہ ہے۔ جسے یوں واضح کیا جا سکتا ہے۔



—— ۲ ——

نازنزاکت، حُسن ملاحت ٭ کیا چالیں کیا ڈھنگ یارا
سوہنٹی طرح نظر دی!

حلِ لغات: ملاحت، نمکینی۔ سانولا پن۔ ڈھنگ، طرز بود و باش۔

ترجمہ :۔ "اے دوست! یہ ناز نزاکت، حُسن و ملاحت۔ یہ طور طریقے، یہ انداز کتنے ہی دلفریب ہیں۔ اور نگاہِ خوش ادا کا تو کیا کہنا۔ سبحان اللہ۔"

—— ۳ ——

عِشوے غمزے کرن لڑائی ٭ چشماں کردیاں جنگ یارا

ڈاڈھے ظُلم قہر دی

حلِ لغات: ڈاڈھے، سخت

ترجمہ :۔ "اے دوست! تیرے عشوے اور غمزے لڑائی کرتے ہیں اور آنکھیں سخت ظلم اور قہر کی جنگ کرتی ہیں!"

—— ۴ ——

ہر ہر کاکُل ناگ وِرادھا ٭ زُلف مریندی ڈُنگ یارا

لڑدی مُول نہ اُڑدی

حلِ لغات: کاکُل، سر کے وہ بال جو کانوں کے سامنے بل دے کر خوبصورت بنائے جاتے ہیں۔ وِرادھا، جنون و مستی میں آیا ہوا لڑدی، لڑائی کرتی ہے۔ نہ اُڑدی، نہیں ہچکچاتی۔

ترجمہ :۔ "اے دوست! تیری ہر کاکُل بدمست پھنکارتے سانپ کی طرح ہے۔ اور تیری زلف بھی ڈنگ مارتی ہے اور ایسے سانپ کی طرح ہے جو حملہ کرنے میں ہرگز تامل نہیں کرتا!"

—— ۵ ——

قامت یار قیامت ساری ٭ سہنس فریب فرنگ یارا
کردی جو جو سردی

حلّ لغات: قامت، قد۔ فریب فرنگ، فرنگی فریب جو بنگالے کے جادو کی طرح مشہور ہے۔ سردی، مصدر سرنڑ بمعنی اپنی طاقت کے مطابق کر سکنا۔حتی المقدور کر گزرنا۔

ترجمہ:۔"اے دوست! محبوب کے قدو قامت کا کیا ذکر کروں۔یہ تو تمامتر قیامت ہے جس میں صدہا فرنگی فریب مخفی ہیں۔غرض قامت سے جو بن پڑتا ہے کر گزرتی ہے اور قیامت برپا کر دیتی ہے۔ ؎

ترے سرو قامت سے اک قدِ آدم ٭ قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں!

—— ۶ ——

تیر نگہ دا رگ رگ رچیا ٭ سارا بدن چورنگ یارا
لگڑی نوک ہنردی

حلّ لغات: چورنگ، اصل لفظ "چترنگ" ہے۔"ر" کو قافیے کی ضرورت کے تحت لایا گیا ہے۔چترنگ کے معنی چاروں انگ یعنی اعضار کا بندھ جانا اور ہل جل نہ سکنا۔اِس لفظ کا مفہوم چور چور ہونے سے مختلف ہے۔اعضار کے ٹوٹنے اور بکھرنے کی کیفیت سے بھی نہیں۔بلکہ اعضار کو ایک دوسرے سے اتنی مضبوطی اور سختی کے ساتھ باندھنے سے

ہے کہ وہ آسانی سے حرکت نہ کر سکیں۔ اور کسی کام کے نہ رہیں۔

ترجمہ :۔ "اے دوست! نگاہ کا تیر ہر رگ میں پیوست ہو چکا ہے۔ سارا بدن تختۂ ہدف کی طرح زخمی ہے اور نوکِ مژہ کمال ہنرمندی سے چبھی ہے ؎

دل میں میرے نہیں وہ قطرۂ خون ٭ جس سے مژگاں ہوئی نہ ہوگل باز

— ۷ —

عشق فرید رُلایم بَر وِچ ٭ ہَڈ ہَڈ تے اَنگ اَنگ یارا
نکھڑیم کُونج وَلَھر دی

حلِّ لغات : رُلایم ، مجھے آوارہ و سرگرداں کیا۔ ہَڈ ہَڈ ، ایک ایک ہڈی۔ اَنگ اَنگ ، ایک ایک عضو۔ نکھڑیم ، میں جدا ہوئی۔ کُونج ، ایک مشہور پرندہ جس کی نسبت مشہور ہے کہ اگر وہ اپنی ڈار یا جوڑے سے علیحدہ ہو تو چیخ چیخ کر مر جاتا ہے۔ وَلَھر ، ڈار۔ وِچ ، میں۔

ترجمہ :۔ "اے دوست! عشق نے فرید کے ایک ایک عضو اور ایک ایک ہڈی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور انہیں ویرانوں میں بکھیر دیا ہے۔ میں اُس کونج کی طرح ہوں جو اپنی ڈار سے جدا ہو چکی ہو!"

۱۷۲

—— ۱ ——

اَلْیَوْمَ بَصَرٌ حَدِیْدٌ وے

ہر وقت یار تے دید وے

حلّ لغات: اَلْیَوْمَ بَصَرٌ حَدِیْدٌ، کلام اللہ شریف کی پوری آیت اس طرح سے ہے۔ لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝ (سورہ ق پارہ ۲۶)

ترجمہ:۔ "آج نگاہیں تیز ہو رہی ہیں۔ اس لیے کہ آنکھیں ہر وقت محبوب کے رُوئے زیبا پر لگی ہوئی ہیں!"

جیسے قیامت کے روز خداوند کریم کا جلوہ نصیب ہوگا۔ اسی طرح سالک کو بھی آج کے دن محبوب اپنی آنکھوں کے سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ یہ معرفت کی وہ منزل ہے۔ جس کے لئے سالکین اپنی عمریں قربان کر دیتے ہیں۔ لیکن حضرت خواجہ صاحب کو ہر روز یہ مقام حاصل ہے۔ اور ان کا محبوب ان کی نگاہوں سے اوجھل ہی نہیں ہوا۔

—— ۲ ——

کھولی عشق قلب کِلید وے — تھئے گُھڑے راز پدید وے

ڈِینہہ رات ساڈڑی عید وے — تھیا بُعد سخت بعید وے

حلّ لغات: قلب کلید، دل کی چابی۔ گھُڑے، پوشیدہ مخفی۔ پدرید، ظاہر۔ ساڈڑی، ہماری۔ بُعد، قرب کی ضد۔ دُوری۔ بعید، دُور۔

ترجمہ: "عشق نے ہمارے دل کے قفل کو چابی لگا کر کھول دیا ہے۔ اب جملہ مخفی اسرار ظاہر ہو گئے ہیں۔ فاصلہ اور دُوری بہت دُور چلے گئے ہیں۔"

یہ منزل اور یہ رتبہ کہ محبوب ہر وقت آنکھوں کے سامنے ہو اور ہر وقت جلوہ نمائی ہو رہی ہو۔ یہ سب فیضان حضرتِ عشق کا ہی ہے۔ جس نے یہ گتھی سلجھائی اور حُسنِ مستور جو ایک راز کی صورت میں تھا۔ ظاہر ہو گیا۔

محبوب کا جلوہ عید کی خوشی سے کم نہیں اور جب یہ کیفیت دن رات میسّر ہو تو پھر دُوری (فراق) ہمیشہ کے لئے دُور ہو جاتی ہے۔ جب حجاب اُٹھ گئے تو پھر ہجر کو بھی بَن باس مل گیا۔

—— ۳ ——

غیرُوں ہے قطع بُرید وے　　ہُٹ کھُٹ گئی تقلید وے

دِل مَل گھدّی توحید وے　　ہے حال روز مزید وے

حلّ لغات: غیرُوں، غیر سے۔ ماسوی اللہ۔ قطع بُرید، قطع تعلق۔ علیحدگی۔ ہُٹ کھُٹ گئی، کم ہو گئی۔ رفع دفع ہو گئی۔ تقلید، پیروی کرنا۔ مَل گھدّی، احاطہ کر لیا۔

ترجمہ: "ماسوی اللہ سے قطع تعلق ہو گیا۔ اور تقلید کی زنجیریں بھی کٹ گئیں۔ کیونکہ توحید نے دل کا مکمل احاطہ کر لیا ہے۔ اور کیف و سرور ہر لمحہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔"

غیر اللہ سے تعلق ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ اور دُوسروں کی پیروی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ترک کر دی گئی

ہے۔ اب ہم ہیں اور ہمارا محبوب۔ یہاں نہ کسی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی ساتھی کی نہ کسی کے نقش چاہئیں اور نہ ہی سنگِ میل۔

دل کا پیمانۂ مے توحید سے لبریز ہوگیا ہے۔ اور یہ پُر ہوتا ہی جا رہا ہے۔ اس میں اتنی بڑی وسعت ہے۔ کہ چھلکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ عاشق کا دل بیت اللہ ہے۔ عرش ربِّ عُلا ہے۔ اور نوید نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد کی تعبیر و تفسیر بھی یہی ہے۔

—— ۴ ——

ہر لحظہ شوق شدید وے ہر آن ذوق جدید وے

امّارہ نفس عنید وے کر صُلح تھیوم مُرید وے

حلِّ لغات: شدید، سخت۔ جدید، نیا نیا۔ نفسِ امّارہ، نفسِ انسانی کا اندرونی جذبہ جو ہر وقت انسان کو بدکاری کی رغبت دلایا کرتا ہے۔ عنید، دُشمن۔ تھیوم، مَیں ہوئی۔

ترجمہ: ”شوق ہر لمحے شدت اختیار کر رہا ہے۔ اور ہر لحظہ نئے نئے ذوق و شوق دل میں اُٹھتے ہیں۔ نفسِ امّارہ جو میرا دُشمن تھا۔ اب وہ مجھ سے صلح کرکے مُرید ہو چکا ہے!“

حُسنِ ازل کا دیدار ہر دم حاصل ہے۔ لیکن شوق ہے کہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور ذوق۔ ہے کہ اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ اگر شوق کی کوئی نہایت ہو تو وہ خام ہے۔

منفی نفسیاتی کیفیات زیرِ دام ہیں۔ اور انہوں نے اس طرح زانوئے ادب تہ کیا ہے۔ جیسے کہ مرید ہو گئی ہوں۔ سالک کے لیے سب سے بڑی اور کٹھن منزل نفسِ امّارہ کی گردن زدنی ہوتی ہے اور یہاں تو وہ بغاوت اور سرکشی کے تمام ہتھیار پھینک آپ کا مرید بن چکا ہے ؎

نہنگ واژدہا وشیرِ نر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفسِ امّارہ کو گر مارا

— ۵ —

وہ جذب دی تائید وے — وہ فقر دی تمہید وے
تھی محو گفت و شنید وے — گئے وِسر وعد وعید وے

حلّ لغات : جذب، دل کی وہ کیفیت ہے جو سالک کو ریاضت کے سلسلے میں ایک خاص مقام اور موقع پر حاصل ہوتی ہے۔ تائید، امداد۔ فقر، دنیادی یا مادی اسباب سے آزادی۔ تمہید، ابتدا۔ محو، معروف وعید، عذاب کی دھمکی۔ تنبیہہ۔

ترجمہ :۔ "جذب و شوق کی تائید بھی خوب ہے۔ اور فقر کی تمہید بھی کیا عجیب ہے۔ گفت و شنید کی محویت اور لذتِ کلام کے سبب تمام وعدے وعید بھول گئے۔ اور سالک محو بالذات اور واصل باللہ کے معراج کو پہنچ گیا۔ الفقر خلو القلب من اشکال۔ یعنی فقر دل کو جملہ اشکال سے خالی کرنے کا نام ہے!"

عشق میں جب اَلیَوْمَ بَصَر کی کیفیت ہو، تو جنون و شوق کے انداز بھی نرالے اور فقر و استغنا کی ابتدا اور انتہا بھی عجیب اور انوکھی ہوتی ہے۔ جب حال کی کیفیت طاری ہو تو قیل و قال دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ حالتِ سکر میں صرف زبان ہی نہیں بلکہ ظاہری حواسِ خمسہ بھی معطل ہو جاتے ہیں۔ باطنی حواس بیدار ہوتے ہیں۔ اور بے زبانی زبان بن جاتی ہے۔ گفتگو الفاظ کی محتاج نہیں رہتی۔ اور پیام نامہ و پیام اشارات و کنایات کی دُنیا سے ماورا اپنا سلسلہ قائم کر لیتے ہیں!

—— ۶ ——

ٹھہندی نہیں تشدید وے   کاوِڑ اَتے تہدید وے

ایہو ادنیٰ عبد فریدؔ وے   ازلوں ہے دِید خرید وے

حلِّ لغات: ٹھہندی نہیں، زیب نہیں دیتی۔ تشدید، سختی۔ بے رُخی۔ کاوِڑ، غصہ۔ ادنیٰ عبد، کمترین بندگان۔

ترجمہ:۔ "اے حُسنِ ازل! اتنی عنایت اور قُرب کے بعد اب تشدّد اور سختی مناسب نہیں۔ اور نہ ہی زجر و توبیخ بھلی لگتی ہے۔ یہ بندۂ ناچیز فریدؔ تو ازل سے ہی دیدار کے عوض بکا ہوا ہے!"

یعنی ایسے پیارے پُرسکون اور پُرمسرّت لمحات میں غصہ، سرزنش اور طیش کا اظہار کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔ ویسے بھی یہ جذبات محب اور محبوب کے تعلقات میں بہت بڑی رُکاوٹ بن سکتے ہیں اس لئے ایسے مواقع پر ان کے منفی جذبات کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا جاتا ہے۔ اور فریدؔ تو حُسنِ ازل کا اس روز سے ہی بندۂ بے دام ہے، جب اس نے اَلَستُ بِرَبِّکُم کی صدا پر بلیٰ کا اقرار کیا تھا!

(۱۷۳)

اُتھ درد منداں دے ڈیرے

جتھ کرڑ کنڈا بوئی ڈھیرے

حلِّ لغات: اُتھ، وہاں۔ ڈیرے، ٹھکانے۔ جِتھ، جہاں۔ کرڑ، کریہنہ کا خاردار درخت۔ کنڈا، ببند۔ بوئی یا بوئیں، کپاسی کی طرح ریگستان کی ایک بُوٹی ہے۔ جس کو کپاس کی مانند پھُول لگتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ”دردمندوں کے ڈیرے وہاں ہیں جہاں خاردار ببول، کریر اور پھوئیاں زیادہ ہوتی ہیں!“

عشق کا لازمہ جنون ہے۔ جنون وحشت کا متقاضی ہے۔ اور وحشت سے بیابان کا ناطہ ہے۔ اِس لئے عشق کا لازمی نتیجہ دشت نوردی اور بیابان گردی ہے۔ جو عشق ویرانے تک نہ پہنچائے وہ خام ہے۔ لیکن یہ فریدؒ کا کمال ہے کہ اس نے دشت بیابان صحرا اور تھل میں عاشق کو بسیرا کرتے ہوئے دکھایا ہے۔ لیکن ان ویرانوں میں وہ رنگ بھرا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ ایسے ویرانے پر آبادیاں قربان کردی جائیں اور یہ بیابان اچھے دلکش اور دلفریب محسوس ہوتے ہیں کہ ہر دل کی تمنّا یہی ہوتی ہے کہ ”ہُن ہوڑے کون نکھیڑے“ یعنی اب کس کی جرأت ہے جو مجھے ایسے پرسکون اور طمانیت بخش ماحول سے جدا کرسکے۔ عاشق دشت و بیابان میں نہ صرف یہ کہ سکون محسوس کرتا ہے۔ بلکہ اُسے یہ ویرانے گل و گلزار سے بھی زیادہ حسین دکھائی دیتے ہیں۔ آبادیوں سے وحشت اور ویرانوں میں قوس و قزح کے رنگ عاشق کی اندرونی کیفیات سے ہی بھرے جاتے ہیں۔ خارجی طور پر دشت و بیابان کتنے ہی پُرہول کیوں نہ ہوں۔ عاشق کی باطنی کیفیات اس میں رنگ و نُور کا چھڑکاؤ کرکے اسے حسین تر بنا دیتے ہیں۔ اس کافی میں بیان کردہ کیفیات موضوعی ہیں (SUBJECTIVE) نہ کہ معروضی (OBJECTIVE)

—— ۲ ——

اے اُچے ٹِبڑے عالی　　　اے سوہنی گگڑی والی

ہن مشتاقاں دے والی　　　بیا کون قدم اِتھ پھیرے

حلِّ لغات: اُچّے، اونچے۔ بلند۔ گگڑی، بھورے رنگ کی۔ والی، ریت۔ بیا، دوسرا۔ قدم پھیرے، گزر کرے
ترجمہ: ''یہ بلند و بالا ٹیلے اور یہ بھوری بھوری خوشرنگ ریت عشاق کی دل بستگی کا باعث ہیں۔ سوائے عاشقانِ صادق کے اور یہاں کون گزر کر سکتا ہے۔''

—— ۳ ——

کِھپ کھاراں تے لئی لانڑیں   سنڑھ پھوگ بہوں من بھانڑیں
تھل ٹبے ڈہر ڈِکانڑیں   ہر بھٹ بھٹ نال بسیرے

حلِّ لغات: کِھپ، روہی کی مشہور گھاس۔ کھار، سجی۔ لئی، جھاؤ کا چھوٹا پیڑ۔ لانڑیں، کھار کے پودے۔ سنڑھ، ایک قسم کی گھاس ہے (یہ سب ریگستان کے چھوٹے بڑے پودے ہیں)، بہوں، بہت۔ تھل اور ڈہر، ریگستان کے کف دست میدان۔ بھٹ، ٹیلوں کی چوٹیاں۔ بسیرے، ڈیرے۔
ترجمہ: ''ریگستان کے خودرو پودے کھپ، سجی، جھاؤ، کھار کے بُوٹے، سنڑھ، پھوگ اہلِ جذب و سلوک کو بہت پسند ہیں۔ بے آب و گیاہ چٹیل میدانوں، ٹیلوں، ڈہروں اور ریت کے تودوں کے پہلوؤں میں ان کے رین بسیرے ہوتے ہیں۔''

—— ۴ ——

ٹڈ، جھوکاں تے تڑ تانڈے   رُس چھٹرے کھیلاں کھانڈے
واہ تکیہ گاہ اساڈے   ہُنڑ ہووے کون نکھیڑے

حلِّ لغات: ٹڈ، سازوسامان۔ جھوک، مقامِ رہائش۔ تڑ، گھاٹ۔ تانڈے، قیام کرنے کی جگہیں۔ رُس چھٹرے، ٹیلوں کے درمیانی ڈھلوان جو قابلِ کاشت ہوتے ہیں۔ کھیلاں، جمع کھیل کی۔ پانی کی چھوٹی چھوٹی نالیاں۔

کھاڈا، جوہڑ۔ نکھیڑے، جدا کرے۔

ترجمہ:۔ "جھونپڑے، جھوکاں، گھاٹ، نشست گاہیں۔ نشیبی زمینیں، پانی کی نالیاں اور جوہڑ ہمارے بہترین دیس ہیں۔ یہاں سے ہمیں اب کون جدا کر سکتا ہے!"

— ۵ —

ٹِب ٹوبھے باہیں سوہندے   وِچ چِتکے دل نوں موہندے

جی ہر ویلے پیا لوہندے   ہے ہر دم ہو وِن نیڑے

حلِ لغات: ٹِب، بڑے ٹیلے۔ ٹوبھے، تالاب۔ باہیں، گرد و پیش کے۔ بازو والے سوہندے، اچھے لگتے ہیں۔ لوہندے، شوق رکھتا ہے۔

ترجمہ:۔ "ٹیلے، تالاب اور گرد و پیش کے دلفریب مناظر بہت بھلے لگتے ہیں۔ ہمارا دل ہر وقت ان کا منتظر اور آرزومند رہتا ہے۔ خدا کرے یہ ہر وقت ہمارے قریب رہیں!"

— ۶ —

جھڑ، گاجاں، بجلیاں، بادل   کیا چِٹڑے، گورے ساوَل

سِک ساوَل کرے اوباہل   لڈ ہوت وسم آ ویڑھے

حلِ لغات: جھڑ، جھڑی۔ گاجاں، گرج۔ چِٹڑے، سفید۔ اوباہل، جلدی، عجلت۔ لڈ، کوچ کرکے

ترجمہ:۔ "گھنگھور گھٹائیں، بجلی اور اس کی کڑک، سفید چمکیلے اور کالے سیاہ بادل ان دلفریب مناظر میں اشتیاقِ دیدار تیز تر ہو جاتا ہے۔ اے کاش! میرا محبوب اپنے تمام سامان و اسباب کے ساتھ نقل مکانی کرکے میرے گھر کے صحن میں آ ٹھہرے!"

— ۷ —

ڈلھ ککڑیاں ریھبڑ کچریاں   کئی سبز متیرے کھکڑیاں

کئی گدریاں پیلیاں ککڑیاں   ہر روہی سوہندے سہرے

حلّ لغات: ڈلھ، خربوزے اور ککڑی وغیرہ کی بیل کو ڈلھ کہتے ہیں۔ ریھبڑ، ریگستانی خربوزے کی ایک چھوٹی قسم۔ کچریاں، کچے خربوزے۔ کھکڑیاں، کھٹے کھٹے چھوٹے خربوزے (چبھڑ) گدرہ، سفیدی مائل سیاہ رنگ

ترجمہ:۔ " روہی کی بیلوں میں رنگ برنگی خربوزے۔ رنگ برنگی ککڑیاں، ریھبڑ، بڑے سبز رنگ کے تربوز اور کھکڑیاں جن میں سے کئی ملگجی ہیں۔ کئی زرد اور کئی سرخی مائل ہیں۔ یہ تمام پھل روہی کی جان ہیں۔ اور خربوزوں۔ ککڑیوں اور ریھبڑوں کی بیلیں حقیقتہً سہرے ہیں جو روہی کے سر بھلے لگتے ہیں!"

— ۸ —

خوش قطرن عطروں بھنڑی   گز لائی ساوی بھنڑی

کھا ساگ پوسی دی پھنڑی   نبھ ویندے وقت سکھیرے

حلّ لغات: قطرن یا کترن، ریگستان کا خوشبودار گھاس جس کو خس کہتے ہیں۔ عطر خس اسی کترن سے تیار کیا جاتا ہے۔ عطروں بھنڑی، عطر میں بسی ہوئی۔ گز اور لائی، روہی کے خودرَد خوبصورت پودے۔ پوسی، ریگستانی پودا ہے جس کے کونپل اور پھول کو خشک کر کے ساگ کی طرح پکایا جاتا ہے۔ پھنڑی، شلغم، تارا میرا وغیرہ کے زرد زرد پھولوں کو پھنڈڑی یا پھنڑی کہتے ہیں۔ نبھ ویندے، بسر ہو جاتے ہیں۔ سکھیرے، آسانی سے۔

ترجمہ:۔ " عطر بیز حسین خس اور خوشبودار تر و تازہ سبز جھاؤ اور لائی کے پودے، سنہری گھاس

کھانے کو پوسی کی کونپلوں اور پھولوں کا ساگ جسے کھا کر بآسانی گزر اوقات ہوتی ہے!"

— ۹ —

دِل ہر ویہلے پئی تانگھے　　　وَنج ڈیکھاں مال دے لانگھے

گئیں، بکریاں، بھیڈاں چانگھے　　　لنگھ پوندِم قدم اگیرے

حِلّ لغات: لانگھے، مویشیوں کی آمد و رفت کے راستے۔ چانگھے، بکریوں اور بھیڑوں کے گلے۔ لنگھ پوندِم، گزر جاتے ہیں۔ اگیرے، ذرا آگے۔

ترجمہ: "میرا دل ہر وقت اس تانگھ (انتظار) میں رہتا ہے۔ کہ روہی کے مال مویشی چُگ چر کر واپس آئیں تو ان کی آمد کے خوش کن نظارے سے فرحت حاصل کروں۔ اس لئے گایوں، بکریوں اور بھیڑوں کی آمد کا خیال آتے ہی بے اختیار قدم آگے کو بڑھ جاتے ہیں!"

— ۱۰ —

سُنج واہ اساڈیاں جھوکاں　　　سَٹ کملے کردے ٹوکاں

کچھ خبر نہیں انہاں لوکاں　　　دل پُٹھڑے سخت اوڈیرے

حِلّ لغات: سُنج واہ، غیر آباد۔ ویرانے۔ ٹوکاں، مذاق۔ دِل پُٹھڑے، اُلٹے دل والے۔ بے طور۔ اوڈیرے، پیچیدہ۔ جس کا کوئی اُلٹا سیدھا معلوم نہ ہو سکے۔

ترجمہ: "ہمارے مسکن ویرانوں میں ہیں۔ جہاں پاگل بھی ہمارا مذاق اُڑاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ہمارے حالات اور احساسات کا کیا علم؟ یہ تو اُلٹی سمجھ کے سخت پیچیدہ اور بے راہرو لوگ ہیں!"

—— ۱۱ ——

بَھڑ شہر بازار عمارت　　　بے واہی بر ہوں بشارت

پَر بے شک عشق اشارت　　　چھَڈ جھگڑے کوڑے جھیڑے

حلِ لغات: بے واہی، بے سروسامانی۔ چھَڈ، چھوڑ دے

ترجمہ: "شہر، بازار اور ان کی عمارتیں بھاڑ میں جائیں۔ ہماری بے سرو سامانی عشق کا پیغام ہے بلاشبہ یہ عشق کے ہی اشارے ہیں کہ نکمے جھگڑے اور بکھیڑے چھوڑ دے اور صرف عشق کا ہو کر رہ۔

—— ۱۲ ——

تھیاں روہی مینگھ ملھاراں　　　گُل گُل گلزار بہاراں

وِچ سوہنڈیاں گھنڈ تواراں　　　ہر ٹوبھے چھانگاں جھیڑے

حلّ لغات: مینگھ، برسنے والا مینہ۔ ملھاراں، ابر آلود فضائیں۔ سوہنڈیاں، بھلی لگتی ہیں۔ گھنڈ، مویشیوں کے گلے میں بندھی ہوئی گھنٹیاں۔ تواراں، گھنٹیوں کی سہانی آواز۔

ترجمہ: "روہی میں گھنگھور گھٹائیں چھا گئی ہیں۔ ہر جگہ گُل اور گلزاروں کی بہاریں خوب رونق پر ہیں ان کے مابین مویشیوں کے گلے کی گھنٹیوں کی آواز جو ٹوبھے پر سے چرتے ہوئے گزرتے ہیں بڑی سہانی لگتی ہے!"

—— ۱۳ ——

سو گکرے کنڈرے کاٹھیاں　　　لکھ ڈونگر او کھیاں گھاٹیاں

سب ڈنگڑے وڑے چاٹیاں　　　جتھ قیوم فرید دے ہیرے

حلِ لغات: ڈِنگرے، ٹیڑھے۔ وَٹرے، ڈھیلے۔ چاٹیاں، چاٹی کی جمع۔ پتھروں کے پسے چوڑے ٹکڑے ڈہیرے، اس لفظ کی اصل "داہ" ہے۔ جس کا اسم تصغیر "واہی" ہے۔ اور اس سے بھی چھوٹا نالہ "جو کبھی کبھی بہے ڈہیرہ" کہلاتا ہے۔ "داہ" واہی اور ڈہیرے میں "بہنا" مشترک ہے۔ لیکن واہ اس راستہ کو بھی کہتے ہیں جو انسانوں کی گزرگاہ ہو۔ اسے بھی یوں کہا جاتا ہے کہ "اے راہ ڈِینہہ رات واہندا پئے" یعنی اس راستے پر رات، دن مسافروں کی آمد و شد رہتی ہے۔ انسانوں کا گزر بھی پانی کے مثل سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے "ڈہیرہ" اس تنگ گزرگاہ کو کہتے ہیں۔ جہاں سے موسم گرما میں دریا کی طغیانی کا پانی بہے اور سوکھنے پر راستے کا کام دے۔

ترجمہ:۔ "راستے انتہائی دشوار گزار ہیں جو سینکڑوں کنکر کانٹوں اور سوکھی لکڑیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ لاکھوں ایسے نشیبی چرکے اور ڈہیرے ہیں۔ جہاں سے فریدؔ کا گزر ہوتا ہے۔ اور کانٹوں، کنکروں اور نوکیلے پتھروں سے پاؤں زخمی ہو جاتے ہیں!"

۱۷۴

۱

اے عشق نہیں سر روہ ہے

ڈُکھیں سُولیں دا انبوہ ہے

حلِ لغات: روہ، پہاڑ۔

ترجمہ:۔ "یہ عشق نہیں بلکہ دُکھ درد کا پہاڑ ہے۔ جو سر پر آ گرا ہے!"

اِس کافی میں جادۂ عشق کی مشکلات اور مصائب کا مختلف انداز اور اسلوب میں جائزہ لیا گیا ہے۔ سامانِ سفر

کی کمی راہ ورسم منزلہا سے ناواقفیت، نامساعد حالات اور ناموافق موسم غرض اس راہ میں اکیلی جان کو جن مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ انہیں بیان کیا گیا ہے۔

—— ۲ ——

ناں تولہہ ٹانگ سنڈ آری　　　میں مُن تاری تے نئیں یاری

مینہہ پوری رات انڈھاری　　　بیا خاص مہینہ پوہ ہے

حلّ لغات: تولہہ، ٹانگ، سنڈاری، تینوں ایسی چیزیں ہیں جو دریا عبور کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ تولہہ سرکنڈوں کا ایک پلندہ باندھ کر نہر میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعے تیر کر اُسے عبور کیا جاتا ہے۔ ٹانگ دریا کے دُوسرے کنارے پر نشان کے طور پر کوئی جھنڈا وغیرہ گاڑ دیتے ہیں۔ جس کو سامنے رکھ کر تیراک یا کشتی بان اُس پار جاتے ہیں۔ سنڈآری۔ یہ چرمی مشک کی طرح ہوتی ہے جس میں ہوا پھونک کر دریا میں ڈال دیتے ہیں اور اس کے ذریعے تیرتے ہیں۔ مینہہ پوری، مینہہ برس رہا ہے۔

ترجمہ:۔ "نہ تولہہ ہے نہ سنڈآری ہے۔ اور نہ ہی کوئی نشانِ منزل ہے۔ تیرنا میں نہیں جانتی ندی تیز اور گہری ہے۔ پوس کا مہینہ ہے۔ گھُپ اندھیری رات ہے اور پھر بوندا باندی ہو رہی ہے۔ میں اس بحرِ عشق کو کیسے عبور کروں!"

—— ۳ ——

کتھی یار رکھے ہم رازی　　　ہے کوڑی حیلہ سازی

ہے پیچ اتے ٹھگ بازی　　　اے لطف نہیں کوئی درد ہے

حلّ لغات: کوڑی، جھوٹی۔ ٹھگ بازی، مکاری۔ غداری۔

ترجمہ :۔ " دوست بن کر محرم راز اور ہمدرد بنے ! یہ جھوٹی بات اور حیلہ سازی ہے، یہ لطف و عنایت نہیں، بلکہ اس میں کوئی فریب ہے۔ ٹھگی ہے اور دھوکا ہے ! "

۴

پیاں کھوج پنّل دیاں خبراں ۔۔۔ گیاں روگ اندر دیاں ڈمراں

جڈاں عاشقاں بدھیاں کمراں ۔۔۔ تھئی دِلّی ڈھائی کوہ ہے

حلِ لغات : کھوج ، سراغ ، نشان۔ پتہ۔ روگ ، مرض۔ ڈمراں ، کسی عضو کا بے حس ہونا۔ بدھیاں کمراں ، آمادہٴ سفر ہوئے۔ دِلّی ڈھائی کوہ ہے ، یعنی دہلی اڑھائی کوس ہے۔ یہ سرائیکی زبان کا ایک محاورہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب عاشق کمر باندھ کر روانہ ہو پڑے تو دہلی جیسا دُور دراز شہر اڑھائی کوس معلوم ہونے لگتا ہے۔

ترجمہ :۔ " محبوب پنّل کے پتہ نشان کی خبریں مل رہی ہیں۔ جن کے سبب اندرونی امراض میں کمی ہوگئی یا عاشقوں نے جب کمرِ ہمت چست کر لی تو پھر دہلی اڑھائی کوس معلوم ہونے لگی ! "

۵

رو رِنگ رِنگ کہم کریہل ۔۔۔ بُدھ ڈُکھ سُکھ، لَج بُکھ دی گل

دم جینڈیں توڑیں گھیہل ۔۔۔ جتھ جوہ جتن دی تھو ہے

حلِّ لغات : رِنگ رِنگ ، رینگنا۔ بار بار آواز کرنا۔ کہم ، مجھے کہے۔ کریہل ، پنّوں کے اونٹ کا نام۔ جسے وہ چھوڑ گیا تھا۔ گھیہل ، گھسیٹ کر کشاں کشاں لے جا۔ جوہ و جتن ، چارۂ کار۔ تھو ہے ، منزلِ مقصود۔

ترجمہ :۔ " میرے محبوب پنّل کا اونٹ کریہل رو رو کر بار بار یہ کہتا ہے کہ دُکھ سُکھ یا میرے لئے گھاس چارے کی کوئی فکر نہ کر۔ یہ تمام باتیں بھاڑ میں جائیں۔ جب تک میرے دم میں دم ہے

جہاں تجھے کوئی اُمید کی کرن نظر آئے۔ مجھے گھسیٹ کرلے چل۔ میں تیرے ساتھ ہوں!"

—— ٦ ——

نال یار فرید ملیوسے		نال دردیں وانڈ ڈتو ہے

پندھ کر کر ہٹ پیوسے		سندھ سندھ دی نکھتی موہ ہے

حلِ لغات: وانڈ، فراغت۔ پندھ، سفر۔ ہٹ پیوسے، تھک گئے ہم۔ سندھ سندھ، جوڑ جوڑ۔ عضو عضو۔ نکھتی موہ ہے، موچ آگئی ہے۔

ترجمہ:۔" اے فرید! سفر کرتے کرتے ہم تھک گئے۔ بدن کے جوڑ جوڑ میں موچ آگئی ہے۔ اور درد و الم نے الگ بے چین کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود یار کا کوئی پتہ نہیں" (خدا معلوم وصالِ محبوب نصیب میں بھی ہے یا نہیں)

۱۷۵

حضرت خواجہ صاحبؒ مناظرِ قدرت کی سماں بندی کے بادشاہ ہیں۔ آپ کا اسلوب نرالا ہے سرائیکی زبان میں آپ کا کلام فصاحت و بلاغت، لطافتِ الفاظ، ترجمانیٔ فطرت، مصوّری، موسیقی اور مضمون بندی میں جواب نہیں رکھتا۔ ایسی کافیاں بہت کم ہوں گی۔ جس میں خواجہ صاحب نے برسات کو کسی نہ کسی رنگ میں پیش نہ کیا ہو۔ ساون بھادوں اور برسات تو آپ کا محبوب ترین موضوع ہے۔ بالخصوص یہ کافی جو رجائی اور مناظرِ فطرت کی عکاس ہے۔ آپ کے دیوان کا شاہکار خیال کی جاتی ہے بادل، اس کی گھن گرج، بجلی اور اس کی کڑک کا منازلِ تصوّف سے خاص تعلق ہے۔ گھنگھور گھٹا کو

اہل اللہ حجابات سے تشبیہہ دیتے ہیں جو مشاہدات میں مانع آتے ہیں۔ یا وصول الی اللہ میں سدِ راہ بنتے ہیں
بجلی اور اس کی کڑک وہ لمعانِ نور ہیں۔ جو سالک کے قلب پر وارد ہوتے ہیں اور اسے سیر الی اللہ کی
طرف کھینچتے ہیں۔ اس لیے ابر آلود فضا خواجہ صاحب کو بھلی نہیں لگتی۔ ہاں جب بادل کی گرج سامعہ نواز
ہو اور بجلی چمک چمک کر اسے سیر الی اللہ کی طرف کھینچنے لگے تو پھر دل کی کلی کھل جاتی ہے۔ اور رُوح پر سُکر
اور مستی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ اس کلیم کو اس وقت ہر ٹبری کوہِ طور نظر آنے لگتی ہے۔ اُسے بادل کی
گرج اور بجلی کے تبسّم میں بھی اُسی نُورِ قدیم کی جھلک نظر آتی ہے۔ چنانچہ خود ایک مقام پر فرماتے ہیں:۔

جھبڑ گاجاں، بجلیاں بادل : کیا چھٹڑے گورے سانوَل
سِک سانوَل کرے ادبا ہل : لڈ ہوت وَسم آوڑھے

یعنی گھنگھور گھٹائیں اور برق در آغوش کڑکتی ہوئی گوری سانولی بدلیاں ہمارے شوقِ وصال کے لئے
تازیانے کا کام دیتی ہیں۔ خدا کرے میرا سانوریا میرے آنگن میں آبسے۔ اب اس کافی کے متن پر توجہ فرمایئے
ارشاد ہوتا ہے ؎

—— ۱ ——

آئے مست ڈِہاڑے ساوَنڑ دے

وَہ ساوَنڑ دے مَن بھاوَنڑ دے

حلِّ لغات: مست ڈِہاڑے، کیف آفرین موسم۔ مستی بھرے ایّام۔ مَن بھاوَنڑ، دل کے
بھانے والے۔ دلکش۔

ترجمہ:۔ "ساون کے مست کر دینے والے دن آگئے ہیں۔ سُبحان اللہ! یہ کتنا
دل کش موسم ہے!"

—— ۲ ——

بدلے پورب ماڑ ڈکھن دے   کجلے، بھورے سَو سَو وَنڑ دے

چارے طرفوں زور پوَنڑ دے   سارے جوڑ وَساوَنڑ دے

حلِ لغات: بدلے، بادل۔ کجلے، سیاہ۔ سُرمئی۔ وَنڑ، شکل۔ زور پوَنڑ، بادلوں کا اُمڈ آنا۔ جوڑ، علامات۔ اسباب۔ وَساوَنڑ دے، بارش کے۔

ترجمہ: "پورب، مارواڑ، اور دکھن کے سرمئی، بھورے اور سینکڑوں رنگ کے بادل زور بھر کر اُمڈے چلے آرہے ہیں۔ یہ ساری علامتیں برسنے کی ہیں!"

—— ۳ ——

چکویاں چکوے اگن پپیہے   کوئل، مور، پچھونے پیہے

ہنس چکور چنڈور پپیہے   شاغل گیت سُناوَنڑ دے

ترجمہ: "چکویاں۔ چکوے، اگن، کوئل، مور، پچھونے، پپیہے اور سینکڑوں چکور، چنڈور پپیہے یہ سب پرندے اپنے اپنے راگ سُنانے میں مشغول ہیں!"

—— ۴ ——

ڈُینہاں پینگھاں ساویاں پیلیاں   راتیں کھمنیاں کھمنڑ رنگیلیاں

گج گج گاجاں گجن رسیلیاں   وقت سنگار سُہاوَنڑ دے

حلِ لغات: پینگھاں، قوسِ قزح۔ کھمنیاں، بجلیاں۔ کھمنڑ، کوندتی ہیں۔ گاجاں گجن، رعد کڑکے۔ گج گج، آوازِ رعد

ترجمہ:۔ "دن کو سبز اور زرد رنگ کی قوس و قزح کے پُر لطف مناظر عجیب بہار دکھاتے ہیں۔ رات کو رنگا رنگی بجلیاں چمک چمک کر دلوں کو مسحور کرتی ہیں۔ بادلوں کی گھن گرج سے بڑی رسیلی آواز پیدا ہو رہی ہے۔ یہی تو وقت ہے جبکہ ہار سنگار حُسن کو دوبالا کرتا ہے!"

۔۔۔۔۔ ۵ ۔۔۔۔۔

روہی راوے تھیاں گُلزاراں ۔۔۔ تھَل چترانگ وی باغ بہاراں

گھَنڈ توَاراں بارش باراں ۔۔۔ چرچے دھاوَݨ گاوَݨ دے

حلِّ لغات: راوا، ـــــــــ وہ سنگلاخ علاقہ جو دریا سے دُور اور ریگستانوں یا پہاڑوں کے قریب ہو۔ تھَل، کفِ دست میدان۔ چترانگ، ریگستان کے ٹیلوں کے درمیان جو سفید میدان نکل آتے ہیں۔ ان کو چترانگ کہتے ہیں۔ چٹیل میدان۔ گھَنڈ، مویشیوں کے گلے میں جو ٹل باندھ دیا جاتا ہے۔ اس کو گھنڈ کہتے ہیں۔ اور مویشیوں کی آہستہ رفتار سے جو کیف آور اور مترنّم آواز نکلتی رہتی ہے اُسے توَار کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "روہی اور راوے کے علاقے بارانِ رحمت کے طفیل گلزار اور چمنستان بنے ہوئے ہیں اور روہی کے کفِ دست میدان بھی عجیب بہار دکھا رہے ہیں۔ مویشیوں کے گھنڈوں کی مترنّم آوازیں اور موسلا دھار بارشیں، یہ تمام مناظر نہانے اور گیت گانے کی دعوت دے رہے ہیں!"

۔۔۔۔۔ ۶ ۔۔۔۔۔

چاندنی رات ہلھاری ڈِینہ ہے ۔۔۔ ٹھڈریاں ہیلاں رِم جھم مینہ ہے

سوہݨی موسم لگڑا نینہ ہے ۔۔۔ گئے ویلے غم کھاوَݨ دے

حلِّ لغات: ملہاری، ابر آلود۔ ٹھڈریاں، ٹھنڈی۔ ہیلاں، ہَوا کے ہلکے جھونکے۔ رِم جھم، بوندا باندی۔

ترجمہ:۔ "رات چاندنی اور دن ابر آلود ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں۔ رِم جھم مینہ برس رہا ہے۔ حسین موسم ہے اور عشق کی چاٹ لگی ہے۔ غم کھانے کے اوقات رخصت ہو گئے ہیں!"

— ۷ —

مُد مستانی تے خوش ڈِنڑے　　ساڈھوں سوہے کیسر بھنڑے

سہجوں مینہ برساتوں سنڑے　　جھڑ گئے لانگھے لانوِڑ دے

حلِّ لغات: مُد، مُدّت۔ وقت۔ ڈنڑے، دن کی تصغیر۔ ساڈھوں اور سوہے، عروسی کے رنگین پارچات۔ کیسر، زعفران۔ بھنڑے، بسے ہوئے۔ سنڑے، گیلے، نمناک۔ جھڑ گئے، لمبے کرتے۔ لانگھے، لہنگے (لہنگا)، لانوِڑ، شلوار اور لہنگوں کے نچلے کنارے۔

ترجمہ:۔ "کیف آور موسم ہے اور خوشیوں کے دن ہیں۔ زعفران میں بسے ہوئے عروسی ملبوسات لمبے لمبے کرتے اور لہنگے نہانے کے دوران جان بوجھ کر تر بتر کیے جا رہے ہیں۔ تاکہ بدن سے چپک کر حسن کو نمایاں کریں!"

— ۷ —

ویڑہ فرید آباد تھیوسے　　مال مویشی شاد تھیوسے

دِل دردوں آزاد تھیوسے　　چوڑے انگ نہ ماوَڑ دے

حلِّ لغات: دیڑھ، بھاٹاں۔ چوپال۔ جہاں مویشی باندھے جائیں۔ چوڑے انگ نہ ماوَڑ، (محاورہ ہے) خوشی سے پھولا نہ سمانا۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! اپنی جھوک پھر سے آباد ہو گئی ہے۔ مال مویشی بھی چارے کی کثرت سے موٹے

ہو رہے ہیں۔ ہمارا دل بھی دُکھ درد سے آزاد ہو گیا ہے۔ اور ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے!"

۱۷۶

۔۔۔۔۔ ۱ ۔۔۔۔۔

اِیہے ناز اَدا ساںوَلڑے دے

ہِن باعث عِشق اوَلڑے دے

حلِّ لغات: اِیہے، یہ۔ یہی۔ ساںوَلڑا، ساںولا کی تصغیر۔ اوَلڑا، پیچیدہ۔

ترجمہ:۔ "میرے ساںولے محبوب کے یہی ناز و انداز ہی تو ہیں جو میرے بے طور عشق کا سبب بنے ہیں!"

۔۔۔۔۔ ۲ ۔۔۔۔۔

گئے ویہلے بھاگ سَوَلڑے دے ۔۔۔ آئے دَورے دَرد کُلُکڑے دے

ڈُتّے پیش فراق پَنَل ڑے دے ۔۔۔ ڈُکھے پَینڈّے مارُو تھَلڑے دے

حلِّ لغات: سَوَلڑا، قریبی۔ کُلُکڑا، بے ڈھب۔ مارُو تھَلڑا، چٹ ڈاں خونخوار ریگستان۔

ترجمہ:۔ "خوش نصیبی کے لمحات ختم ہو گئے۔ اور اب سخت پیچیدہ درد کے دَورے پڑ رہے ہیں۔ محبوب کی جدائی نے مجھے سخت مشکلات کے سفر میں ڈال دیا ہے اور یہ سفر خونخوار ریگستان کا ہے!"

— ۳ —

گئے گزر ڈِہاڑے رَلڑے دے ترسلڑے عیش سوکھلڑے دے

ہن پر بھت روہ جبلڑے دے سُکھپال تھئے دل جلڑے دے

حلِّ لغات: رَلڑے دے، ملاپ محبت کے۔ ترسلڑے، تسلیاں، تشفی۔ سوکھلڑے، آسان۔ پربھت، پہاڑ روہ، سنگلاخ بیابان۔ سُکھپال، قدیم زمانہ کی پالکی جس میں امرار سوار ہوا کرتے تھے۔

ترجمہ:۔ ”محبوب سے میل ملاپ کے دن گزر گئے۔ جو سکون و اطمینان کا سبب تھے۔ اب تو پہاڑ، سنگلاخ میدان اور کوہ و صحرا اس سوختہ دل کے لئے سکھپال بن گئے ہیں اور صحرا نوردی ہی میرا سامانِ عشرت ہے!“

— ۴ —

مُٹڑ کیتی برہوں چھول مُٹھی گیا ہار سنگار دا تول اُٹھی

لگی پھکڑی ہو ہو دول پچھی واہ بھلڑے بھاگاں بھلڑے دے

حلِّ لغات:۔ مُٹڑ کیتی، خوب کیا، اچھا کیا۔ چھول، ہجوم طوفان۔ تول، وزن، عادت۔ ٹول، ساتھ۔ اُٹھی، رخصت ہو گئے۔ پھکڑی، بدنامی، رُسوائی۔ دول، ڈھول۔ پچھی، پُشت۔ پیچھے۔ اُلٹی۔ بھاگاں بھلڑا، خوش نصیب۔

ترجمہ:۔ ”عشق نے ہماری اچھی مدارات کی۔ اس قدر مصائب اور آلام پیش آئے کہ بناؤ سنگار کا انداز بھی یاد نہیں رہا۔ ہمارے پیچھے ”ہو ہو“ کے آوازے سے جا رہے ہیں اور بدنامی

کے ڈھول پیٹے جا رہے ہیں۔ سبحان اللہ! خوش نصیب دوست نے میرے ساتھ کیا ہی خوب بھلائی کی ہے!"

—— ۵ ——

سب مصری کھنڈ نبات بھلیم　　　اعجاز مسیح دی بات بھلیم

مَے کوثر آبِ حیات بھلیم　　　سُن شوخ سخن راوَلڑے دے

حلِّ لغات: کھنڈ، کھانڈ۔ بھلیم، مجھے بھول گئی۔ اعجاز مسیح، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا مُردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ۔ مَے کوثر، شرابِ طہور جو بہشت میں مومنوں کو ملے گی۔ آبِ حیات، ظلمات میں پانی کا ایک چشمہ ہے۔ جس کے پینے سے آدمی ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اور موت نہیں آتی۔ راوَل، محبوب۔

ترجمہ: "محبوب شوخ اور شیریں سخن کی باتیں سُن کر میں چینی اور مصری وغیرہ کا مٹھاس بھول گئی ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی اعجاز بیانی، آبِ حیات اور مَے کوثر تک سب ذہن سے اُتر چکے ہیں۔"

—— ۶ ——

لگا نینہ نیارڑی پیڑ اساں　　　دِل چھبڑے برچھے تیرا ساں

سو نشتر لکھ لکھ سیڑھ اساں　　　نِبھ وقت چکے دَرکڑے دے

حلِّ لغات: نیارڑی، عجیب۔ نئی۔ انوکھی۔ چھبڑے، چھبھے۔ سیڑھ، دھار۔ دَرکڑے، دروازہ پر پڑے ہوئے۔

ترجمہ :۔ " مجھے انوکھی قسم کا عشق لاحق ہوا ہے۔ جس سے دِل میں تیر اور برچھے پیوست ہو کر رہ گئے ہیں۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ اگر نشتر ایک سو ہیں تو زخموں سے بہنے والے خون کے فوارے لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اِس درگیر دیوانے کی زندگی اسی طرح بسر ہوئی ہے۔ اس کے اچھے اوقات عرصہ ہوا ختم بھی ہو گئے !"

— ۷ —

لگی نوک نظر گیا ہوش ہنر　　رہے درد اندر سدا سُول جگر

ڈُکھے روہ ڈونگر راہ وَلڑے دے　　ڈوڑے ظلم قہر ڈہاں مُنہ دے بھر

حلِّ لغات : ڈہاں مُنہ دے بھر ، مُنہ کے بل گرتی ہوں۔ روہ وَلڑے دے ، پیچ دار راستہ کے۔

ترجمہ :۔ " جب سے میرے دل میں تیرِ نظر پیوست ہوا ہے۔ عقل اور ہوش و خرد ختم ہو گئے ہیں۔ اب جگر کے زخموں میں ہر وقت درد اُٹھتا رہتا ہے۔ محبت کے دشوار گزار اور پُر پیچ راستوں میں مُنہ کے بل گر پڑتی ہوں۔ اور دُگنے ظلم و قہر برداشت کرنے پڑتے ہیں۔"

— ۸ —

سَٹ بخمل مَلمل رنگ محل　　گئے سانگ بدل کوئی لَہم نہ گل

آئے پیش سنبھل سر کَلہڑے دے　　رِچھ راخس گھَل میں ڈیتیں دَل

حلِّ لغات : سَٹ ، دُور پھینکو۔ بخمَل ، مخمل۔ سانگ ، سوانگ۔ لَہم نہ گل ، میری کوئی خبر نہیں لیتا۔ دَل ، غول۔

ہِسر کلہڑے ، اکیلے سر۔

ترجمہ :۔ "اب مُحّل ہمیں اور رنگ محل کا خیال دل سے نکال دیا ہے۔ حالات یکسر بدل چکے ہیں۔ کہاں عیش و عشرت کے وہ دن اور کہاں آج کی بے پار گی، کہ نہ کوئی خبر لیتا ہے اور نہ کوئی ہمدردی کرتا ہے۔ دُنیا کی بلائیں، ریچھ، راکھشس، ممیاں، ڈائنیں، غول کے غول اور دَل کے دَل جمع ہو کر مجھ اکیلی کے سر پر ٹوٹ پڑے ہیں!"

—— ۹ ——

وَل وَل پیا زلف پُنّل دا گَل — پیئے سوز اُچھل پئے روگ اٹل

گئے سُکھڑے ڈھل گیاں خوشیاں جل — دِل چلڑے نیش اجلڑے دے

حلّ لغات : وَل وَل ، پہلے وَل کے معنی "پھیر" اور دُوسرے وَل کے "شکن" اور "پیچ" ہیں۔ اُچھل ، خوشی میں کناروں یا حدود سے باہر نکل پڑے۔ روگ ، بیماری۔ درد۔ پے اٹل ، اُمڈ پڑے۔ سُکھڑے ، سُکھ۔ چین۔ چلڑے ، چل گئے۔ نیش ، نشتر۔ اَجلڑے ، اجل کے۔ موت کے۔

ترجمہ :۔ "محبوب کی زلف کا پیچ پھر گلے میں آ پڑا ہے۔ سوز و گداز حد سے بڑھ چکا ہے۔ دُکھ درد نے گھیر لیا ہے۔ سُکھوں کی گھڑیاں ڈھل گئیں اور مسرّتیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اجل کے نشتر دل و جگر تک اُتر چکے ہیں!"

—— ۱۰ ——

کُل کارُدل عشق فرید کیتا — گھر بارُوں بر ہُوں بعید کیتا

ہر پَل پَل شوق جدید کیتا — مُونہہ نُور بھرے نرملڑے دے

حلّ لغات: زِملڑے، زِرل کی تصغیر۔ خوبصورت۔ خوش وضع۔ بعید، دُور۔

ترجمہ: "فریدؔ نے تمام کاروبار کو چھوڑ کر عشق کو اختیار کیا۔ اور محبت نے مجھے گھر بار سے دُور پھینک دیا ہے۔ ماہِ لقا محبُوب کے نُور بھرے جلوے نے طبیعت میں ہر لحظہ نیا عشق پیدا کر دیا ہے۔ اب ہر وقت اُس کے رُخ انور کا خیال دل میں سمایا رہتا ہے!"

۱۷۷

— ۱ —

بھَٹھ مگھیانہ راج ببانہ   واہ بھانڑے مَن بھانڑے اساڈے

ستر دھوئیں کانہہ کہیلے   بیشک مانڑے ترانڑے اساڈے

حلّ لغات: بھَٹھ، بھاڑ میں ڈال۔ مگھیانہ، ہیر کی جائے پیدائش۔ راج ببانہ، والدین کا راج۔ ماں باپ کی حکومت بھانڑے، مویشیوں کے باندھنے کی جگہ۔ مَن بھانڑے، دِل کو بھا گئے۔ ستر دھوئیں، جنگل کی جھونپڑیاں۔ کانہہ کہیلے، سرکنڈے۔

ترجمہ: "بھاڑ میں جائے مگھیانہ اور ماں باپ کے گھر کی سرداری۔ ہمیں تو مویشی خانے ہی اچھے لگتے ہیں۔ جھونپڑیاں، جن سے دن میں کئی بار دھوئیں نکلتے ہیں اور سرکنڈے ہمارے لئے باعثِ فخر ہیں!"

— ۲ —

سُنڑو سہیلیاں سینگیاں سیّاں   برہوں ڈِتیاں ڈُکھڑیں ہتھ بیّاں

چولا بوچھن دھیّاں دھیّاں   خُون جگر تھئے کھانڑے اساڈے

حلِّ لغات:۔ بیّاں، بازو۔ دَھیّاں دھیّاں، تار تار۔

ترجمہ:۔ "ہم عمر سہیلیو! اور ہمجولیو! سُنو!! عشق نے ہمارے بازو دُکھ درد کے حوالے کر دیئے ہیں۔ اب حال یہ ہے کہ کُرتہ اور دوپٹہ تار تار ہو چکے ہیں اور خونِ جگر ہماری خوراک ہے!"

—— ۳ ——

ہار ہنجُوں دا گَل وِچ پاواں سُولاں دی نِت سیج سوہاواں

ماپیو بھاواں مُول نہ بھاواں وَیری دوست پُرانْے اساڈْے

حلِّ لغات:۔ ہنجُوں، آنسو۔ بھاواں، پسند آؤں۔ بھاؤں۔ مُول، بالکل۔

ترجمہ:۔ "میں محبوب کے فراق میں آنسوؤں کے ہار گلے میں پہنتی ہوں اور مصائب و آلام کی سیج کو ہمیشہ زینت دیتی ہوں۔ ماں باپ اور بھائیوں کو ہرگز نہیں بھاتی۔ ہمارے پُرانے دوست بھی اب دُشمن بن گئے ہیں!"

—— ۴ ——

ضُعف بدن وِچ سُرت نہ تن وِچ بھاہ جگر وِچ دُود دَہن وِچ

دلڑی غرق اندوہ محن وِچ رو رو نَین کُمانْے اساڈْے

حلِّ لغات:۔ سُرت، طاقت۔ دُود، دھُواں۔ محن، رنج۔ کُمانْے، کملائے۔ اساڈْے، ہمارے

ترجمہ:۔ "بدن میں بے طاقتی ہے اور جسم میں کوئی حِس باقی نہیں رہی۔ جگر میں آگ جل رہی

ہے۔ جس کا دُھواں مُنہ سے نکل رہا ہے۔ دل درد والم میں ڈوبا ہُوا ہے۔ اور روتے روتے آنکھیں کُملا گئی ہیں۔"

— ۵ —

چھڈ گیا کیچ شہر دا والی! تھل مارُو دی لکڑی والی

ککڑے کنڈڑے تُول نہالی ڈِلُھ سِلُھ پتھر وہانے اساڈے

حلّ لغات: لکڑی، زرد رنگ۔ ڈِلُھ، ڈھیلے۔ سِلُھ، اینٹ۔

ترجمہ: "کیچ شہر کا والی ہمیں مجھے ایسی جگہ چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ جو تھل مارُو کے نام سے موسوم ہے۔ اور جس کی رِیت زرد رنگ کی ہے۔ کنکر اور کانٹے میرے لئے دولائی اور رضائی کا کام دیتے ہیں۔ ڈھیلے اور پتھر ہمارے سرہانے ہیں۔"

— ۶ —

پینگھ پپل ملکانے بُھل گئے گانے سہرے گہنے بُھل گئے

گھر وَر جاہ ٹکانے بُھل گئے پڑ پئے یار ایانے اساڈے

حلّ لغات: پینگھ، جھولا۔ ملکانڑے پپل، ملکیتی پیپل۔ یعنی پیپل کا وہ درخت جو اپنے ملکیتی رقبے میں واقع ہو۔ جن لوگوں نے اس سے ملکانے شہر کا پیپل یا ملکوں کے پیپل لیا ہے۔ ان کے ذہن شاید اس طرف منتقل نہیں ہو سکے۔ کہ سسّی ہو یا ہیر کسی دوسرے شہر یا کسی دُوسرے زمیندار کے پیپل میں جھولا جھولتے نہیں

گئیں ۔ اور نہ ہی ایسا تصوّر میں آسکتا ہے ۔ اَیانْڑے ، نادان ۔

ترجمہ :۔" اپنے ملکیتی رقبے کے پیپل میں جو جھولے جھلائے جاتے تھے ۔ ہجر یار نے ان کی یاد تک باقی نہیں رکھی ۔ وہ گانے کی تقریبات ، قیمتی زیورات ۔ سہرے اور پھول سب بھول گئے مکان اور ڈیرے تباہ ہو گئے ۔ ہمارا واسطہ بھی عجیب نادان اور بھولے محبوب سے پڑا ہے "

—— ۷ ——

مُفت فریدؔ ندامت چائم سمجھ سنبھل کر نینہہ نہ لائم

ساری پت پرتیت ونجائم تھڑ گئے عقل سیانْڑے اساڈے

حلّ لغات :۔ پت ، عزّت ۔ پرتیت ، اعتبار ، اعتماد ۔ تھڑ گئے ، پھسل گئے ۔ بدحواس ہو گئے ۔

ترجمہ :۔" اے فریدؔ ! مجھے مُفت میں شرمندگی اُٹھانی پڑی ۔ کیونکہ میں نے سوچ سمجھ کر ، اور سنبھل کر عشق نہیں لگایا ۔ اور آنکھیں بند کر کے دریائے محبت میں کود پڑی نتیجہ یہ ہوا کہ زندگی بھر کی ساکھ کھو بیٹھی ۔ اور میری سمجھ دار سیانی عقل پھسل گئی اور بدحواسی کا شکار ہو گئی "

۱۷۸

—— ۱ ——

برہوں پیو سے پُھکڑے ، بے کل دھندڑے چُکڑے

حلّ لغات : پُھکڑے ، حصّہ قسمت ۔ دھندڑے ، کاروبار مشاغل ۔ چُکڑے ، چُوک گئے بُھول گئے ۔

ترجمہ :۔" جب سے عشق ہمارے حصّے میں آیا ہے، دوسرے تمام کاروبار چھوٹ گئے ہیں!"

—— ۲ ——

پریت پرم دی چاشنی چکھڑیم، وِسرے ڈُکھڑے سُکھڑے

حلّ لغات : چاشنی، لذّت، مزہ۔ چکھڑیم، میں نے چکھی۔ سُکھڑے، سُکھ۔

ترجمہ :۔" جب سے عشق کا مزہ چکھا ہے۔ تمام دُکھ سُکھ بھول گئے ہیں!"

—— ۳ ——

عِشق دی بات نہ سِمجھن اصلوں، اے مُلوانڑے رُکھڑے

حلّ لغات : سِمجھن، سمجھیں۔ اصلوں، ہرگز

ترجمہ :۔" یہ رُوکھے (خشک مزاج)، مُلّا عشق کی بات کو ہرگز نہیں سمجھتے!"

—— ۴ ——

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ جب ہویا، شرع مسائل مُکڑے

حلّ لغات : اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ حدیث شریف کا ایک حصّہ ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ" میرے رَبّ نے مجھے سکھا دیا ہے اور اسرار و رموز کا محرم فرمایا ہے!" مُکڑے، ختم ہو گئے!

ترجمہ :۔" جب اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ کی حدیث شریف کی سند موجود ہے تو پھر اس کے بعد تمام شرعی مسائل اور اعتراضات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں!"

۵

"ہمہ اوست" دا سبق گھدوسے، فاش تھئے گجھ لکڑے

حلِّ لغات: گھدوسے، ہم نے لیا۔ تھئے، ہوگئے۔ گجھ، اسرار۔ لکڑے، پوشیدہ۔ مخفی۔

ترجمہ: "جب ہم نے "ہمہ اوست" کا سبق لیا تو تمام مخفی اور پوشیدہ اسرار فاش ہوگئے۔"

۶

ہیں راہوں ناں پھرساں توڑیں، سر تھیسم سو ٹکڑے

حلِّ لغات: ہیں، اسی۔ توڑیں، اگرچہ

ترجمہ: "میں اس مسلک سے ہرگز انحراف نہ کروں گا۔ خواہ میرا سر سو ٹکڑے کیوں نہ ہو جائے۔"

۷

محض فرید نہیں کئی حاجت، ہیوں ہک نینہ دے بکھڑے

حلِّ لغات: ہیوں، ہیں۔ بکھڑے، بھوکے۔

ترجمہ: "اے فرید! ہم تو صرف محبّت کے بھوکے ہیں۔ اس کے سوا اور کسی چیز کی خواہش نہیں ہے!"

۱۷۹

—۱—

بن یار مٹھل میں ویساں مر

جیں باجھوں ہک پل کونہ سرے

حلِّ لغات: باجھوں، سوا۔ کونہ سرے، نہیں گزر سکتی۔

ترجمہ:۔ "میں مٹھڑے محبوب کے فراق میں مرجاؤں گی۔ جس کے بغیر ایک پل بھی صبر نہیں ہوسکتا۔"

—۲—

چھڈ ہوت کلھڑی کیچ گیا　　سو پیڑ اُٹھی لکھ پور پیا

پئی پٹ پٹ ہُٹڑی شام سحر　　پئی پیت دے ڈِسدے پندھ پرے

حلِّ لغات: کلھڑی، اکیلی۔ پیڑ، درد۔ پور، رہ رہ کر تملانا۔ پٹ پٹ، تفکرات سے فکر مند ہونا۔ پئی، طول طویل۔ پندھ، فاصلہ۔ سفر۔ ہُٹڑی، تھک گئی۔

ترجمہ:۔ "مجھے ہوت محبوب اکیلا چھوڑ کر کیچ روانہ ہوگیا۔ سینکڑوں درد اُٹھے اور لاکھوں تفکرات کے چکّر پڑ گئے۔ یہ فراق زدہ رات دِن جزع فزع کرتے تھک گئی۔ محبّت کی راہ میں فاصلے بہت طویل معلوم ہوتے ہیں!"

— ۳ —

مِٹھا مارُو محبُوب ہِمیر وَسے　　　　رَت رووَاں سارا لوک ہَسے

ٹھیساں بَرڈوں راہی سَٹ گھر دَر　　　　توڑے یار قبُول کرے نہ کرے

حِلّ لغات: وَسے، آباد ہے۔ رَت رووَاں، خُون کے آنسو رووں۔ ہَسّے، ہنستا ہے۔ بَرڈوں، جنگل کی طرف۔

ترجمہ: "میرا شیریں ادا محبوب تو مہیر رہتا ہے۔ خون کے آنسو روتی ہوں اور دُنیا ہنستی ہے اب میں گھر بار چھوڑ کر جنگل کی طرف چلی جاؤں گی۔ خواہ دوست مجھے قبول کرے یا نہ کرے!"

— ۴ —

کُٹھی ناز نگاہ اَویڑے دی　　　　مُٹھی لذّت عشق بکھیڑے دی

مویئں جیئندیں تا دمِ روزِ حشر　　　　اللہ دل توں مُول نہ وِسرے

حِلّ لغات: کُٹھی، قتیل، کُشتہ۔ اَویڑے، بے طور۔ مویئں جیئندیں، زندگی اور موت کے بعد۔ مُول، ہرگز۔

ترجمہ: "ظالم محبوب کی نگاہِ ناز کی کُشتہ ہوں اور لذّتِ عشق کے بکھیڑوں کی تختۂ مشق ہوں۔ خدا کرے اس جفاکار کی یاد جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی دل سے فراموش نہ ہو!"

— ۵ —

واہ دلبر تیڈڑی یاری ہے　　　　لگی پھکڑی شہر خواری ہے

دِل سُڑدی جلدے جان جگر　　　　سر ٹوٹے پُرزے سہنس ذرے

حلّ لغات: پھکڑی، فضیحت، بدنامی۔ شہر خواری، رُسوائی۔ ٹوٹے پُرزے، ٹکڑے ٹکڑے۔

ترجمہ: "اے دلبر! تیری دوستی بھی کتنی عجیب ہے۔ جس میں بدنامی اور رُسوائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ دِل جل چکا ہے اور جان و جگر بھی جل رہے ہیں۔ سر پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ ہو گیا ہے!"

—— ۶ ——

شالا تھیوِم وصل دا سانگ کڈیں ‏ مِٹے لُٹڑی دِل دی تانگ کڈیں

ٹلے سخت پہر کرے بخت وَہر ‏ سوہناں صحن سُنجیں دے پیر دھرے

حلّ لغات: سانگ، اتفاق۔ کڈیں، کبھی۔ مِٹے، مِٹ جائے۔ وَہر، ہجوم۔ امداد۔ سُنجیں دے، بدبخت کے

ترجمہ: "خدا کرے کبھی محبوب سے ملنے کا موقع میسّر آئے کبھی تو لُٹے ہوئے دل کا انتظار ختم ہو۔ سختی اور بدبختی کا وقت گزر جائے۔ اور بخت یاوری کرے، تاکہ پیارا محبوب اس بدقسمت کے صحن خانہ میں پاؤں دھرے!"

—— ۷ ——

آ اَنگݨ فرید دے یار مِٹھل ‏ ساری عمر گئی جُھکھ جُھکھدیں ڈھل

کر لُطف مہر، بَھ ظُلم قہر ‏ دِل ڈُکھڑی ٹھڈڑے ساہ بھرے

حلّ لغات: جُھکھ جُھکھدیں، غم میں گھُلتے گھُلتے۔ ڈھل، عمر ڈھل گئی۔ ٹھڈڑے ساہ، ٹھنڈی آہیں۔

ترجمہ: "اے محبوبِ دل نواز! فریدؔ کے صحن خانہ میں اب آ ہی جاؤ۔ ساری عمر دُکھ درد کی نذر ہو گئی۔ اب مہر کی نگاہ کر اور ظلم و قہر ترک کر دے۔ دُکھی دل سے ٹھنڈی آہیں نکل رہی ہیں!"

تعلیقات

کافی نمبر ۵۷ ، آپ کی نظر سے گزر چکی ہے ۔ اسے سرائیکی زبان کے مایۂ ناز شاہکار کا شرف حاصل ہے ۔ ایک فطرت نگار شاعر جب قدرت کے مسحور کن مناظر پر نظر ڈالتا ہے تو نقش و نگارِ فطرت اس کے دل میں چٹکیاں لیتے ہیں وہ ان میں کھو جاتا ہے ۔ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے ۔ اپنے ماحول سے کہیں دور بہت دور خیال و فکر کی دُنیا کے ان مقامات پر پہنچتا ہے جہاں مکان و لامکان کی حدود ملتی ہیں ۔ ہر حساس دل اپنی استعداد کے مطابق تصویریں کھینچتا ہے ۔ لیکن ان تصاویر کو صفحۂ قرطاس پر اُتارنا عمومی شعراء کا کام نہیں ۔ ان کی صحیح عکاسی ایک فطرت نگار شاعر ہی کر سکتا ہے ۔ جیسے ایران میں ماہِ مارچ بہار کا موسم سمجھا جاتا ہے اور یورپ میں مئی کا مہینہ دھوپ کے نکلنے اور خوشیاں منانے کا موسم تصوّر کیا گیا ہے ۔ اس طرح ساون کا مہینہ ہمارے ملک میں برسات کا مہینہ ہے ۔ اس کو حسین اور دلکش موسم شمار کیا گیا ہے ۔ اس کافی میں ماہ ساون جو ماہِ برشگال ہے ، کا ذکر اس کی پوری رنگینی ، خوبی اور جملہ لوازمات کے ساتھ کیا گیا ہے ۔ خواجہ صاحب نے اس کافی کو شاعری کی تمام صنعتوں سے مرصع کیا ہے ۔ تیسرے شعر میں تکرار حرف "چ" چوتھے میں "گ" اور پانچویں میں "ر" سے اور چھٹے ، ساتویں اور آٹھویں بند میں "پ" سے شوکت الفاظ کے علاوہ محاکات اور مصوّری کے کمالِ فن سے اشعار کو بولتی ہوئی تصویر بنا دیا ہے ۔

دوسری بات جو نوٹ کرنے کی ہے ، وہ ہر بند کا چوتھا مصرعہ ہے ۔ ہر بند کے پہلے تین مصرعوں میں ماحول کی عکاسی کی گئی ہے ۔ اور چوتھے مصرعے میں ذاتی کیفیت یا حالت کا اظہار کیا گیا ہے ۔ جیسے ۔

بند ۴ میں "وقت سنگار سُہاوݨ دے"　　　بند ۵ میں "چرچے دھاوݨ گاوݨ دے"

بند ۶ میں "گئے ڈیہلے غم کھاوݨ دے"　　　بند ۸ میں "چولے انگ نہ ماوݨ دے"

تین مصرعوں میں خارجی حالات بیان کر کے چوتھے مصرعے میں داخلی کیفیات کا ذکر ایک خاص اسلوبِ بیان

ہے۔ جس کی مثال دُوسرے ادب میں مشکل سے ملے گی۔ اندرونی اور بیرونی کیفیات کا یہ دلچسپ امتزاج بہت کم نظم پاروں میں ملتا ہے۔ کافی ہائے ۱۷۶، ۱۷۷ ابھی ادائیگی مضمون، مصوّری، واقعہ نگاری، محاورہ زبان، قدرت، نُدرتِ بیان کے اعتبار سے پُرزور اثرات کی حامل ہیں۔ مؤخرالذکر میں ہیر رانجھا، اور سسّی پنوُں کے قصوّں کی تلمیحات سے عاشق کی زبوں حالی کی عکاسی کی گئی ہے۔

۱۸۰

اب تک روہی اور اس ٹیروں ٹوبھوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ ساون بھادوں کی برسات نے حضرتِ عشق پر کیف و مستی کا عالم طاری کر دیا تھا۔ اس کافی میں جولانگاہِ عشق روہی سے منتقل ہو کر بیٹ میں آپہونچا ہے۔ بالفاظِ دیگر اب عشق کی جولانیاں صحرا میں نہیں، بلکہ کنارِ دریا دکھائی جائیں گی۔ ویسے بھی تاریخ شاہد ہے کہ عشق نے اپنی ترک تازیوں کے لئے صحرا، دریا اور پہاڑ چُنے ہیں۔ میدان تو ہم ایسے بے درد اور بے عمل لوگوں کی بود و باش کی جگہیں ہیں۔ روہی، تھل، صحرا یا ریگستان کے ساتھ "عمر ماروی"۔ "مومل رانو" اور "لیلیٰ مجنوں" کی داستانیں وابستہ ہیں۔ کوہستانوں، پہاڑوں اور سطوحِ مرتفع کے ساتھ "سسّی پنوں" اور "شیریں فرہاد" کے قِصّوں کا تصوّر مربوط ہے۔ دریاؤں اور جھیلوں کے ساتھ "سوہنی مہینوال"۔ "ہیر رانجھا" اور "نوری جام" کی عشقیہ کہانیاں منسلک ہیں۔ لیکن ان سب میں دریاؤں اور جھیلوں سے وابستہ کہانیاں زیادہ پُرلطف اور دلآویز ہیں۔ ویسے دیکھا جائے تو سسّی کا جنم اور اس کی پرورش بھی دریائے سندھ کی لہروں میں جھولنے سے شروع ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا پیدائش کے بعد دریائے نیل کے سپرد کیا جانا، سوہنی مہینوال کا دریا کے شکم میں واصلِ بحق ہونا۔ حضرت یونس علیہ السّلام کا دریائی مخلوق مچھلی کے پیٹ میں منازلِ عشق طے کرنا اور چونکہ نبی تھے۔ اِس لئے اصلاحِ انسانیت کی خاطر انہیں دوبارہ سطحِ ارضی پر بھیجا گیا۔ المختصر خواجہ

صاحبؒ بھی اس کافی میں روہی کو تیاگ کر دریا کے قرب میں خیمہ زن نظر آتے ہیں۔ یعنی عشق اب اپنی جنوں خیزیوں کے لئے دریاؤں کو منتخب کر چکا ہے۔ فی الحال مارؔوی، موؔمل اور لیؔلیٰ کی بجائے سوہنؔی، ہیؔر اور نوریؔ کی داستانوں سے فیضان حاصل کرنے کا ارادہ ہے۔ ویسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ جہاں صحرا ہیں وہاں پہلے دریا تھے۔ جیسے چولستان کی جگہ دریائے ہاکڑہ بہتا تھا۔ اور جہاں آج دریا اور جھیلیں ہیں وہاں کل تک صحرا اور ریگستان تھے۔ ممکن ہے کہ مستقبل بعید میں پھر یہ صحراؤں میں تبدیل ہو جائیں۔ اِس پر مرزا غالبؔ یوں گواہی دیتے ہیں ؎

بحر گر بحر نہ ہوتا تو بیاباں ہوتا ٭ گھر ہمارا، جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا!

———۱———

بھاݨ وَسایا، یار پَھینڈے

بیٹ سوہایا، ماݨ پَھینڈے

حلِ لغات: بھاݨ، جانوروں کے باندھنے کی جگہ۔ پَھینڈے، پیارے محبوب۔ بیٹ، دریا کی ساحلی زمین۔ ماݨ، سہارا۔

ترجمہ:۔ "میرے پیارے محبوب نے چوپال کو آباد کیا ہے۔ اور بھینسوں کے اس سرمائہ ناز نے دریا کے ساحلی علاقے کو رونق بخشی ہے!"

———۲———

اصلوں مُول نہ ویسیاں روہی ٭ کانْہہ کھیلے دِلڑی موہی!

رانجھݨ دی سرچیساں ڈُوہی   تَن مَن مِلک تہیندے

حِل لغات : کانہہ کہیلے ، دریائی پودے ۔ سرکنڈے وغیرہ ۔ سرچیساں ، سر پر اُٹھاؤں گی ۔ ڈوہی ، الزام تہینڈے ، اُسی کا ہے ۔

ترجمہ :۔ " اب تو روہی کی طرف میں ہرگز نہ جاؤں گی ۔ دریائی پودوں ، کانہہ کہیلوں نے دل موہ لیا ہے ۔ رانجھن کی محبت میں اگر بدنام ہوتی ہوں ۔ تو پرواہ نہیں ہے ۔ کیونکہ میرا تو تن من سب اُسی کا ہے ۔"

—— ۳ ——

گائیں وِیچ تے منجھیاں لیساں   نَیں چندن تے جھوک بَنیساں

بیلا بیلی نال سوہیساں   جیڑھا چاک سَڈِیندے

حِل لغات : وِیچ تے ، فروخت کر کے ۔ منجھیاں لیساں ، بھینسیں خریدوں گی ۔ نَیں چندن ، دریائے چناب ۔ بیلا ، دریا کا متصلہ جنگل ۔ بیلی ، ساتھی ۔ ہمدرد ۔ محبوب ۔ چاک ، بھینسوں کا چرواہا ۔ سڈیندے ، کہلاتا ہے ۔

ترجمہ :۔ " گائیں فروخت کر کے بھینسیں لوں گی ۔ اور چندن ندی کے کنارے اپنی جھوک بناؤں گی ۔ اِس جنگل کو میں اپنے ہمدرد و غمخوار کے ساتھ رونق دوں گی ۔ جو لوگوں میں چاک مشہور ہے ! "

—— ۴ ——

ماراں ڈھالے پاواں فالاں   ساری عمر تیڈے سنگ جالاں

رنگپور ساڑاں ساڑ پچالاں   بُڈھ کھیڑے موئے جیندے

حلّ لغات: ڈھالے ماراں، فال ڈالوں۔ جالاں، بسر کروں۔ پچالاں، جلا کر راکھ کردوں۔ موئیں جیئیں، زندہ مُردہ۔

ترجمہ:۔ "میں ہر دم ڈھالے مارتی اور فالیں نکالتی ہوں کہ اے محبوب! ساری عمر تیرے ساتھ مل کر گزاروں۔ رنگ پور کو آگ لگا دوں۔ جلا کر راکھ بنا دوں اور یہ کھیڑے بھی خواہ زندہ ہیں یا مُردہ سب بھاڑ میں جائیں!"

—— ۵ ——

جاں جاں کنّیں رِنگ سُݨیندی   جندڑی صَدقے گھولے تھیندی
پاہ ہنٹباہ تے دُھوڑ مہیندی   ڈِسدا نور اکھیں دے

حلّ لغات: جاں جاں، جوں جوں۔ کنّیں، کانوں میں۔ رِنگ، بھینسوں کی آواز۔ صدقے گھولے، قربان۔ فدا۔
پاہ، پِسا ہوا گوبر۔ ہنٹباہ، گوبر کا انبار۔ دُھوڑ، خاک دُھول۔

ترجمہ:۔ "جوں جوں بھینسوں کی آواز کانوں میں آتی ہے۔ جان قربان اور فدا ہونے لگتی ہے مجھے تو بھینسوں کا گوبر اور دُھول مٹی بھی پیاری لگتی ہے!"

—— ۶ ——

ہر دَم یار دے نام سڈیواں   شالا نہ بے واہی تھیواں
باجھ تیڈی دے باجھ نہ جیواں   بیا کوئی کون کہیں دے

حلّ لغات: سڈیواں، بُلائی جاؤں۔ پکاری جاؤں۔ بے واہ، بے آسرا۔ واہ بمعنی آسرا۔ باجھ، بھروسہ۔ امداد۔ تکیہ۔ باجھ، سوار بغیر۔

ترجمہ:۔ "خدا کرے لوگ مجھے ہمیشہ محبوب کے نام سے بُلائیں اور کبھی بے آسرا نہ ہو جاؤں۔

اور نہ ہی کبھی تیرے سہارے اور آسرے کے بغیر زندہ رہوں۔ اس دُنیا میں کون کسی کا ہے!"

— ۷ —

ہیر سلیٹی چُوچک بیٹی ناز پُلنی مُشک پلیٹی
آ تقدیروں چاک چکیٹی ہُݨ ڈیکھو کیا تھیندے

حلِّ لغات: ناز پُلنی، ناز پروردہ۔ مُشک پلیٹی، مُشک میں بسی ہوئی۔ مُشک آلود۔ مُشک بیز۔ چاک، رانجھا۔ چکیٹی، وابستہ ہوئی ہے۔

ترجمہ: "وہ چوچک کی ناز پروردہ اور مشک بیز بیٹی تقدیر کے چکر میں آ کر آج اپنے ہی نوکر بھینسوں کے چرواہے پر فریفتہ ہو گئی ہے۔ اب دیکھئے آئندہ تقدیر کو کیا منظور ہے!"

— ۸ —

چاکی الڑے چاک چکائے وِسریا ماپیو، ماپیو جائے
مامے چاچے تے ہمسائے اَݨ سُو ہیں نظر پیندے

حلِّ لغات: چاکی، رانجھا۔ چاک، زخم۔ چکائے، زخموں سے مواد بہا۔

ترجمہ: "یہ تازہ زخم اُسی بھینسوں کے چرواہے یعنی اپنے نوکر کے ہی لگائے ہوئے ہیں۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ اس کی محبت میں ماں باپ، بہن بھائی، ماموں چچے اور ہمسائے تک سبھی بھول گئے ہیں۔ اور اب وہ اجنبی دکھائی دیتے ہیں (گویا کبھی ہمارے واقف تک نہ تھے۔)

— ۹ —

پار چناہوں رانجھن آیا! جھنگ سیالیں پھیرا پایا

ہیرے نوں جُڑ جادو لایا کینوں چھپ چھپیندے

حلّ لغات: پار چناہوں، دریائے چناب کے پار سے۔ پھیرا پایا، قدم رکھا۔ چھپ چھپیندے، (محاورہ ہے) راز کی بات کو پوشیدہ رکھنا۔ جادو لایا، جادو کیا۔

ترجمہ:۔ دریائے چناب کے اُس پار سے رانجھن نے آکر جھنگ میں ڈیرا ڈالا، اور ہیر پر جادو کر دیا۔ کیا اب یہ راز مخفی رہ سکتا ہے!"

— ۱۰ —

گھٹڑے وکڑے ٹوبھے تاڈے سب وسرائے نیڑے تاڈے

آدس ساڈول کولے ساڈے بہ گھت دروہ دِلیں دے

حلّ لغات: گھٹڑے، جمع گھٹ۔ نرم زمین جہاں ٹوبھا کھودا جاتا ہے۔ وکڑے، زمین کا ایک قطعہ نیڑے، عشق۔ محبّت۔ تاڈے، تہاڈے۔ تہارے کولے، قریب۔ دروہ، فریب۔

ترجمہ:۔ "روہی کے تمام حسین مناظر گھٹڑے، کھیت، جوہڑ اور ٹھکانے سب تمہارے عشق کی شدّت کے سبب بھول چکے ہیں۔ اے محبوب! اب دل سے کدورت کو نکال دو اور ہمارے پاس آکر آباد ہو جاؤ!"

—— ۱۱ ——

موسم مست ڈُہاڑے بھلڑے ڈاگاں ملڑے ساوے تکڑے

بھاگ سُہاگ فرید سوَلڑے اکھیاں نال ڈِسینڈے

حلّ لغات: بھلڑے، بھلے۔ مفید۔ ڈاگاں، اُونٹنیاں۔ ساوے تکڑے، سبز زم گھاس۔ سوَلڑے، قریب۔ ڈِسینڈے، نظر آتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "کیف وسرور کا موسم ہے۔ اور دن حسین اور دلفریب ہیں۔ اونٹنیوں کو سبز تکہ بافراط مل رہا ہے۔ اے فرید! محبوب سے ملاقات یقینی ہے۔ کیونکہ بھاگ سُہاگ کے ایام اتنے قریب آپہنچے ہیں، اتنے قریب کہ ان کے آثار و علامات آنکھوں سے دیکھے جا سکتے ہیں!"

۱۸۱

حُسنِ ازل نے جب چاہا کہ اپنے آپ کو ظاہر کرے تو اُس بے صُورت نے کئی رُوپ اور بھیس بدلے۔ اور پھر ہمیں اشاروں اور کنایوں سے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ ساتھ ہی اپنی پہچان اور اپنے آپ تک رسائی کا طریقہ بھی بتا دیا۔ دیکھئے خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ ان حقائق کو کیسے انوکھے اور اچھوتے انداز میں بیان فرماتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے:۔

— ۱ —

بے صُورت صُورت اولے

کر ناز اَدا گھُنڈ کھولے

حِلّ لغات: بے صُورت، ذاتِ باری تعالیٰ جو صُورت سے پاک ہے۔ اولے، پس پردہ۔ گھُنڈ، پردہ۔

ترجمہ:۔ "حُسن ازل کی کوئی مخصوص صُورت نہیں۔ وہ بے صُورت ہے۔ کیونکہ وہ لَیسَ کَمِثلِہٖ شَیئٌ ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے حُسن کی جھلک دکھانے کے لئے حجاب اُٹھاتا ہے پردے سرکاتا ہے۔ اور عجیب ناز و انداز سے صُورت پذیر ہو کر جلوہ نمائی کرتا ہے۔"

— ۲ —

ہر ہر جا وِچ رانجھن ماہی   آیا نال صفات کماھی

سب سُر اَنہد مُرلی واہی   رَمز حقائق چولے

حِلّ لغات: رانجھن ماہی، محبُوبِ ازل۔ نال صفات کماھی، یعنی جیسا کہ وہ ذاتِ پاک ہے۔ انہیں صفات کی معیّت میں موصوف باہمہ اوصافِ خداوندی اَنہد، آوازِ حقیقت۔ مُرلی واہی، بین بجائی۔ چولے، ہلانا۔ چھیڑنا۔

ترجمہ:۔ "زمان و مکان پر محیط وہی ایک وجود ہے۔ لیکن وہ ذات اپنی جملہ صفات سے علیٰحدہ نہیں۔ یہ بتکدۂ صفات اصل حریم ذات ہی تو ہے۔ اور ذات وصفات کو واشگاف کرنے

کے لئے اَنہد مُرلی پر لطف وپُر کیف سُر چھیڑتی ہے اور عمیق و دقیق رمز و اشارات کی تانیں اُڑاتی ہے۔ یعنی سرودِ ازلی حُسنِ ازل کو نمایاں کرنے کے لئے نغمہ ہائے ملکُوتی کا آہنگ پیدا کرتا ہے۔"

—۳—

وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ بھیت بتاوے ۔ نَحْنُ اَقْرَبْ بِین بجاوے

لَوْ دُلِّیْتُمْ گیت سُناوے ۔ لفظ اَنَا الْحَقْ بولے

حلِّ لغات: وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ٥ قرآن شریف کی ایک آیت ہے۔ جس مطلب ہے۔ "وہ تو تمہارے اپنے نفس میں موجود ہے۔ کیا تم اسے نہیں دیکھتے؟" نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ، یہ بھی قرآن مجید کی آیت پاک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ لَوْ دُلِّیْتُمْ فِی الْاَرْضِ حَبْلًا لَعَلَی اللّٰہِ ھَبَطَ یعنی اگر زمین کے نیچے رسّی لٹکائی جائے تو وہ خدا تعالیٰ پر جا کر منتہی ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ انا الحق، یہ منصُور حلاج کا قول ہے۔ جس نے مستی کی حالت میں یہ کلمہ کہہ کر پھانسی پائی تھی۔

ترجمہ: "اپنی روحوں میں میرا کھوج لگاؤ۔ اپنی شہ رگ کے قریب مجھے ٹٹولو۔ میں تم سے جدا نہیں۔ حقیقت میں وہ پاک صفات، بے صورت ہے۔ اپنی صورت کی جلوہ گری کے لئے کبھی انسانی نفس اور کبھی شہ رگ میں راگ الاپتا ہے۔ اور پھر انا الحق کی نوید سُنا کر اپنے آپ کو دار پر چڑھا دیتا ہے ؎

موسم آیا تو نخلِ دار پہ میرؔ ۔ سرِ منصور ہی کا بار آیا

— ۴ —

جو کوئی دِل ڈُول دھیان رکھیسی سارے گُجھڑے رازنوں پیسی

اثنینیّت کُل اُٹھ ویسی بھج پورسن سب بھولے

حلّ لغات: ڈُول، طرف۔ دھیان، توجہّ۔ گُجھڑے، مخفی۔ اثنینیّت، دوئی (وحدت کی ضد) بھج پورسن، ٹوٹ جائیں گے۔ بھولے، شکوک۔

ترجمہ: ”حقیقت اولیٰ کی تلاش کے لئے اور اس مستور خزانہ کو بے حجاب اور اس کثرت میں نظارہ کرنے کی خاطر ایک ہی نسخہ تجویز کیا گیا ہے کہ اپنے من میں ڈوب جاؤ۔ اپنے نفس میں جھانکو، اپنی شہ رگ کو ٹٹولو۔ پھر سب معمے حل ہو جائیں گے۔ سب گجھڑے راز عیاں ہو جائینگے“

؎ جے کوئی چاہے فقر فنا کوں ٭ اپنے آپ کوں گوے

— ۵ —

ہک جا ہن احکام شریعت ہک جا ہن اسرارِ طریقت

تھیوے کیا دریافت حقیقت کون اے پھولے پھولے

حلّ لغات: پھولے پھولے، پہلے ”پھولے“ کے معنی قابلِ انکشاف اور دوسرے ”پھولے“ کے معنی کھولے، ظاہر کرے۔

ترجمہ: ”ادھر شریعت کی ظاہر داریاں اور ادھر معرفت کے راز و رموز۔ سالک بچارا حقیقت اولیٰ تک کیسے پہنچے۔ اور اس کی تلاش میں کب تک سرگردان رہے۔ خواہ وہ شریعت ہو خواہ

طریقت، اُس تک پہنچنے کے راستے ہیں، ذرائع ہیں۔ لیکن وہ کہاں ہے اور کیسا ہے؟ یہ بات کیسے معلوم ہو۔ ذرائع تو مقصد نہیں ہو سکتے۔ راستہ تو منزل نہیں بن سکتا۔" ؎

دیر و حرم آئینۂ تکرارِ تمنّا ۔ واماندگیٔ شوق تراشے ہیں پناہیں

—— ۶ ——

نازل ڈُکھڑی روہ جبل وِچ ۔ ناں تھی اَوکھی مارُوتھل وِچ

پہلُو دوش کنار بغل وِچ ۔ یار پنُّل ہے کولے

حلِّ لغات: اَوکھی، مشکل۔ پہلُو، دوش (کندھا) بغل، سب ہم معنی ہیں۔ جھولی ہیں۔

ؔلہ ایک نسخہ میں بجائے "پہلو" کے لفظ "پھولیں" (یعنی جستجو کر۔ تلاش کر) درج ہے۔

ترجمہ:۔ "کیا کوہستانوں اور پہاڑوں میں سرگرداں پھرنے سے کبھی محبوب ملا۔ اور کیا تکلیف دہ ریگستانوں میں مشکلات اور سختیاں سہنے سے معشوق کا وصل حاصل ہوتا ہے۔ اے سالک! اپنے پہلو کو ٹٹول۔ اپنی بغل میں دیکھ! تیرا یار پنّل تو تیرے ساتھ ہے، تیرے اندر ہے۔ اور "ز کنارِ ما بکنارِ ما" کی کیفیت کا حامل ہے۔ خارج کی دُنیا میں اس کی تلاش خام خیالی ہے۔ اگر وصل کی تمنا ہے تو گردن جھکاؤ اور اپنے شیشۂ دل میں اس کا عکس دیکھ لو!"

—— ۷ ——

فخرِ جہاں ہِک ریت سکھائی ۔ اَصلوں حاجت رہی نہ کائی

دل جُڑ جُڑ دُھم دھام مچائی ۔ تھئے گُن گیان سموے

حلّ لغات : فخرِ جہاںؒ ، حضرت خواجہ صاحبؒ کے پیر و مرشد اور بڑے بھائی۔ رِیت ، طریقہ۔۔رسم۔ گُن گیان ، علم و عمل۔ سمولے ، جمع کرلے۔

ترجمہ :۔ "مرشدِ کریم حضرت خواجہ فخرِ جہاںؒ نے ایک ہی رِیت سکھائی ہے۔ ذاتِ مطلق کو حاصل کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی بھی طریقہ نہیں ہے کہ وجودی مسلک اختیار کرو۔ علم و عرفان کی گتھیوں کو اسی ایک ناخنِ تدبیر سے سُلجھالو کہ اس کے سوا اور کوئی شئے موجود نہیں اور اس ایک سبق کے بعد اور کسی سبق کی ضرورت نہیں!"

۸

رنگپور دے ہِن پنتھ نیارے   ہِک نُوں بوڑے ہِک نُوں تارے
ہِک پیا جیتے ہِک پیا ہارے   تُلڑے ماسے تولے

حلّ لغات : رنگ پور ، رنگ سے بھرا ہُوا رنگین۔ بوڑے ، غرق کرے۔ تُلڑے ، تُلتے ہیں۔ وزن کیے جاتے ہیں۔

ترجمہ :۔ "حُسنِ ازل جب بے رنگی سے رنگ میں ظہور کرتا ہے۔ تو اس کے ناز و انداز کا کچھ پتہ نہیں چلتا کسی کو غرق کر دیتا ہے۔ کسی کو بحرِ بیکراں کی طوفانی موجوں سے زندہ و سلامت نکال لاتا ایک کو فتح و نصرت عطا کرتا ہے دُوسرا شکستِ فاش سے دوچار ہوتا ہے اور اگر آزمائش کرنے پہ آجائے تو رتی۔ رتی کا حساب پرکھے اور دیکھے۔ یہ سب اُس کے عشوے اور غمزہ و ادا ہیں۔ ع

کرشمہ دامنِ دل مے کشد کہ جا اینجاست

—— ۹ ——

فاش فرید اے وعظ سُنا توں — عالم، جاہل، شاہ، گدا کوں

جے کوئی چاہے فقر فنا کوں — اپنے آپ کوں گوڑ لے!

حلِ لغات: فاش، علانیہ۔ ظاہر۔ برملا۔ گوڑلے، تلاش کرے۔

ترجمہ:۔" اے فرید! عالم، جاہل، شاہ و گدا سب کو یہ وعظ کُھلم کُھلا سُنا دے کہ اگر تم عرفانِ حقیقی کے طلب گار اور آرزو مند ہو، تو اپنے آپ کو تلاش کرو ؏

اپنی کردشناسی لے

اور ؏

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی

۱۸۲

اِس کافی کی تین خصوصیات ہیں۔ جو اسے دوسری کافیوں سے ممیّز کرتی ہیں۔

۱۔ یہ کافی سب کافیوں سے زیادہ طویل ہے۔

۲۔ اس کافی کی ہیئت کسی حد تک مسدّس سے ملتی جلتی ہے۔ کوئی اور کافی شاذ ہی اس ہیئت کی ہو!

۳۔ مراقبہ کیفیات کو مختلف مراحل کی صورت میں پوری نفسیاتی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

پہلے تین بند میں لمحات وصل کی یاد اور پھر ہجر و فراق کے دُکھ درد کی عکاسی کی گئی ہے۔اس کے بعد دو بندوں میں احساسِ فراق کی نفسیاتی کیفیت کا بیان ہے ـــــ تیسرے نمبر پر ساتواں اور آٹھواں بند آتا ہے۔جس میں محبوب کو تلاش کرنے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے ـــــ نویں اور دسویں بند میں تلاشِ محبوب کی عملی تکالیف کا بھرپور انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ گیارھویں اور بارھویں بند میں استقلال اور تلاشِ یار میں ثابت قدمی کا ذکر ہے۔تیرھویں سے پندرھویں بند تک مسلسل فراقیہ کیفیت اور تلاشِ محبُوب کی وجہ سے ذہن میں جو اُداسی طاری ہوتی ہے اس کا تذکرہ ہے۔سولھویں بند میں راضی برضائے الٰہی کی کیفیت ہے۔ آخری بند میں پیت پریت کے مسلک پر گامزن رہنے کا اظہار کیا گیا ہے۔

فراق و ہجر، جُدائی یا بچھڑنا ابتدائی طور پر جسمانی عمل ہے۔اس کے بعد ذہنی اثرات مرتب ہونا شروع ہوتے ہیں۔ اور ان سے روحانی کیفیات جنم لیتی ہیں۔مجاز میں صرف جسمانی جدائی کا ذکر ہوتا ہے۔ دُنیاوی مقاصد میں ذہنی فراقیہ کیفیت کا عمل ہوتا ہے۔لیکن "الوہی" اور "قدسی" تعلقات میں بُعد پیدا ہونے سے روحانی فراقیہ کیفیات جنم لیتی ہیں۔جس کا احساس و ادراک صرف سالکانِ راہِ معرفت کو ہی حاصل ہوتا ہے۔اس کافی میں ایسی ہی روحانی مہجوری کی مختلف منازل کا علامتی انداز میں خوبصورت بیان ملتا ہے۔

ـــــ ۱ ـــــ

پٹی پیت دے پندھ پریرے

پُرے برہوں دے بار بریرے

حلِّ لغات: پٹی، وہ راستہ جو آمد و رفت کے لئے ریگستان میں بنایا جاتا ہے۔پندھ، فاصلہ۔پریرے، دُور۔بریرے، بہت بھاری۔وزنی۔

ترجمہ :- "عشق کے سفر کا فاصلہ بہت طویل ہے اور فراق کا بوجھ بہت بھاری ہے!"

---۲---

جانڑے مُول نہ جانڑے　　بھانڑے یار دے مَن نوں بھانڑے
گانْنے گہنْڑے میوے کھانڑے　　وِسرے تُول وِہانڑے
راج بَبانڑے حُسن دے مانڑے
گُزرے بھاگ بھلیرے

حلِّ لغات: بھانڑے ، اس کا مطلب پسند بھی ہے اور مویشیوں کے ٹھہرنے کی جگہ بھی۔ گانْنے ، شبِ عروسی کے رسمی رنگین تاگے جو دولہا دُلہن کی کلائیوں میں باندھے جاتے ہیں انہیں "گانْنا" کہتے ہیں۔ تُول ، دولائی ۔ رضائی راج بَبانڑے ، والدین کے سایۂ عاطفت کا لُطف و کرم۔ حُسن دے مانڑے ، غرورِ حُسن۔ ناز و ادا بھاگْ بھلیرے ، خوش بختی۔

ترجمہ :- "محبوب جانے یا نہ جانے ، ہیں تو مویشیوں کے وہ چوپال ، جن میں وہ رہتا ہے وہ بھی بہت بھلے لگتے ہیں۔ اس کی محبت میں عروسی بند ، زیورات ، میوے ، انواع و اقسام کے کھانے۔ نرم و گداز بستر و مسہریاں اور رضائیاں تک بھول چکے ہیں۔ ماں باپ کے لاڈ پیار۔ حُسن کا غرور ، ناز و انداز اور خوش بختی دیے گھڑی کے لمحات سب ختم ہو چکے ہیں!"

—— ۳ ——

ٹول خوشی دے رول ڈِتے   وہ سُولاں لائی کانی

ڈھول نہ نِیتم کول مُٹھی   گیا جوبن جوشش جَوانی

ہار سنگار نہ کھڑ مُکلایا

ترُٹڑے پھُلوں سہرے

حلّ لغات: ٹول، گروہ۔ کانی، تیر۔ (بددُعا کا نشانہ) نہ کھڑ مکلایا، جاتی دفعہ وداع بھی نہ کی۔ ڈھول، محبوب۔ ترُٹڑے پھُلوں سہرے، پھولوں کے سہرے ٹوٹ گئے۔

ترجمہ: "دردوالم نے ایسا تیر چلایا کہ خوشی کی سب صحبتیں تتر بتر ہو گئیں۔ محبوب مجھ بدبخت کو ہمراہ نہ لے گیا۔ جوبن اور جَوانی کے جوش وخروش ختم ہو گئے۔ ہار سنگار نے رخصت ہوتے وقت وداع تک نہ کیا۔ پھُولوں کے سہرے ٹوٹ کر بکھر گئے۔"

—— ۴ ——

بادل کالے پُورب والے   نالے باد شمالے

بارش نالے وقت سُکھالے   موسم رُوپ ڈِکھالے

سوز اُگالے پودِن اُبالے

یار نہیں ہے ویڑھے

حلِّ لغات: اُگالے، جوش دے۔ جلادے۔ اُبالے، جوش دے۔ "اُبلنا" سے اُبالے۔

ترجمہ:۔ "مشرق سے کالے کالے بادل اُمڈے چلے آرہے ہیں۔ بادِ شمالی کی ٹھنڈی ہوائیں بارش کی رِم جھم مسرّت و شادمانی کے اوقات میرے لئے سب بے کار ہیں، کیونکہ میرا صحنِ خانہ یارِ دل نواز کے بغیر سُونا نظر آرہا ہے۔ موسمِ بہار کے یہ تمام دلفریب نظارے درد کا سبب بن گئے ہیں۔ سوزِ دروں کھولا رہا ہے اور اُس میں اُبال آرہے ہیں!"

—— ۵ ——

چیتر بہاراں کھیتر ہزاراں ٹوبھے تار متاراں

گُل گلزاراں لکھ للہکاراں کنّیں پو وِن تواراں

جو ہپر ساڑاں جھوک اُجاڑاں

دوست نہ وسدا نیڑے

حلِّ لغات: کھیتر، ریگستان میں موسمِ بہار کے خربوزوں اور ککڑیوں کے کھیت۔ للہکار، صدا۔ آواز۔

ترجمہ:۔ "بہار کا موسم عروج پر ہے۔ خربوزوں اور ککڑیوں کے ہزاروں کھیت حدِ نظر تک پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تالاب لبالب بھرے ہوئے ہیں۔ ہر جانب پھُول ہی پھُول نظر آتے ہیں۔ گلریز تختوں کی بھینی بھینی خوشبوؤں نے فضا کو معطّر کر رکھا ہے۔ غنچوں کے چٹخنے کی صدائیں فردوسِ گوش بن رہی ہیں۔ چرواہوں کے گانوں کی لمبی لے کی تانیں دلوں میں کھُبی جارہی ہیں مگر دوست کے بغیر یہ سب کچھ ایک نظر نہیں بھاتا۔ دل کرتا ہے کہ جھونپڑوں کو جلادوں اور جھوک کو

ویران و تباہ کر دوں!"

—— ۶ ——

تانگھاں یار دیاں سانگاں　　کنیں برہوں سنڑیاں بانگاں

کجڑے وال تے اجڑیاں مانگھاں　　لکھدی ہجر دے کانگاں

کردی چانگاں سجھن نہ تانگاں

سکھ دے بڈ گئے بیڑے

حلِّ لغات: سانگ، برچھی۔ کجڑے، میلے کچیلے۔ کانگ، لمبا خط۔ چانگ، کوشش۔ بڈ گئے، ڈوب گئے۔

ترجمہ:۔ "انتظارِ یار کی برچھیاں لگی ہیں۔ کانوں میں ہجر و فراق کی آوازیں آ رہی ہیں۔ بال میلے کچیلے اور مانگیں اجڑ چکی ہیں۔ فراق کے دکھ درد کے طویل خطوط بیٹھی لکھ رہی ہوں۔ تدبیریں کرتی ہوں، مگر کوئی کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی۔ سکون و اطمینان کے بیڑے غرق ہو چکے ہیں!"

—— ۷ ——

راہ جبل دے مارو تھل دے　　سانگ کسانگ اجل دے

آون یاد دپنل دے رلڑے　　پور پور دن پل پل دے

ڈکھڑے ولول پچھڑے ڈھلدے

درد اندوہ گھنیرے

حلِ لغات: سانگ، برچھی۔ بھالے۔ کُسانگ، ناسوزوں۔ پُور پوون، غم کے دورے پڑتے ہیں، اُکرڑے، ساتھ۔
پکھڑے، قسمت، حصّہ۔ گھنیڑے، بکثرت۔

ترجمہ:۔ "پہاڑوں اور خونی صحراؤں کے راستوں میں موت کے خطرناک نیزوں اور بھالوں سے
واسطہ پڑتا ہے۔ جو بھی ان دُشوار گزار مقامات میں قدم رکھتا ہے، جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا
ہے۔ مجھے جب محبوب کی صحبتیں یاد آتی ہیں۔ تو رہ رہ کر غم کے دَورے پڑتے ہیں۔ میری
تقدیر بار بار کثرت سے دُکھ درد میرے حصّے میں بھیجتی رہتی ہے!"

—— ۸ ——

ویس وَٹیساں دیس چھوڑیساں   جوگن تھی گذریساں
خاک رمیساں دُھونی لیساں   نازک نینھ نبھیساں!
شرم لوڑھیساں بھرم بوڑیساں
کیجو رِکھلسن کھیڑے!

حلِ لغات: ویس، بھیس۔ دیس، وطن۔ چھوڑیساں، چھوڑدوں گی۔ رَمیساں، بدن پر مَلوں گی، رَماؤں گی
کیجو رِکھلسن، کیا ہوا جو ہنسیں گے۔

ترجمہ:۔ "بھیس بدل کر وطن چھوڑدوں گی۔ اور جوگن بن کر عمر گزار دوں گی۔ خاک دُھول بدن پر
مل کر دُھونی رما عشق کا نازک زمانہ گزار دوں گی۔ شرم کو بہادوں گی اور عزّت و وقار کو غرق کردوں گی
کیا ہُوا جو کھیڑے ہنسیں گے۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔"

۹

نوک غماں دی چُوک ڈُکھاں دی دَم دَم دِل دَرماں دی

رات ڈِینہاں تڑپھاں دی کُٹھڑی مہنّیں سٹھڑیں کھاندی

سیجھ نہ بھاندی پَئی کُرلاندی

مُٹھڑی عشق اَویڑے

حلِّ لغات: چُوک، چبھن، خلش۔ دَرماندی، تھکی ہوئی۔ تڑپھاندی، تڑپتی ہوں۔ کُٹھڑی، کُشتہ۔ مہنّیں سٹھڑیں، طعنے۔ کُرلاندی، آہ وزاری کرتی ہے۔ اَویڑا، ٹیڑھا۔ کج رَو۔

ترجمہ: "غم کی نوک اور دُکھ درد کے کچوکے سہتی ہوں۔ دل ہر وقت بے چین رہتا ہے۔ رات دن تڑپتی رہتی ہوں۔ اور طعن و تشنیع برداشت کرتی ہوں۔ اِس بے طور عشق نے اس قدر خراب کیا ہے کہ سیج نہیں بھاتی۔ پڑی کراہتی رہتی ہوں۔"

۱۰

دِلڑی حرَم اَکھیاں بَل بَل پیریں چھَل چھَل چھالے

نَرَم درد اندر دے دَرمَل ڈِتڑے روگ کُشالے

جَلبَل تے ہتھ مَل مَل کُوکاں

زخم پئے دَرنج زیرے

حلّ لغات: حرمل، سپند۔ بلبل، آنکھوں کا آنسوؤں سے بھر جانا۔ چھل چھل، بکثرت۔ چھالے، آبلے۔ کشالے، مصائب۔ جلبل، سوختہ۔ کوکاں، شور کروں۔ زیرے، کلیجے۔

ترجمہ: "دل سپند کی طرح دھواں دے رہا ہے۔ آنکھیں غم سے بھر آئی ہیں۔ پاؤں میں آبلے چھلک رہے ہیں۔ سینے میں پھیلے ہوئے دکھ درد نے مصائب و آلام سے دوچار کر رکھا ہے جل جل کر اور ہاتھ مل مل کر چیختی چلاتی اور شور کرتی ہوں۔ کیونکہ اب زخم جگر تک جا پہنچے ہیں"

—— ۱۱ ——

لالی لوّے تے کانگا بولے تھیواں اوے گھولے
مُرغ مولے کرن چہوڑے تاں ڈے راوَل روے
سارے سَوَنڑ شگون سمولے
وَر ویڑھے بَھ جھیڑے

حلّ لغات: لالی لوّے، زغن کی آواز۔ لالی بولتی ہے۔ اس کو لوّنا کہتے ہیں۔ چہوڑے، کلیلیں۔ سمولے، تمام۔ اکٹھے۔ یکجا۔ اوے گھولے، قربان۔ فدا۔

ترجمہ: "زاغ و زغن کی آواز سنتی ہوں تو صدقے قربان ہونے لگتی ہوں کہ شاید تیرے آنے کی خبر دے رہے ہوں۔ مرغ مولے خوش فعلیاں کرتے ہیں تو میں بے قرار ہو جاتی ہوں۔ اے محبوب! تو اب زیادہ پریشان نہ کر۔ تمام جھگڑوں کو بھلا کر میرے گھر آجا کیونکہ تمام شگون تیرے آنے کی خبر دے رہے ہیں!"

—— ۱۲ ——

کیا دُوری مہجُوری اوڑک ڈ ونجٹاں جھوک ضرُوری
پُوری نیساں سِک سانوِل دی ہِم ایمان دی مُوڑی
پُورے جھورے خاک پٹی دی
کر رہسم کیچ وَہیڑے

حل لغات: اوڑک، آخر کار۔ ڈونجٹاں، جانا۔ موڑی، سرمایہ۔ پُورے جھورے، ملوّث۔ خاک میں لتھڑی ہوئی۔ وَہیڑے، غلبہ کرنا۔ اپنی طرف کھینچنا۔ پٹی، راستہ۔

ترجمہ:۔ دُوری اور مہجوری کے بعد بالآخر مجھے محبوب کے وطن میں ضرور پہنچنا ہے۔ سانولے محبوب کی چاہت پوری کی پوری لے جاؤں گی۔ یہی میرے ارمان کا سرمایہ ہے۔ راستے کا گردو غبار پھانک اور سفر کی خاک چھانتے۔ بالآخر کیچ جاکر دم لوں گی اور وہاں بقیہ زندگی یار کے قدموں میں بسر کروں گی۔"

—— ۱۳ ——

اگ لائی بھڑکائی رنگت چشماں چوٹ چلائی
ڈیداں کِرن لڑائی! رمزاں جُڑ کر چاٹ چکھائی
بے واہی دے نال اَجائی
غمزے رکھن بکھیڑے

حلِ لغات: پچاٹ چکھائی، درد آشنا کیا۔ بکھیڑے، چھیڑ چھاڑ۔

ترجمہ:۔ "محبوب کے رنگ روپ نے عاشق کے تن بدن میں آگ بھڑکا دی ہے۔ آنکھیں پیہم چوٹ کر رہی ہیں۔ نگاہیں لڑتی ہیں اور اس کے عشوے پوری طاقت کے ساتھ چپت رسید کرتے ہیں۔ مجھ بے سہارا سے غمزے بلاوجہ جھگڑتے ہیں۔"

——— ۱۴ ———

اللہ راسی، ما نہ ماسی شہر بھنبور دی واسی

طرح اُداسی، سخت پیاسی بدن بھبوت سناسی

کھوساں پھاسی تھی بے آسی

پل پل موت کھیڑے

حلِ لغات: اللہ راسی، جس شخص کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہ ہو۔ ماسی، ماں کی بہن۔ خالہ۔ واسی، بسنے والی۔ رہنے والی۔ کھوساں، کھاؤں گی۔

ترجمہ:۔ "میں اللہ راسی جس کی نہ ماں ہے نہ خالہ۔ اُداس اور سخت پیاسی ہوں۔ بدن پر راکھ ملے سنیاس لئے ہوئے ہوں (سنیاسی بنی پھرتی ہوں) اگر چند سے یہی حالت رہی تو بالآخر نا اُمید ہو کر پھانسی کھالوں گی۔ کیونکہ موت مجھے ہر وقت کھڑی پکار رہی ہے۔"

(یعنی فراق و نا اُمیدی نے اس قدر نڈھال کر رکھا ہے کہ موت یقینی ہے)

—۱۵—

جنگل بیلے شینہہ مریلے ڈوڑے ڈکھ ڈوہیلے!
کپڑے مَیل کچیلے نِبھ گئے ہن کھلن دے ویہلے

ویہلے میلے کر اَلبیلے

آ وَس ہوت اوریرے

حلِّ لغات: ڈکھ ڈوہیلے، تکالیف۔ اوریرے، اس طرف۔ قریب۔ ویہلے، جلدی۔ شتاب۔

ترجمہ: "گھمسان کے جنگل ہیں اور ان میں پھاڑ کھانے والے شیر دھاڑ رہے ہیں۔ بدن کا لباس میلا کچیلا ہو چکا ہے، ہنسی خوشی کے زمانے بیت چکے ہیں۔ اے البیلے محبوب! جلد آ کر اپنا دیدار دکھا۔ اور اس جانب زیادہ قریب آ کر آباد ہو!"

—۱۶—

پَندھ اُڑانگے دِلڑی تانگے اَوکھے وصل دے سانگے
مِلن مُہانگے کو جھے لانگھے چولا بوچھن گھانگھے!

جوہ جتن دے ڈِسّم نہ چانگے

ناں کھارے نہ چھیڑے

حلِّ لغات : اُڑانگے، مشکل۔ دُشوار گزار۔ گھانگے، پھٹے ہوئے۔ ڈِسم، مجھے نظر آتے ہیں۔ چھیڑے، راستہ۔

ترجمہ :۔ "سفر دشوار گزار اور دل مشتاق و منتظر ہے۔ وصل وصال کی کوئی صُورت نظر نہیں آتی۔ ملنا مشکل ہے۔ راستے بے ڈھب ہیں۔ کُرتا اور دوپٹہ تار تار ہو چکے ہیں۔ کوشش کے لئے نہ کوئی طریقہ نظر آتا ہے اور نہ کوئی راستہ نہ راہگیروں کے نقوشِ پا نظر آتے ہیں۔ اور نہ چرنے والی بھینسوں کے گلّے کہیں دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی کسی آبادی اور ٹھکانے کا کوئی نشان ملتا ہے!"

— ۱۷ —

تیر جگر وِچ پیڑ اندر وِچ نیراں نیر وَہیراں!
پیر مناواں ڈھیر نہ پاواں دِل دِل گیر کویراں
ماڑو چھوڑ ہلہیر سدھایا
پئے تقدیر نکھیڑے

حلِّ لغات : نیراں، آنسو۔ نیر وہیراں، آنسو زیادہ بہہ رہے ہیں۔ ڈھیر، تکیہ۔ سہارا۔ نکھیڑے، جُدا کرے۔ ڈھیر نہ پاواں، چین نہ پاؤں۔ قرار نہ ملے۔

ترجمہ :۔ "جگر میں تیر اور دل میں درد ہے۔ آنسوؤں کی جھڑی لگی ہے۔ پیروں کی منتیں مانتی ہوں۔ مگر پھر بھی کوئی آسرا نہیں ملتا۔ غمگین دل سخت ملول اور پاش پاش ہو چکا ہے۔ کیونکہ دوست مجھے چھوڑ کر ملہیر چلا گیا ہے۔ اور تقدیر نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے!"

—— ۱۸ ——

سٹیاں مٹیاں بھٹیاں کٹیاں　　وٹیاں پٹیاں پتیاں

گھٹیاں خوشیاں پاڑوں پٹیاں　　ہٹیاں سکھ دیاں رتیاں

مٹھیاں تیغ برہوں دی کٹھیاں

لٹیاں ناز نویرے

حلّ لغات: سٹیاں، چھوڑیں۔ مٹیاں، لسّی بلونے کے مٹکے۔ بھٹیاں، بھاڑیں گئیں۔ کٹیاں، بھینسوں کے مادہ بچے۔ وٹیاں، پٹیاں، رستہ۔ پتیاں، زمین کے حصّے۔ پاڑوں پٹیاں، جڑ سے نکلی ہوئیں بے بنیاد۔ ہٹیاں، ہٹ گئیں۔ مٹھیاں، فریب خوردہ۔ نویرے، نوعمر۔ محبوب۔

ترجمہ: "لسّی بلونے کے مٹکے پھینک دیئے۔ بھینسوں کے مادہ بچوں کو بھگا دیا۔ راستے اور قطعاتِ اراضی بھول گئے۔ بے بنیاد مسرّتیں گھٹ گئیں۔ خوشی کی راتیں گزر گئیں۔ اور میں کُشتۂ تیغِ محبت محبوب کے ناز و انداز کی یاد میں لُٹ گئی!"

—— ۱۹ ——

درد جدید مزید ہمیشہ　　رِیت پرِیت سوائی

پیت پرم دے گیت سکھائیم　　نیت اساں ہرجائی

عید فرید بعید سٹیوں سے
غم کیتے دِل دیرے

حلِ لغات: پریت، محبت ۔ سوائی، زیادہ۔

ترجمہ :- " نیا درد ہمیشہ ترقی پر ہے ۔ محبت کی راہ و رسم بھی روز افزوں بڑھتی ہی جارہی ہے اور اس محبت نے ہی جسے ہم نے اپنے ارادے سے سر پر اٹھایا ہے ۔ پریم اور محبّت کے گیت سکھائے ہیں ۔ اے فریدؔ! سُنا ہے کہ عید ابھی کافی دُور ہے ۔ اس لئے غم و آلام نے دل میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں !"

(۱۸۳)

جب سالک کے قلب پر واردات غیبی وارد ہوتے ہیں، تو اس کی طبیعت میں شگفتگی پیدا ہوجاتی ہے ۔ اور اُسے اپنا پورا ماحول مسکراتا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ اور وہ دل کی واردات کو زبان عنصری سے بیان کرنے کے لئے اُن چیزوں کو منتخب کرتا ہے ۔ جو اُسے اپنے گرد و پیش میں نظر آتی ہیں ۔ زیرِ نظر کافی بھی انہی جذبات و احساسات کی حامل ہے ۔ حضور روہی میں تشریف فرما ہیں ۔ ساون کا مہینہ ہے ۔ چاروں طرف سے بادل اُمڈے چلے آرہے ہیں ۔ بوندا باندی ہو رہی ہے ۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے ۔ دُوسری جانب قلب پر واردات کا ورود ہونے لگتا ہے ۔ کیف و سرور کا عالم ہے ۔ حضرت باطنی فیوضات سے مالا مال ہوکر جھوم اُٹھتے ہیں اور زبانِ مبارک پر بے اختیار یہ کافی آجاتی ہے :-

—— ۱ ——

پَردیسی یارا، واپُورب دی گھُلّے

حلّ لغات: پردیسی، غریب الوطن۔ وا، ہَوا۔ گھُلّے، چلے۔

ترجمہ:۔ "اے پردیسی دوست! پُورب کی ہَوا چلنے کو ہے!"

—— ۲ ——

ساوَنڑ مینہ برسات دی واری، بھوگ پھُلی کھِپ پھُلّے!

حلّ لغات: پھُلی، پھولی۔ بھوگ، کھِپ، ریگستان کے پودے ہیں۔

ترجمہ:۔ "ساون کی بارشیں شروع ہو گئی ہیں۔ اور ان کے فیضان سے۔ بھوگ پھُلاری، اور کھِپ وغیرہ پر بہار آگئی ہے۔ اور ان پر پھول نکل آئے ہیں!"

—— ۳ ——

گاجاں گجکن، بجلیاں لسکن، ذَوقوں دِلڑی چُلّے!

حلّ لغات: گجکن، گرجیں۔ لسکن، چمکیں۔ چُلّے، جوش میں آئے۔

ترجمہ:۔ "بادلوں کی گھن گرج اور بجلیوں کی چمک دمک سے عجیب رومانی کیفیت پیدا ہو گئی ہے دل میں ذوق اور وجدان کی وجہ سے ہیجان پیدا ہو رہا ہے!"

—— ۴ ——

دھامن، کترن سُنھڑے سہجوں، چتر سُہاگ دا جھُلّے!

حلِّ لغات : دھامن، کُترن، سُنْڈھ، روہی کے مشہور پودے ہیں۔

ترجمہ :۔" دھامن، کترن، سُنڈھ کے سر پر سہاگ کا چتر جھول رہا ہے۔ اور سب مسرت سے سرشار ہیں!"

—— ۵ ——

جے تائیں پانی پلّہڑ نہ کھُٹسی، کون بھلا سِندھ جُلّے!

ترجمہ :۔" جب تک بارش کا پانی خشک نہیں ہوتا۔ سندھ کو واپس کون جاتا ہے!"

—— ۶ ——

روز بروز فریدؔ ہے لذّت، طبع ڈِینہْوڈِینہہ کھُلّے!

حلِّ لغات :۔ روز بروز، دِن بدِن۔ کھُلّے، کھُلتی ہے شگفتہ ہوتی ہے۔

ترجمہ :۔" اے فریدؔ! کیف و سرور کے ایسے ماحول میں روز بروز لذّت بڑھ رہی ہے۔ اور طبیعت دن بدن زیادہ شگفتہ ہوتی جا رہی ہے!"

(۱۸۴)

عاشقِ صادق کبھی ایک حالت اور ایک قرار پر نہیں رہنے پاتا۔ کبھی ظہور سے بطون اور کبھی بطون سے ظہور میں گردش دیا جاتا ہے۔ کبھی دفعتہً وارداتِ قلبی میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے سالک کے دل میں ملال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ نالہ و فریاد کرتا ہے۔ اس وقت سالک کو اپنا ماحول

ویران اور سُونا سا محسوس ہوتا ہے۔ درختوں پر خزاں کا عالم موسم میں جمود، فضا گھُٹی گھُٹی، وہ اپنے غم والم کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے وارداتِ قلبی کو اُن اشیاء کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ جو اُسے گردو پیش میں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ خواجہ صاحبؒ بھی انہی حالات سے دوچار ہو کر فرماتے ہیں ؎

—— ۱ ——

پُر وحشت سُنجڑی روہی

اے دِل دیوانی موہی

حلّ لغات: پُروحشت، بھیانک۔ وحشت انگیز۔ سُنجڑی، غیر آباد۔ ویران۔ سنسان۔ موہی، موہ لیا۔

ترجمہ:۔ "وحشت ناک اور سنسان روہی نے اس دیوانے دل کو موہ لیا ہے!"

—— ۲ ——

واہ یار پُنل مَن بھانْدا　　واہ دارُوں دَرد دِلاں دا

ہاں بَردا تیڈڑے ناں دا　　چُم چاتم تیڈڑی ڈوہی

حلّ لغات: مَن بھانْدا، دل پسند۔ دل کو لُبھانے والا۔ دارُوں، دارو۔ علاج۔ دوا۔ چُم چاتم، میں نے چوم کر اُٹھا لیا۔ ڈوہی، ملامت۔ محبّت کا بوجھ۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! تُو تو دل نواز محبوب ہے۔ تُو دردمند دلوں کا علاج ہے۔ میں تیرے نام پر بک چکی ہوں۔ اور تیری محبت کی ملامت کو میں نے خوشی خوشی چوم کر سر پر اُٹھا لیا ہے!"

—— ۳ ——

وَنج آکھیں قاصِد بھلڑا　　ہے ساوݨ سخت سوَلڑا

رل یار تھلاں وِچ کلھڑا　　ہئی قسم خدا دی دروہی

حِلّ لغات ؛ بھلڑا، بھلا۔ نیک۔ سوَلڑا، نزدیک۔ آسان۔ کلھڑا، اکیلا۔ ہئی، تجھے ہے۔ دروہی، قسم۔

ترجمہ :۔ ”اے بھلے مانس قاصد! جب تُو میرے محبوب سے ملے تو اُسے کہنا کہ ساون کا مہینہ بالکل سر پر آگیا ہے۔ تمہیں خدا کی قسم، یادو باراں کے اِن کیف آور ایّام میں تو مجھے روہی میں تنہا آکر مِل۔ اور شربتِ وصال سے شادکام کر!“

—— ۴ ——

تھی راہی برڈوں چلساں　　وَل راہوں مُول نہ وَلساں

وَنج ساتھ پریندے رلساں　　وِچ روہی کرسُوں لوہی

حِلّ لغات : وَلساں ، واپس آؤں گی۔ لوہی ، گذر اوقات۔ کھیتی باڑی۔

ترجمہ :۔ ”میں نے پکا وعدہ کر لیا ہے کہ روہی کے ریگستانوں اور ویرانوں کی طرف چل پڑوں گی۔ پھر پلٹ کر ہرگز واپس نہ آؤں گی۔ وہاں جاکر اپنی ہمجولیوں کی ٹولی میں مل جاؤں گی۔ اور وہیں ساری عمر گزار دوں گی!“

— ۵ —

بُدھ توں بِن چیتر بہاراں سِر سُول آدن کرواراں

دِل ڈُکھڑے درد ہزاراں اندوہ کرن اَنبوہی!

حلِّ لغات: واراں، وار کی جمع - حملہ - انبوہی، ہجوم

ترجمہ: "چیتر کی بہاریں تیرے بغیر بھاڑ میں جائیں۔ تیری جدائی میں درد و آلام میرے سر پر دھاوا بول کر آرہے ہیں۔ اور دل میں ہزاروں دُکھ درد نے ہجوم کر رکھا ہے!"

— ۶ —

کیا زیور ہار چنبیلی کیا پھلوں سیجھ سُہیلی

تھیا عِشق فریدؔ آ بیلی سبھ بھُل گئے ایہی اوہی

حلِّ لغات: ہار، چنبیلی، زیوروں کے نام ہیں۔ سُہیلی، خوشنما۔ بیلی، ہمدم محرم راز۔ ایہی اوہی، یہ - وہ۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! جب سے عشق میرا ہمدم و دمساز ہُوا ہے۔ اُس وقت سے سامانِ آرائش ہارؔ اور چمپا کلی وغیرہ اور پھُولوں کی سُہانی سیج سب بھُول گئے ہیں۔ یہ بھی اور وہ بھی سب طاقِ نسیاں ہو گئے!"

۱۸۵

(فراقیہ)

—— ۱ ——

پَل پَل سُول سَوایا ہے
جی مُفت ڈُکھاں وِچ آیا ہے

حلِّ لغات: سَوایا، یعنی پانچ چوتھائیاں۔

ترجمہ: "لحظہ بلحظہ درد بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ مُفت میں جی دُکھوں کا شکار ہو گیا ہے!"

—— ۲ ——

دُور گیا منظُور دِلیں دا | تن مَن دَھن ہے مال جَہِندا
شالا ڈھولن مِلم چہِیندا | درداں سخت سَتایا ہے

حلِّ لغات: جَہِندا، جس کا۔ چہِیندا، دلپسند۔محبُوب

ترجمہ: "جس کے لئے میں نے اپنا تن من دھن وقف کر رکھا ہے۔ وہ کہیں دُور چلا گیا ہے۔
خدا کرے وہ جلد مل جائے — درد و اندوہ نے سخت بے چین کر رکھا ہے!"

— ۳ —

دَشت بیاباں جال اَساڈی　　　سوز اندوہ دی چال اَساڈی

ماتم حال تے قال اَساڈی　　　عِشق بَہوں ڈُکھ لایا ہے

حلِّ لغات: دشت، جنگل۔ بیابان۔ جال، گزارا۔

ترجمہ: "اب ہماری گذران جنگل اور بیابان سے وابستہ ہے۔ اور ہماری ہر ایک چال میں سوز و اندوہ ہے۔ ہمارا حال اور قال سب ماتم کا نمونہ ہے۔ عشق نے بڑے دُکھ دیئے ہیں!"

— ۴ —

چاک کِیتے دل چاک ہِہینڈے　　　کون گُلڑے زخم کُوں سِینڈے

مرہم وصل وصال تَہینڈے　　　کھیڑا کُوڑ اَجایا ہے!

حلِّ لغات: چاک کِیتے، ٹکڑے ٹکڑے کیئے۔ پاش پاش کیئے۔ چاک ہِہینڈے، بھینسوں کا چرواہا۔ رانجھن۔

ترجمہ: "میرے دل کو محبوب دلنواز نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ ایسے بے ڈھب زخموں کو کون سیتا ہے۔ اگر مرہم ہے تو وہ اسی من موہن کا وصال ہے۔ کھیڑوں کے ذکر کو تو چھوڑیئے۔ یہ تو ایک لغویات ہے!"

— ۵ —

رانجھن جوگی مَیں جُگیانی　　　بے زر اُس دے راہ وِکانی

مُٹھڑی ماری پھراں نِمانی　　　نام نِشان گنوایا ہے!

حلِّ لغات: نِمانی، بے سہارا۔ بے وسیلہ۔ گنوّایا، کھویا، ضائع کیا۔

ترجمہ:۔ رانجھن جوگی ہے۔ اور میں اس کی جوگیانی ہوں۔ اس کے نام پر مفت میں بِک چکی ہوں۔ بے وسیلہ اور بے نوا ہو کر ماری ماری پھر رہی ہوں۔ اپنا نام و نشان تک گنوّا چکی ہوں!"

— ۶ —

بِرہوں اَلنبی مُجڑ کر لائی — مَرڑدیں بَلدیں پھراں لوکائی

لوک کیا جانے پیڑ پرائی — جو لکھیا سو پایا ہے!

حلِّ لغات: اَلنبی، شعلہ۔ النبی مُجڑ کر لائی، پوری طاقت سے النبی لگائی۔ لوکائی، لوگوں سے چھپائے پھرنا۔ پیڑ پرائی، پرایا دُکھ درد۔ لِکھیا، نوشتہ تقدیر۔

ترجمہ:۔ "عشق نے خوب آگ لگائی ہے۔ جل بُھن کر خاک ہو چکی ہوں۔ مگر پھر بھی محبوب کی محبّت کو سینے میں چھپائے پھرتی ہوں۔ لوگوں کو دُوسروں کے دُکھ درد کی کیا خبر۔ جس تن لاگے سوئی تن جانے جو میری قسمت میں لکھا تھا وہ مجھے مِل گیا ہے!"

— ۷ —

چھڈ گیا رانجھن سِر دا والی — کیتُس حال کنوں بے حالی

ساڑاں سیجھ تے تُول نہالی — سب کجھ ہِجر بھلایا ہے!

حلِّ لغات: چھڈ گیا، چھوڑ گیا۔ سِر دا والی، ولیٔ نعمت، محبوب۔ بے حالی، خستہ حال۔ ساڑاں، جلا دوں۔

ترجمہ:۔ "میرے سر کا مالک رانجھا مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اور مجھے خستہ حال کر گیا ہے۔ میں سیج دولائی اور مسہری کو آگ لگاتی ہوں۔ اس کے ہجر نے سب کچھ بھلا دیا ہے!"

— ۸ —

دِل نُوں لُٹیا عشق مریلے   پھر دی شہر تے جنگل بیلے

متاں فرید کرے رب میلے   تانگھ آرام ونجایا ہے!

حلِّ لغات: نُوں، کو۔ مریلے، مارنے والا۔ ڈاکُو۔ راہزن۔ بیلے، جنگل۔ بیابان۔ وَنجایا، گنوا دیا۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبت کے راہزن نے دِل کا رُواں رُواں لوٹ لیا ہے۔ شہروں جنگلوں اور بیابانوں میں دیوانہ وار پھر رہی ہوں کہ شاید رب کریم اپنے فضل و کرم سے مجھے محبوب سے ملا دے۔ لیل و نہار اسی انتظار میں گزر رہے ہیں اور آرام و سکون ختم ہو چکا ہے!"

۱۸۶

— ۱ —

پُرانی پیڑ پئی گل دی!

نہ گلدی دال درل دی

حلِّ لغات: پُرانی، پُرانی۔ نہ گلدی دال، دال نہیں گلتی۔ درل، دارو، علاج۔ "درل" کا ایک مطلب دروازے پر دھواں ڈال کر بیٹھنے والا بھی ہے۔

ترجمہ:۔ "روزِ ازل سے عشق کا طوق گلے میں پڑا ہوا ہے۔ کوئی چارہ کارگر نہیں ہوتا!"

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی رسیلی اور میٹھی صدا سُن کر رُوح نے جو بَلٰی کا پیمان باندھا تھا۔ وہ دردِ دل اور

جی کی کسک بن گیا ہے۔ وہ میٹھی اور دلکش آواز دامنِ دل کو ہمیشہ کھینچتی رہتی ہے۔ جس نے مسلسل تانگھ اور تمنائے دیدارِ حُسنِ ازل کی صُورت اختیار کرلی ہے۔ مَیں اِس "صدائے الَستُ" کو کبھی "اَشہد" مُرلی کی لَے میں سُنتی ہوں اور کبھی نَحنُ اَقرَبُ کے روح پرور آہنگ میں، کبھی وَفِیٓ اَنفُسِکُم کی صدائے دلنواز میں۔ اسی پیاری اور میٹھی صدا کو پھر سے سُننے اور اپنے پیمانِ بَلیٰ کو نباہنے کے لئے صحراؤں میں بھٹکتی پھرتی ہوں۔ مگر وہ "تانگھ" اور تمنا جسم و جان کا حصہ بن گئی ہے۔ خواہ نرم و نازک بستروں پر لوٹوں خواہ اطلس و کمخواب کی سیجوں پر سوؤں، کسی کل چین نہیں آتا۔ کسی پہلو آرام و قرار محسوس نہیں ہوتا۔ وہ آواز سامعہ نواز ہردم کانوں میں گونج رہی ہے جیسے کوئی کوہِ ندا اپنی طرف کھینچ رہا ہو۔ روزِ ازل سے جو صدائے دلنشیں کائنات میں گونجی ہے۔ وہ مسلسل فضائے بیکراں میں گونج رہی ہے اور دلِ عشاق کو برما رہی ہے۔

—— ۲ ——

سَدا جَلدی تے ہَتھ مَلدی   اَجل دی تانگھ پَل پَلدی
وَتاں رُلدی پئی تھَلدی   نہ ٹَلدی سِک بروچل دی

حلِّ لغات: ہَتھ مَلدی، کفِ افسوس ملتی ہوں۔ وَتاں رُلدی، آوارہ پھرتی رہتی ہوں۔ نہ ٹَلدی، نہیں ٹلتی۔

ترجمہ: "محبت میں ہمیشہ جلتی اور ہاتھ ملتی ہوں۔ لمحہ بہ لمحہ موت کا انتظار ہے۔ روہی کے بے آب و گیاہ چٹیل میدانوں میں آوارہ و سرگرداں پھر رہی ہوں۔ محبوب کی چاہت ختم ہونے میں نہیں آتی بلکہ روز افزوں ترقی پر ہے!"

—— ۳ ——

سَٹر ینڈی سیج مخمل دی   تلینڈی تول نرل دی
سُنجی نوں سانگ سانول دی   ازل دی ہے نہ اَجکل دی

حلّ لغات: مخمل، مخمل۔ تُول، رضائی۔ نرم ل، صاف اور نرم۔ نرمہ ایک کپاس بھی ہے جو عام کپاس سے زیادہ نرم ہوتی ہے۔ سُنجّی، بے نوا۔ ہِک ساتُول دی، محبوب کی چاہت۔

ترجمہ:۔ "مخمل کی سیج جلاتی ہے۔ اور نرم کپاس کی رضائی بھی تل رہی ہے۔ اس بدبخت کو محبوب کی محبت کا تیر آج کل کا نہیں بلکہ روزِ ازل سے پیوست ہے!"

۴

ڈُکھاں ڈُکھڑے ڈِتّے ڈاڈھے ہڈّاں داماس غم کھادھے

ہمیشہ درد ہن وادھے پنّل وَلدیں کریں جلدی

حلّ لغات: ڈاڈھے، زور آور۔ زبردست۔ ہڈّاں، جمع ہڈ۔ استخواں۔ ماس، چمڑہ۔ گوشت۔ وادھے، زیادہ بڑھے ہوئے۔ وَلدیں، واپسی پر۔

ترجمہ:۔ "دُکھ درد نے بہت ستایا ہے۔ اور غم نے گوشت و استخواں تک کھالیا ہے۔ اے پنّل! اب آنے کی کرو۔ یہاں تو لمحہ بہ لمحہ درد بڑھ ہی رہا ہے!"

قطرہ بحر سے جدا ہوا۔ ذرّہ آفتاب سے علیحدہ ہوا۔ انسانی روح نے روح اعلیٰ سے بچھڑ کر یوم الست میں بلیٰ کا پیمان باندھا۔ اور جب اس دنیا کے جسمِ خاکی میں نمو پذیر ہوئی تو اس علیحدگی، جدائی اور فراق کے مصائب و آلام نے اُسے پریشان اور بے حال کر دیا ہے۔ جسم زار و نزار ہے۔ آرائش و آسائش کا خیال دل سے نکل چکا ہے۔ ذہن جدائی کے تصوّر سے پریشان ہے۔ روح بے چین ہے۔ اور رہ رہ کر کہتی ہے یا لَیتَنِی کُنتُ تُرَابًا۔ کاش میں پیدا ہی نہ ہوتی۔ مصدرِ اعلیٰ سے جُدائی نے ہی تو یہ دن دکھائے ہیں۔ ورنہ سہ

نہ تھا کچھ تو خدا تھا نہ ہوتا کچھ تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا!

— ۵ —

اَدیڑا عِشق پیا جھولی   لِیراں ہے چُنی چولی
نہ جمدیں وقت ماگھولی   ڈِتی گولی ہلاہل دی

حلِ لغات: اَدے ڑا، بے ڈھب۔ جھولی، گود۔ لِیراں، تار تار۔ چُنی، دوپٹہ۔ چولی، زنانہ کُرتہ۔ جمدیں، پیدا ہوتے۔ وقتِ ولادت۔ گھولی، صدقے ہوئی۔ واری گئی۔

ترجمہ: ”بے ڈھب عشق میری جھولی میں آپڑا ہے۔ جس کے جنون میں دوپٹہ اور کُرتہ تار تار ہو گئے ہیں۔ واری جائیے ماں، پیدائش کے وقت اس نے مجھے زہرِ قاتل کی گولی کیوں نہیں دے دی!“

— ۶ —

سَجن رُٹھڑا تے مُکھ مُٹھڑا   خوشی دا سانگ سَبھ تُرٹڑا
نہ ڈُکھ کُھٹڑا نہ جی چُھٹڑا   اُپھٹڑی مُونجھ وَل وَلدی

حلِّ لغات: رُٹھڑا، روٹھ گیا۔ مُکھ، مُنہ۔ سانگ، تعلق۔ تُرٹڑا، ٹُوٹ گیا۔ کُھٹڑا، کم ہُوا۔ اُپھٹڑی، اُلٹی۔ وَل، پھر۔ وَلدی، لَوٹتی ہے۔

ترجمہ: ”محبوب روٹھا۔ تو چہرے کی رونق ختم ہو گئی۔ خوشی کے تمام رابطے ٹوٹ گئے۔ نہ دُکھ ختم ہُوا۔ اور نہ جان چھوٹی۔ اُلٹا گھبراہٹ پھر بڑھ گئی ہے!“

نوٹ: ایک نسخہ میں مُکھ مُٹھڑا کی جگہ سُکھ سُٹھڑا درج ہے۔ اس لحاظ سے مطلب یہ ہوگا کہ محبوب رُوٹھا۔ اور سُکھ ختم ہوگیا۔

— ۷ —

سڑ ینّدا سوز چھاتی ہے   مر ینّدا روگ کاتی ہے

نہ پینّدا یار جھاتی ہے   کراں کیا کجھ نہیں چلدی

حلِّ لغات: چھاتی، سینہ۔ کاتی، چھری۔ جھاتی، جھانک

ترجمہ:۔ "سوز سینے کو جلا رہا ہے۔ اور روگ چھریاں چلا رہا ہے۔ دوست اس قدر سنگدل ہے کہ ادھر جھانکنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتا۔ کیا کروں کچھ بس نہیں چلتا ؎

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ

کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

حُسنِ ازل سے علیحدگی کے بعد جب رُوح نے "بلیٰ" کا پیمانِ وفا باندھا۔ اور اس جسمِ خاکی میں ظاہر ہوئی تو اس میں ایک فطری کسک اور موروثی تڑپ رکھ دی گئی کہ اِس پیمانِ وفا کو پورا کرے۔ اور منبع کی طرف لوٹ جائے۔ لیکن ان خواہشات کے پُورا ہونے میں جو وقت لگتا ہے اور جتنی دیر ہوتی جاتی ہے رُوح اُتنی بے چین ہوتی ہے۔ یہی بے چینی اور تڑپ ایک جلن اور سوز کی صُورت اختیار کر لیتی ہے، جو آخر کار روگ بن جاتی ہے۔ اور پھر ؎

اِک ہُوک سی اُٹھتی ہے دل میں جب دردِ جگر میں ہوتا ہے

مَیں چُپکے چُپکے روتا ہوں جب سارا عالم سوتا ہے

اِس طلب اور تڑپ میں نہ کوئی ہمدرد ہے اور نہ کوئی پُرسانِ حال۔ نسلی رشتے اور دُنیاوی تعلّقات اس مقصد کے لیے رُکاوٹ بنتے ہیں بلکہ دُشمن کا کردار ادا کرتے ہیں۔ جب تک وصال میسّر نہیں آتا۔ درد و اندوہ یلغار کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ تن زار و نزار اور من زخمی ہے، برہا کے تیر کی اَنّی ایسی چُبھی ہے، کہ

اس کی پھانس اُس وقت تک چُبھی رہے گی اور بے کل و بے چین کیئے رکھے گی جب تک بلیٰ کا پیمانِ وفا پُورا نہیں ہو جاتا۔ قطرہ بحر سے نہیں مل جاتا۔ ذرّہ آفتاب میں نہیں سما جاتا۔ اور رُوح اپنی اصل سے مِل کر "باقی" نہیں ہو جاتی!

—— ۸ ——

ڈُکھی دا درد دیری ہے   مُٹھی دی ما اوَیڑی ہے
تتی دا وِیر وَیری ہے   سرُوں سختی نہیں ڈھلدی

حِلّ لغات: دیری، قدیم۔ پُرانا۔ اوَیڑی، بے قاعدہ۔ بے ڈھنگی۔ وَیری، دُشمن۔ ڈُھلدی، ڈھلتی۔

ترجمہ: "اس دُکھیاری کا درد تو بہت پُرانا ہے۔ یومِ الست سے ہی اس کو عشق کا شرف عطا ہُوا ہے۔ اور اب صُورتِ حال یہ ہے کہ اس بدقسمت کی ماں بھی سخت مزاج ہے اور بھائی بھی مخالف ہے۔ ایسے حالات میں سختیوں اور مصیبتوں کے دَل یا دَل جو میرے سر پر منڈلا رہے ہیں۔ وہ کیسے ٹل سکتے ہیں!"

—— ۹ ——

فرید آیا نہ ماہی ہے   ڈِتی سُولاں نہ ساہی ہے
جگر وِچ جرح جاہی ہے   لگی جُڑ نوک راول دی

حِلّ لغات: ساہی، دَم لینا۔ جاہی، برہدف۔ نشانے پر

ترجمہ: "اے فرید! ابھی تک محبُوب نہیں آیا اور دُکھ درد نے بھی دَم نہیں لینے دیا۔ محبوب کا تیر نشانے پر پڑا ہے اور زخم نے جگر میں پوری طرح سے جگہ بنالی ہے!"

۱۸۷

حضرت خواجہ صاحبؒ خلوت پسند بزرگ تھے اس لئے اُنہیں روہی سے دلی محبت تھی۔ جب وہ آبادیوں کے شور و شغب سے گھبراتے تو اس جانب تشریف لے آتے اور یہاں اُنہیں اتنی طمانیت اور قلبی سکون حاصل ہوتا کہ کئی کئی مہینوں تک اس پُرسکون ماحول میں خیمہ زن رہتے۔ ساون بھادوں کے مہینوں میں تو یہ سرزمین وادیٔ کشمیر سے بھی زیادہ محبوب و مرغوب بن جاتی تھی۔ ہر طرف صاف اور مصفّا پانی کے ٹوبھے اور جوہڑ، ہر جانب سر اُٹھائے ہوئے ریت کے بھیگے بھیگے تودے، ہر طرف حدِ نظر تک پھیلے ہوئے خودرَو پودے۔ آسمان پر مینگھ ملہار، بونداباندی اور پھر قوس قزح کے رنگ برنگی نظر فریب مناظر جنھوں نے بلاشبہ روہی کو رنگ رنگیلی ہی بنا دیا تھا۔ اس کافی میں خواجہ صاحبؒ نے روہی کی ان کیفیات کا ہی نقشہ کھینچا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

— ۱ —

پُورب لِلھاوے تے پتالُوں پانی آوے

حلّ لغات: پورب، مشرق۔ بادِ بہاری جو مشرق سے چلتی ہے۔ لِلھاوے، لہلہائے۔ آہستہ خرامی سے چلے۔ پتال، پاتال۔ زمین کا زیریں طبقہ۔

ترجمہ:۔ "جب پورب کی ہوا نرم خرامی سے چلتی ہے تو پاتال کا پانی سطح زمین کی طرف صعود کر آتا ہے!"

—۲—

پینگھاں وَنوَّن دیاں، مچھلے، پیلے گُوڑھے ساوے

بدلے درد وں روون، بجلی اکھ مارے مُسکاوے

حلِّ لغات: پینگھاں، جمع پینگھ۔ قوس قزح۔ مچھلے، پیلے، گوڑھے، ساوے، رنگوں کے نام ہیں۔ رووِن، روتے ہیں۔ اکھ مارے، آنکھ مارتی ہے۔ چمکتی ہے۔ مُسکاوے، مسکراتی ہے۔

ترجمہ: "قوس قزح کئی رنگوں میں ظاہر ہو رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بادل شدّتِ درد سے رو رہے ہیں۔ اور بجلی آنکھیں چکا چکا کر مسکرا رہی ہے!"

عاشق صادق اپنے گرد و پیش بلکہ فضائے آسمانی پر بھی اپنے قلبی تأثرات کا عکس دیکھتا ہے۔ اگر وہ خوش ہے تو اسے سارا ماحول مسکراتا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر اس کے دل پر حزن و ملال طاری ہے تو پھر دُنیا کی ہر شئے اُسے سوگوار نظر آتی ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ صاحبؒ بھی یوں محسوس فرما رہے ہیں کہ آسمان کو بھی عشق و محبّت نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ بادل بجلی پر شیدا ہے۔ وہ مسکرا مسکرا کر اس پر ظلم ڈھاتی ہے۔ اور وہ اس کے ہجر و فراق میں روتا اور شور و شیون کرتا ہے۔

—۳—

رُوہی رنگ رنگیلی، چک کھپ ہار حمیلاں پاوے

بُوٹے بُوٹے گھنڈ سُہاگوں، گیت پرم دے گاوے

حلّ لغات: چک کھپ، دونوں ریگستانی بُوٹیوں کے نام ہیں۔ بارش کے وقت ان پر چھوٹے چھوٹے سُرخ پھُول نکل آتے ہیں۔ حمیلاں، جمع حمائل کی۔ یہاں گلے کا زیور مراد ہے۔ گھُنڈ، گھونگھٹ۔

ترجمہ: "رنگ رنگیلی روہی نے چک اور کھپ کے ہار حمائل پہن رکھے ہیں۔ اور اس کا ہر پودا سہاگ کا گھونگھٹ نکالے محبت کے نغمے الاپ رہا ہے!"

— ۴ —

کیسر بھنڑی چولی چُنڑی، وَل وَل مینہ پوساوے

پُورب مارْڈکھن دے بادل، کوئی آوے کوئی جاوے

حلّ لغات: کیسر بھنڑی، زعفران میں بسی ہوئی۔ پوساوے، بھگو دیتا ہے۔

ترجمہ: "زعفران میں بسی ہوئی کُرتی اور عروسی دوپٹے کو بارش بار بار تر بتر کر رہی ہے۔ پورب، مار اور دکھن کے بادل آجا رہے ہیں۔ جس سے فضائی منظر بے حد حسین ہوگیا ہے!"

— ۵ —

ساوَن مینگھ ملہاراں، رہجوں تھلڑیں مال نہ ماوے

پیسوں پانی دھاروں دھاری، ڈیسوں جھوک تراوے

حلّ لغات: دھاروں دھاری، دھار دھار کا۔ تراوے، تُرکنا۔

ترجمہ: "ساون بڑے عروج پر ہے۔ فضا ابر آلود ہے۔ آسمان پر ہر جانب کالے بادل منڈلا

رہے ہیں۔ خوب نزہت بخش موسم ہے۔ جس کے سبب تھل میں اس قدر مال مویشی جمع ہو گئے ہیں کہ سمائے نہیں سماتے۔ ہم بھی علیحدہ علیحدہ چشموں اور دھاروں سے سیراب ہوں گے اور جھوک کو اس پانی سے تربتر کر دیں گے!"

—۶—

وُٹھڑے پالے تھئے خوشحالے، مال مویشی گاوے
سَبھ کئی پا کر چُوڑے بیڑے، بَہہ مُٹیاں گھبکاوے

حلّ لغات: پالے، میدان۔ بیڑے، بَند چُوڑیاں۔ بَہہ کر، بیٹھ کر۔ گھبکاوے، گھب گھب کی آواز جو مندھانی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے۔

ترجمہ: "میدان بارشوں کی کثرت سے خُوب سیراب ہو گئے ہیں۔ گائیں، مال مویشی سب خوشحال ہیں۔ عورتیں چُوڑے بیڑے پہن کر چھاچھ بلوتی ہیں تو گھُب گھُب کی سامعہ نواز آواز سے روہی گونج اُٹھتی ہے!"

—۷—

سوہنی کوجھی گہنے گٹڑے، پاوے پا ٹھمکاوے
رسیندھاں مانگھاں تلک تلوے، کجل مُساگ سُہاوے

حلّ لغات: کوجھی، بدصُورت۔ گہنے گٹڑے، زیور وغیرہ

ترجمہ :- "موسم کے خوشگوار ہونے کے سبب عورتیں خواہ حسین ہیں یا بدصورت سب نے زیور وغیرہ پہن کر اپنے آپ کو سنوار لیا ہے۔ سب نے مانگیں نکال رکھی ہیں اور تلک تلوے اور سہاگ کاجل سے اپنے آپ کو آراستہ کر رہی ہیں!"

—— ۸ ——

رُشک خوئید ڈِسے سِنْڈھ دھامن، تھئے چوگوٹھ پلاوے

تَنڈ نہ مانْوِن کھیر گئیں دے، پُر تھئے جھاب ڈوہاوے

حلِّ لغات: خوئید، گندم کے نرم سبز تازہ اُگے ہوئے پودے۔ سِنْڈھ دھامن، روہی کے خودرَو پودے۔ چوگوٹھ، چاروں کونوں میں۔ پلاوے، ٹوبھے یعنی جوہڑ، تالاب۔ تَنڈ، مویشیوں کی شیردانی۔ جھاب، برتن۔ ڈوہاوے، وہ مٹکا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے۔

ترجمہ :- "بارانِ رحمت کے فیضان سے روئیدگی کی طاقت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ روہی کے خودرَو پودے سِنْڈھ اور دھامن بھی گندم کے تازہ اُگے ہوئے نرم اور سبز پودوں کو شرماتے ہیں چاروں طرف ٹوبھے لبالب بھرے ہوئے ہیں۔ گائیوں کے تھنوں میں دودھ نہیں سماتا۔ جھاب اور دوہاوے سب بھر جاتے ہیں!"

—— ۹ ——

کُونجاں کُرکُن مور چنگھارے، کوئل کوک سُناوے

آنْوِن رُلڑے یاد سجن ڈے، ظلمیں برہوں ستاوے

حلِّ لغات: کُونج، ایک معروف دریائی پرندہ۔ کُرکُن، کونج کی درد بھری آواز۔ رُلڑے، صحبتیں۔

ترجمہ :۔ "گونجیں نالہ وشیون کرتی ہیں، مور چنگھاڑتے ہیں اور کوئل کوکتی ہے۔ ان درد بھری آوازوں کے سننے سے ہجر و فراق کے ستائے ہوئے عاشق کو محبوب کی پرانی ھجتیں یاد آجاتی ہیں جس سے فراق کا احساس اور تیز ہو جاتا ہے۔"

—۱۰—

سوہنی موسم سوہنیاں مُدتاں، سوہناں آن ملاوے

باقی عمر فرید دی شالا، سانوں سانگ وہاوے

حلّ لغات: شالا، خدا کرے۔ سانگ وہاوے، مل کر زندگی بسر کرے۔

ترجمہ :۔ "کیا ہی حسین اور سہانا موسم ہے۔ اوقات کتنے دلکش اور رومان پرور ہیں۔ ایسے حیات بخش اور جانفزا ماحول میں اگر محبوب دلنواز آجائے تو پھر کیا کہنا۔ خدا کرے فرید کی بقیہ عمر اپنے محبوب کے ساتھ بسر ہو!"

(۱۸۸)

(یہ کافی بعض قلمی دیوانوں میں نہیں ہے)

•

اب پھر حزنیہ کافیوں کا آغاز ہوتا ہے۔ انہیں سمجھنے کے لئے کافی ہائے نمبر ۱۱، ۱۲، اور ۱۶ کے اشارات پر ایک نظر ڈال لیں!

— ۱ —

تانگھ پنل وَل تپیندی ہے

سانوں ہک پل رہن نہ ڈیندی ہے

حلِّ لغات: تانگھ، انتظار۔ اُمیدِ وصال تپیندی ہے، تپاتی ہے۔ سانوں، ہم کو۔

ترجمہ: "محبوب کا انتظار ہمیں پھر تپا رہا ہے، اور ایک پل بھی چین سے نہیں رہنے دیتا!"

— ۲ —

عشق اُجاڑی جھوک امن دی
پاڑوں بیخ پٹیس ہڈ تن دی

ہک سِک رہ گئی یار سجن دی
جو سب بار سہیندی ہے

حلِّ لغات: پاڑوں، جڑ سے۔ بنیاد سے۔ پٹیس، اُکھاڑی۔

ترجمہ: "عشق نے امن کی جھوک اُجاڑ دی، بدن اور ہڈیوں کی بیخ جڑ سے اُکھاڑ پھینکی۔ صرف محبوب کی چاہت باقی رہ گئی ہے جو یہ تمام بوجھ برداشت کرائے جا رہی ہے!"

— ۳ —

موںجھ مُنجھاری دَرد وِچھوڑا
لکھیا باب تتی دے ڈوڑا

اے غم مُول نہ تھیندم تھوڑا
جند جگھ جگھ مُکلیندی ہے

حلِّ لغات: وِچھوڑا، جُدائی۔ باب، دربارہ۔ واسطے۔ ڈُوڑا، دُگنا۔ دوہرا۔ جُگھ جُگھ، زار زار ہو کر۔ مُکلیندی ہے، رُخصت ہوتی ہے۔

ترجمہ:۔ "حزن و ملال، دُکھ درد، ہجر و فراق اس سوختہ بخت کے حق میں دُگنے لکھے ہوئے ہیں۔ خدا کرے یہ غمِ فراق تو کبھی کم نہ ہو۔ اسی لذّت میں جان گھُل گھُل کر وداع ہوتی ہے!"

—— ۴ ——

تیغ، طمانچہ، بانک، کٹاری   خنجر، پلکاں، تیر، شکاری

پھٹ رکیتے تن من وِچ کاری   پیڑ قرار دُ نھیندی ہے

حلِّ لغات: طمانچہ، تپنچہ۔ بانک، چھوٹا خنجر۔ کٹاری، کٹار۔ دو دھاری چھری جس کو پکڑنے کے لئے مضبوط دستہ لگا ہوتا ہے۔ پلکاں، جمع پلک۔

ترجمہ:۔ "محبوب کی پلکیں تلوار، تپنچہ، بانک کٹاری خنجر اور شکار کرنے والے تیر ہیں جنہوں نے تن بدن میں کاری زخم لگائے ہیں۔ ان کی خلش اور درد آرام و سکون کو برباد کر دیتی ہے!"

—— ۵ ——

درد و اندوہ ہزاراں دِل نوں   ڈُکھ ڈیون لکھ ماراں دِل نوں

سُولاں دیاں تلواراں دِل نوں   حسرت برچھی لیندی ہے!

حلِّ لغات: نوں، کو۔ برچھی، چھوٹا نیزہ۔

ترجمہ :۔" دل کو ہزاروں درد و اندوہ ہیں ۔ اور دُکھ دل کو لاکھوں چوٹیں لگاتا ہے ۔ غم و الم کی تلواریں دل کو چرکے لگاتی ہیں اور حسرت ، برچھی مارتی ہے !"

— ۶ —

مُونہہ نہ لیندے سکّے بھائی مہنڑیں ڈیوے ماپیو جائی

خویش قبیلے کرن لڑائی سس ننانڑ مریندی ہے

حلّ لغات : مُونہہ نہ لیندے ، پرواہ نہیں کرتے ۔ ماپیو جائی ، بہن ۔ ماں جائی ۔ ننانڑ ، خاوند کی بہن ۔ نند ۔

ترجمہ :۔" اب تو حالت یہ ہو گئی ہے کہ حقیقی بھائی مجھے مُنہ نہیں لگاتے ۔ بہن طعنے دیتی ہے خویش و اقارب جھگڑتے ہیں ، ساس اور نند بھی مجھے مارتی ہے ۔ الغرض محبت کے ہاتھوں سخت پریشان ہوں !"

— ۷ —

شوق فرید شعور لڑھایم حال ونجایم ، قال گنوایم

دھوڑی پایم خاک رمایم دل سبھ کیس کریندی ہے

حلّ لغات : لڑھایم ، بہادیا ۔ دھوڑی ، خاک ، دھول ۔ رمایم ، رمائی ۔ مَل لی ۔ کیس ، ناپسندیدہ کام ۔

ترجمہ :۔" اے فرید ! عشق نے تو میرے فہم و فراست کی حس ضائع کر دی ہے ۔ اور میں نے حال اور قال دونوں گنوا کر سر پر خاک دھول ڈال لی ہے اور بدن پر خاکستر رمائی ہے ۔ یہ تمام ناپسندیدہ کام دل نے ہی کرائے ہیں ۔ اگر دل محبت میں گرفتار نہ ہوتا تو یہ ناپسندیدہ حرکتیں ظہور میں نہ آتیں !"

۱۸۹

— ۱ —

تتا عشق بہوں گزریوسے

ایہو قہر نہ پیش ایوسے

حلّ لغات: بہوں، زیادہ

ترجمہ :- "پُرسوز عشق کے ساتھ ہم نے بڑی مُدّت تک نباہ کیا ہے۔ لیکن فراقِ یار نے جو حالت اَب بنا دی ہے، یہ صُورتِ حال پہلے کبھی پیش نہ آئی تھی!"

— ۲ —

بھاہ برہوں دی ساڑ پچالیا ہڈ تن کیتس کیری!

یار لدھوسے جانی ویری لکھیا واہ ملیوسے

حلّ لغات: کیری، خاکستر۔ واہ، ٹھیک۔

ترجمہ :- "ہجرِ محبوب کی آگ نے ہمیں جلا کر بھسم کر دیا۔ اور اس نے بدن، اور استخواں تک کو راکھ کر دیا ہے، ہمیں دوست بھی ملا ہے تو جانی دُشمن ملا ہے، خدا کی شان جو تقدیر میں لکھا تھا وہ مل کر ہی رہا!"

—— ۳ ——

جان جگر تن پارے پارے   سینہ محض لوِیراں

لُوں لُوں رگ رگ وچ سوپیڑاں   ہجر برات ڈھیوسے

حلّ لغات: لوِیراں، دھجیاں۔ برات، خلعت۔

ترجمہ :۔ "تن بدن اور جان و جگر سب عشق میں پارہ پارہ ہو چکے ہیں اور سینے کی بھی دھجیاں اُڑ چکی ہیں۔ رُوئیں روئیں اور رگ رگ میں سینکڑوں درد ہیں۔ یہ وہ خلعت ہے جو ہمیں محبوب کی طرف سے عطا ہوئی ہے!"

—— ۴ ——

ہنجڑوں ہاراں واٹ نہاراں   بیٹھی کانگ اوڈاراں

جان جگر ہے جیندا دیرا   تنہا چھوڑ گیوسے

حلّ لغات: ہنجڑوں، آنسو۔ ہاراں، بہا رہی ہوں۔ رو رہی ہوں۔ کانگ اڈاراں، کوّے اُڑاتی ہوں۔ (فال لینا)، واٹ نہاراں، راہ تک رہی ہوں۔

ترجمہ :۔ "یارِ دلنواز کے فراق میں آنسو بہا رہی ہوں۔ اور راہ تک رہی ہوں، تفاول کے طور پر اس کے انتظار میں کوّے اڑاتی ہوں۔ جس کا مسکن میری روح اور میرا جگر ہے وہی مجھے اکیلا چھوڑ گیا ہے!"

— ۵ —

پریت پُرانی مَن نوُں بھائیؕ   لذّت بہت ڈِکھالی
مِثل سمندر آتشِ اندر   سَو سَو عیش لَدھوسے

حلّ لغات؛ سمندر، آگ کا کیڑا۔ آگ، جو مقدار اور مدّت میں زیادہ جلتی رہے۔ ایک صدی کے بعد اس میں کیڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسی آگ میں ہی رہتا ہے اور خوش رہتا ہے۔ کیونکہ اس کی زندگی اسی آگ میں ہوتی ہے۔

ترجمہ:۔ "ازلی محبت میرے دل کو بھا گئی ہے۔ اور اس نے مجھے بڑی لذّت دکھائی ہے۔ محبّت کی اِس آگ میں سمندر کی طرح میں نے سینکڑوں عیش و آرام پائے ہیں!"

— ٦ —

سَڑ گیُم جَل گیُم مَر گیُم گَلْ گیُم   یار فرید نہ آیا!
سِکدیں پِڑیں مَردیں کھپدیں   نازک نیہُہ نبھیوسے

حلّ لغات؛ سَڑ گیُم، مَیں جل گئی۔ گَلْ گیُم، میں تباہ ہو گئی۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! میں جل سڑ گئی۔ مر گئی، تباہ ہو گئی، مگر یار کا دیدار نصیب نہ ہُوا۔ اس کے انتظار میں ترستے، جلتے اور مرتے کھپتے جس طرح بھی ہو سکا۔ محبّت کے نازک تعلق کو آخری دَم تک نِبھایا ہے!"

۱۹۰

—۱—

تتے نینہہ تترڑی دے اُتے   حیران سارا لوک ہے
اے دل نہیں کچڑی گھدی   ماہی وجائی ٹھوک ہے

حلّ لغات: تتے نینہہ، عشق سوختہ۔ تترڑی، سوختہ جگر۔ کچڑی، کچّی۔ خام۔ وجائی ٹھوک، ٹھوک بجاکر۔

ترجمہ:۔ "اس سوختہ بخت کے عشقِ سوختہ پر تمام مخلوق حیران ہے۔ کیونکہ یہ دل خام ثابت نہیں ہوا۔ محبوب نے اسے اچھی طرح ٹھوک بجا کر اور پرکھ کر لیا ہے!"

—۲—

چٹ تھئی جوبن دی تار وے   گئے گم، بھُلے کُل کار وے
توں بن تتی دا یار وے   جیوَنڑ نہ جیوَنڑ بھوگ ہے

حلّ لغات: چٹ تھئی، برباد ہوئی۔ تار، نشہ، لذت۔ بھوگ، مصیبت۔

ترجمہ:۔ "جوبن کی مستی تباہ ہو گئی۔ اور تمام کاروبار بھول بھلا گئے۔ اے محبوب! تیرے بغیر اس سوختہ بخت کا جینا نہ جینا ایک جیسی مصیبت ہے!"

۳

اوَاپنڑی جاتے خوش وَسّن — اِتھ نَین تھی بے وَس وَسّن

کیوں لوک نہ ہَیں تے ہسّن — مُٹھڑی کُوں چاتا ہوک ہے

حلِّ لغات: وَسّن ، پہلے مِصرعہ میں اس کے معنی "آباد ہوں" کے ہیں اور دُوسرے مِصرع میں "بارش کی طرح برسنا" ہیں۔ ہسّن ، ہنسیں ۔ ہوک ، سختی ۔ بدبختی ۔ "ہوک" سرائیکی زبان کا خاص محاورہ ہے ۔ جیسے "گل نواز کُوں ہوک چاتے"۔ یعنی گل نواز کو سختی اور بدبختی نے اس غلطی پر آمادہ کیا ہے۔

ترجمہ :- "محبوبِ دل نواز تو اپنی جگہ پر خوش خوش آباد ہے۔ اور یہاں یہ حالت ہے کہ آنکھیں بے بس ہو کر برس رہی ہیں۔ اب لوگ مجھ پر کیوں نہ ہنسیں۔ مجھ بدقسمت کو سختی اور بدبختی نے ہی اس عذاب میں پھنسایا ہے !"

۴

روہیٹ اساڈی کار ہے — ڈُکھ سُول گاہناں ہار ہے

بر بار چِٹ گھر بار ہے — مارُو تھلاں وِچ جھوک ہے

حلِّ لغات: روہیٹ ، رونا ۔ پیٹنا ۔ بَر ، جنگل ۔ بار ، سنسان ، ویران ۔ چِٹ ، کفِ دست میدان ۔ چٹیل ۔ غیر آباد ۔ مارُو تھل ، ریت کے وہ کفِ دست میدان جہاں حدِ نظر تک پانی نظر نہیں آتا ۔ اور آدمی پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے ۔ یعنی خونخوار صحرا ۔

ترجمہ: "رونا پیٹنا ہمارا روزمرّہ کا معمول بن چکا ہے۔ دُکھ درد اور غم واندوہ ہمارے زیورات اور ہار ہیں۔ جنگل اور چٹیل میدان ہمارے گھر بار اور خونی صحرا ہماری جھوکیں ہیں!"

— ۵ —

تھیا بخت مَیں تے تنگ ہے　　سُکھ دی ہمیشہ جنگ ہے
بِکھڑا سُہاگ دا رنگ ہے　　اُجڑی سُہاگ دی نوک ہے

حلِّ لغات: مَیں تے تنگ ہے، مجھ سے تنگ آگیا ہے۔ بِکھڑا، خراب ہوگیا ہے۔

ترجمہ: "بخت مجھ پر تنگ آگیا ہے۔ میرا ساتھ دینا نہیں چاہتا۔ سُکھ اور چین کی مجھ سے ہمیشہ جنگ رہتی ہے۔ سُہاگ کا رنگ پھیکا پڑ چکا ہے۔ اور سُہاگ کے کاجل کی نوک اُجڑ گئی ہے!"

— ۶ —

بُچھڑا فرید دا حال ہے　　ساڈوں نہ نیتم نال ہے
نظرم وصال محال ہے　　ڈُکھ دی نوِیں نِت چوک ہے

حلِّ لغات: بُچھڑا، خستہ۔ پریشان۔ چوک، خلش۔

ترجمہ: "فرید کا حال بے حد خستہ اور پریشان ہے۔ کیونکہ ساڈوں (محبوب) اپنے ہمراہ نہیں لے گیا۔ اب تو اس کا وصال محال نظر آتا ہے۔ اور دُکھ درد کی نت نئی خلش ہے!"

۱۹۱

۱

تُوں بِن حضرت یار

ہَر دَم پھراں حیرانی

ترجمہ:۔ "اے محبوب! تیرے بغیر میں ہر دم حیران پریشان پھرتی ہوں!"

۲

ماہی باجھوں سُول گھنیڑے، جیوَنڑ ہے بے کار

جانڑُم دِل دا جانی!

حلّ لغات: گھنیڑے، بکثرت۔ جانڑُم، جانتا ہے۔

ترجمہ:۔ "محبوب کے بغیر شدید درد والم کا سامنا ہے۔ جینا بھی بے کار ہو کر رہ گیا ہے میرے حال سے میرے دل کا جانی پوری طرح باخبر ہے۔"

۳

دلبر جیہاں ہور نہ کوئی، خوبی دا سردار

صُورت وِچ لاثانی

ترجمہ:۔ "میرے محبوب جیسا اور کوئی نہیں ہے۔ وہ خوبیوں کا سردار ہے۔ شکل وصورت میں بے نظیر اور لاثانی ہے!"

—— ۴ ——

پُنّل چھڈ کے کیچ سدھایا، کیتس زار نزار!

رو رو تھیوم دیوانی

حلِ لغات: تھیوم: میں ہوئی۔

ترجمہ:۔ "محبوب خان پُنّل مجھے چھوڑ کر کیچ کو روانہ ہو گیا۔ اس نے مجھے حال سے بے حال کر دیا ہے۔ رو رو کر میں دیوانی ہو گئی ہوں!"

—— ۵ ——

عشق اوے ڑا پیش پیو سے، دل نوں دار مدار

تن من سَو سَو کانی

ترجمہ:۔ "عجیب بے طور عشق سے واسطہ پڑا ہے۔ تمام تکالیف کا بوجھ اور دارومدار دل پر ہے۔ نیز تن اور بدن میں سَو سَو تیر اور نشتر چُبھے ہیں!"

—— ۶ ——

دَرد فرید ہے چیز مہانگی، تھیندے وَنج وپار

جندڑی کر قربانی

۱۹۲

یہ کافی بھی سرائیکی زبان کا بہترین شاہکار ہے۔ اور خواجہ صاحبؒ نے اسے شاعری کی تمام صنعتوں سے مرصّع کیا ہے۔ پہلے شعر میں حرف "ی" دُوسرے میں "ج" تیسرے میں "ی" کے تکرار سے اشعار میں جان ڈال دی ہے۔ باقی اشعار بھی صوتی ہم آہنگی، واقعہ نگاری اور ندرتِ زبان کے اعتبار سے پُر زور اثرات کے حامل ہیں۔ بارش کے فیضان سے روہی کو جو حُسن و جمال عطا ہوا ہے۔ اور پھر اس رومانی ماحول سے عاشقِ ناصبور کے دل پر جو گزری ہے سب کی انتہائی خوبصورتی سے عکاسی کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :۔

— ۱ —

توں بن موت بھلی وینڈم شالا مری

ٹکساں ہک نہ ذری جیساں پل نہ گھڑی

حلِ لغات: بھلی، اچھی۔ وینڈم مری، مَیں مرجاتی۔ ٹکساں، رہوں گی۔

ترجمہ :۔ "اے محبُوب! تیرے بغیر تو موت بہتر ہے۔ خدا کرے میں ہجر و فراق کے صدمات سہنے سے پہلے ہی مرجاؤں۔ اب تو میں یہاں ذرّہ بھر کے لئے بھی نہیں رُکوں گی۔ اور اگر رُک بھی جاؤں تو تیرے سوا ایک پل بھی زندہ رہنا مشکل ہے۔"

— ۲ —

پُورب طرف ڈھُوں مینگھ ملہار ڈِھم ٭ بجلی لسک ڈِتی گج گج گاج سُنیم!

رہساں اِتھ نہ اڑی ویساں وطن وری

حلِّ لغات: پورب، مشرق۔ مینگھ ملہار، بادلوں کا اُمڈ آنا۔ لسک، چمک، روشنی۔ وری، واپس۔

ترجمہ: "مشرق کی طرف سے بادل اُمڈے چلے آتے ہیں۔ بجلیاں چمک رہی ہیں۔ اور رہ رہ کر رعد کی کڑک اور بادلوں کی گھن گرج سُنائی دے رہی ہے۔ میں یہاں ایک لحظہ بھی نہیں رہوں گی۔ اور اپنے وطن کو لوٹ جاؤں گی!"

— ۳ —

کنّیں ووڑ پیوم روہی وُٹھڑی دی ٭ ڈھولا کل نہ لدھو ڈُکھڑیں کُٹھڑی دی

پھاڑیُم چولی چُنّی رو رو تھیوم چڑی

حلِّ لغات: کنّیں، کانوں میں۔ ووڑ، آواز۔ بھنک۔ ڈُکھڑیں کُٹھڑی، دُکھوں کی ماری۔ درد رسیدہ۔ پھاڑیُم، میں نے پھاڑ ڈالی ہے۔ چڑی، دیوانی۔

ترجمہ: "میرے کانوں میں روہی میں بارش ہونے کی بھنک پڑی ہے۔ اے محبوب! تُو نے تو مجھ دُکھوں کی ماری کی خبر ہی نہیں لی۔ میں نے کُرتی اور دوپٹہ پھاڑ دیا ہے اور رو رو کر دیوانی ہو گئی ہوں!"

— ۴ —

اپنڑے دیس ونجاں دل نوں تانگ تھئی ٭ ڈیکھاں تاڈے ٹوبھے لانڑے کھار بوئی

برڈوں راہی تھیواں ساڑیں سُول سڑی

حلِّ لغات: دیس، وطن۔ تانگھ، انتظار۔ تانڈے، عارضی ٹھکانے۔

ترجمہ: "اپنے دیس جانے کا شدید احساس پیدا ہوگیا ہے۔ تاکہ وہاں جاکر عارضی ٹھکانے۔ پانی سے بھرے ہوئے جوہڑ، لانڑے، کھار اور بوٹی کے پودے دیکھوں۔ ویران اور سنسان جنگل کی طرف نکل جاؤں۔ درد و غم اور جلاپے نے تو مجھے بھُون کر رکھ دیا ہے!"

— ۵ —

اڈنگاں بونگ اُٹھن بدلیں کیتی لسّ ٭ گھن گھن نام تیڈا روندی تھئی بے وسّ

ساؤل تینوں ملاں یا سر پووم مری

حلِّ لغات: اڈنگاں بونگ اُٹھن، آسمان ابر آلود ہے اور گرج کی آواز آرہی ہے۔ بدلیں لس کیتی، گھنگھور گھٹا چھا گئی۔ سر پووِم مری، میرے سر پر موت آجائے۔

ترجمہ: "ہر طرف سے بادل گھِر آئے ہیں۔ اور گھن گرج سے ایک شور برپا ہے۔ اِس عالم میں تیرا نام لے لے کر روتے روتے بے حال ہوگئی ہوں۔ اے ساؤل! یا تو تیرا دیدار نصیب ہو یا پھر مجھے موت ہی آجائے!"

— ۶ —

سُرخی مہنّدی مُٹھی کجلہ دھار رَگیمُ ٭ ناز نواز بُھلیا ہار سنگار رَگیمُ

بَینْسَر بُول بھنّاں اُجڑی مانگ دَھڑی

حلّ لغات: مُٹھی، خراب ہوگئی۔ بھنّاں، توڑ دوں۔ دھڑی، چوٹی کے بال جو گوندھے جاتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "فراقِ یار میں اب میری یہ حالت ہے کہ سُرخی مہندی چھوٹ گئی ہے۔ کاجل کی دھار رخصت ہو چکی ہے۔ ناز و انداز بھول گئے ہیں۔ ہار سنگار بھی چھوٹ گیا ہے۔ بُورے بَینسر کو توڑے ڈالتی ہوں۔ مانگیں اور گوندھے ہوئے بال بھی اُجڑ گئے ہیں!"

— ۷ —

کھیڈن کوڈن گیا سُکھ دا ٹول رَگیمُ ٭ ڈُکھڑے پُکھڑے پئے خوشیاں رول گیمُ

جُھڑ کر راوَل جوگی لائی پرم جَڑی

حلّ لغات: کھیڈن کوڈن، کھیلنا کُودنا۔ ٹول، ٹولی، مجمع، ساتھ۔ پُکھڑے پئے، حصّے میں آئے۔ پرم جڑی، محبت کی چنگاری۔

ترجمہ:۔ "کھیل کُود کی باتیں ختم ہوگئیں۔ سُکھ چین کی صحبتیں بھی گئیں۔ دُکھ درد میرے حصے میں آئے ہیں۔ اور خوشیاں مجھے آوارہ و سرگرداں کر گئی ہیں۔ راول (محبوب) نے پریم کی چنگاری خوب جُھڑ کر لگائی ہے!"

— ۸ —

کِھمدی کِھمّنڑ فریدؔ جھوکاں یاد پووِن ☆ اکھّیاں نیر ہنجوں کر برسات وسِن

لکھ لکھ دہانّہہ اُٹھم جاں جاں ڈِسم جھڑی

حلّ لغات: کِھمدی کِھمّنڑ، کوندتی ہوئی بجلی۔ دَہانّہہ، فریاد۔ آہ وزاری۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! جب بجلی کوندتی ہے۔ مجھے روہی کی جھوکیں یاد آجاتی ہیں۔ آنکھوں سے آنسو موسلا دھار برسات کی طرح برسنے لگتے ہیں۔ جوں جوں جھڑی نظر آتی ہے۔ دِل سے لاکھوں فریادیں اور آہیں نکلتی ہیں!"

(۱۹۳)

— ۱ —

توں بِن ہِیندا چاک وے ☆ دِلڑی غماں دی جھوک ہے

جو جو خوشی سر سبز تھئی ☆ صرصر ڈُکھاں توں سوک ہے

حلّ لغات: ہِیندا چاک، رانجھا مراد محبوب۔ صرصر، بادِ خزاں کے سرد جھونکے۔ سوک، خشک سوکھے ہوئے۔

ترجمہ: "اے محبوبِ دلنواز! تیرے ہجر و فراق میں دل غم و اندوہ کی بستی بن گیا ہے۔ اگر خوشی کا پودا ہرا بھرا ہونے لگتا ہے تو دُکھ درد کی بادِ صرصر اُسے سُکھا دیتی ہے۔"

—— ۲ ——

گئی ریت بھت ڈِت گھِت مُنڈھوں　　اَصلوں نہ ٹکساں اِتھ مُنڈھوں

ساڑے نہ سہساں نِت مُنڈھوں　　اے گالھ روک ڈی روک ہے

حلّ لغات: ریت بھت، رسم ورواج۔ ڈِت گھِت، لین دین۔ باہمی تعلقات۔ مُنڈھوں، ہرے سے۔ اِتھ، اس جگہ۔ ساڑے، جلاپا۔ نِت، ہمیشہ۔ روک، نقد۔

ترجمہ: ”رسم ورواج اور لین دین کا معاملہ بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اب تو میں یہاں ہرگز نہ رہوں گی۔ اور روز روز کے جلاپے اور تیر ونشتر قطعاً برداشت نہ کروں گی۔ میرا یہی فیصلہ ہے اور یہ کھری بات ہے!“

—— ۳ ——

رَل مِل تتی نوں تیندیاں!　　رکھ وَیر وَیڻ اُلیندیاں

ہکڑیاں اولانبھے ڈیندیاں　　ہکڑیاں دی نوک تے ٹوک ہے

حلّ لغات: وَیڻ اُلیندیاں، ”وَیڻ اُلانوڻ“ محاورہ ہے۔ بَین کرنا۔ اولانبھے، گلے شکوے۔ نوک تے ٹوک، مسخری، استہزا

ترجمہ: ”سہیلیاں اور ہمجولیاں مل جُل کر اس سوختہ بخت کو زیادہ جلاتی ہیں۔ دل میں بَیر رکھ کر بددعائیں دیتیں اور بَین کرتی ہیں۔ کئی گلے شکوے کرتی اور طعنے دیتی ہیں۔ اور کئی مذاق اور مسخری میں مجھے بناتی ہیں!“

— ۴ —

روروا کھیں وچ پیاں چرّاں   کل مردی شالا اَج مرّاں

یا وَنج بڈّاں یا بھوئیں وڑاں   گیا یار تروڑ سنجوک ہے!

حلّ لغات: چرّاں، گھاؤ۔ زخم۔ جھرّیاں۔ بڈّاں، غرق ہو جاؤں۔ ڈوب جاؤں۔ بھوئیں وڑاں، زمین میں سما جاؤں۔ تروڑ گیا، توڑ گیا۔ سنجوک، سنگت۔ ساتھ۔ دوستی۔

ترجمہ :۔ ” روتے روتے آنکھوں میں گھاؤ پڑ گئے ہیں۔ خدا کرے کل کی بجائے آج مر جاؤں یا کہیں پانی میں ڈوب مروں۔ یا جیتے جی زمین میں سما جاؤں۔ میرا زندہ رہنا مشکل ہے۔ کیونکہ یار تو رشتۂ محبت کو توڑ تاڑ رخصت ہو گیا ہے!“

— ۵ —

ڈکھ سُول ہار ہنڈ بیڑے   آئے ہر تے سخت رنڈیپڑے

بدبخت ضعف بڈھیپڑے   کیا ملیا تھوک کوں تھوک ہے

حلّ لغات: ہنڈیپڑے، پہننے کے کپڑے۔ رنڈیپڑے، رنڈاپن۔ بڈھیپڑے، بڑھاپا۔ تھوک کوں تھوک، محاورہ ہے۔ جہاں دونوں فریق برابر ہوں۔ تو اس وقت کہتے ہیں کہ ”تھوک کوں تھوک ملیا ہے“۔

ترجمہ :۔ ” دکھ درد اب میرا ہار سنگار اور روزمرہ کا لباس بن گیا ہے۔ سر پر شدید قسم کا رنڈاپا آ گیا ہے۔ ساتھ ہی ضعف اور بڑھاپا ہے۔ دونوں برابر ہیں۔ الغرض تھوک کو تھوک مل گیا ہے!“

— ۶ —

قسمت فرید دی تھئی پُٹھی   گیا رول سانوُل ڈے پُٹھی

چھتڑے پدھر تے میں لُٹی   خوش وسدا سارا لوک ہے

حلّ لغات: پُٹھی، اُلٹی۔ دُوسرے مصرعہ میں "پُٹھی" کے معنی پیٹھ کے ہیں۔ چھتڑا پدھر، سربازار، کفِ دست میدان۔

ترجمہ:۔ "فرید کی شومئ قسمت دیکھئے کہ اس کا محبوب پیٹھ پھیر کر چلا گیا ہے۔ اور اسے بھٹکنے کے لئے تنہا چھوڑ گیا ہے۔ افسوس! میں کفِ دست میدان میں سربازار لٹ گئی۔ لیکن باقی ساری دُنیا خوش خوش زندگی گزار رہی ہے!"

۱۹۴

اس کافی کے ہر ایک بند میں چھ چھ مصرعے ہیں۔ وزن اور بحر کے لحاظ سے بھی یہ کافی توجہ طلب ہے:۔

— ۱ —

تیرا نینہہ نبھیساں زورے

سانوُں ہٹکے کون تے ہوڑے

حلّ لغات: زورے، زور سے۔ ہٹکے، منع کرے۔ ہوڑے، یہ بھی ہٹکے کا ہم معنی لفظ ہے۔ سانوُں، ہم کو۔

ترجمہ:۔ " اے محبوب! میں تیرے عشق میں ثابت قدم رہوں گی۔ وہ کون ہے جو ہمیں منع کرے یا روکے!"

—— ۲ ——

جان جلیساں سیس سڑیساں ‏ ‏ سہجوں سوز سہیساں!
سارا شرم لوڑھیساں ‏ ‏ ساری عار ویار اُٹھیساں
تن من دھن سب ملک سجن دے
تونڑے کیجو کرم وِچھوڑے

حلّ لغات:۔ لوڑھیساں، بہادوں گی۔ ویار، شرم طعنے۔ تونڑے، باوجودیکہ۔ کیجو، خواہ۔ کرم وچھوڑے، فراق میں مبتلا کرے

ترجمہ:۔ " محبوب کی چاہت میں جان کو جلا دوں گی۔ سر کو آگ لگا دوں گی۔ خوشی خوشی سوزِ عشق کو برداشت کروں گی۔ شرم و حیا کو محبوب پر سے تصدق کر دوں گی۔ خواہ وہ بچھڑنے کی کتنی باتیں کیوں نہ کرے۔ تن من دھن سب اُسی کی ملکیت ہے۔ سب کچھ اس پر سے نچھاور کردوں گی!"

—— ۳ ——

عشق اُجاڑیم سُولاں ساڑیم ‏ ‏ درداں لائے ڈیرے
روگ کروپ کشالے ہردم ‏ ‏ گانے گھنڑ سہرے
راج ببانے تُول وہانڑے
وسرے زورے تورے

حلّ لغات: اُجاڑیم، اُس نے مجھے برباد کر دیا ہے۔ کروپ، بگاڑ۔ بے اسلوبی۔ تورے، حکومت، طاقت

ترجمہ: "عشق نے مجھے برباد کر دیا۔ اور غم و اندوہ نے جلا دیا ہے۔ دُکھ درد نے میرے اندر ٹھکانہ بنا لیا ہے۔ روگ کروپ آلام اور مصائب ہر دم میرے لئے گہنے، سہرے اور راکھی بن چکے ہیں۔ ماں باپ کا لاڈ پیار، رضائیاں، تکئے اور زور حکومت سب فراموش ہو گئے ہیں۔"

— ۴ —

پیکے ٹوکاں کرم سورت بجے　　　مارم جگتاں ٹوکاں

مُٹھڑی دِلڑی لُٹڑی دا　　　ہے قبلہ یار دیاں جھوکاں

ماپیو خویش قبیلہ رل مِل

ڈیندے دِھکڑے دھوڑے

حلّ لغات: پیکے، ماں باپ اور اُن کے رشتہ دار۔ سورت بجھے، سُسرال۔ جگتاں، اشارے کنائے۔ زبان درازی۔ دِھکڑے دھوڑے، دھکّے اور ٹھوکریں کھانا۔

ترجمہ: "میکے والے طعنے دیتے ہیں۔ اور سُسرال اشارے کنائے میں بُرا بھلا کہتے ہیں۔ مجھ ستم رسیدہ اور دِل باختہ کا قبلہ و کعبہ تو محبوب کا آستانہ ہے۔ میرے ماں باپ اور خویش و اقارب سب اکٹھے ہو ہو کر مجھے دھکّے دیتے اور ٹھوکریں مارتے ہیں!"

— ۵ —

چشماں جادو جوڑ جگائے　　　ہوش قرار بھُلایا

ڈُکھڑے پُچھڑے آئے غم ہم	دَم دَم نال سَوایا

غمزے خُوب دھموڑے ڈِیون

رَمزاں گھندیاں گھوڑے

حلّ لغات: پُچھڑے آئے، قسمت میں آئے۔ دھموڑے، دھوئے۔ گھوڑے گھتّن، ظلم و ستم کرنا (عام محاورہ ہے)

ترجمہ: "محبُوب کی آنکھوں نے کچھ ایسا جادُو جگایا ہے کہ ہوش و حواس اور سکون و قرار کو بھلا دیا ہے۔ دُکھ درد میرے حصّے میں آگئے ہیں۔ اور غم ہے کہ لحظہ بلحظہ بڑھتا ہی جا رہا ہے عشوے غمزے کچھ اس طرح جھنجھوڑتے ہیں کہ ہڈی پسلی تک درد کرنے لگتی ہے۔ رمز و کنایہ نے الگ ظلم ڈھا رکھا ہے!"

—— ۶ ——

یار فریدؔ نہ وِسرم ہرگز	رو رو دھا نہیں کرساں

جیندیں مردیں اوکھیں سوکھیں	ساہ محبّت بھرساں

دوہری سکدی سانگ جگر وچ

جے ڈُکھ ڈِیتُوم ڈوڑے

حلّ لغات: اوکھیں، مشکل سے۔ سوکھیں، آسانی سے۔ ساہ بھرساں، محبت کا دم بھرونگی۔ جے، اگر۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! مجھے میرا محبوب ہرگز ہرگز نہیں بھول سکتا۔ اُس کے فراق میں رو رو کر

نالہ و فریاد کروں گی، جیتے جی اور پس از مرگ بھی، خواہ آسانی ہو یا مشکل، کچھ ہو، میں اُسی کی محبّت کا دم بھرتی رہوں گی۔ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر محبوب اپنے ہجر و فراق کے دُکھ درد دُگنے کر دے تو اشتیاق کی سانگ بھی جگر میں دوگنی ہو کر چُبھتی ہے یعنی جتنی تکلیف بڑھتی ہے۔ اتنی زیادہ لذّت پیدا ہوتی ہے!"

۱۹۵

— ۱ —

تیرے بناں سانوَل بہُوں — دلڑی الگ بے آس ہے
جندڑی جلے سینہ سڑے — سر چُور ہے تن ناس ہے

حلِّ لغات: بناں، بغیر۔ سوا۔ بہُوں، بہت۔ ناس، برباد۔

ترجمہ: "اے میرے سانوَلے محبوب! تیرے بغیر دل مایوس ہے اور جان جل رہی ہے۔ سینہ تپ رہا ہے۔ سر چُور چُور ہے اور بدن گل سڑ گیا ہے!"

— ۲ —

جیڑا غماں دے وات ہے — ہیہات ہے ہیہات ہے
ہک ڈُکھ تتی دے ساتھ ہے — سُکھ دی نہ بو، نہ باس ہے

حلّ لغات: وات، مُنہ

ترجمہ: "میری زندگی غموں کے مُنہ میں ہے جس کا سخت افسوس ہے۔ مجھ سوختہ جان کا ساتھی تو صرف ایک دُکھ ہی رہ گیا ہے۔ سُکھ چین کی تو کہیں بو باس بھی نہیں ہے۔!"

—— ۳ ——

جیں ڈِینہہ پُنّل گیا کیچ وَل   سٹ سیجھ کھٹ رنگین محل

جھاگاں جبل گھاٹیاں تے تھَل   ہِک مُونجھ ہے بیَ پیاس ہے

حلّ لغات: کھٹ، کھاٹ۔ جھاگاں، عبور کردں۔ مُونجھ، ملال۔ اُداسی۔

ترجمہ: "جس دن سے میرا محبوب کیچ کو سدھارا ہے۔ میں نے سیج، کھاٹ اور رنگین محل کو چھوڑ کر پہاڑوں، گھاٹیوں اور سنسان میدانوں میں حیران پریشان پھرنا شروع کر دیا ہے مزید برآں مجھے اشتیاقِ محبوب بھی ہے اور اس کے نہ ملنے کا غم بھی!"

—— ۴ ——

وِسرے نہالی توُل سَب   پوُپا تے بیَنسَر بُول سَب

ہُنڑ سوز ہے یا سُول سَب   یا دَرد ہے یا یاس ہے

حلّ لغات: نہالی، توشک بچھونا۔ توُل، رضائی۔ پوُپا، ناک کا زیور۔ بینسر اور بُول بھی اسی قسم کے زیور ہیں۔

ترجمہ: "عیش و عشرت کا سامان توشک، رضائی، بینسر بُولا اور پوپے وغیرہ سب بھول

بھُلا چکے ہیں۔ اب اگر کچھ میرے پاس ہے تو وہ سوزِ غم ہے۔ دُکھ درد ہے یا نااُمیدی۔
اس کے سوا کچھ بھی نہیں!"

—— ۵ ——

کیڈے فریدا اَج بھج نسوں ۔۔۔ ہتھ رِچھ تے باندر دی وسوں
ڈینئیں ممیں راخس بھوں ۔۔۔ سو غول لکھ نستاس ہے

حلِّ لغات: کیڈے، کدھر۔ کس طرف۔ بھج نس، بھاگ دوڑ۔ وسوں، آبادی۔ ڈینئیں، جمع ڈائن کی ہے۔ ممیں، جمع مم کی۔ راخس، "راکھشس"، آدم خور۔ غول، وہی چیز ہے، اس کا وجود ثابت نہیں۔ غول بیاباں، اس خوفناک منظر کو کہتے ہیں جو سنسان بیابان میں انسان کے خوفزدہ ہونے کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ نستاس، بندر کی قسم کا ڈراؤنی صورت کا حیوان۔

ترجمہ: "اے فرید! آج میں کس طرف بھاگ کر جاؤں۔ یہاں تو ہر جانب ریچھ، بندر، ڈائنیں، مم اور راکھشس نظر آتے ہیں یا پھر غولِ بیابانی ہیں یا لاکھوں بندر کی قسم کے ڈراؤنے جانور ہیں۔ میں ایسی بلاؤں میں گھر کر رہ گئی ہوں!"

۱۹۶

یہاں سے تین کافیاں ایک ہی مضمون کی شروع ہوتی ہیں، جن کا موضوع ہے "ٹوبھا" روہی میں ٹوبھے کی کیا حیثیت ہے اسے روہی والے ہی خوب جانتے ہیں۔ ٹوبھا اُن کے لئے آبِ حیات ہے

صحراؤں، ریگستانوں اور تھلوں میں ضروریاتِ زندگی میں سب سے اہم چیز پانی اور پانی حاصل کرنے کے لیئے برسات کے بعد ٹوبھے ہیں۔ اس لیئے ان علاقوں میں ٹوبھا بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ٹوبھا معاشی، معاشرتی، ثقافتی، ذہنی اور روحانی سرگرمیوں کا محور و مرکز ہوتا ہے۔ اِس لیئے خواجہ صاحبؒ نے تینوں کافیوں میں ٹوبھے کو مرکزی خیال بنا کر وہاں کی مجلسی، معاشرتی اور دیگر ضروریات کی تصویر کشی کی ہے۔ لیکن ہم یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ اِن تینوں کافیوں میں اِک تسلسل ہے جسے ذہنی سفر یا روحانی منازل کا تسلسل کہا جا سکتا ہے۔ پہلی کافی ۱۹۶ میں ٹوبھا اور اسکے احوال و کوائف بیان ہوئے ہیں۔ یعنی خارجی حالات کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اس کے بعد دُوسری کافی ۱۹۷ میں خارجی حالات کے ساتھ ساتھ داخلی کیفیات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ جیسے ؎

تُوں بن سانوَل اگ اڑیاں
چڑا بوچھنڑ پاڑنڑ تے!

یا پھر آخری شعر ہے ؎

فرح فرید نوں روز سوائی ٭ سُنج برسخت اُجاڑ تے

لیکن کافی ۱۹۸ میں حضُور کھُل کر سامنے آ گئے ہیں۔ اور ٹوبھے کے توسّط سے برہُوں اور اس کے لوازمات کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔ جیسے ؎

برہُوں دے ٹھوہ تے جوہ بٹھیسُوں ٭ جھوکاں جوڑ سنجوک چھکیسُوں
ستّی تے سے تھورے لیسُوں ٭ مَنّت چڑھیسُوں مائی ہیر تے

اور آخر میں منصُوری سُنّت ادا کرنے کا یوں اِذن دیا جا رہا ہے ؎

کر سرِ صدقے پڑھ شکرانہ
ہیں مِٹھڑی تحریر تے

اس لئے ٹوبھا اربابِ ظواہر کے لئے تو صرف ثقافتی اور مجلسی زندگی کا مظہر ہے۔ مگر سالکِ حقیقی کے لئے ایک بہت بڑی عارفانہ علامت ہے۔ خواجہ صاحبؒ نے تھل کی مٹیار کی زبانی ٹوبھا بنوانے کی تاکید کی ہے۔ یہ مٹیار عاشقِ حقیقی ہے۔ محبوب سے ذاتِ خداوندی مراد ہے۔ ٹوبھا بنوانا روح اور قلب کو پاک اور منزّہ کرنا ہے۔ یہ تزکیہ نفس کی علامت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ سے پیارے اور انوکھے انداز میں درخواست ہو رہی ہے کہ قلب اور رُوح کے چشمہ کو ایسا پاک اور منزّہ کر دے کہ مہبطِ انوارِ الٰہی بن سکے۔ اور پھر یہاں سے انوارِ روحانی کا چشمہ پھوٹ کر طالبانِ حقیقی کو سیراب کرے۔ سب لوگ یہیں سمٹ آئیں اور اس چشمۂ فیض سے فیض یاب ہوں۔ جیسے کافی نمبر ۱۹۸ میں واضح کیا گیا ہے۔

بعیت کریسوں کُل تھل بر کُوں — ساگھر پریم تے سُکھ ساگر کُوں
گھُٹڑے رِچھنے جو دریا سر کُوں — رکھ تکیہ گر پیر تے

۔۔۔۔۔ ۱ ۔۔۔۔۔

ٹوبھ بنُوا اڈے پکا تڑ تاڑ تے، سندھڑوں دُور اُتاڑ تے

حلِّ لغات: ٹوبھ، ریگستان میں پانی تو ملتا نہیں۔ بارش کا پانی نشیبی مقامات میں ٹھہر جاتا ہے لوگ اس نشیب میں نیچی جگہ معلوم کر کے وہاں کچے چاہک بنا لیتے ہیں تاکہ یہ پانی اس میں جمع رہے اور کام آتا رہے۔ اس کو ٹوبھا کہتے ہیں۔ تڑ، گھاٹ۔ سندھڑوں، سندھ سے۔ یعنی دریائی پانی کی دسترس سے۔ اُتاڑ، ہندھ کی ضد۔ وہ موقعہ جہاں ریگستان ہو۔ اور دریا کا پانی نہ پہنچ سکتا ہو۔

ترجمہ:۔ "اے دوست! مجھے کوئی پختہ موقع دیکھ کر ایک ٹوبھا بنوا دو۔ جو دریا سندھ سے بہت دُور اور تھل کی اونچی زمین میں ہو!"

— ۲ —

صبح سحُوریں گھُبکن مَٹیاں، جھوہپر دے اگْواڑ تے

حِلّ لغات: سحُوریں، سحری کا وقت۔ گھُبکِن، چھاچھ بلونے کی آواز۔ جھوہپر، جھونپڑا۔ اگْواڑ، سامنے کا حصّہ

ترجمہ:۔ "ایسا موقعہ ہو جہاں صبح سویرے چھاچھ بلونے کی مٹیاں بلوئی جائیں۔ جھونپڑوں کے سامنے صحن میں!"

— ۳ —

روہی راوے روہیں دھُمّاں، ہُوک پووے ونج ماڑ تے

حِلّ لغات: ہُوک، اُونچی آواز

ترجمہ:۔ "ایسا ٹوبھا ہو کہ اس کی دھوم روہی راوے اور پہاڑوں تک جا پہنچے۔ اور ماڑواڑ تک اس کا ڈنکا بج جائے!"

— ۴ —

اُچڑے ٹبڑے سُکھ ساگر دے، چڑھناں پووِم پہاڑ تے

حِلّ لغات: اُچڑے، اُونچے۔ بلند۔ ٹبڑے، ٹیلے۔ سُکھ ساگر، روہی کے ایک تالاب کا نام ہے جہاں حضرت خواجہ صاحبؒ بسلسلہ سیاحت تشریف لے گئے تھے۔

ترجمہ:۔ "ٹوبھا ایسی اونچی جگہ پر ہو۔ جیسے سُکھ ساگر کے اونچے اونچے ٹیلے۔ خواہ مجھے پہاڑ کی چڑھائی چڑھ کر بھی وہاں جانا پڑے۔"

— ۵ —

چوطرفوں ڈیہہ پانی آوے، سوہنے صاف جھکاڑتے

حلِ لغات: جھکاڑ، نشیب، نیچی جگہ

ترجمہ:- "ٹوبھا ایسی صاف اور نشیبی جگہ پر بنوا دیجئے جہاں چاروں طرف سے بارش کا پانی بہہ بہہ کر جمع ہوتا رہے!"

— ۶ —

پاک ڈھر وِچ ٹوبھا ماروں، ناں جھت جھاڑ کُجاڑتے

حلِ لغات: ڈھر، ہموار میدان۔ جھت، گنجان پودوں کا موقعہ۔ جھاڑ، جہاں خاردار پودوں کی کثرت ہو۔ کُجاڑ، خراب جگہ۔ جہاں کوڑا کرکٹ اور کانٹے وغیرہ بکثرت ہوں۔

ترجمہ:- "یہ ٹوبھا ہم ایسی جگہ کھدوائیں جہاں نہ جنگلی خودرو پودوں کی کثرت ہو، نہ وہاں کانٹے دار جھاڑیاں ہوں اور نہ کوڑا کرکٹ ہو۔ بلکہ صاف ستھرا میدان ہو!"

— ۷ —

روہی واس سبھے لڈ آوسن، اپنیاں جھوکاں ساڑتے

حلِ لغات: روہی واس، روہی میں رہنے والے۔ لڈ آوسن، کوچ کرکے آجائیں گے۔ ساڑتے، جلاکر۔

ترجمہ:- "ٹوبھا ایسا عمدہ ہو کہ روہی کے تمام باشندے اپنے جھونپڑے جلاکر یہاں پر آجائیں!"

۸

پُھلّوڈَہے تے مِنّت لیسُوں، ٹھوڑا چڑھیسُوں ڈِینے لاڑ تے

حلّ لغات: مِنّت لیسُوں، احسان کریں گے۔ ٹھوڑا چڑھیسُوں، کا بھی یہی مطلب ہے "ٹھوڑا" بمعنی احسان۔

ترجمہ: "ہم روہی پہنچ کر پُھلّوڈاہا اور ڈِینے لاڑ پر مِنّت چڑھائیں گے"۔

حضرت خواجہ صاحبؒ نے فیروزہ کے قریب بستی لعلو لاڑ میں بستی مذکور کی حُور شمائل دوشیزہ سے شادی کی تھی۔ اِس لئے حضرت جب روہی تشریف لاتے تو اس بستی میں ہفتوں تک ٹھہرے رہتے تھے۔ ڈِینا لاڑ اس بی بی کا رشتہ دار تھا اور روہی میں حضرت کے مطبخ کا انتظام اُس کے سپرد ہوتا تھا۔ پُھلّوڈاہا اِس نواح کا معتبر تھا۔ وہ ہمیشہ حضرت کو دعوت دیا کرتا تھا۔ یہ دونوں حضرات آپ کی آمد کے منتظر رہتے تھے۔ اسی لئے حضور فرماتے ہیں کہ روہی میں تو ہم اپنے دِل کی خوشی کی خاطر جا رہے ہیں۔ لگے ہاتھوں پُھلّو اور ڈِینے پر مُفت میں احسان ہوجائے گا!

۹

آن فرید سوہیاں چَنّورے، شہر بازار اُجاڑ تے

حلّ لغات: روہی میں چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں سایہ کے واسطے بنا لیتے ہیں۔ ان کو "چَنّورے" یا چھانورے کہتے ہیں۔

ترجمہ: "اے فرید! اب میں شہر بازار کی رونقیں ختم کر کے روہی میں آبسوں گی۔ اور ٹوبھے پر آکر چھوٹے چھوٹے سایہ دار چھپروں کو سُہاؤں گی!"

۱۹۷

کافی نمبر ۱۹۶ میں تزکیۂ نفس کی اُن کیفیات کی عکاسی کی گئی ہے۔ جو ابتدائی مراحل میں سالک کے لئے ناگزیر ہوتی ہیں۔ ٹوبھا سے قلب و رُوح مُراد ہے۔ یعنی چشمۂ روحانیت۔ اسے احداث کرنا گویا روح اور قلب کو مزکّٰی کرنا ہے۔ شہر بازار کو چھوڑ کر ٹوبھے کے گرد و پیش جھونپڑوں میں آ کر آباد ہونا علائقِ دُنیوی سے دستکش ہو کر صفائی قلب کی طرف متوجّہ ہونا ہے۔ اَب دُوسری کافی میں سیر الی اللہ کے مقامات کی نقشہ کشی کی گئی ہے۔ ٹوبھا کے متعلقات گائے کی "سُٹڑی"، جوش دیا ہُوا دُودھ، جھونپڑے وغیرہ سے لطائفِ ستّہ مراد ہیں۔

—— ۱ ——

ٹوبھا کھٹاڈْڑے سوہنْی جا تاڑتے، او جھانہ ہووے ساڑی ماڑتے

حلِّ لغات: کھٹاڈْڑے، احداث کرادے۔ تاڑتے، انتخاب کر کے۔ او جھا، اُسی طرح کا۔

ترجمہ: "اے محبوب! کوئی اچھی سی جگہ منتخب کر کے مجھے ایسا ٹوبھا بنوادے کہ اس جیسا پورے مُلک مارواڑ میں نہ ہو!"

—— ۲ ——

ٹوبھے باجھوں مُول نہ رہساں، ناں گُھٹ تے نہ پاڑتے

حلِّ لغات: رَہساں، رہوں گی۔ گُھٹ اور پاڑ، نرم اور بھربھری زمین کی قسمیں۔

ترجمہ :۔" نرم اور بھر بھری زمین کو میں ہرگز پسند نہیں کروں گی۔ مجھے تو (پکی اور سخت زمین میں) نہایت عمدہ ٹوبھا چاہیئے۔ اور اپنی مرضی کے مطابق عمدہ ٹوبھا بنوا کر ہی رہوں گی!"

—— ۳ ——

ڈینہاں پیسوں لسیاں گاویاں، راتیں کھیر کوں کاڑھتے

حلّ لغات : لسیاں، لسی کی جمع۔ چھاچھ۔ کھیر، دودھ۔ کاڑھتے، اُبال کر۔

ترجمہ :۔" تو بھی کی زندگی کتنی پُرلطف ہوگی۔ دن کو گائے کی چھاچھ اور رات کو گرما گرم دُودھ پئیں گے۔"

—— ۴ ——

توں بن سانوَل اگ اڑیساں، چولا بوچھن پاڑتے

حلّ لغات : اگ اڑیساں، نذرِ آتش کروں گی۔

ترجمہ :۔" اے محبوب! تیرے بغیر بھی کوئی زندگی ہے۔ اگر تم نہ آئے تو میں اپنا لباس پھاڑ کر آگ میں جلا دوں گی!"

—— ۵ ——

جے نہ آوسیں توں وَل جھوکاں، لڈسوں جھوپڑ ساڑتے

حلِ لغات : وَل، طرف۔ لڈسوں، کوچ کریں گے۔

ترجمہ :۔" اے محبوب! اگر تم اِن ٹھکانوں کی طرف نہیں آؤ گے تو ہم تمام جھونپڑوں کو جلا کر

چلے جائیں گے !"

—— ۶ ——

جو ہیر جوڑ بنیسوں کھپ دے، تھل دنے صاف پساڑتے

حلِّ لغات: کھپ، ریگستانی گھاس جس کی لمبی لمبی شاخوں سے جھونپڑیاں بناتے ہیں۔ پساڑ، پھیلاؤ۔ وسعت

ترجمہ :۔" کھپ کے پودوں سے تھل کے وسیع و طویل سپاٹ اور صاف ستھرے میدانوں پر جھونپڑیاں بنوائیں گے !"

—— ۷ ——

گائیں سہنس سوائیاں سوہنیاں، ڈُبھسن آن اُکاڑتے

حلِّ لغات: سوائیاں، تازہ سُوئی ہوئی۔ ڈُبھسن، دوہی جائیں گی۔ دُودھ دیں گی۔ اُکاڑ، دریا کی نشیبی اور دلدلی زمین سے دُور سخت زمین۔

ترجمہ :۔" وہاں سینکڑوں تازہ سُوئی ہوئی خوبصورت گائیں ہوں گی۔ جو دریا کے کنارے سے ذرا ہٹ کر سخت زمین پر دوہی جائیں گی !"

—— ۸ ——

ٹوبھا ٹوئیسوں دِل دے سانگے، مِنّت چڑھیسوں لعلو لاڑتے

حلِّ لغات: مِنّت، احسان۔ لعلو، خواجہ صاحب کے خُسر کا نام۔

ترجمہ :۔" ٹوبھا تو ہم جذبۂ دل سے مجبور ہو کر بنوائیں گے۔ مگر مِنّت لعلو لاڑ پر چڑھائیں گے !"

— ۹ —

آنوم راحت ڈوڑی چوڑی، لانے پھوگ دے وار تے

حلّ لغات: آدم، مجھے آئے۔ ڈوڑی، دُگنی۔ چوڑی، چوگنی۔ وار، تر و تازگی۔

ترجمہ:۔ "لانے اور پھوگ کی تر و تازگی اور مہک میں مجھے دُگنی چوگنی راحت ملتی ہے!"

— ۱۰ —

فرح فرید نوں روز سوائی، سُنج بر سخت اُجاڑ تے

حلّ لغات، فرح، خوشی۔ سوائی، زیادہ۔ افزوں۔ اُجاڑ، غیر آباد مقام۔

ترجمہ:۔ "فرید کو ویران اور اُجاڑ جگہوں میں روز افزوں زیادہ فرحت ملتی ہے!"

نوٹ:۔ اہل اللہ پہاڑوں اور جنگلوں کو اس لئے پسند کرتے ہیں کہ وہاں ان کی یکسوئی میں کوئی چیز خلل انداز نہیں ہوتی۔ اِس لئے خواجہ صاحبؒ بھی روہی اور پھر اُس کے اُجاڑ مقامات کو زیادہ ترجیح دیتے تھے۔

(۱۹۸)

یہ کافی خواجہ صاحبؒ کے ذہنی سفر کی آخری منزل ہے۔ جس میں انہوں نے مقصود پا لیا ہے۔ اور اب اِس چشمۂ فیض سے جو انہیں واہب العطایا نے مرحمت کیا ہے۔ نوعِ انسانی کو بہرہ مند فرما رہے ہیں۔ کافی کا مطلع بھی قابلِ توجہ ہے۔ کافی نمبر ۱۹۶ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

"ٹوبھا ٹبوا ڈے پکا تڑ تاڑ تے"

یعنی اس کی زمین سخت ہو تاکہ اس کی منڈیر کے گرنے کا خدشہ نہ رہے ۔ کافی ۱۹۷ میں ہے ع

"ٹوبھا کھٹاڈے سوہنی جا تاڑتے"

موقع محل اچھا ہو ــــــ اب ارشاد ہوتا ہے کہ ع

"ٹوبھا کھٹاڈے مُلک ملہیر تے"

مُلک ملہیر سے مراد مقام لاہُوت ہے ۔

پہلی کافی میں قلب کی تقویت کے لئے استدعا ہے ۔ تاکہ شیطان اور اس کے عوامل اثر انداز نہ ہو سکیں دُوسری کافی میں "سوہنی جا" کا مطالبہ ہے ۔ یعنی قلب میں ایسی صلاحیتیں ہوں کہ وہ لطائف ستّہ کے فیوضات سے استفاضہ کر سکے ۔ آخری کافی میں خواجہ صاحبؒ نے اپنا منتہائے مقصد مقام لاہوت بیان کر دیا ہے ۔ فرماتے ہیں ۔

ــــــ ۱ ــــــ

ٹوبھا کھٹاڈے مُلک ملہیر تے

پتھر پہاڑ کوں چیر تے

حلِّ لغات : ملہیر ، ایک خوش منظر اور شاداب مقام ۔ اقامتِ محبُوب ۔

ترجمہ :۔ "اے محبُوب ! ملک ملہیر میں ایک ٹوبھا بنوا دے ۔ خواہ اس کے لئے پہاڑ اور پتھر کیوں نہ چیرنے پڑیں !"

— ۲ —

مُلک ہلہیر دی ناز و چالی　　بوئی لانی دا رُتبہ عالی

ڈوکاں کر دی دُھوڑی والی　　کیسر مُشک عنبیر تے

حلّ لغات: چالی، چال ڈھال۔ بوئی لانی، روہی کی بُوٹیوں کے نام۔ دُھوڑی، غبار۔ گرد۔ والی، ریت۔ کیسر، زعفران۔ عنبیر، عنبر۔

ترجمہ:۔ "مُلک ہلہیر کی سرزمین کے رنگ ڈھنگ اور ناز و انداز عجیب ہیں۔ اس جگہ کے خودرو پودوں بوئی اور لانی کا رُتبہ بھی بلند ہے۔ اور یہاں کی دُھول مٹی اور ریت بھی کیسر، مُشک اور عنبر کا مذاق اُڑاتی ہے!"

— ۳ —

مَنجھیاں رِنگسن گائیں ڈِھکسن　　بھیڈاں بکریاں چانگے ٹکسن

اُکھیاں اُڑسن دِلڑیاں ہکسن　　دَھرتی دی تاثیر تے

حلّ لغات: رِنگسن، بھینسوں کی آواز۔ ڈِھکسن، گائے کی آواز۔ چانگے، چوپال۔ ٹکسن، ٹھہریں گی۔ اُڑسن، اُڑیں گی۔ ہکسن، ایک دُوسرے سے پیوست ہوجائیں گی۔

ترجمہ:۔ "اس دھرتی کی تاثیر ہی ایسی ہے کہ جب گائے بھینسیں چرنے کے بعد چوپال میں آئیں گی تو اپنے بچھڑوں اور بچھوں کو اپنی مخصوص آوازمیں بلائیں گی۔ بھیڑیں بکریاں بھی

یہاں آکر سکون و اطمینان محسوس کریں گی۔ ایسے ہی پُر لطف ماحول میں عشق جنم لے گا۔ آنکھوں سے آنکھیں ملیں گی۔ اور دلوں سے دل جُڑ جائیں گے!"

—— ۴ ——

برہوں دے ٹھوہ تے جوہ بٹیسوں ۔۔۔ جھوکاں جوڑ سنجوک چھکیسوں

سسّی تے سے تھورے لیسوں ۔۔۔ مَنّت چڑھیسوں مائی ہیر تے

حلِّ لغات: ٹھوہ، مناسب مقام۔ جوہ، ٹھکانا۔ آبادی۔ سنجوک، اتفاق۔ چھکیسوں، سُہائیں گے۔

ترجمہ: "ہم عشق و محبت کی سرزمین میں جھونپڑی بنائیں گے۔ اپنی آبادیاں بسا کر پیار و محبّت کے رشتے کو مضبوط کریں گے۔ محبّت کی رسم کو تازہ کر کے ہم مائی سسّی پر سو سو احسان جتائیں گے اور مائی ہیر کو بھی اپنا شکر گزار بنائیں گے!"

سسّی، پنوں کی تلاش میں جنگل کو نکلی اور پھر وہیں کی ہو کر رہ گئی۔ خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں ہم نے بھی آبادیوں کو ٹھکرا کر ریگستانوں اور صحراؤں کو آباد کیا ہے۔ اس سے مائی سسّی کی روح یقیناً خوش ہو گی۔ مائی ہیر کو جھوک محلّات سے زیادہ مرغوب تھی۔ ہم نے بھی روہی میں ڈیرہ لگایا ہے۔ اس لحاظ سے ماہی ہیر کو بھی شاد کیا ہے۔

—— ۵ ——

بیعت کریسوں کُل تھل بَر کوں ۔۔۔ ساگھر پریم تے سُکھ ساگر کوں

گُھڑ بے رچھنے جو دھا سَر کوں ۔۔۔ رکھ تکیہ گُر پیر تے

حلِ لغات: پریم ساگر، سُکھ ساگر، گھُبڑے رچھنے اور جودھاسر، یہ تمام روہی کے ریگستانی علاقے ہیں۔

ترجمہ: ” ہم اپنے پیرومرشد پر بھروسہ کر کے تمام ریگستانی مقامات پریم ساگر، سکھ ساگر، گھبڑا، رچھنہ اور جودھاسر کے عوام کو مُرید کریں گے!“

یعنی جب واہب العطایا اپنے لطف وکرم سے ہمیں عرفان کی دولت سے مالامال فرمائیں گے تو پھر ہم بِلا تفریقِ رنگ ونسل تمام نوعِ انسانی کو ان فیوضات سے بہرہ مند کریں گے!

—— ۶ ——

جاں جاں وُٹھ دی وَہو سُٹیو سے — سندھڑوں رُوح اُچاک تھیو سے

ڈینہاں کُسری تے دِل تھیو سے — راتیں گاوے کھیر تے

حلِ لغات: وُٹھ، بارش۔ وَہو، خبر۔ اُڑتی ہوئی اطلاع۔ اُچاک، اُچاٹ۔ سندھڑوں، دریائے سندھ سے۔

ترجمہ: ” جوں جوں روہی سے برسات کی خبریں سُننے میں آتی ہیں۔ طبیعت سندھ کے ساحلی علاقے سے اُچاٹ ہونے لگتی ہے۔ دن کو روہی کی لسّی یاد آتی ہے اور رات کو گائے کے دُودھ کی خواہش ہوتی ہے!“

—— ۷ ——

ڈُوبھے باجھوں مُول نہ تھیساں — نہ وکڑے تاں بَندتے بہساں

نہ گھڑتے نہ پاڑتے رہساں — نہ وَت کھوہ وَہیر تے

حلّ لغات: باجھوں، بغیر۔ مُول، ہرگز۔ نہ ٹھہساں، راضی نہ ہوں گی۔ وکڑے اور بند، موسم گرما میں جب پہاڑ سے بارش کا پانی آتا ہے تو اُسے روکنے کے لئے مٹی کے بند بنائے جاتے ہیں۔ اسی طرح کھیتوں کے چاروں طرف منڈیریں بنائی جاتی ہیں تاکہ کھیت کا پانی باہر نہ نکلے۔ وکڑے سے مراد کھیت ہے۔ گِٹھ اور پاڑ، روہی کی زمینوں کی قسمیں۔ گِٹھ بھربھری زمین کو کہتے ہیں۔ دَہیر، ندی۔ پانی کا بہاؤ۔

ترجمہ:۔ "میں ٹوبھا احداث کرائے بغیر ہرگز راضی نہ ہوں گی۔ اور نہ ہی کسی کھیت یا بند پر ٹھکانہ بناؤں گی۔ نہ ہی گِٹھ اور پاڑ قسم کی اراضیات پر رہائش رکھوں گی۔ اور نہ ہی کسی کنُویں یا ندی کی گزرگاہ پر ڈیرہ لگاؤں گی!"

—— ۸ ——

آپے آکر دِل لڑی لاتو! حال میڈا سَب سمجھیو جاتو
ہُنڑ کیوں مُٹھڑی توُں دِل چاتو دُھوتیں دی تقریر تے

حلّ لغات: آپے، خود بخود۔ دُھوتیں، چغل خور۔

ترجمہ:۔ "اے یارِ دلنواز! خود تُو نے ہی آکر دل لگایا اور میرا سارا حال جانا اور سمجھ لیا تھا اب تُو نے چغل خوروں کی باتوں پر یقین کر کے اس سوختہ بخت سے دل کیوں اُٹھا لیا ہے!"

—— ۹ ——

عِشق فرید لکھیا پروانہ گھر باروں تھئی بار روانہ
کر سِر صدقے پڑھ شُکرانہ ہیں مِٹھڑی تحریر تے

حلِ لغات: پروانہ، حکم نامہ۔ بار، جنگل۔ مٹھڑی، میٹھی

ترجمہ:۔ "اے فرید! عشق نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ گھر بار چھوڑ جنگل اور بیابان کی طرف نکل جا۔ اس پروانے کی میٹھی تحریر کے مطابق شکر بجا لا اور سر قربان کر دے!"

شکر اِس لئے ادا کر کہ حضرتِ عشق نے تجھے اِس قابل سمجھا ہے اور یہ خدمت تیرے سپرد کی ہے۔ اَب تو منصور کی طرح ہنستا مسکراتا۔ پھانسی کی رسّی گلے میں ڈال لے اور یار پر سے تصدق ہو جا۔

۱۹۹

خواجہ صاحبؒ ہر جگہ عاشقِ صادق کے جذبات کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہجر و فراق میں دُکھ درد کے ہزاروں پہاڑ کیوں نہ ٹوٹیں۔ وادیٔ عشق میں ہمّت ہارنا کفر ہے۔ اِسی لئے دِن بدِن آگے بڑھنے کی تعلیم دیتے ہیں ؎

"اِچھو مار دِلیو۔ دِل نہ ماندی تھی"

—— ۱ ——

جَڈاں جایُم پا کر جھولی

کرویٔن ڈِتی مالولی

حلّ لغات: جَڈاں، جب۔ جایُم، میں پیدا ہوئی۔ جھولی، آغوش۔ وَیٔن، بین

ترجمہ:۔ "جب میں پیدا ہوئی۔ تو ماں نے مجھے گود میں لے کر بَین اور نوحہ کی لوری دی!"

یومِ الست میں حُسنِ ازل اپنے جمالِ بے مثال کی ایک جھلک دکھانے کے بعد حجاب میں چلا گیا۔ اس وقت سے عشاق پر حزن و ملال طاری ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو احساسِ فراق سے بے چین ہو کر رونے لگتا ہے۔ اور جب انسان طبعی عمر ختم کرنے کے بعد راہگرائے عالمِ جاودانی ہوتا ہے، تو وصالِ یار کی تمنّا میں مسکرا دیتا ہے۔ بقولِ اقبال ؎

چوں مرگ پیش آید تبسّم برلب اوست!

—— ۲ ——

پہلوں پیت نہ پئی پیو ما دی　　　　وَت ہوت بلوچ نہ رادھی

مَیں مُٹھڑی جانوَن لادی　　　　ہم بخت ہٹری ڈُکھ رولی

حلِ لغات: پہلوں، ابتداء، پہلے پہل۔ وَت، پھر۔ رادھی، لغوی معنی کاشت کرنا۔ مراد نبھانا۔ اچھا سلوک کرنا۔ جانوَن لادی، روز پیدائش سے۔ ڈُکھ رولی، دُکھوں کے چکر میں آئی ہوئی۔

ترجمہ: ”شروع سے ہی مجھے ماں باپ کی محبت اور شفقت نصیب نہ ہوئی۔ پھر ہوت بلوچ نے بھی میرے ساتھ وفا نہ کی۔ میں بدنصیب یومِ پیدائش سے ہی دُکھوں کے چکر میں پھنس گئی!“

—— ۳ ——

گھر فجرؔ پیا پوں پا وے　　　　آ اُجڑی جھوک وساوے

رَل چیتر بہار سُہاوے　　　　وَس ہَس رَس کھیڈوں ہولی

حلِّ لغات: فخرؔ پیا، خواجہ صاحبؒ کے مُرشد اور بڑے بھائی حضرت فخر جہاں علیہ الرحمۃ۔ پوَن پا وے، آئے۔ پاؤں دھرے۔ وَسا وے، آباد کرے۔

ترجمہ: "خدا کرے میرا محبوب فخر جہاںؒ تشریف لائے اور میرے دل کی ویران بستی کو پھر سے آباد کرے۔ میرے ساتھ مل کر موسمِ چیت بہار سے لطف اندوز ہو۔ اور ہم دونوں ایک ساتھ رس بس کر ہنسی خوشی ہولی کھیلیں!"

—— ۴ ——

تو ڑے درشن مول نہ پیساں تاں وی نازک نینھ نبھیساں

وِچ کوٹ شہر مَر ویساں تھی دَر دِلبر دی گولی!

حلِّ لغات: توڑے، اگرچہ۔ درشن، دیدار۔ گولی، خادمہ۔

ترجمہ: "خواہ میں محبوب کا دیدار حاصل نہ بھی کر سکوں۔ تاہم عشق کے تمام نازک مراحل کو خوش اسلوبی سے نبھاؤں گی۔ یہاں تک کہ یار کے دروازے کی باندی بن کر کوٹ مٹھن میں جان دے دوں گی!"

—— ۵ ——

سارا چولا بوچھنْ گھانگھے گئے زیور تریوَر لانگھے

ہِر مانگ مرنیّدی ہے سانگے تھئی سُرخی زہر دی گولی

حلّ لغات: گھانگھے، پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے۔ لانگھے، عورتوں کے پہننے کا لباس۔
ترجمہ: "کپڑے پھٹ گئے ہیں۔ کُرتے اور دوپٹے کی دھجیاں اُڑ گئی ہیں۔ زیورات، ملبوسات لہنگے وغیرہ سب چھُٹ گئے ہیں۔ اب سر میں مانگ بھی برچھی بن کر چُبھتی ہے۔ اور ہونٹوں کی سُرخی تو زہر کی گولی بن گئی ہے۔"

—— ۶ ——

بن یار نہ سیج سُہیساں !   پھُل سہرے تروڑ سٹیساں
بھَن بَنیسر بُول سَڑیساں   بَھٹھ چندن ہار بنولی

حلّ لغات: پھُل، پھُول۔ پھُل سہرے، پھُولوں کے سہرے۔ بھَن تروڑ، توڑ پھوڑ کر۔ چندن ہار بنولی، زیورات۔
ترجمہ: "محبوب کے بغیر میں پھولوں کی سیج سے ہرگز لطف اندوز نہ ہوں گی۔ پھولوں کے سہرے توڑ ڈالوں گی۔ بنیسر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی اور بُولا جلا دوں گی۔ یہ چندن ہار اور بنولی بھی سب بھاڑ میں جائیں!"

—— ۷ ——

سیّاں رَل مِل مِہنے ڈیندیاں   کھِل ہاسے کیس کریندیاں
• جیئیں وَرن اَلیندیاں   سَسّس مارِم سَو سَو بولی

حلّ لغات: مِہنے، طعنے۔ کھِل ہاسے، ہنسی مخول۔ بولی مارِم، مجھے طعنے دے۔

ترجمہ :۔" تمام ہجولیاں اکٹھے ہو کر مجھے طعنے دیتی ہیں۔ ہنسی مذاق اڑاتی اور چڑاتی ہیں۔ ماں اور بہنیں بین کرتی ہیں اور ساس سو سو طنز کرتی ہے۔"

— ۸ —

جند جلڑی، جندڑی جھولی جتھ کرڑ کنڈا سب سُولی
ڈِسے لکڑے ریتڑ کُولی دِل درد چلائی گولی

حلِّ لغات: جندڑی جھولی، روح جھلس گئی ہے۔ ریتڑ کُولی، ریت نرم ہے۔

ترجمہ :۔" دل میں عشق نے ایسی گولی چلائی ہے کہ سوز محبّت سے جان جل گئی ہے اور رُوح جھلس گئی ہے۔ یہاں کے کریر اور ببول سب سولی نظر آتے ہیں اور نرم ریت بھی سنگریزوں کی طرح سخت محسوس ہوتی ہے!"

— ۹ —

ہر پلپل پریت پنّل دی ہِک سانوٗل باردچل دی
ہے تیڈی روز ازل دی ایہا کوجھی کملی بھولی

حلِّ لغات: باردچل، بلوچ

ترجمہ :۔" ہر لحظہ محبوب، پنّل کی پیت یاد آتی ہے اور سانولے بلوچ کی چاہت ہے۔ اے محبوب! چاہے بد صورت ہے، پاگل ہے یا بھولی بھالی، جو کچھ بھی ہے روزِ ازل سے تیری ہو چکی ہے!"

— ۱۰ —

ڈل یار فرید نہ آیا   سر سُولیں سانگ رَسایا
سب ہار سنگار وِہایا   گئی ناز نواز دی ٹولی

حلِّ لغات: سانگ رَسایا، بہروپ رچایا۔ وِہایا، گزر گیا۔ ٹولی، صحبت

ترجمہ: "اے فرید! محبوب پھر لوٹ کر نہیں آیا۔ سر پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ سب بناؤ سنگار ختم ہو گئے۔ اور ناز و نواز کی صحبتیں بھی گزر گئیں!"

۲۰۰

اِس کافی میں افلاطون اور برکلے وغیرہ کی عینیت کو ایک خوبصورت شعری پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ جو فی الحقیقت وجودی فلسفہ کے قائل سالکوں کا ایمان ہے اور موجودہ زمانے کی "تحریکِ وجودیت" میں ایک نئے انداز سے جلوہ نمائی کر رہا ہے۔

— ۱ —

جگ وہم خیال تے خواب ہے
سب صورت نقش بر آب ہے

حلّ لغات: جگ، دُنیا۔ جہان۔ نقش برآب، فارسی محاورہ ہے۔ ناپائیدار۔ بے بنیاد۔ فانی اشیاء پر بولا جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ دُنیا وہم وخیال اور خواب ہے۔ تمام صُورتیں نقش برآب کی طرح ناپائیدار ہیں!"

یہ دُنیا حقیقت کی دُنیا نہیں بلکہ محض خواب وخیال ہے۔ یہ صرف عینیت ہے یا زیادہ سے زیادہ علمیّت ہے اور یہ صُورتیں آنی اور فانی ہیں۔ یہ پانی پر نقش کی مانند ہیں جو قائم نہیں، جن میں دوامیّت نہیں اور جو حقیقت نہیں بلکہ اعتباری ہیں۔ کیونکہ ان کا ذریعۂ معرفت حواسِ خمسہ ہیں جو بھروسہ کے لائق نہیں ہیں۔ حقیقی علم وہی ہے جو حواسِ خمسہ سے نہیں بلکہ وجدان سے حاصل ہوتا ہے۔ علم نہیں بلکہ عرفان ہی سچا ذریعہ ہے جس سے حقیقت شناسی ہوتی ہے۔

—— ۲ ——

جے پچھدیں حال حقیقت   سُن سمجھ اتے رکھ عبرت

جیویں بحر محیط ہے وحدت   کُل کثرت شکل حُبابے

حلّ لغات: بحر محیط، بڑا سمندر۔ دریائے ناپیدا کنار۔ حباب، بلبلہ

ترجمہ:۔" اگر تم حقیقت کا حال دریافت کرتے ہو تو سُنو، سمجھو اور عبرت حاصل کرو۔ وحدت نے بحر محیط کی طرح احاطہ کیا ہُوا ہے۔ اور تمام کثرت بحرِ بیکراں پر بلبلوں کی مانند ہے جو بنتے اور پھٹتے رہتے ہیں۔ لیکن سمندر جوں کا توں رہتا ہے!"

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا۔ لیکن پھر قطرہ کہاں گیا۔ وہ تو محیط کا محیط ہی ہو گیا۔ اور سچ بھی تو یہی ہے کہ سب کچھ بحر ہی ہے۔ اگر بحر نہ ہوتا تو بیاباں ہوتا۔ کل قائم بالذّات ہے۔ کُل حقیقت ہے اور جزو کچھ بھی نہیں۔ سوائے حباب کے کثرت کا کوئی وجود نہیں، صرف مظہر ہے۔ وحدت اصلیت ہے۔ جوہر ہے۔ علّت غائی ہے۔

—— ۳ ——

نہیں اُصلوں اصل دوئیدا　　خود جانڑ ہے نسل دوئیدا

گیا پھُوکا نکل دوئیدا　　ول اوہی آب دا آب ہے

حلِّ لغات: خود جانڑ، خودی۔ پندار۔ اپنے آپ کو قدرتِ الٰہی سے علیحدہ سمجھنا۔ پھُوکا، ہوا، پھُونک۔

ترجمہ :۔ ”حباب کی طرح دوئی کی کوئی حقیقت نہیں۔ تم خود ہی جان لو کہ کیا کبھی دوئی سے کوئی نسل چلی ہے۔ جب دوئی کی ہوا حباب سے نکل جاتی ہے تو پھر پانی کا پانی رہ جاتا ہے اور حباب فنا ہو کر سمندر میں مل جاتا ہے!“

دوئی کا کوئی وجود نہیں۔ دوئی ہَوا کے دوش پر سوار ہے۔ جب ہَوا نکل گئی، دوئی بھی مٹ جائے گی۔ کثرت گم ہو جائے گی۔ وحدت باقی بچ جائے گی۔ پھر حباب رہے گا۔ اور نہ قطرہ نہ برف و بھاپ ہونگے بلکہ آپ ہی آب ہوگا۔ بحرِ بیکراں ایک محیط بے جہت، بے سمت ہے وہی کُل ہوگا وہ اصل ہوگا۔

—— ۴ ——

نہ کافی جانڑ کفایہ　　نہ ہادی سمجھ ھدایہ

کر پُرزے پُرزے جلد وقایہ　　ایہا دِل قرآن کتاب ہے

حلِّ لغات: کفایہ، ہدایہ اور وقایہ تینوں درس نظامی کی فقہی کتابیں ہیں۔

ترجمہ :۔ ”کفایہ کو کافی نہ جان۔ ہدایہ کو اپنا ہادی نہ سمجھ، وقایہ کو بھی پرُزے پرُزے کر

دے، تمہارا یہی دل قرآن ہے اور یہی سب سے بڑی کتاب ہے!"

کفایہ، ہدایہ اور وقایہ شرعی علوم سکھانے کی معیاری کتابیں ہیں۔ لیکن کیا ان کتابوں سے قرآن فہمی اور خودشناسی میں مدد مل سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ قلم اور قرطاس کی دنیا ظواہر کی پوست کی دُنیا ہے حقیقت اور مغز کی دُنیا تو روحانیت ہے۔ جس کا منبع اور مصدر دِل ہے۔ قلب ہبط انوارِ الٰہی ہے جو منزل اسرار الوہی ہے۔ جو مرکز صدورِ سرودِ ازلی ہے۔ جو منبع پرتوِ حُسنِ ازل ہے۔ اس کے مقابلے میں کتابوں کے انبار کچھ نہیں کچھ بھی نہیں۔

—— ۵ ——

ہے بید پُران وی دِلڑی ہے پرم گیان دی دِلڑی

دِل بطن بطون دا بابے ہے جان جہان دی دِلڑی

حلِّ لغات: پرَم، محبت۔ پرم گیان، علم عرفان۔ پُران، ہندوؤں کی معتبر کتاب جس میں مذہب ہنود کے اٹھارہ بنیادی اصولوں کو ویاس جی نے نظم کیا تھا۔ بید، ہندو مذہب کی وہ چار کتابیں جن کو ہنود الہامی سمجھتے ہیں۔ رگ وید، سام وید، یجر وید۔ اتھر وید۔ بطن بطون، صوفیائے کرام کے نزدیک ہر لفظ کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور پھر اُس باطن کی تہ میں ایک اور باطن بھی مانا گیا ہے، اُسے "بطنِ بطون" کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "دل ہی پرم گیان ہے، وید اور پُران بھی دِل ہے۔ اور رُوح کائنات بھی دل ہے اور یہی اسرار و معارف کا باب ہے!"

وید، پُران اور شاستروں میں بھی وہی کچھ ہے، جو کفایہ اور ہدایہ میں ہے۔ ان کی اصل حقیقت بھی کتابِ قلب کے آگے ہیچ ہے۔ علومِ باطنی اور عرفانِ حقیقی کا بابِ اوّلین اور بابِ آخرین بھی دِل

ہے۔ جملہ مذاہب کی کتبِ مقدّسہ کا تقدس اپنی جگہ پر۔ علم کی اہمیت مسلّم۔ لیکن "اُس" تک رسائی کے لئے یہ دُنیاوی یا شرعی علوم ورقِ سادہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ اگر پڑھنا ہے تو کتابِ دل پڑھیئے، اور مصحفِ قلب کی ورق گردانی کیجئے تاکہ حقیقت کا پتہ چل سکے!

—— ۶ ——

دِل لُب ہے کون مکان دا دِل غایت اصل جہان دا

دِل مرکز زمین زمان دا بیا کوڑ پکھال رچا ہے!

حلِّ لغات: لُب، خلاصہ۔ غایت، انتہا۔ اصل۔ مرکز، ہرایک دائرے کے درمیانی نقطہ کو مرکز کہتے ہیں۔ کوڑ، جھوٹ۔ پکھال، فریب۔ فضول چیز۔

ترجمہ:۔ "یہی دل کون و مکان کا خلاصہ ہے۔ اور یہی کائنات کی اصل غایت ہے۔ دِل ہی زمین و زمان کا مرکز ہے۔ باقی سب جھوٹ اور فریب ہے۔"

یہ کل مادی جہان، یہ کائنات اور یہ مظہر کُن فیکُون اپنی کوئی اصلی حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ مظاہر ہیں۔ یہ عکس ہیں۔ اور یہ محض تصوّرات ہیں۔ اور ان سب کی حقیقت "دِل" ہے۔ جہاں سے یہ سب پھوٹتے ہیں۔ پھیلتے ہیں۔ اور پھر لوٹ کے وہیں واپس دل میں سما جاتے ہیں۔ یہی عرش "ربِّ کبریا" ہے۔ اور یہی زمان و مکان کی آفرینش کا نقطۂ آغاز ہے۔ بالآخر سب یہیں لَوٹ آئیں گے۔

—— ۷ ——

وِچ صُورت دے ناسُوتی وِچ معنے دے ملکُوتی

جبرُوت اتے لاہوتی   دِل اندر سب اسبابے

حلّ لغات: ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت، صوفیائے کرام کے نزدیک یہ چاروں عالم مختلف مقامات کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) ناسُوت۔ عالمِ دُنیائے فانی (۲) ملکوت۔ محویت اسمائے الٰہی کا عالم (۳) جبروت۔ متصف بصفاتِ الٰہی ہونے کا عالم۔ (۴) لاہوت۔ مقام فنافی اللہ کا عالم۔ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں۔ ھُوَعِلْمٌ یُنْظَرُ فِی الْوُجُوْدِ الْمُطْلَق الخ

ترجمہ:۔ "اِسی دل کے اندر تمام عالم موجود ہیں۔ شکل کے اعتبار سے یہ اس فانی دُنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ معانی کے لحاظ سے عالمِ ملکوت سے متعلق ہے۔ جبروتی اور لاہوتی مقامات بھی اسی میں ہیں۔ الغرض تمام اسباب دل کے اندر موجود ہیں!"

عالمِ ناسُوت ہو یا عالمِ ملکوت، عالمِ جبروت ہو یا عالمِ لاہوت سب متاع ہیں، سرو سامان ہیں جن سے دل عبارت ہے۔ جو دل سے پھوٹتے ہیں اور اسی سے معانی مطالب اور مفاہیم کا رنگ و بُو حاصل کرتے ہیں۔

—— ۸ ——

رکھ اَنتر دھیان فریدی   سَٹ سکھڑیں پیر مُریدی

ہے دُوری سخت بعیدی   جی ٹُکھڑیں کانْ عذابے

حلّ لغات: انتر دھیان، تخیّل۔ عملِ محویّت۔ انتر، اندر۔ سکھڑیں، خالی۔ ٹکھڑیں، ٹکھ۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! تم دل میں توجہ اور دھیان کا عمل جاری رکھو۔ اور خالی پیری مریدی کو

دُور پھینک دو۔ کیونکہ دِل سے دُوری انسان کو منزلِ مقصود سے بعید کر دیتی ہے۔ اور آرام و آسائش کی طلب بھی عذاب میں مبتلا کرتی ہے۔"

ظواہر پرستی ایک بے مایہ شئے ہے۔ خواہ وہ دُنیا داری میں برتی جائے۔ یا شرعی معاملات میں۔ اصل چیز تو قلب کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ حقیقت ازلی کا قرب حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ ظواہر پرست کھوکھلے ہیں خالی ہیں، بے مغز و بے جان ہیں اور اس دُنیائے رنگ و بُو کے لئے عذاب سے کم نہیں۔

۲۰۱

یہ کافی حسنِ بیان، موسیقیت اور سوز و گداز کی بنا پر حزنیہ کافیوں کی سرتاج خیال کی جاتی ہے۔ ملتان اور بہاول پور ڈویژنوں کے محلات ہوں یا کسانوں کے چوپال اس کے غم انگیز اور زہرہ گداز بول ہر جگہ سُنائی دیتے ہیں۔ ہجر دراصل وہ کیفیت ہے جو فراق بعد وصال میں پیدا ہو۔ وصل سے قبل جو کیفیت ہوتی ہے اُسے ہجر نہیں کہتے۔ بلکہ اضطراب کہتے ہیں۔ سالکینِ معرفت ہجر کی کیفیات سے اس لئے دوچار ہوتے ہیں کہ وہ ذاتِ مطلق کے جمال جہاں افروز کی ایک جھلک یوم الست میں دیکھ چکے ہیں۔ پھر اُسی کے اشتیاقِ دیدار میں اپنے درد و کرب کا اظہار دُنیاوی تمثیلات کے ذریعے کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ؎

—— ۱ ——

جندڑی اُچاکے جیڑا اُداسے

جاپے تتی کوں کیندی پیاسے

حلّ لغات: جندڑی، جان۔ اُچاک، اُچاٹ، پریشان جیڑا، دِل۔ چاپے، خبرنہیں، پتہ نہیں، خدا جانے۔ کینڈی، کِس کی۔ پیاس، محبت، تشنگی، طلب۔

ترجمہ: "طبیعت اُچاٹ ہے۔ جی اُداس ہے۔ خدا جانے مجھ سوختہ بخت کو کس بے وفا کی چاہت نے اِس طرح بے چین کر رکھا ہے۔" بقولِ حافظ ؎

دیدہ لبریزم سراپا انتظار کیستم ❊ ذوقِ دیدار یکہ دارم بیقرار کیستم

—— ۲ ——

پیکیں سوریجھیں گلڑے ویکھو ہے ❊ ڈیڈی مُٹھی نوں ماہین ڈوہے

قسمت دیاں گالھیں دلبر وی دروہے ❊ ایڈوں گیوسے اوڈوں گیا سے

حلّ لغات: پیکیں، میکا، ماں باپ کا کنبہ۔ سوریجھیں، سُسرال۔ گلڑے، گلے شکوے۔ ویکھو ہے، تہمتیں، الزام۔ مُٹھی، بدنصیب۔ ڈوہے، الزام، قصور۔ دروہ، بے وفائی، دغا، فریب۔ گیاسے، گئے، محروم رہے۔

ترجمہ: "میکے اور سُسرال میں گلے شکوے اور الزام تراشیاں ہوتی ہیں۔ ماں اور بہنیں بھی مجھ بدبخت کو قصوروار ٹھہراتی ہیں۔ قسمت کی بات کہ گھر کی یہ حالت ہے۔ اُدھر دلبر بھی بے وفا ہے۔ اِس لئے میں اِدھر سے بھی گئی اور اُدھر کی بھی نہ رہی!"

—— ۳ ——

تھئی آس پاسے آئی یاس پاسے ❊ زربفت ڈورے ململ تے خاصے

کھنڈریاں بناتاں مصریاں تپاسے ❊ کچڑے اوڈا ہے کوڑے دلاسے

حلّ لغات: پاسے، پہلے "پاسے" کے معنی "ایک طرف" اور دوسرے کا مطلب "قریب آنا" ہے۔ کچڑے اوڈا ہے، خام امیدیں۔ طفل تسلّی۔ کوڑے دلاسے، جھوٹی تسلّی۔

ترجمہ:- "آس رخصت ہوگئی اور یاس قریب آگئی۔ قیمتی ملبوسات یعنی زربفت۔ ڈوریا، ململ اور خاصہ کے کپڑے نیز مٹھائیاں، مثلاً کھانڈ، شکر، مصری اور تپاسے یہ سب چیزیں خام اُمیدیں اور جھوٹی تسلّیاں ثابت ہوئیں۔ محبوب کے ہجر وفراق میں کوئی چیز اچھی نہیں لگتی!"

— ۴ —

لکھڑی متھے دی پڑے پیاسے   واہ واہ خدا دے کم بے قیاسے

جیڑھیں کوں مُنہ وی لیندے نہ ہاسے   رل مل کریندیاں کھل ٹوک، ہاسے

حلّ لغات: لکھڑی متھے دی، پیشانی کی تحریر قسمت کا لکھا۔ پڑے، پئہ۔ پئو۔ جیڑھیں، جن کو۔ ہاسے، پہلے "ہاسے" کا مطلب ہے، تھے۔ اور کھل ٹوک، ہاسے، مخول۔ پھبتیاں۔ ہنسی۔

ترجمہ:- "بالآخر نوشتۂ تقدیر سامنے آگیا۔ واہ واہ خدا کے کام بھی کیسے نیارے اور انسانی عقل وقیاس سے بالاتر ہیں جنہیں مَیں مُنہ لگانے کی بھی روادار نہ تھی۔ اب وہ رل مِل کر مجھ پر ہنسی اور مذاق اُڑاتی ہیں!"

— ۵ —

مُنہ ویڑھ ٹھڈڑے پئی ساہ بھردی   وینڈی نبھائی ڈِیہنہ ڈیہنہ نخر دی

چس رس نہ ماڑم گھر دی نہ وردی   ہِک پل نہ ڈِترم سُکھ سیج پاسے

حلّ لغات: مُنہ ویڑھ، مُنہ لپیٹ کر۔ ساہ، سانس۔ وینْدی نبھائی، گزارتی جاتی ہوں۔ ڈِینْہوں ڈِینْہہ، دن بدن نجھردی، گھلتی جاتی ہوں۔ چس رس، لطف و ذوق۔ نہ نبھایُم، نہ نبھایا۔ وَر، شوہر۔

ترجمہ: "منہ سر لپیٹ کر ٹھنڈی آہیں بھر رہی ہوں۔ اگرچہ غم واندوہ میں روز بروز گھلتی جا رہی ہوں۔ پھر بھی اس بے وفا سے نباہ کئے جا رہی ہوں۔ افسوس کہ میں نے گھر بار کا کوئی مزہ نہ پایا۔ اور نہ ہی شوہر کی شفقت و محبت سے بہرہ ور ہو سکی۔ ایک پل کے لئے بھی کسی پہلو مسرّت و شادمانی کی سیج پر آرام نصیب نہیں ہوا۔"

—— ۶ ——

برہوں بچھینْدا لکھ لکھ بلائیں تھی تھی ڈُکھاڑی منگدی دُعائیں

شالا کہیں دیاں یارب کڈاہیں ڈِیداں نہ اَٹکن دِلڑی نہ پھاسے

حلّ لغات: برہوں، عشق۔ تھی تھی ڈکھاڑی، دکھی ہو کر، غمزدہ ہو کر۔ کہیں دیاں، کسی کی۔ کڈاہیں، کبھی۔

ترجمہ: "عشق لاکھوں بلاؤں کو اکسا بھڑکا کر میرے پیچھے لگا دیتا ہے۔ میں شدّتِ درد و کرب سے گلوگیر ہو کر دعائیں مانگتی ہوں کہ اے پروردگار! کبھی کسی کی نظریں چار نہ ہوں، اور نہ ہی کسی کا دل گرفتارِ محبّت ہو!"

—— ۷ ——

سانْوَل سلُونڑاں مارُو مریلہ نکھڑیا نہ ڈِٹھڑس کوئی وقت ویہلہ

سُرخی ڈُوہاگن کجلہ ڈُوہیلہ گُل گیا فریدا جوبن نراسے

حلّ لغات: سلوناں، نمکین۔ بیچ۔ مارو، محبوب۔ ظالم۔ مربلہ، ظلم۔ قاتل۔ نکھڑیا، جدا ہوا۔ بچھڑ گیا۔ ڈوہاگن، قصوروار۔ ڈوہیلہ، دکھ دینے والا، برا سے، بے لطف۔ راس نہ بیٹھا۔ ویہلہ، وقت۔

ترجمہ:۔ "میرا سانول سلونا محبوب قاتل اور ستمگر ہے۔ جدا ہوتے وقت اس نے کوئی گھڑی یا وقت بھی نہ دیکھا۔ اب تو سرخی قصوروار اور کاجل غم واندوہ کا سبب بنا ہے اے فرید! ہمارا جوبن تو یاس و نا امیدی میں ہی گل سڑ گیا۔"

۲۰۲

اس کافی کو سمجھنے کے لئے کافی نمبر ۱۹۶ کے ابتدائیہ پر ایک نظر ڈال لیں:۔

۱

جھوپڑ جوڑوں چک کھپ تھڈتے ❁ ایجھاں نہ ہووے سارے مڈتے

حلّ لغات: چک کھپ، روہی کی بوٹیاں۔ تھڈتے، اکھیڑ کر۔ مڈ، بستی۔

ترجمہ:۔ "روہی کی بوٹیاں چک کھپ اکھیڑ کر ایسا جھونپڑا بنائیں جس کی نظیر ساری آبادی میں نہ ہو۔"

۲

نہ وکڑے نہ بندتے بہساں ❁ نہ گبھ پاڑدی کھڈتے

حلّ لغات: وکڑے، کھیت۔ بہساں، بیٹھوں گی۔ گبھ، نرم زمین۔ پاڑ، گڑھوں والی زمین۔

ترجمہ:۔ "میں نہ تو کھیت میں جھونپڑا بناؤں گی نہ ہی بند پر بیٹھوں گی۔ اور نہ ہی نرم بھربھری اور گڑھوں والی زمین میں جھونپڑا بنانا پسند کروں گی!"

—— ۳ ——

ساڈوں آن سوہیساں روہی ﴿ سندھڑوں سگھڑی لڈتے

حلِّ لغات: سوہیساں، سُہاؤں گی۔ سندھڑوں، سندھ سے۔ سگھڑی، بال بچوں سمیت۔ لڈتے، نقل مکانی کر کے

ترجمہ:۔ "دریائے سندھ کے کنارے سے اپنا تمام سامان اُٹھا کر مع اہل و عیال روہی میں آ بیٹھوں گی۔ کیونکہ ساون کی برساتوں میں یہاں بڑا لطف آتا ہے!"

—— ۴ ——

جے پانی کھُٹ ویسی ہسوں ﴿ ڈھائے تے کُل اڈتے

حلِّ لغات: کھُٹ ویسی، ختم ہو جائے گا۔ ڈھائے، ریگستان کا کنارہ۔ تے، پر۔ کُل، تیلیوں کے چھپر۔ (پکھیاں)، اڈتے، ڈال کر۔ بنا کر۔

ترجمہ:۔ "اگر روہی میں پانی ختم ہو جائے گا۔ تو پھر ہم روہی کے کنارے تیلیوں کی پکھیاں ڈال کر بیٹھ رہیں گے!"

—— ۵ ——

شہر بھنبور دی کھاؤن آ دسم ﴿ ہوت نہ جادیں چھڈتے

حلِّ لغات: بھنبور، سسّی کا شہر۔ کھاؤن آ دسم، کھانے کو دوڑے گا۔ چھڈتے، چھوڑ کر۔

ترجمہ :۔ "اے پنل محبوب! مجھے چھوڑ کر چلے نہ جانا۔ تیرے بغیر تو بھنبور شہر بھی مجھے کھانے کو آئے گا!"

—— ۶ ——

تیغ فریدا برہوں دی وَیہہ گئی ٭ چم چم تے ہڈ ہڈ تے

حلِّ لغات: برہوں، عشق۔ چم، چمڑا۔ ہڈ، ہڈی۔ استخواں۔ وَیہہ گئی، بہہ گئی۔ چل گئی۔

ترجمہ :۔ "اے فرید! عشق کی تلوار بالآخر ہر جگہ ہڈی ہڈی اور گوشت پوست پر چل گئی۔ اور اس نے تن بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا!"

۲۰۳

خواجہ صاحبؒ کا کلام اگرچہ سرتاسر سوز و گداز ہے۔ اور آپ کے ہر مصرعے سے ہجر و فراق کا درد و کرب ٹپکتا ہے۔ مگر اس میں قنوطیّت کو دخل نہیں۔ ہر حالت میں حضرت امید کا دامن ہاتھ سے نہیں دیتے ۔ چنانچہ یہ کافی بھی انہی جذبات کی عکاسی کرتی ہے۔

—— ۱ ——

جو سی توں پوتھی پھول وے

دَسسی کڈاں سوہناں کول وے

حلِّ لغات: جوسی، جوتشی۔ پوتھی، پتری۔ وہ کتاب جس میں رمل و نجوم کے طریقے درج ہوتے ہیں۔ پھول، کھول۔ وسسی، بسے گا۔ آباد ہوگا۔ کڈاں، کب۔ کس وقت۔ سوہنڑاں، محبوب۔ کول، نزدیک۔ قریب۔

ترجمہ:۔ "اے جوتشی! ذرا پتری تو کھول کر دیکھ کہ میرا محبوب میرے پاس کب آکر آباد ہوگا؟"

—— ۲ ——

رو رو تھکی پٹ پٹ ہٹی کیڈے ویساں ڈکھڑیں کٹھی

سولاں لٹی، درداں مٹھی ماہی پنل رُلم رول وے

حلِّ لغات: پٹ پٹ، پیٹ پیٹ کر۔ ہٹی، تھک گئی۔ ماہی، دوست۔ کیڈے، کدھر۔ ویساں، جاؤں گی ڈکھڑیں، دکھوں کی۔ کٹھی، ماری ہوئی۔ سولاں، سول کی جمع۔ درد۔ لٹی، لٹی ہوئی۔ رول ڈیونڑ، بھٹکنے کے لئے چھوڑ دینا۔

ترجمہ:۔ "میرا محبوب پنوں مجھے آوارہ و سرگرداں بھٹکنے کے لئے بے آب و گیاہ صحرا میں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ میں اُس کے ہجر و فراق میں رو رو کر تھک گئی ہوں۔ اور چلا چلا کر حال سے بے حال ہو گئی ہوں۔ ہائے، میں دُکھوں کی ماری کہاں جاؤں۔ درد دل نے مجھے لوٹ لیا۔ اور مصائب و آلام نے برباد کر دیا ہے!"

—— ۳ ——

پانڈھی پچھّاں واٹیں تکّاں سٹر سٹر بھجّاں بھج بھج پکّاں

ٹُر ٹُر بھجّاں بھج بھج تھکّاں سنج برڑ لائیم ڈھول وے

حلّ لغات: پانڈھی، مسافر۔ پچھاں، پوچھوں۔ واٹیں، واٹ کی جمع بمعنی راستے۔ تکاں، تکتی ہوں، دیکھتی ہوں
بھجّاں، بھونی جارہی ہوں۔ بھج بھج، بھن جانا۔ ٹرٹر، چل چل کر۔ بھجّاں، دوڑوں۔ بھج بھج، دوڑ دوڑ کر۔
تھکّاں، تھک جاتی ہوں۔ منج بر، بیابان سنسان جنگل۔ رُلائیم، مجھے بھٹکایا۔

ترجمہ:۔ "ہر آنے جانے والے سے پوچھتی ہوں۔ راستے دیکھتی ہوں۔ گرم رُت اور دھوپ میں جل جل کر بھن جاتی ہوں اور پھر بھن بھن کر پک جاتی ہوں۔ چلتے چلتے دوڑنے لگتی ہوں اور پھر دوڑتے دوڑتے تھک جاتی ہوں۔ افسوس! محبوب نے مجھے ویران اور سنسان جنگلوں میں بھٹکا دیا ہے!"

—— ۴ ——

جیڑا غماں وِچ وڑ گیا — دُکھ اَڑ گیا سُکھ لڑ گیا

دریا غضب دا چڑھ گیا — سو جھول لکھ لکھ چھولی ہے

حلّ لغات: جیڑا، جی کی اسمِ تصغیر۔ غماں وِچ، غموں میں۔ وڑ گیا، داخل ہو گیا۔ اَڑ گیا، اُلجھ گیا۔
جھول، پیچ۔ خم۔ چھول، گھمر گھیر۔ تلاطم۔

ترجمہ:۔ "جی غموں کے انبوہ میں دھنس گیا ہے۔ دُکھ درد اُلجھ کر رہ گئے ہیں۔ عیش و آرام عذابِ جان بن گئے ہیں۔ غیظ و غضب کا دریا تلاطم میں ہے۔ جس میں سینکڑوں موجیں اور لاکھوں طوفانی تھپیڑے ہیں!"

—— ۵ ——

ہک ساتھ ساڈوں دی سدا — دردوں نہ تھیوم دِل جدا

ثالا پُنَل میلِم خدُا ... جِندڑی گھتاں ییں گھول وے

حلّ لغات: تھیوم، ہوں۔ میلِم، مجھے ملائے۔ گھول، قربان

ترجمہ:۔ "میری طلب اور میرا اشتیاق ہمیشہ محبوب سے وابستہ رہے اور دل کبھی بھی دردِ محبّت سے فارغ نہ ہو۔ خدا کرے پنّوں محبوب مل جائے۔ اور میں اس پر سے جان قربان کر دوں!"

—— ۶ ——

زاہد وٹا ہُنڑ جول وے ... بر ہول چھولا بول وے

پتری پرم دی کھول وے ... دِلڑی اساڈڑی چول وے

حلّ لغات، وٹا، تبدیل کر۔ جول، طریقہ۔ چھولا، خوش آوازی۔ شیریں گفتاری۔ چول، ہلادے۔ ہُنڑ، اب۔

ترجمہ:۔ "اے زاہد! اب تو بھی اپنا طور طریق بدل ڈال۔ اور عشق و محبت کی کوئی میٹھی میٹھی باتیں کر۔ کتاب عشق کو کھول اور ہمارے دل میں وجد اور مستی کی کوئی لہر پیدا کر!"

—— ۷ ——

ڈُکھا نینہ انوکھا راز وے ... تتا سوز دے ہتھ ساز وے

مُٹھی دہانہہ فریدآواز وے ... ہو ہو ملامت دول وے

حلّ لغات: دہانہہ، فریاد۔ ہو ہو، رُسوائی۔ دول، ڈھول۔

ترجمہ:۔ "عشق بھی ایک انوکھا راز ہے۔ کیونکہ ساز سوز کے ہاتھ میں ہے۔ وہی کامیاب سمجھا جاتا ہے۔ جو عشق کی بھٹی میں جل کر کُندن بن جائے۔ فریدؔ کی آواز بھی بدبختی کے سبب فریاد بن کر رہ گئی ہے۔ ہر طرف بدنامی اور رُسوائیوں کے ڈھول بج رہے ہیں!"

۲۰۴

جب سالک سرّی اور جہری اذکار سے اپنی طبیعت کو لفظ اللہ کے مفہوم کی طرف منتقل کرتا ہے تو وہ رحمتِ کاملہ سے اس کے ذہن پر اس طرح مستولی ہو جاتا ہے کہ اس کی بصر بصیرت ہر وقت اُسی مفہوم کی طرف مرکوز رہتی ہے۔ اس کی تمام قوائے ادراکہ آنکھ کی طرح اس مفہوم کی طرف ٹکٹکی لگائے رہتی ہیں۔ سوائے اس کے اور کسی طرف متوجہ نہیں ہوتیں۔ اس وقت تجلّی حق سبحانہٗ وتعالیٰ سالک کے سب سے لطیف جُز روح سے مل جاتی ہے۔ اُسے اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور رُوح جو عالمِ قُدس سے ہے اور قفس عنصری میں مقیّد ہو جانے کے سبب اپنی اصل کو بھُول ہوتی ہے۔ اس کے ادراک کے آئینے پر زنگ کی تہیں جمی ہوتی ہیں۔ تجلّی کے نُور سے جب اس کے زنگ خوردہ ادراک کو جلا نصیب ہوتی ہے۔ تو اُسے کمالاتِ حق کا عکس اپنے اندر دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس وقت اُسے اپنا بھولا ہُوا وطن یاد آجاتا ہے۔ اور وہ اپنے اصل کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور خطیرۃ القدس کی طرف صعود کرنے کا ارادہ کرتی ہے۔ لیکن غبارِ بشریت مانع ہوتا ہے۔ اِس وقت نفس اور رُوح کے درمیان مزاحمت واقع ہوتی ہے۔ جس سے اس کی روح میں شورش اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور طالب پر وارفتگی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ عقل و فکر برباد ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں سالک اکثر اوقات قانونِ شریعت اور ادب سے بھی باہر ہو جاتا ہے۔ مکانوں اور مجلسوں سے اس کو وحشت ہونے لگتی ہے

آٹھوں پہر آہ و فغاں اور اشکباری سے واسطہ رہتا ہے، چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے، کسی سے ملنے کو جی نہیں چاہتا، جیسا کہ حضرت ابو سعید ابوالخیر قدس سرّہٗ فرماتے ہیں ؎

تا روئے ترا دیدم اے شمع طراز ٭ نے کار کنم نہ روزہ دارم نہ نماز

چوں با تو بوم مجاز من جملہ نماز ٭ چوں بے تو بوم نماز من جملہ مجاز

حضرت خواجہ صاحب جو بحرِ عشق کے زبردست شناور تھے، اس الم انگیز کیفیت میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

یا رب چہ چشمہ الیست محبت کہ من ازاں

یک قطرہ آب خوردم و دریا گریستم

ایک اور مقام پر سوز و دروں کو اس طرح سے ظاہر فرماتے ہیں ؎

پیا عشق اساڈی آن سنگت ٭ گئی شد مد زیر زبر دی بھت

کل وسرے علم علوم اساں ٭ کل بھل گئے رسم رسوم اساں

ہے باقی درد دی دھوم اساں

ہئی برہوں دی یاد رہوسے گت

اس کافی سے ۱۰۰ تک کی کافیاں سالک کی انہی کیفیات کی عکاس ہیں، ایسی حالت میں بھی خواجہ صاحبؒ گھبراتے نہیں بلکہ تجزیہ نفس کرتے ہوئے حالات کی شدّت کو انتہائی صبر و استقلال سے برداشت کرتے نظر آتے ہیں ؎

——۱——

چوڑے ہیڑے کینوں پانواں ڑی پانواں

میڈا یار گیا ہیرتے

حلّ لغات: چوڑا، کلائی کا زیور۔ بیڑے، بند۔ کینویں، کس طرح۔ ملہیر، محبوب کا وطن

ترجمہ:۔ "چوڑیاں اور بند کس لئے پہنوں۔ میرا محبوب تو مجھے چھوڑ کر اپنے وطن ملک ملہیر کو چلا گیا ہے۔"

—۲—

ڈے کر کوڑیاں آس امیداں   تھورے چاڑھ ڈکھانواں ری ڈکھانواں

ہیں ڈکھڑے دل دلگیر تے

حلّ لغات: کوڑیاں، جھوٹی۔ تھورے، "تھورے چڑھانا" سرائیکی زبان کا محاورہ ہے۔ یعنی احسان جتلانا۔ ڈکھڑے، دکھی۔ دلگیر، آشفتہ حال۔ پریشان۔

ترجمہ:۔ "جھوٹی امیدیں دلا کر اپنے دکھی اور غمگین دل پر احسان چڑھاتی ہوں کہ گھبراؤ نہیں۔ وہ اب ضرور آئیں گے یا ان کا خط آجائے گا!"

—۳—

گئے برباد لکھو لکھ وعدے   ہُن کیوں پھٹکی کھانواں ڑی کھانواں

کھوٹے توں ویری بے پیر تے

حلّ لغات: لکھو لکھ، لاکھوں۔ ہُن، اب۔ پھٹکی، دھوکا۔ توں، تجھ۔ کھانواں، کھاؤں۔ ویری، دشمن۔ بیری۔ بے پیر، بے مروّت۔

ترجمہ:۔ "لاکھوں وعدے برباد گئے۔ اب میں تجھ جیسے بے مروّت دشمن سے کیوں دھوکا کھاؤں۔ اور تیرے وعدوں پر بھروسہ کیوں کروں!"

—— ۴ ——

رات ہجر دی رَتڑوں رو واں ٭ رتڑیاں مرچاں لانواں ڑی لانواں

تتی سومنڑ ہک ہک چیر تے

حلِّ لغات: رَتڑوں، خون۔ لہو۔ رَتڑیاں، سُرخ۔ لانواں، لگاؤں۔ چیر تے، زخم پر۔

ترجمہ:۔ "ہجر کی رات کو خون روتی ہوں۔ بلکہ ایک ایک زخم پر سو سو من سُرخ مرچیں چھڑکتی ہوں۔ تاکہ درد میں اور شِدّت پیدا ہو!"

—— ۵ ——

صَدقے صدقے، اوے گھولے ٭ واری واری جانواں ڑی جانواں

مِٹھی قاصد دی تقریر تے

حلِّ لغات: اوے گھولے، قربان۔ قربان۔ واری، صَدقے۔ مِٹھی، میٹھی۔

ترجمہ:۔ "قاصد کی شیریں بیانی پر قربان جاؤں اور صدقے صدقے جاؤں (جس نے آکر وصل کا مژدہ سُنایا!)

—— ۶ ——

یار نہ آوے، کجھ نہ بھاوے ٭ بھینٹیں نوں نت تانواں ڑی تانواں

بھینٹواں کاوِڑ ماپیو ویر تے

حلِّ لغات: بھاوے، بھائے۔ نت، ہمیشہ۔ تانواں، تنگ کروں۔ کاوڑ، غصہ۔

ترجمہ: "یار نہ آئے تو کچھ بھی نہ بھائے۔ بہنوں کو تنگ کرتی ہوں۔ ماں باپ اور بھائی سے ہر وقت اُلجھتی اور جھگڑتی رہتی ہوں!"

—— ۷ ——

کھیڑیں بھیڑیں دے ہتھ آئی ٭ جیں ڈینہہ لدھیاں لانواں ڑی لانواں

ڈوڑی ترپوڑی سختی ہیر تے

حلِّ لغات: کھیڑے، ہیر کے سُسرال۔ بھیڑیں، بُرے۔ جیں، جس۔ لدھیاں، لیں۔ لانواں لدھیاں، رسم ادا ہوئی۔ لانواں، بیاہ کی رسم میں سے ایک رسم ہے۔ جب دولہا کا دُلہن کے ساتھ بیاہ ہوتا ہے تو یہ رسم سرِ لاپ ادا کی جاتی ہے۔ ڈوڑی ترپوڑی، دُگنی تگنی۔

ترجمہ: "جس دن سے میری رسُومِ عروسی ادا ہوئیں اور میں بدخُو کھیڑوں کے ہاتھ آئی۔ اُسی دِن سے بچاری ہیر پر دُگنی تگنی سختی کی جا رہی ہے!"

—— ۸ ——

اوکھیں سوکھیں مول نہ پھرساں ٭ کیوں نینہہ فرید لجانواں ڑی لجانواں

مُٹھی کُل کم رکھ تقدیر تے

حلِّ لغات: اوکھیں، مشکل سے۔ سوکھیں، آسانی سے۔ اوکھیں سوکھیں، جیسے بھی ممکن ہوگا۔ دُکھ سُکھ جھیل کر۔ مول، ہرگز۔ بالکل۔ نینہہ، محبت۔ لجانواں، بدنام کروں۔

ترجمہ:۔ "جیسے بھی ممکن ہو گا، میں دُکھ سُکھ جھیل کر بھی اپنی ہٹ پر قائم رہوں گی۔ اے فریدؔ! میں روگردانی کر کے محبت کو بدنام کیوں کروں۔ اے بدبخت! تمام کام تقدیر پر چھوڑ دے جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ تیرے سوچ بچار سے کیا بنتا ہے!"

۲۰۵

دَرد پَیَے وَل پیٹے

ڈِتڑے یار رنجھیٹے

حلِّ لغات: پیٹے، حِصّے میں آ گئے۔ ڈِتڑے، دیئے۔

ترجمہ:۔ "پھر درد و آلام ہمارے حِصّے میں آ گئے۔ اور یہ سب محبوب رانجھن کے ہی دیئے ہوئے ہیں!"

—۲—

مَیں بیٹھیں گئی عُمر، نہ آئے

لانوَیں لہنڑ دے نیٹے

حلِّ لغات: مَیں، متکلّم کے معنی نہیں، بلکہ "مایاں" کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ دُلہن کو زلف کشائی کے بعد شادی کے سر میں کے وقت تک ایک گوشے میں بٹھلایا جاتا ہے۔ اور کسی کو اس کے ہاں جانے کی اجازت نہیں ہوتی اسے "مایاں" کہتے ہیں۔ اِس عرصہ میں دُلہن نہایت محتاط زندگی بسر کرتی ہے۔ لانوہ لہنڑ، ایک رسم ہے جو شادی بیاہ

کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ ریٹا (رنے ٹا) تاریخ۔ موقعہ۔

ترجمہ:۔ "مائیاں" میں بیٹھے بیٹھے عمر بیت گئی۔ لیکن شادی بیاہ کی رسوم ادا کرنے کے مواقع ہی نہ آئے!"

—۳—

ہتھڑیں پیریں غم دے گانے

سر سولاں دے ریٹے

حلّ لغات: ہتھڑیں، ہاتھوں میں۔ گانے، شادی کے وقت دولہا کے ہاتھ اور پاؤں میں جو رنگدار تاگے باندھے جاتے ہیں انہیں "گانا" کہتے ہیں۔ سولاں دے، جمع سول بمعنی درد۔ ریٹا، رنگدار کپڑا جو شادی کے موقع پر دولہا دلہن کندھے پر ڈالتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "ہاتھوں اور پیروں میں غم واندوہ کے "گانے" بندھے ہیں۔ اور سر پر دکھ درد کے "ریٹے" سایہ فگن ہیں!"

—۴—

سینگیں سرتیں گڑے جھیڑے

سکڑیں سورھیں پھیٹے

حلّ لغات: سینگیں سرتیں، سہیلیاں۔ جھیڑے، جھگڑے۔ سکڑیں، رشتہ دار۔ سورھیں، سسرال۔ پھیٹے، دشمنی

ترجمہ:۔ "سہیلیوں اور ہمجولیوں میں جھگڑے ہوگئے۔ رشتہ داروں اور سسرال والوں میں ناچاقی ہوگئی!"

—— ۵ ——

سانوَل آوے آگل لاوے

سہجوں سیجیں لیٹے!

حلِّ لغات: سانوَل، سانولا محبوب۔ گَل، گلے۔ سہجوں، خوشی خوشی۔ سیجیں، پھولوں سے سجا ہوا عروسی بستر۔

ترجمہ: "سانولا محبوب آکر مجھے گلے سے لگائے اور خوشی خوشی سیج کو زینت عطا کرے!"

—— ۶ ——

دِلڑے سَو سَو زخم کلُلڑے

سینے سخت چپیٹے!

حلِّ لغات: کلُلڑے، بے ڈھب خراب۔ چپیٹے، چپیٹ

ترجمہ: "دل میں سینکڑوں پیچیدہ اور گھناؤنے زخم ہیں، اور سینہ پر شدید ضربات ہیں!"

—— ۷ ——

یار فرید سنبھالم جیندیں

رب ڈُکھ ڈُکھڑے میٹے

حلِّ لغات: سنبھالم، مجھے سنبھالے۔ جیندیں، جیتے جی۔ ڈُکھڑے، ڈکھ درد۔ میٹے، مٹادے۔

ترجمہ: "اے فرید! دوست مجھے جیتے جی سنبھال لے۔ اور خدا تعالیٰ میرے دُکھ درد مٹا دے!"

۲۰۶

— ۱ —

دِلڑی دَردوں ٹوٹے ٹوٹے

پُرزے پُرزے ذرّے وذرّے

حلِ لغات: ٹوٹے، ٹکڑے۔

ترجمہ: "دل درد سے ٹکڑے ٹکڑے، پُرزے پُرزے اور ذرّے ذرّے ہو گیا ہے!"

— ۲ —

عشوے غمزے ناز نہورے ٭ نخرے نخرے زورے تورے

خُون کریندے ذرّے وُذرّے

حلِ لغات: ناز نہورے، ناز، نزاکت۔ نخرے نخرے، ادائیں۔ زورے، زبردستی۔ تورے، جمع توار، حکم فرمان۔ ذرّے وُ ذرّے، یعنی ذرا ذرا دیر کے بعد۔ مسلسل۔

ترجمہ: "عشوے، غمزے، ناز نخرے۔ ادائیں اور فخر و گھمنڈ اگرچہ بظاہر معمولی چیزیں ہیں۔ لیکن ان کا تسلسل اور تواتر عاشق کو گھائل کر دیتا ہے!"

—۳—

آپے اپناں سُونہاں کیتو ! ٭ آپے اپنی جا تے رِنیتو

ہُنڑ کیوں تھیندیں پَرے ڈِپَرے

حِلّ لغات: سُونہاں، واقف۔ کیتو، تُو نے کیا۔ جا، جگہ۔ رِنیتو، لے گیا۔ تھیندیں، ہوتے ہو۔

ترجمہ:۔ ”تم نے خود اپنا واقف بنایا۔ اور خود ہی اپنی جگہ پر لے گئے۔ اب کیوں ہم سے دامن بچاتے ہو!“

—۴—

گُوڑھے نیَنڑ تے زُلفاں کالیاں ٭ سوہنیاں رمزاں موہنیاں چالیاں

جَیں بِن مُول نہ سَرے وُسَرے

حِلّ لغات: گُوڑھے نیَنڑ، موٹی مست اور سُرخ آنکھیں۔ جَیں بِن، جس کے بغیر۔ نہ سَرے، نہ گُزرے۔

ترجمہ:۔ ”سُرخ اور مست نگاہیں۔ سیاہ زلفیں، دلکش اشارے اور موہ لینے والی چالیں، یہ سب ایسی بلائیں ہیں جن کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا!“

—۵—

پَل پَل تیر نگاہ دے پھَلڑے ٭ وَل وَل پیچ زُلف دے وَلڑے

بے وَس کیتوں کرے وُکرے

حلِّ لغات: پلپل، ہر آن ۔ہر دم ۔ وَلوَل، بار بار۔ وَلڑے، خم۔ بے وَس، بے بس۔ کیتویں، کس طرح

ترجمہ:۔ "ہر لحظہ تیرِ نظر کے پھل چبھتے ہیں۔ اور زلف کے پیچ و خم بار بار پھنساتے ہیں۔ اب جو اس طرح پھنس جائے وہ بے بس کیا کرے!"

—— ۲ ——

مُونجھ مُنجھاری دَرد اندیشے ٭ ڈِینہاں رات فریدؔ دے پیشے

ہجرُوں جندڑی ڈَرے وِڈَلیے

حلِّ لغات: مونجھ منجھاری، اُداسی۔ ملال۔ ڈِینہاں، دِن۔ جندڑی، جان۔

ترجمہ:۔ "اُداسی، ملال، درد اور تفکرات دِن رات فریدؔ کو درپیش ہیں۔ اور ستا رہے ہیں جان ہجر و فراق سے ہر وقت خائف رہتی ہے!"

۲۰۷

—— ۱ ——

دِلڑی نمانڑی کوں سخت مُنجھاری

چھَڈ گیا ڈھولا یار آزاری

حلِّ لغات: نمانڑی، بے چاری۔ منجھاری، اُداسی۔ ملال۔ چھَڈ گیا، چھوڑ گیا۔

ترجمہ:۔ "بچارے دل کو روز اُداسی اور غمگینی گھیرے رکھتی ہے۔ محبوب اسے دُکھ دے کر چلا گیا ہے!"

—— ۲ ——

عشق نہیں کُئی بھاہ غضب دی

سڑدی جلدی جان وِچاری

حلِّ لغات: بھاہ، آگ۔ سڑدی جلدی، سڑتی۔ جلتی۔

ترجمہ: "عشق نہیں، یہ تو کوئی غضب کی آگ ہے۔ جس میں بے چاری جان جلتی رہتی ہے!"

—— ۳ ——

عاشق پھردے مست موالی

سِر قُربان کرن لکھ واری

حلِّ لغات: موالی، مولیٰ کی جمع۔ غلام۔ یہاں بمعنی بے پرواہ

ترجمہ: "عاشق مست موالی ہو کر پھرتے ہیں۔ لیکن اگر موقعہ آئے تو جان کو لاکھ دفعہ قربان کر دیتے ہیں!"

—— ۴ ——

دَرد اندوہ تے سُول ہزاراں

لاکر یاری، یار! وِساری

حلِّ لغات، سُول، دُکھ درد۔ وِساری، بھلا دیا۔

ترجمہ :۔ "دُکھ درد اور غم واندوہ ویسے تو ہزاروں ہیں، مگر افسوس اس بات کا ہے کہ تونے از خود محبت اور دوستی کا پیمان باندھا۔ اور پھر کسی وجہ کے بغیر بھلا بھی دیا!"

—— ۵ ——

صَید کریندے مُرغ دِلیں دے

نازواَدا ہِن باز شکاری!

ترجمہ :۔ "محبوب کے ناز وانداز شکاری باز ہیں جو ہمیشہ طائرِ دل کا شکار کرتے ہیں!"

—— ۶ ——

چشماں شوخ بہادر جنگی!

پلکاں دھردیاں دست کٹاری

ترجمہ :۔ "شوخ آنکھیں جنگجو بہادر ہیں۔ جن کی پلکیں ہاتھ میں کٹار رکھتی ہیں!"

—— ۷ ——

جِند فریدؔ بچے ہُݨ کینویں؟

نَیناں خدنگ چلائی کاری

حلّ لغات: جِند، جان۔ کینویں، کس طرح۔ نیناں، آنکھیں۔ خدنگ، تیر۔

ترجمہ :۔ "اے فریدؔ! اب جان کیسے بچے؟ آنکھوں نے کاری تیر چلائے ہیں!"

۲۰۸

—— ۱ ——

دِلیاں تے دِیداں سوہناں تیڈْرے دیرے

ہردَم وَسّیں پیا توں ساڈْرے نیڑے

حلّ لغات: دِلیاں، جمع دل کی۔ تیڈْرے، تیرے۔ وَسّیں پیا، آباد رہیں۔ ساڈْرے، ہمارے۔ نیڑے، نزدیک

ترجمہ: "اے میرے محبوب! ہمارا دل اور آنکھیں تیرے ڈیرے ہیں۔ خدا کرے تو ہر وقت ہمارے نزدیک ہی آباد رہے!"

—— ۲ ——

سینگیاں سرتیاں خِق ہمسائے گِلڑے کرِن ویکھوئے!

ماپیو وِیرَن بھین بھنیجیاں جُڑ جُڑ لانْون جھیڑے!

حل لغات: ویکھوئے، ملامتیں۔ بھنیجیاں، بھانجیاں۔ لانْون، لگاتی ہیں

ترجمہ: "ہم عمر سہیلیاں اور قریبی ہمسائے گلے شکوے کرتے ہیں۔ ماں باپ، بہن بھائی اور بھانجیاں خوب جھگڑتی ہیں!"

—— ۳ ——

جُگتاں مارِن پیکے پتنے ہاسے کرِن سورتے

اُٹھدیں بہندیں ٹُردیں پھردیں   سس ننانڑ کھیڑے !

حلّ لغات : ٹُگتاں ، طعنے ۔ پیکے پتنڑ ، میکے والے ۔ ہاسے ، ہنسی مخول ۔ سورے ، سُسرال والے ۔ کھیڑے ، چھیڑ چھاڑ کرتی ہیں ۔

ترجمہ :۔ " میکے والے طعنے مارتے ہیں ۔ اور سُسرال والے مذاق اڑاتے ہیں ۔ ساس اور نند اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے نفاق کی باتیں کرتی ہیں اور چھیڑتی ہیں ! "

— ۴ —

چُوچک چاک تیڈا توں مالک   سر سِر واہ دا وارث

منّجھیاں تیڈیاں جھوکاں تیڈیاں   کُوڑے چھوڑ بکھیڑے

حلّ لغات : چُوچک ، ہیر کے باپ کا نام ۔ چاک ، چرواہا ۔ سر سِر واہ ، سر اور جان ۔ سر واہ ، جو چیز سر کے متعلق ہو ۔ منّجھیاں ، بھینّسیں ۔ بکھیڑے ، جھگڑے ۔

ترجمہ :۔ " چوچک تیرا غلام ہے اور تو آقا ہے ۔ بلکہ ہمارے سر اور جان کا بھی تُو وارث ہے بھینّسیں تیری ہیں اور یہ جھوکیں بھی تیری ہیں ۔ یہ جُھوٹے جھگڑے چھوڑ دے ! "

— ۵ —

کون ہے قاضی رشوت راضی   کون سیال تے کھیڑے

باجھ خدا دے جھگڑے جھیڑے   ساڈے کون نبیڑے ؟

حلّ لغات: باجھ، بغیر۔ نبیڑے، فیصلہ کرے۔

ترجمہ: "قاضی رشوت راضی کون ہے سیال اور کھیڑے کون ہیں۔ خدا کے بغیر ہمارے جھگڑوں کا فیصلہ اور کون کر سکتا ہے؟"

—— ۶ ——

ڈوں ڈِہنہیں دے ناحق دعوے   اوڑک ناحق نِھکیندے

رانجھن تے میں ہس رس وسوں   سڑ سڑ مرسن کھیڑے

حلّ لغات: ڈوں ڈِہنہیں، دو دن۔ اوڑک، آخر۔ انجام کار۔ ہس رس، خوشی سے مِل جُل کر۔ وسسوں، ہم آباد ہوں گے مرسن، مرجائیں گے۔

ترجمہ: "دو دنوں کے یہ جھوٹے دعوے ہیں۔ بالآخر ناحق ناحق ہی ہو کر رہے گا۔ رانجھن اور میں مِل جُل کر ہنسی خوشی زندگی بسر کریں گے۔ اور جل سڑ کر مرنا تو کھیڑوں کا مقدّر بن چکا ہے!"

—— ۷ ——

جو جو لیکھ متھے دے آہے   آخر وہہ رلیو سے!

جندڑی چھٹّن فرید ہے مشکل   ویڑھیا عشق اویڑے

حلّ لغات: لیکھ، نوشتۂ تقدیر۔ وہہ، چل کر۔ بہہ کر۔ ملیوسے، ملے۔ چھٹّن، چھوٹنا۔ ویڑھیا، گھیرا۔ متھے، پیشانی

ترجمہ: "اے فرید! جو قسمت میں لکھا ہُوا تھا وہ مل کر ہی رہا۔ اس پیچیدہ عشق نے کچھ اس طرح لپیٹ میں لے رکھا ہے کہ اس سے جان چھڑانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے!"

۲۰۹

اگرچہ تخیلی کلام میں الفاظ کی ترصیع کا التزام بے حد مشکل ہے۔ تاہم خواجہ صاحب کے کلام میں تخیلی ہونے کے باوجود الفاظ کی میناکاری اور ترصیع اس قدر ہے کہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ خصوصیت ان کے سارے کلام میں موجود ہے۔ مگر درجِ ذیل کافی میں بدرجہ اتم موجود ہے نیز حضرت نے اپنی زبان کا مصرعہ اتنی مرصع کاری سے پیوست کیا ہے کہ نظم کی ایک نئی صنف پیدا ہو گئی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے :-

—— ۱ ——

دلے دارم بسے آوارہ ، طبعے وحشت آرائے

برہوں بارے بروچل دے ، بیاباں دشت رُلوائے

حلّ لغات : برہوں ، عشق۔ بارے ، بھاری۔ بروچل ، بلوچ خاں سے مرادؔ محبوب"۔ رُلوایا ، آوارہ پھرایا۔

ترجمہ :۔" میں ایک بہت ہی آوارہ دل اور وحشت انگیز طبیعت رکھتی ہوں۔ محبوب کے عشق کی شدّت نے مجھے دشت و بیاباں میں آوارہ و سرگرداں کر رکھا ہے !"

—— ۲ ——

کیہاں غم دیاں کیہاں باتیں ڈُکھی ہے دل ڈینہاں راتیں

خدارا حال زارم بیں کہ بے دستیم و بے پائے

حلّ لغات: کیہاں، کیسی۔ ڈینہاں راتیں، رات دن۔ خدارا، خدا کے لئے۔

ترجمہ:۔ "غم کی کیا حقیقت اور کیا باتیں پوچھتے ہو۔ شب و روز میرا دل درد سے کراہ رہا ہے۔ خدا کے لئے میرے حال کو دیکھئے کہ کس طرح بے دست و پا ہو رہی ہوں!"

—۳—

بما طالع شُدہ پُر کیں   نزارم بے دل و غمگیں

نہ پنڈا یار ہے جھاتی   اَجن ڈُکھڑے نہ پانڈ ائے

حلّ لغات: طالع، ستارہ۔ شُدہ، ہوگیا۔ پُر کیں، کینہ سے بھرا ہُوا، دُشمن۔ نزارم، میں نزار ہوں۔ نہ پنڈا جھاتی، نہیں جھانکتا۔ پانڈ، آخری سرا۔

ترجمہ:۔ "ہماری قسمت کا ستارہ ہی ہمارے ساتھ کینہ رکھنے لگ گیا ہے۔ میں بے دل ہوں زار و نزار ہوں۔ غمگین ہوں لیکن میرا محبوب ادھر جھانکتا تک نہیں۔ ابھی میرے دُکھ ختم نہیں ہوئے!"

—۴—

سجن وَس رَس ڈِکھایُم چس   سوریجھیں پیکڑیں بس بس

دِل دیوانہ با ہر کس   ندارد، ہیچ پروائے

حلّ لغات: وَس، آباد ہو کر۔ ڈِکھایُم، مجھے دکھائی۔ چس، لذّت۔ سوریجھیں، سُسرال۔ پیکڑیں، میکے۔

ترجمہ:۔ "ساجن نے میرے ساتھ رس بس کر وہ مزا دکھایا ہے کہ اب میکے اور سُسرال

سے دل کھٹا ہوگیا ہے اور میرا دیوانہ دل کسی کی پرواہ نہیں کرتا!"

—— ۵ ——

ہمیشہ مُونجھ وادھی ہے　　　سُنجی سختی زیادی ہے

سَدا سُولاں دی شادی ہے　　　مَیں اپنڑے بخت اَزمائے

حلِّ لغات: مُونجھ، اُداسی۔ وادھی، بڑھ کر۔ سُنجی، کم بخت۔

ترجمہ: "اُداسی اور غمگینی لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی ہے۔ بدبخت سختی بھی ترقی پر ہے۔ یہاں ہر وقت دُکھ درد کے ہاں شادیانے بج رہے ہیں۔ میں نے اپنی قسمت کو آزما کر دیکھ لیا ہے!"

—— ۶ ——

ڈِینہاں ڈُوڑی خرابی ہے　　　قلق ہے اضطرابی ہے

نماشاں جی عذابی ہے　　　نہ آپ آئے نہ بُلوائے

حلِّ لغات: ڈِینہاں، دن کو۔ ڈُوڑی، دُگنی۔ قلق، رنج۔ نماشاں، شام۔

ترجمہ: "دِن کو دُگنی خرابی ہے، قلق ہے، اضطراب ہے، شام کو جی عذاب میں ہوتا ہے۔ نہ وہ خود آتے ہیں۔ نہ مجھے بُلواتے ہیں!"

—— ۷ ——

ز عشقِ عارضِ رنگیں　　　چو لالہ داغ ہا دیریں

کیتیاں ہن دِل اندر جا ہیں　　　کڈِیں رَب یار مِلوائے

حلّ لغات: عارض، چہرہ، رخسار۔ دیریں، پُرانا۔ کیتیاں، کی ہیں۔ ہن، ہیں۔ جاہیں، جگہ۔ کِڈیں، کبھی۔

ترجمہ: "اس کے رنگین چہرے کی محبت کے سبب لالہ کی طرح میرے پرانے داغوں نے دل کے اندر جگہ بنائی ہے۔ کبھی تو خدا محبوب سے ملاقات کرا دے!"

—— ۸ ——

بغیر از من کرا شاید فریدؔ ایں مرمرا باید

ڈُکھے پَنیڈے تے ڈُکھ بے حد ممیں راخس تے رِچھ سائے

حلّ لغات: کرا، کس کو۔ مرمرا، خاص طور پر مجھے۔ پَنیڈے، سفر۔ ممیں، پُرانے خیال کے مطابق بوڑھی ڈائن جو آدمیوں کو اُٹھائے جاتی ہیں۔ راخس، راکھشس۔ سائے، سے یعنی بے شمار، کافی

ترجمہ: "اے فریدؔ! یہ مرحلۂ عشق بھلا میرے بغیر کس کو زیب دیتا ہے۔ یہ تو خاص طور پر میرے ہی شایانِ شان ہے، اور میرے ہی لئے مخصوص ہے۔ جس کی منزلیں بھیانک اور دُکھ بے اندازہ ہیں۔ جہاں سینکڑوں ڈائنیں ریچھ اور راکھشس ہیں!"

۲۱۰

دِل دَم دَم دردوں ماندی ہے

سِک ڈٖھٹڑیں باجھ نہ لہندی ہے

حلّ لغات: دَم دَم، ہر وقت۔ ماندی، بیمار۔ سِک، شوق انتظار۔ ڈٖھٹڑیں باجھ، دیکھے بغیر۔ لہندی، اُترتی۔

ترجمہ:۔ "ہر لحظہ دل وقفِ انتظار و شوق ہے۔ اور محبوب کو دیکھے بغیر قرار نہیں آتا!"

—۲—

ہجر دیاں گزریاں ڈُکھیاں راتیں ۔۔۔ ما پیوُ خویش نہ پُچھدے باتیں

سینگیاں سرتیاں لہن نہ تاتیں ۔۔۔ مُٹھڑی پَئی تڑپھاندی ہے

حلِ لغات:۔ ڈُکھیاں، مشکل۔ دُرد بھری۔ پچھدے، پُوچھتے۔ لہن، لیتیں۔ پا لیتی ہیں۔ مُٹھڑی، بدقسمت۔ تاتیں، خبریں۔ پئی، پڑی۔ تڑپھاندی، تڑپتی۔

ترجمہ:۔ "ہجر کی دُکھ بھری راتیں بڑی کٹھن گزریں۔ ماں باپ اور خویش واقارب بات تک نہیں پوچھتے۔ سہیلیاں اور ہمجولیاں بھی خبر نہیں لیتیں۔ یہ بدقسمت گرفتارِ محبت پڑی تڑپ رہی ہے!"

—۳—

چاک مہیں دا مَن نوُں بھاناں ۔۔۔ بھُل گیا سارا راج بباناں

گھولاں سیج تے توُل وہاناں ۔۔۔ بیٹ دی ریت سُہاندی ہے

حلِ لغات: من نوُں، دل کو۔ بھاناں، بھایا۔ راج بباناں، ماں باپ کی بادشاہی۔ ماں باپ کا لاڈ پیار۔ ماں باپ کی ناز برداری۔ گھولاں، صدقے کروں۔ سُہاندی، بھلی لگتی ہے۔ بیٹ، دریا سے متصلہ زمین۔

ترجمہ:۔ "بھینسوں کے چرواہے (رانجھن) نے من موہ لیا ہے۔ اور مجھے ماں باپ کا راج اور پیار بھی بھُول گیا ہے۔ سیج، رضائی، اور تکیے کو کیوں نہ قربان کردوں۔ مجھے تو دریا کے کنارے کی ریت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے!"

۴

رانجھن جوگی میرا ریتا! دِل نوں جس نے جادُو کیتا
عشق تہیندا لُوں لُوں سِیتا رَگ رَگ مُول نہ واندی ہے

حلّ لغات: ریتا، دوست ہمراز۔ کیتا، کیا۔ تہیندا، اُسی کا۔ لُوں لُوں، بال بال، روآں روآں۔ سیتا، سِل گیا۔ واندی، خالی۔ فارغ۔ مُول، بالکل۔ ہرگز۔

ترجمہ:۔ "رانجھا جوگی میرا محبُوب ہے۔ جس نے میرے دل پر جادُو کر دیا ہے۔ اُس کا عشق بال بال میں اِس طرح سِل گیا ہے کہ کوئی رگ بھی خالی نہیں ہے!"

۵

بھاناں یار دا مَن نُوں بھاناں ساڑاں جھنگ تے شہر مگھیاناں
پا مسکینی سٹساں ماناں جِندڑی جھوک غماں دی ہے

حلّ لغات: بھاناں، مویشی خانہ۔ بھاناں، بھایا۔ پسند آیا۔ مَن، دِل۔ ساڑاں، جلادوں۔ راکھ کر دوں سٹساں، پھینک دوں گی۔ ماناں، فخر۔ غرور۔ جھوک، بستی۔

ترجمہ:۔ "محبوبِ دل نواز رانجھن کا مویشی خانہ دِل کو اچھا لگتا ہے۔ جھنگ اور مگھیانہ میرے کس کام کے ہیں۔ میں انہیں آگ لگا کر جلا دوں گی۔ مسکینی اختیار کروں گی اور فخر و مباہات کو ترک کر دوں گی۔ کیونکہ میری جان غم و اندوہ کی بستی بن چکی ہے!"

—۶—

گزُریا ویہلا ہسّݨ کھلݨ دا   آیا وقت فریدؔ چلݨ دا

اَوکھا پینڈا دوست مِلݨ دا   جان لباں تے آندی ہے

حلِّ لغات: گزُریا، گزر گیا۔ چلݨ دا، چلنے کا۔ اوکھا، مشکل۔ آندی، آتی۔

ترجمہ:۔ ہنسنے کھیلنے کا وقت گزر گیا۔ فریدؔ! اب تو چلنے کا وقت آگیا ہے۔ محبوب کے ملنے کا راستہ بے حد دشوار ہے۔ اس کی ہولناکیوں کے تصوّر سے ہی جان نکلنے لگتی ہے!"

۲۱۱

اگرچہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ لیکن تاریخ اسلام کے اوراق شاہد ہیں کہ فرزندانِ اسلام میں ہمیشہ ایک مقدس طائفہ ایسا موجود رہا ہے جس نے اپنی پوری زندگی عشقِ الٰہی کی نذر کردی۔ وہ دُنیا کے مال و متاع سے بے نیاز اور حرص و طمع سے دامن چھڑائے رہتے تھے۔ انہیں کبھی اہلِ صفہ کہا گیا۔ کبھی صوفی کے لقب سے یاد کیا گیا۔ اور جب ان کے وجد و ذوق کی کیفیات میں شدّت پیدا ہوئی اور وہ ترکِ دُنیا میں دو قدم آگے بڑھ گئے۔ تو انہیں مست مجذوب یا قلندر کہا گیا۔ یہ عشقِ الٰہی میں ایسے سرشار رہتے تھے کہ جیسے کسی مَے سے مخمور ہوں۔ اور وہ مئے اَلَستُ بِرَبِّکُمْ اور بَلٰی کی مئے دو آتشہ ہے۔ ایسے ہی قدسی نفوس کے بارے میں بیان ہورہا ہے۔ کہ وہ ہردم ذوق مَے توحید سے مست ہیں۔ اور شرابِ الست سے مخمور! ہم نے کافی نمبر ۶۴ میں اسی موضوع پر کھل کر بحث کی ہے۔ قلندر کی مختصر تعریف یہ ہے کہ "وہ تجرید و تفرید میں یکتا اور بے پرواہ ہو۔ تمام عالم کا حال اس پر آئینہ ہو اور جو وصف کہ عارفوں میں ہونا چاہئے۔ اس

میں بے مثل ہو۔ اور شرط یہ ہے کہ مجذوب بھی ہو اور سالک بھی!" (تذکرہ غوثیہ عد، ۱۵)

—— ۱ ——

دَم مست قلندر، مست قلندر

مست و مست اَلستی

حلِّ لغات: دَم، نعرہ۔ مست، مخمور۔ مست اَلستی، یومِ الست کا سُکر

ترجمہ:۔" یہ مست قلندر، " دم مست قلندر" کا نعرہ لگانے والے یومِ الست سے ہی سُکر اور خُمار کی مستی میں مست اور بے خود چلے آتے ہیں!"

—— ۲ ——

نفس مقدّس اہلِ سعادت   عِلم عمل وِچ رکھن سیادت

چھُڈ کر وِردتے زہد عبادت   نِت کر دے دَرد پرستی

حلِّ لغات: مقدس، پاک۔ سعادت، نیکی۔ اقبال مندی۔ سیادت، سرداری حکومت۔ نِت، ہمیشہ۔ چھُڈکر، چھوڑ کر۔

ترجمہ:۔" یہ مقدس ہستیاں اہلِ سعادت ہیں۔ اور علم و عمل میں سب سے ارفع و اعلیٰ ہیں، اور وہ ایسے مقامِ رفیع پر فائز ہیں۔ جہاں انہیں بوجہ مشاہدۂ انوار جمال الٰہی تن بدن کا ہوش نہیں، وِرد اور اوراد اور زہد و عبادت کی فرضیت ان سے ساقط ہو چکی ہے۔ سوزِ عشق میں جلنا ہی ان کی عبادت اور یہی ان کی ریاضت ہے۔"

— ۳ —

صاف مبرّا غیر خیالوں　　پاک عیالوں آلوں مالوں

راسخ وجدوں ذوقوں حالوں　　وہ وہ مستیندی مستی

حلّ لغات: مبرّا، بری۔ بیزار۔ آلوں، آل اولاد سے۔ راسخ، مضبوط، پائیدار۔ ذوق، وجد، حال، وہ کیفیتیں جو ایک سالک کو ذکرِ محبوبِ ازل اور وصل میں حاصل ہوتی ہیں۔ ذوق، خوشی، مسرّت۔ وجد (بیخودی) حال (مستی۔ محویت)

ترجمہ:۔ "ایسے ہی لوگ غیر اللہ کو دھیان میں نہیں لاتے۔ اور دُنیا کی کُل آلائشوں، ہر قسم کے تعلقات اور روابط کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ترک کر کے کاملاً وجد و ذوق کی حالت میں سرشار رہتے ہیں۔ سُبحان اللہ، اِن لوگوں کی مستی بھی کیا خُوب ہے!"

— ۴ —

ازل اَبد تک جانن واقف　　لعنت رحمت سمجھن عارف

مُجھّن مکاشف محض مرادِف　　کیا بالائی، کیا پستی!

حلّ لغات: ازل، وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو۔ ابد، وہ وقت جس کی اَنت نہ ہو۔ وقف، صاحبِ وقوف۔ جاننے والا۔ مراد عارف باللہ۔ عارف، خدا رسیدہ صوفی۔ مکاشف، مخفی حالات جو صاحبِ عرفان کو بسلسلۂ ریاضت معلوم ہوتے ہیں۔ مرادف، ہم معنی۔

ترجمہ:۔ "یہ وہ محترم ہستیاں ہیں۔ جو ہر باطن و ظاہر سے واقف ہیں۔ جو کل کائنات کے اسرار د

رموز کو اپنی آنکھوں سے عیاں دیکھتے ہیں۔ اور خیر و شر کی ہر صورت اور ہر روپ کو خوب خوب پہچانتے ہیں۔ اُن کی رُوح کا آئینہ ایسا مصفّا ہوتا ہے کہ اس میں ماضی و مستقبل۔ نزدیک و دُور اور ظاہر و باطن اس طرح منعکس ہوتے رہتے ہیں کہ کوئی بات ان کی نگاہِ بصیرت سے اوجھل نہیں رہتی۔ اور کوئی راز اُن پر مخفی نہیں رہتا۔"

—— ۵ ——

جے توں چاہیں قربِ حقیقی　　　　ورثہ علوی رضؓ تے صدّیقیؓ

ریت جُنیدیؒ رسم شفیقیؒ　　　　بھٹ ہستی وَٹ ہستی

حلّ لغات: قُربِ حقیقی، ذاتِ باری تعالیٰ کا تقرّب۔ علوی، حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ۔ صدّیقی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ جُنید، حضرت جُنید بغدادیؒ۔ شفیقی، حضرت شفیق علیہ الرحمۃ کی۔ وَٹ، حاصل کر۔

ترجمہ:۔ "اگر تو قُربِ حقیقی چاہتا ہے۔ اور علوی، صدیقی ورثے کا طلب گار ہے۔ یا حضرت جنیدؒ اور حضرت شفیق رحمہما اللہ کے راہ و رسم اور مسلک پر کاربند رہنا چاہتا ہے تو اس کے لئے صرف ایک راستہ ہے۔ وہ یہ کہ اپنی "انا" کو ختم کر دے۔ اور اس کے بدلے میں اپنے آپ کو پالے۔ پھر یہ تمام مدارج تمہیں مِل جائیں گے!"

—— ۶ ——

سَٹ صحبت رکھ خلوت عُزلت　　　　موت ارادی توں پا نُزہت

جے ہِر ڈِلییں ہیٔ بے شُبہت　　　　اِتھ سَودا دَست بَدستی

حلِّ لغات: صحبت، عام لوگوں سے میل جول۔ موت ارادی، خود خواستہ موت۔ نزہت، پاکیزگی، صفائی۔ شبہت، شک و شبہ۔

ترجمہ:۔" لوگوں سے میل جول کو ترک کر دے۔ تنہائی اور گوشہ نشینی اختیار کر۔ مُوتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کی منزل میں داخل ہو جا۔ اِس حیاتِ بے ثبات کے بدلے حیاتِ جاوید، اور لازوال مراتبِ روحانی کو پالے۔ یہ سودا دست بدستی ہے۔ یہاں اُدھار سے کام نہیں چلتا اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے!"

---۷---

سوز پریتا حال فریدی　　مذہب ملّت ہس توحیدی

میل کچیلا شکل جریدی　　خوش وسدا پرم دی وستی

حلِّ لغات: پریتا، اے پریت والے دوست۔ توحیدی، مُوحد۔ جو وحدت الوجود کا مبلغ ہو۔ جریدی، تنہا رہنے والا۔ پرم دی وستی، پریم نگر۔ محبت کی بستی۔

ترجمہ:۔ (خواجہ صاحبؒ نے جو تلقین دُوسروں کو کی ہے۔ اس کے ثبوت میں اپنی مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔)

"فرید کا مذہب اور مسلک توحیدی ہے۔ فقیر توحید میں راسخ ہو چکا ہے۔ ظواہر پرستوں اور دُنیاداروں سے نجات حاصل کر لی ہے۔ گو میلا کچیلا ہے۔ اور شکل بھی اس کی دیوانوں جیسی ہے۔ لیکن پریم و محبت کی دُنیا میں خوش خوش زندگی بسر کر رہا ہے!"

۲۱۲

عشق کی وہ منزل جہاں صرف حیرت کی حکمرانی ہوتی ہے۔ ایک عجیب و غریب منزل ہے۔ لیکن حیرت صرف ایک ہی مقام ہے جس سے اہل اللہ گزر کر منزل تک پہنچتے ہیں۔ اسی منزلِ حیرت میں دل میں تڑپ اور روح میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اور عاشق کو کسی کل چین نہیں پڑتا۔ مقامِ حیرت کی تشریح پہلے کسی کافی کے ضمن میں ہو چکی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔ حیرت مذموم اور حیرت محمود۔ اول الذکر جہالت کا نتیجہ ہے۔ اور تنزل کا سبب بنتی ہے۔ حیرت محمود علم کا نتیجہ ہے اور عروج و ترقی کا زینہ ہے حیرت محمود نہ صرف یہ کہ صوفیاء اور فقراء کی منزل ہے۔ بلکہ انبیاء کو بھی اس سے گزرنا پڑتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے چاند تاروں میں معبودِ حقیقی کی تلاش کی۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہورِ نبوّت سے کئی سال پہلے تلاش و طلب کی وادی میں مسفر رہے۔ علاوہ ازیں جب ابتدائی انسان نے خالقِ حقیقی کی تلاش شروع کی۔ تو اس پر بھی ایک وقت ایسا آیا کہ وہ حیران و پریشان رہ گیا۔ اور ہر متلاشیٔ حقیقت کی زبان پر ایک ہی کلمہ جاری تھا کہ حقیقتِ اعلیٰ کیا ہے کہاں ہے اور کیسی ہے؟ درجِ ذیل کافی میں انہیں افکار کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

— ۱ —

دن رین دِل حیران ہے آسائش نہ پایم ہِک گھڑی

سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تَن مَن جلیا لُوں لُوں مُڑی

حلِ لغات، رین، رات۔ لُوں لُوں، بدن کا رُواں رُواں۔ مُڑی، جل گئی۔

ترجمہ:۔ "شب و روز دل پریشان ہے۔ اس دوران ایک لحظہ بھی آرام کا نصیب نہیں ہوا۔ تفکرات کے سبب سر پھٹا جاتا ہے۔ تن من جل چکا ہے۔ اور بدن کا رُواں رُواں جھلس رہا ہے!"

—۲—

دریا بر ہوں داتار ہے ہر موج آدم خوار ہے
نہ پار، نہ اُروار ہے ادکھی اڑاہیں آ اڑی

حلِ لغات: اڑاہیں، مصائب و مشکلات۔ اَڑنے اور اٹکنے کے مقامات۔

ترجمہ:۔ "دریائے محبت طغیانی میں ہے۔ اور اس کی ہر موج انسان کے لئے پیغامِ اجل بن رہی ہے۔ یہ دریا ایسا ناپیدا کنار ہے کہ جس کا کوئی آر پار ہی نہیں۔ میں ایسے ہولناک گرداب میں آپھنسی ہوں ؎

شبِ تاریک، بیمِ موج، گردابے چنیں حائل
کجا دانند حالِ ما سبک سارانِ ساحل ہا

—۳—

ایہا ہے حقیقت حال دی ساری عمر رہی بھال دی
کئی کل نہ پئی مہینوال دی بے وس تتی لہریں لڑھی

حلّ لغات: ایہا، یہی۔ بھالدی، تکتی رہی۔ کل، خبر۔ سُدھ۔ مہینوال، سوہنی کا محبوب۔ لڑھی، بہہ گئی۔

ترجمہ:۔ "سوہنی کی حقیقتِ حال یہ ہے، کہ اس کی ساری عمر تکتے اور راہ دیکھتے گزر گئی، مگر اُسے مہینوال (محبوب) کی کوئی خبر نہ ملی۔ بالآخر اس بے چاری نے بے بس ہو کر اپنے آپ کو طوفانی لہروں کے حوالے کر دیا!"

منزلِ عشق میں ایک مقام ایسا بھی آتا ہے کہ سالک انتظار کی کیفیت سے ایسا دوچار ہوتا ہے کہ یہ کیفیت ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔ مطلوب کا پتہ نہیں ملتا، اور سالک مختلف مشکلات اور تکالیف کا سامنا کر کر کے تھک ہار جاتا ہے۔ یہ کیفیتِ "انتظار" صوفیار اور فقرار کے علاوہ انبیار کا مقدر بھی بنی ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے زندگی کا بڑا حصّہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے انتظار میں گزارا۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسرے سالِ نبوّت میں وحی کے منقطع ہونے پر کافی عرصہ انتظار کیا۔

—— ۴ ——

ساتھی پُنّل چھڈ گیو پَرے　　　جَیں باجھ ہِک پل نہ سرے

پھر پھر ڈونگر گھاٹیاں درے　　　ہِک ساتھ وَنج بھوئیں وِچ وڑی

حلِّ لغات: نہ سرے، بسر نہ ہو سکے۔ گزر نہ ہو سکے۔ ڈونگر، پہاڑ۔ درے، دو پہاڑوں کا درمیانی راستہ۔ بھوئیں، زمین۔ بھوئیں وِچ وڑی، زمین میں دفن ہوئی۔

ترجمہ:۔ "پنوں خاں سسّی کو چھوڑ کر بہت دُور چلا گیا ہے۔ جس کے بغیر بچاری سسّی ایک لحظہ بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ خطرناک پہاڑوں، دُشوار گزار گھاٹیوں اور دَرّوں میں آوارہ پھرتی پھراتی بالآخر زمین کے اندر دفن ہو گئی۔"

پہلا شعر مقامِ حیرت کے بیان میں ہے۔ دُوسرا مصائب کے ذکر میں ہے۔ تیسرے میں انتظار کی کیفیت کا بیان ہے۔ اور چوتھے میں تلاش کی کیفیت درج ہے۔ محبوبِ حقیقی کی جدائی کے بعد اس کی تلاش

میں دربدر خاک چھاننا پڑتی ہے۔ اور نگر نگر ڈھونڈھنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ زندگی انجام کو جا پہنچتی ہے۔ تلاش اور مسلسل تلاش بھی ایک مستقل کردار ہیں۔ جس پر سالک کی سچائی کا دارومدار ہے۔

—— ۵ ——

ہُݨ عشق آ دل موں پیا　　　ہوش و ہُنر ضائع تھیا
سب محو منسیّ ہو گیا　　　جو کجھ سِکھی، جو کجھ پڑھی

حلّ لغات: موں پیا، میں پڑا۔ منسیّ ہو گیا، بھول گیا۔ نسیان زدہ ہُوا۔

ترجمہ: "اب عشق نے دل میں ڈیرے لگا دیئے ہیں۔ اس کے آتے ہی ہوش و خرد اور علم و ہُنر سب رائیگاں اور بیکار رہ گئے ہیں اور جو کچھ میں نے پڑھا سیکھا تھا بھول بُھلا گیا ہے!"

اثراتِ عشق کی انتہا یہ ہے کہ ہوش و حواس اور علم و خرد جواب دے جاتے ہیں۔ علم دُور ٹھہر جاتا ہے۔ اور علم و خرد آپس میں زبانِ حال سے یوں گویا ہوتے ہیں کہ اگر ہم بال برابر بھی آگے بڑھے تو جل کر خاک ہو جائیں گے۔ یہ وہ آخری مقام ہے۔ یہاں عاشق اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ اور اس پر فنا کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ایسی انتہائی کیفیت ہے۔ جس کے بعد شجرِ عشق بار ور ہو سکتا ہے۔

—— ۶ ——

تھئی دِل فریدؔ آگاہ ہے　　　ہر جا جلوسِ شاہ ہے
باد دل موں ظاہر ماہ ہے　　　جب جھڑ گئی مَن کی جھڑی

حلّ لغات: آگاہ، باخبر۔ جلوس، بادشاہ کا تخت پر بیٹھنا۔ جھڑ گئی، بکھر گئی۔ درخت سے پتّوں کے گر

پڑنے کو جھڑنا کہتے ہیں۔ مَن کی جھڑی، دل کی مَیل۔ کثافتِ قلب دل پر کثافت کے اُمڈے ہوئے بادل۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! اب ہمارا دل رازِ ازل سے آگاہ ہو گیا ہے۔ اب تو ہر جگہ بادشاہِ کون و مکان کا جلوس نظر آتا ہے۔ جس طرح بادلوں کے چھٹ جانے سے چاند نظر آنے لگتا ہے اسی طرح جونہی ہمارے من سے کثافت جھڑی ہے۔ تجلّیاتِ الٰہی اس میں ضَو بار ہونے لگی ہیں!"

فنا کے بعد سالک مقامِ بقا کا اُمیدوار بنتا ہے۔ وہ چشمِ دل سے نُورِ ازل کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ جسے وہ "جلوسِ شاہ" سے تعبیر کرتا ہے۔ مطلعِ قلب سے غیریت کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ اور حُسنِ ازل اپنی پُوری تابانیوں اور جلوہ سامانیوں کے ساتھ اس پر جلوہ فگن ہوتا ہے۔ اس طرح سالک مصائبِ انتظار، تلاش اور فنا کی منزلوں سے گزرنے کے بعد مقامِ بقا پر پہنچ جاتا ہے!

۲۱۳

— ۱ —

دِل نوں مار مُنجھایُم

نِت دے دَرد اندیشے

ترجمہ:۔ "روز روز کے درد اندیشوں نے مجھے بے حد اُداس اور پژمُردہ کر دیا ہے!"

— ۲ —

دَس نیڑے چاک ہِھینّدا ٭ توَں باجھ اے حال سُنجینّدا

زخمیں سِینے چکدے ریشے

حلّ لغات: وَس، آباد ہو۔ سُنجی، بدنصیب۔ چِلکدے، ٹپکتے ہیں۔ ریشے، دھاریں۔ غلیظ مادہ زخم۔

ترجمہ:- "اے بھینسوں کے چرواہے (رانجھا) میرے قریب آ کر آباد ہو۔ تیرے بغیر اس بدنصیب کا حال یہ ہے کہ سینہ زخمی ہے اور زخموں سے مواد ٹپک رہا ہے!"

—۳—

ڈُکھ ڈُوہیلیاں ڈُور ڈُوراپے ٭ سے ساڑے لکھ سُول سڑاپے

وَیْن سیاپے ساڈے پیشے

حلّ لغات: ڈُوہیلیاں، دُکھ اٹھانے والیاں۔ ڈُوراپے، ملامت۔ طعنے۔ وَیْن، نوحہ۔ بین۔

ترجمہ:- "دُکھ درد، الزامات، اذیتیں، ملامتیں سینکڑوں طرح کے سوز و جلن اور لاکھوں دُکھ درد اور جلاپے ہیں۔ بین، ماتم اور سینہ کوبی ہمارا پیشہ بن گئے ہیں!"

—۴—

اے غمزے ناز نہورے ٭ اے عشوے زورے تورے

سِر سانگاں تن مَن تیشے

حلّ لغات: نہورے، انداز معشوقانہ۔ زورے، زبردستی۔ تورے، حکم۔ قانون۔ سانگ، نیزہ۔ بھالا۔

ترجمہ:- "یہ غمزے، ناز نخرے، یہ اشارے کنائے اور زبردستی حکم منوانے کے طریقے ایسے ہیں جیسے سر میں بھالا لگ جائے۔ تن من میں تیشے کی طرح لگتے ہیں!"

—— ۵ ——

بُٹھ بِرہوں برابر وَیری ٭ چا کیتُس کو لے کیری

ظُلمی مذہب کا فر کیشے

حلّ لغات: بُٹھ، بھاڑ میں ڈال۔ بِرہوں، عشق و محبّت۔ برابر، لگاتار مسلسل۔ وَیری، دُشمن۔ بیری۔ کیری، خاکستر۔ راکھ۔ کیش، مسلک۔ طریق۔

ترجمہ: "ایسے عشق کو بھاڑ میں ڈالیئے جو مسلسل دُشمن چلا آرہا ہے۔ اس نے تو ہمیں کوئلہ کیری بنا کر چھوڑا ہے۔ اس کی روش ظالمانہ اور طور طریقے کافرانہ ہیں!"

—— ۶ ——

کیا دَہانہہ فریدؔ سُنانواں ٭ کیا رو رو جگت رُواواں

مَستک لِکھڑی آئی پیشے!

حلّ لغات: دَہانہہ، فریاد۔ جگت، دُنیا۔ رُواواں، رُلاؤں۔ مَستک، پیشانی۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! میں اس عشق کے مظالم کی کیا فریاد سُناؤں۔ اور رو رو کر جگ جہان کو کیوں رُلاؤں۔ میرے پیش تو وہی کچھ آیا جو میری پیشانی پر لکھا تھا۔ کیا نوشتۂ تقدیر ٹل سکتا ہے؟"

——————

۲۱۴

۱

ڈٹھا عشق عیاں تا بازار گلی

سبھی رمز خفی ہُن تھیوم جلی

حلِ لغات: ڈٹھا، دیکھا۔ خفی، پوشیدہ۔ چھپی ہوئی۔ جلی، ظاہر۔ نمایاں۔

ترجمہ:۔ "ہم نے عشق کو ہر بازار اور گلی میں عیاں دیکھ لیا ہے۔ اور تمام اسرار و رموز اور رازہائے سربستہ ہم پر منکشف ہو گئے ہیں!"

وجودی مسلک میں حُسنِ ازل ہر جگہ جلوہ گر نظر آتا ہے۔ خفیہ باتیں خفی نہیں رہتیں۔ اور وہ سالک کے لئے جلی ہو جاتی ہیں۔ خلوت جلوت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور عشقِ حقیقی کے طفیل اس دنیا کے ذرّے ذرّے سے حُسنِ ازل جلوہ نمائی کرتا نظر آتا ہے۔

۲

سبھ جلوہ نُور ظہُور ڈِسے　　　یا ایمن تے یا طُور ڈِسے

گئی غیبت عین حضُور ڈِسے　　　دِل وَنج دلبر دے ساتھ رلی

حلِ لغات: ڈِسے، نظر آئے۔ ایمن، ایک وادی کا نام جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک درخت پر جلوۂ انوارِ الٰہی دیکھا تھا۔ چونکہ یہ درخت کوہِ طُور کے دائیں جانب واقع ہے۔ اس لئے اس صحرا کو ایمن

کہتے ہیں۔ طور، وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو شرفِ کلیمی عطا ہُوا۔

ترجمہ :۔ "ہر جگہ جلوۂ نُور نظر آتا ہے۔ ہر جگہ وادیٔ ایمن اور کوہِ طُور کی تجلّیاں دکھائی دیتی ہیں۔ غیاب ختم ہو چکا ہے۔ اور اب عین حضور ہے۔ دل میں نُورِ الٰہی کا تصوّر اتنا پختہ ہو چکا ہے کہ دل اور دلبر دونوں مل کر یکجان ہو گئے ہیں!"

۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳ ۔۔۔۔۔۔۔۔

ہے کشف کمال دی بات عجب ہے وجد تے حال دی گھات عجب

ہے وصل وصال دی رات عجب مُٹھی غیر دی ذات صفات جلی

حلِّ لغات : کشف، سالک کو ریاضتِ روحانی کے سلسلے میں جو مقاماتِ عجیبہ نظر آتے ہیں ان کو کشف کہتے ہیں۔ گھات، طرز۔ طریقہ۔ انداز۔ وجد، بے خودی۔ جوش۔ حال، وہ کیفیت جو سالک پر کسی بیرونی اثر سے مستی جیسی حالت پیدا کر دیتی ہے۔

ترجمہ :۔ "روحانیت میں کشف کمال کا مرحلہ بھی عجیب ہے۔ اسی طرح وجد اور حال کے طور طریقے بھی انوکھے ہیں۔ شبِ وصال جبکہ سالک تصوّر ذات میں محو ہو جاتا ہے، بھی عجیب ہے ہے۔ اس مقام میں ماسوی اللہ سب جل کر فنا ہو جاتا ہے۔ صرف تصوّرِ ذات باقی رہ جاتا ہے۔ یہ بھی ایک عجیب مرحلہ ہے!"

کیفیّاتِ قلبی اور وارداتِ روحانی کی مختلف منازل یعنی کشف کمال، وجد و حال اور وصل وصال کی حالت اِس طرح بیان ہو رہی ہے کہ غیر کا وجود ہی ختم ہو گیا ہے۔ اور وہ محبوبِ حقیقی اپنی ذاتِ صفات سے پوری شان کے ساتھ جلوہ نما ہو گیا ہے۔

— ۴ —

کڈیں طَیر عروج دا حال بَنّے کڈیں سَیر نزول دی چال بَنّے

جو ہجر ہے عین وصال بَنّے سارے سُول سڑے ساری مُونجھ ٹلّی

حلِّ لغات: سَیر و طیر، سالک کا ایک حال سے دُوسرے حال، ایک فعل سے دوسرے فعل۔ ایک تجلّی سے دوسری تجلی، ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہونا سیر ہے یا طیر۔ جب کشف و کرامات کی راہ سے یہ سلوک طے کیا جاتا ہے۔ تو اسے "سیر" کہتے ہیں، اِس طریقے سے راستہ دیر میں طے ہوتا ہے۔ اور جب بلا کشف و کرامت یہ سلوک طے ہوتا ہے تو اُسے "طَیر" کہتے ہیں۔ اس میں راستہ جلد طے ہوتا ہے۔ اور اسی کو صوفیا "سلوکِ اُتم" کہتے ہیں۔ سَیر الی اللہ، انسان کا جو خلاصہ تعیّنات و کثرات ہے۔ سیر شعوری و رجوعی کے ساتھ بجانبِ کُلّی جو کہ واحد مطلق ہے۔ یعنی بمقامِ احدیّت وصُول یاب ہونا۔ سیر باللہ۔ اطلاق میں فنا و اتصال کے بعد بغرض تکمیل نقصان بمقتضائے حکمتِ الٰہی عالم پر جو مرتبۂ تقیّد ہے۔ واپس گزرنا بقا بعد الفنا، جو کہ مقامِ تمکین ہے۔ سیر عروجی۔ سیر مقیّد بجانب اطلاق اور سیر جزو بجانبِ کُل۔ اِس سَیر کی انتہائی رسائی احدیت تک ہے۔ جو کہ انسان کا نقطۂ اوّل ہے۔ مستلزم معرفتِ کشفی شہودی یہی سیر ہے۔

خُلاصہ

طَیر، اُڑنا۔ طاقتِ پرواز۔ سالک کو ایک ایسی منزل سے گزرنا پڑتا ہے۔ جس کو طَیرُ کہتے ہیں۔ عُروج، ارتقار۔ بلندی۔ ایک مرحلۂ روحانیات۔ طَیر عروج، عالمِ بالا کی سیر۔ سَیر، یہ بھی ایک روحانی مرحلہ ہے۔ جو سالک کو عرصۂ ریاضت میں پیش آتا ہے۔ نزُول، اُترنا۔ نیچے آنا۔ ایک مرحلہ ہے جس میں کسی نقص یا قصور کے سبب سالک کو کئی درجے پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے۔ سَیر نزول، سیر دُنیا۔

ترجمہ: "کبھی سالک کے لئے مقامِ طیر عروج کا سبب بنتا ہے۔ اور کبھی سیر نزول کی صُورت

میں ذات سے مفارقت اور مہاجرت کا صدمہ سہنا پڑتا ہے۔ (یہاں خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ اپنی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ) ہجر و فراق کے جو اسباب اور مراحل تھے۔ وہ تصوّر اور یکسوئی کے سبب عین وصال بن گئے ہیں۔ ہم محویت کے ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں تمام دُکھ درد جل گئے ہیں۔ اور حزن و ملال رخصت ہو گئے۔ گھبراہٹ اور پریشانی سکون و اطمینان میں بدل گئی ہے۔"

سالک کے روحانی سفر جن میں لطائفِ غیبی کا عجیب و غریب ظہور ہوتا ہے۔ ان کی کیفیات بھی دلچسپ ہوتی ہیں۔ جب اس حُسنِ ازل نے عاشق کے دل کو اپنی جلوہ سامانیوں سے منوّر کر دیا تو نشیب فراز ہو گیا۔ فراق وصال میں تبدیل ہو گیا اور سب درد و اندوہ ختم ہو گئے۔

—— ۵ ——

جل خاک تے کھوٹ کھپوٹ گماں　　گُم ہو گیا غیر دا نام نشاں

تھیا نُور وجُود شہُود عیاں　　گھر بار گلی بازار ملی

حلِّ لغات: کھوٹ کھپوٹ گماں، یہ تمام وہ خوار کن صفات ہیں جو سالک کو تباہ کر دیتی ہیں۔ کھپوٹ کھوٹ کا تابع مہمل ہے۔ یعنی دغا فریب۔ گماں، ظن۔ سالک کو اپنی محبت اور ذاتِ باری کی عبادت کے سلسلے میں گمان کا در انداز ہونا اس کی تباہی اور بدنصیبی کا موجب ہوتا ہے۔ یہاں تو یقین کی ضرورت ہوتی ہے۔ وجُود، ذات واجب الوجود ہستیٔ مُطلق۔ شہُود، ظاہر تصوّف کی اصطلاح میں ایک مرحلہ ہے جس میں سالک مراتبِ کثرت اور موہومات صوری سے گزر کر توحید کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کو تمام موجودات میں جلوۂ حقیقت نظر آنے لگتا ہے۔

ترجمہ:۔ "کھوٹ، فریب اور گمان کی جملہ صورتیں جل سڑ کر خاک ہو گئیں اور ماسوی اللہ کا نام و

نشان بھی مٹ گیا ہے۔ وجود اور شہود کا نُور ظاہر ہو گیا ہے۔ اور اس نے گھر بار، گلی اور بازار سب کو گھیر لیا ہے۔ یعنی ہر جگہ وہی سمایا ہوا ہے!"

اربع عناصر جو اَب سَو سے بھی زیادہ شمار کئے جا چکے ہیں، سب وہم و گمان ثابت ہوئے، دوئی کے زمرے میں آئے اور وحدت کی آتشِ سوزاں میں مل کر فنا ہو گئے۔ نورِ وجود ہستی مطلق اس قدر عیاں ہو چکا ہے کہ زمان و مکان اُسی کے نُور و انوار سے منوّر ہو گئے ہیں۔

—۶—

جِتھاں بھال ڈٹھاں تِتھے راز ڈِسے ــــــ سَبھ حُسن تے ناز نواز ڈِسے

سَبھ سوزِ فریدؔ نوں ساز ڈِسے ــــــ ہمہ اوست سوجھائی رِیت بھلی

حلِّ لغات: جِتھ، جہاں۔ جس جگہ۔ بھال ڈٹھاں، آنکھیں کھول کر دیکھوں۔ تِتھے، اُسی جگہ۔ سوز، تپشِ عشق۔ ساز، دل جس کے ہر رگِ تار کو مضرابِ عشق چھیڑتی ہے۔

ہمہ اوست ایک نظریۂ تصوّف ہے۔ صوفیائے کرام کے ایک فرقہ کا اعتقاد اس عقیدے پر ہے یہ بزرگ ہر ایک چیز میں جلوۂ قدرتِ نورِ الٰہی دیکھ کر اس کو نُورِ الٰہی یقین کرتے ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ تمام اشیاء اور محسوسات دوئی جو ہمارے خیال اور نظر میں آتے ہیں، ان کا وجُود اعتباری ہے اور ہر اعتباری غیر قائم ہے۔ بے استقلال اشیاء پر کسی صفت کا عائد کرنا درست نہیں۔ کیونکہ تمام صفات ذات واجب الوجُود کے لئے مختص ہیں۔ بغیر اس کے نہ کوئی چیز حقیقتہً موجود ہے اور نہ کوئی صفت بغیر ذاتِ حق کے حقیقتہً منسوب کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اعتباری اور عارضی صفات کو نظر انداز کرنے کے بعد ذاتِ مطلق ہی کی جانب ہر صفت اور کمال کا انتساب کیا جاتا ہے۔ اور یہی ہمہ اوست کے فلسفہ کا اصول ہے۔

رِیت، رسم۔ طریق۔ عمل۔ بھلی، عمدہ۔ بہتر۔ اچھی۔

ترجمہ :۔ "جہاں غور و فکر سے دیکھتا ہوں ۔ وہی اسرار الٰہی نظر آتے ہیں ۔ دُنیا کی اچھی بُری تمام چیزیں حُسن و جمال کے لوازمات سے آراستہ و پیراستہ معلوم ہوتی ہیں ۔ فریدؔ کو تمام سوز سازہی دکھائی دیتے ہیں ۔ کیونکہ دل کو سوز و گداز کے جذبات ہر وقت مضراب لگاتے رہتے ہیں ۔ یہ تمام اصول" ہمہ اوست" کے ذریعے ہی مجھ پر واضح ہوئے ہیں !"

"ہمہ اوست" کے مسلک نے جو راہ دکھائی ہے ۔ اس کا ہی فیضان ہے کہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں حُسن کے عشوے ، غمزے ، نمایاں ہونے لگے ، سوز سازمیں تبدیل ہو گیا ۔ ہر راز عیاں ہو گیا ۔ اور اس مسلک کے طفیل کل عالم حُسن کی جلوہ سامانیوں کا مظہر بن گیا ۔

۲۱۵

۱

دُکھ سینے تے مونگ ڈ‌ٰالے

سِک تِڈی تِڈی تیل ڈِکھالے

حلِّ لغات : مونگ ڈالے ، "سینے پر مونگ دلنا" محاورہ ہے ۔ مراد اس سے تکلیف دینا ہے ۔ سِک ، دوست کے ملنے کی خواہش ۔ تِڈی تِڈی تیل ڈِکھا ، محاورہ ہے ۔ مراد تکلیف دینا ۔ چھوٹے بچے ٹڈی کو پکڑ کر ہاتھوں سے مسلتے جاتے ہیں ۔ اور کہتے جاتے ہیں " تِڈی تِڈی تیل ڈِکھا" یا "تِڈی تِڈی تیل ڈے" ۔ ٹڈی میں نہ تیل ہوتا ہے نہ نکلتا ہے ۔ مگر بے چاری ٹڈی کی جان ضائع ہو جاتی ہے ۔ یہ محاورہ ایسے موقع پر بولا جاتا ہے ۔ جہاں نتیجے کی کچھ توقع نہ ہو ۔ اور جان کا نقصان ہو ۔

ترجمہ :۔ "ہجر و فراق کا درد بہت تکلیف دے رہا ہے ۔ سینے پر مونگ دلتا ہے ۔ اور

محبُوب کا انتظار بجائے کسی فائدے کے نقصان کا موجب بن رہا ہے ۔ "تِڈی تڈی تیل" دکھا رہا ہے۔ یعنی موت کے مُنہ میں دے رہا ہے!"

—۲—

غم دَرد اَلم بد نیتے　　　پئے ساڑن سوز پلیتے

تھئے مَیں مُٹھڑی دے کیتے　　　سَب رانی خاں دے سالے

حلّ لغات: بَد نیتے، بُری نیت والے۔ ساڑن، جلاتے ہیں۔ رانی خاں دے سالے، اس شخص کے لئے استعمال کرتے ہیں جو اپنی ہستی کو پورا نہ سمجھ کر غریبوں پر ظلم و ستم کرے (مراد ظالم)

ترجمہ:- "غم اور درد و الم یہ سب بدنیّت ہیں۔ سوز اور جلاپے بھی پلید ہیں۔ اور مجھے جلاتے رہتے ہیں۔ مجھ بد بخت عاشق کے لئے یہ سب رانی خاں کے سالے بن گئے ہیں اور بلاوجہ تنگ کر رہے ہیں۔"

—۳—

کئی ڈِینھہ نہ رَل گذریونے　　　ساری آس اُمید وَنجیونے

ہے خبر نہیں، کیا تھیونے　　　تھئے پیچی یکچ اُباہلے

حلّ لغات: وَنجیونے، ضائع کردی۔ پیچی، پیچ باز۔ فریبی، مکّار۔ اُباہلے، جلد باز۔

ترجمہ:- "محبوب پنّوں خاں نے کئی دن بھی مِل جُل کر میرے ساتھ نہ گزارے۔ خدا معلوم کیچ کے شہزادوں کو کیا سُوجھی کہ انہوں نے جلد بازی سے کام لے کر میری تمام اُمیدوں پر پانی پھیر دیا!"

بلحاظ معنی اور مطالب اِس بند کا درج ذیل ترجمہ زیادہ واضح معلوم ہوتا ہے :۔

"پنوں خاں کے بھائیوں نے کئی دن بھی ہمارے ساتھ مل کر نہ گزارے۔ خدا معلوم انہیں کیا ہو گیا۔ کیسے جلد باز تھے۔ پیچ کھیل گئے۔ اور ہماری تمام اُس اُمید پر پانی پھر گیا"

مائی سسّی اپنے دیوروں کی آمد پر یقیناً خوش ہوئی ہوگی۔ اُس نے سوچا ہوگا کہ یہ ہمیں لینے آئے ہیں۔ میں اپنے محبوب کے ہمراہ کیچ جاؤں گی۔ تو وہاں مسّرت اور شادمانی کے ہزاروں جشن منائے جائینگے اور میں ایک شہزادی کی طرح شاہی محلات میں بڑی شان کے ساتھ زندگی بسر کروں گی۔ لیکن ہائے ہائے انہیں کیا ہو گیا۔ پیچ باز کیچیوں نے دھوکہ کیا۔ اور میرے محبوب کو رسّیوں سے جکڑ کر اونٹوں پر بٹھایا۔ اور رات کی تاریکی میں لے اُڑے۔

—— ۴ ——

ہُن سنگتی سارے کھوٹے   کھَچ باز اُپھٹڑے ڈْوٹے

رَل مِل بے درد کلھوٹے   پَیے کرِن کھِلاں ہاں کالے

حلِّ لغات: کھَچ باز، مخول کرنے والے مسخرے۔ اُپھٹڑے، کج فہم۔ اُلٹی سمجھ والے۔ ڈْوٹے، آوارہ۔ بدقماش۔ بے درد کلھوٹے، بے دردی کے مجسّمے۔ ہاں کالے، سیاہ دل۔ بدباطن۔

ترجمہ :۔ "میرے محبوب پنّل خاں کے تمام ساتھی کھوٹے، مسخرے اور اُلٹی سمجھ کے بدقماش لوگ تھے۔ ان بے درد کور باطنوں نے مل جُل کر پہلے میرے خلاف سازش کی۔ اور پھر مذاق اُڑانے لگے!"

یہ کتنے بے درد و سنگدل لوگ تھے۔ جنہوں نے میری کسمپرسی کا احساس تک نہ کیا، اُلٹا میری محبّت کا مذاق اڑاتے رہے۔ اور پھر بڑی فریب کاری سے چلتے بنے۔

— ۵ —

تتی سوز اندوہ وچالے   سے واقعے فاقے گھالے

نت روہ پتھر پڑتالے   ہتھیں پٹھاں پیریں چھالے

حلِّ لغات: تتی، سوختہ دل۔ سوز، تپش۔ اندوہ، فکر و غم۔ واقعے، حادثے۔ پڑتالے، پڑتال کرتی ہے گھالے، بسر کئے۔ پٹھاں، سخت چیز اینٹ پتھر وغیرہ کے کام میں ہاتھوں میں جو چھالے ہو کر پک جاتے ہیں۔ اور چمڑہ سخت ہو جاتا ہے۔ اس کو پٹھّاں کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "محبوب کے ہجر و فراق میں سوختہ دل سسّی سینکڑوں حادثات اور مصائب و آلام سے دوچار ہوتی ہے۔ فاقے پر فاقے کرتی ہے۔ پہاڑوں اور پتھروں میں بھٹکتے پھرنا اب اس کا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ اس حد تک کہ اس کے ہاتھوں پر سخت گرہیں پڑ گئی ہیں۔ اور پیروں میں چھالے ہیں!"

— ۶ —

کر صبر فرید نبھیساں   پئی سُولیں سانگ جلیساں

دم جیندیں تیں پُکریساں   متاں قادر سختی ٹالے

حلِّ لغات: سانگ، ہمراہ، ساتھ۔ پُکریساں، پکاروں گی۔ سختی ٹالے، مصیبت دور کرے۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! اب تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جو کچھ بھی ہو۔ میں مصائب و آلام کو بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کروں گی۔ دکھ درد کے نیزے کے زخم کھاتی رہوں گی اور تا دمِ زندگی محبوب کا

نام لے لے کر فریاد کرتی رہوں گی۔ شاید قادر کریم میری یہ مصیبت دُور کر کے وصالِ دوست سے سرفراز فرمائے!"

۲۱۶

— ۱ —

ڈُکھی دِلڑی دردیں ماری
ہے ہر ویہلے آزاری

حلِّ لغات: ہر ویہلے، ہر وقت

ترجمہ:۔ "درد رسیدہ آزردہ دل ہر وقت رنجُور رہتا ہے!"

— ۲ —

سوز اندر وِچ سُول جگر وِچ — آیم بَر وِچ روہ ڈُنگر وِچ
سخت سفر وِچ ظلم قہر وِچ — ہوت نہ کیتم کاری

حلِّ لغات: بَر وِچ، جنگل میں۔ روہ ڈُنگر وِچ، دشت و جبل میں۔

ترجمہ:۔ "دل میں آگ جل رہی ہے اور جگر میں درد ہے۔ میں بے آب و گیاہ صحرا اور پہاڑوں کی بھیانک وادیوں اور دشوار گزار راستوں میں آ پھنسی ہوں۔ انتہائی مشکل سفر ہے اور ظلم و قہر کی لپیٹ میں آ گئی ہوں۔ اس پر بھی محبوب پنّل نے کوئی چارہ گری نہیں کی!"

—۳—

دارمداراں سُنجڑیاں باراں — پربت دھاراں غم دیاں ماراں

پرم پکاراں جندڑی واراں — یار وِساری یاری!

حلِّ لغات: دارمداراں، انحصار۔ سُنجڑیاں باراں، ویران دشت و بیابان۔ پربت دھاراں، پہاڑوں کے دشوار گزار راستے۔ پرم پکاراں، محبوب کو پکارتی ہوں۔

ترجمہ: "میری زندگی کا دارومدار ویران جنگلوں، پہاڑوں کی بھیانک وادیوں، دشوار گزار راستوں پر ہے۔ مصائب و آلام نے حال سے بے حال کر دیا ہے۔ محبوب کو پکارتی ہوں اور اسی پر جان قربان کرتی ہوں۔ افسوس، یار نے عشق و محبّت کا حق ادا نہ کیا۔ بلکہ اس نے دوستی کو بھی نظر انداز کر دیا!"

—۴—

شان شرم گیا، بھیم بھرم گیا — دین جرم گیا، دیر دھرم گیا

لطف کرم گیا، نیک رحم گیا — لگڑی شہر خواری

حلِّ لغات: بھیم بھرم، عزّت، ناموس۔ جرم، یہ لفظ جنم کا بگڑا ہوا ہے یعنی پیدائشی۔ شہر خواری، رُسوائی، بدنامی۔

(نوٹ: ایک قلمی نسخہ میں اس بند کا دُوسرا مصرعہ یوں درج ہے: "دین دھرم گیا دیر حرم گیا"

ترجمہ: "عشق نے شان و شرم کو رخصت کیا، عزّت و ناموس ختم ہو گیا۔ دین و دھرم اور دیر و حرم کا کچھ پتہ نہیں۔ لطف و عنایات کا تصوّر تک نہیں رہا۔ نیک اعمال کی طرف طبیعت راغب

نہیں ہوتی۔ اب تو رُسوائی اور بدنامی ہے اور شہر کے ادنیٰ اعلیٰ کی زبان پر میرا ہی چرچا ہے"!

—— ۵ ——

اَوکھیاں گھاٹیاں لکھ لکھ گھاٹے   کھڑبڑ بھاٹے سہنس گپاٹے
تتڑی والی ڈُکھڑے گھاٹے   کر کر پریت پیاری

حلِّ لغات: اوکھے، مشکل۔ گھاٹے، گھاٹ۔ گھاٹے، نقصان۔ سہنس، سینکڑوں۔ کھڑبڑ، ناہموار زمین۔ بھاٹے، ٹیلے۔ تودہ ہائے خاک۔ گپاٹے، دلدلی چکر۔ تتڑی، سوختہ۔ تپی ہوئی۔ گھاٹے، گنجان۔

ترجمہ:۔ "دُشوار گزار گھاٹیاں اور سینکڑوں ایسے چکر کہ جو کہیں نہیں لے جاتے۔ کھردری اور ناہموار زمین صدہا دلدلی چکر۔ گرم تپی ہوئی ریت جن میں پاؤں دھنس جاتے ہیں۔ میرے حزن و ملال میں اضافے کا موجب بن رہے ہیں۔ محبت اور عشق کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کر رہی ہوں!"

—— ٦ ——

رِنیھ نِبھایا، روز سَوایا   پُور پرایا، مُفت اُجایا
دِید مُسایا زُلف اُڑایا   گھت گھت پیچ دی گاری

حلِّ لغات: نِبھایا، نہ نبھانے والا۔ پُور، تفکرات۔ اندیشہ۔ پرایا، دوسرے لوگوں کا۔ اُجایا، بے سُود۔ مُسایا، برباد کیا۔ گاری، پرندوں کے پھنسانے کا آلہ۔ اُڑایا، اُڑا دیا۔ اٹکا دیا۔

ترجمہ:۔ "ناپسندیدہ عشق روز بروز ترقی پر ہے۔ لوگوں کی رسمی ہمدردیاں بے سُود محض ہیں۔

مجھے تو محبوب کی نگاہوں نے برباد کیا ہے۔ اور زلف نے اپنے پیچ وخم کا پھندا ڈال کر پھنسا لیا ہے!"

— ۷ —

سوز ہے ساتھی روگ ہے بھاتی   ساڑن چھاتی، مارن کاتی

پَل پَل موت تیاری   ہجر دی جھاتی کھسم حیاتی

حلّ لغات: ساڑن، جلاتے ہیں۔ کاتی، چھری۔ بھاتی، بھات کھانے والا۔ ہم پیالہ و ہم نوالہ۔ کھسم حیاتی، میری حیاتی چھین لیتی ہے۔ (ایک نسخے میں "کڈھم حیاتی" یعنی "جان نکالتی ہے"۔ لکھا ہے)

ترجمہ: "عشق نے درد والم کو میرا ساتھی بنا دیا ہے۔ ایک سینہ جلاتا ہے۔ اور دوسرا چھری گھونپتا ہے۔ سوز سائے کی طرح ساتھ رہتا ہے۔ اور روگ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہے۔ ہجر دشمن جاں ہے۔ اُس کی ذرا سی جھلک بھی میری ہلاکت کے لئے کافی ہے۔ ہر وقت موت کی تیاری ہو رہی ہے!"

— ۸ —

عید بعید ے بخت عنید ے   درد فرید جدید جدید ے

بار بر ہوں سر باری   شوق شدید ے مونجھ مزید ے

حلّ لغات: جدید جدید ے، نیا نیا ہے۔ عنید، دشمن

ترجمہ: "اے فرید! محبت میں ہمیشہ نیا نیا دکھ اور درد لاحق ہوتا ہے۔ عید دُور ہے۔ بخت

دُشمن ہے۔ اشتیاق بے حد ہے۔ اُداسی لمحہ بہ لمحہ ترقی پر ہے۔ اور عشق کا بارِ گراں سر پر ہے"۔

۲۱۷

—۱—

ڈِینہہ راتیں عِشق ستاوے

زَر گھر وَر روگ وَدھاوے

حلِّ لغات: ستاوے، ستاتا ہے۔ دُکھ اور تکلیف دیتا ہے۔ وَر، شوہر۔ خاوند۔ روگ، مرض۔ بیماری۔

ترجمہ:۔ عِشق نے رات دِن ستانا شروع کر دیا ہے۔ خانگی زندگی کے تینوں اہم لوازمات زر، گھر اور شوہر تک سبھی بیماری کو بڑھا رہے ہیں!"

—۲—

تھَل ریخاں جھر بَر دیرے ہر بھِٹ بھٹ نال بسیرے

سِر سُولاں چھِکدے سہرے گل ہجر دا ہار سُہاوے

حلِّ لغات: تھَل، ریگستان کا کفِ دست میدان۔ ریخاں، ریخ کی جمع۔ جو پانی کے سیلاب کے بعد خشک ہو کر جنگل کی صورت بن گئی ہو۔ جھر، گنجان جنگل۔ بَر، دشت و بیابان۔ بھِٹ، ریت کا بڑا تودہ۔ چھِکدے، زیب دیتے ہیں۔ خوبصورت نظر آتے ہیں۔

ترجمہ :- "عشاق کے ڈیرے تھلوں، ریگزاروں، جنگلوں اور ویران صحراؤں میں ہوتے ہیں اور ایک ایک ٹیلے کے ساتھ بسیرا کرتے ہیں۔ سر پر درد و غم کے سہرے بھلے لگتے ہیں اور گلے میں ہجر و فراق کا ہار زیب دیتا ہے!"

—— ۳ ——

دِل لُٹ گیا جوگی راوَل   سَے پُور ڈُکھاں دے پَل پَل

ہر وقت کھاں ہَتھ مَل مَل   مُٹھّا نیڑا کوئی نہ لاوے

حلِّ لغات : راوَل جوگی، محبوب۔ پُور، دَورے۔ ہَتھ مَل مَل، ہاتھ مل مل کر۔ مُٹھّا، فریب خوردہ۔

ترجمہ :- "جب سے محبوب دل لُوٹ کر روانہ ہوُا ہے، اس کے فراق میں لمحہ بہ لمحہ سینکڑوں دَورے پڑ رہے ہیں۔ اب تو مَیں ہر وقت کفِ افسوس ملتی یہ کہتی ہوں کہ خدا کرے، کوئی بھی کم نصیب عشق کے قریب میں نہ آئے، ورنہ مصائب و آلام کے چکر میں پھنس جائے گا!"

—— ۴ ——

روہ کوجھے کالیاں دھاراں   پَوں چُبھّن بول ہزاراں

سِر قہر کلوردیاں ماراں   ڈُکھ ہر ویہلے تن تاوے

حلِّ لغات : کوجھے، بدصورت۔ کالیاں دھاراں، پہاڑی راستے جو سیاہ دھاریوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ پَوں چُبھّن، پاؤں میں چبھتے ہیں۔ بول، کیکر کے کانٹے۔

ترجمہ :- "میرے راستے میں بھیانک پہاڑ اور خوفناک کالی چٹانیں حائل ہیں، کیکر کے ہزاروں

کانٹے پاؤں میں چبھتے ہیں۔ سر پر مصائب و آلام کی مار پڑتی ہے۔ اور ہر وقت دُکھ درد جسم کو جلائے رکھتا ہے!"

۵

دِل دُود غماں دے دُکھدے　　جی ہر ویہلے پیا جُکھدے
گئے گزر ڈیہاڑے سُکھدے　　موئی جندڑی سوز نبھاوے

حلّ لغات: دُود، دھواں۔ دُکھدے، دُکھتا ہے۔ جُکھدے، زارو نزار ہے۔ گھُل رہا ہے۔
ترجمہ:۔ "دل میں غم واندوہ کے دھوئیں دُکھ رہے ہیں اور بدن ہر وقت گھُلتا رہتا ہے سُکھ چین کے دن گزر گئے۔ پھر بھی یہ نیم جان لاشہ سوزِ عشق کو نبھائے جا رہی ہے!"

۶

ہے درد اَوَلڑا پُٹھڑا　　کیوں پیش پیوم اے کُٹھڑا
کُجھ گھٹے نہ گاٹے ترُٹڑا　　ہتھوں مرہم زخم پھٹاوے

حلّ لغات: اَوَلڑا، بے طرح۔ پُٹھڑا، اُلٹا۔ کُٹھڑا، مذبوح، مقتول۔ گھٹے نہ، گھٹتا نہیں۔ ہتھوں، اُلٹا گاٹے ترُٹڑا، ٹوٹی گردن والا۔ پھٹاوے، پھٹا دیتی ہے۔ بڑھا دیتی ہے۔
ترجمہ:۔ "عشق کا درد بھی عجیب پیچیدہ اور اُلٹا ہے۔ یہ مُوا میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے۔ یہ گردن زدنی ذرّہ بھر کم نہیں ہوتا۔ اُلٹا مرہم زخموں کو اور زیادہ بگاڑ دیتی ہے!"

— ۷ —

جنّ راخس سُنجڑیاں جاہیں　　رِچھ بانْدر بُوز بلائیں

تھئے ساتھی سنّج صباحیں　　مُٹھی اُوکھی عُمر وِہاوے

حلّ لغات: جنّ، بھوت۔ وِہاوے، گزرتی ہے

ترجمہ:۔ "جنّ، راکھشس، ریچھ، بندر، بوزنے اور بلائیں رات دن میرے ہمدم ودمساز بنے ہوئے ہیں۔ اور ویران مقامات میں گزر بسر ہوتی ہے۔ یہ کم نصیب بڑی مشکل سے زندگی گزار رہی ہے!"

— ۸ —

آئے پیش فرید گپاٹے　　انگ ترٹّن تے سر پھاٹے

لکھ رُوڑاں سہنس چکاٹے　　تتی بے وس تھی کُرلاوے

حلّ لغات: گپاٹے، دلدلیں۔ انگ ترٹّن، اعضا شکنی۔ سر پھاٹے، سر پھٹتا ہے۔ رُوڑاں، چیخیں۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! بہت سے دلدلی راستے درپیش ہیں۔ جن پر چلنے سے بازو ٹوٹ جاتے ہیں اور سر پھٹنے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں لاکھوں فرزندوں کی ڈراؤنی آوازیں اور صدہا چیخیں سنائی دیتی ہیں۔ یہ سوختہ بخت بے بس ہو کر کونج کی طرح دردناک آوازیں چیختی اور چلاتی ہے!"

۲۱۸

— ۱ —

رانجھن انگ لگایا ہے

سب غیر داوہم بھلایا ہے

حلِ لغات: اَنگ، نشان۔ ہند سے۔ حروف۔ اَنگ لگانا، داغ لگانا۔ غلامی کا داغ لگانا۔

ترجمہ:۔ "میرے محبوب رانجھن نے اپنی غلامی کا نشان لگا کر ماسویٰ کا تمام وہم و گمان بھلا دیا ہے!"

یعنی محبوبِ حقیقی نے مجھے اپنا بنا لیا ہے اور میں اُس میں ایسی جذب ہو چکی ہوں کہ اس کے سوا کچھ بھی نہیں رہا۔ صرف وہم وخیال رہ گئے ہیں۔ فنانی المحبوب یہ ایک انتہائی منزل ہے۔ جو بالعموم اہل اللہ کو پیش آتی ہے اور ایسی کیفیات طاری ہوتی رہتی ہیں ۔

— ۲ —

رانجھن میرا نُور الٰہی　　　مظہر ذات صفات کماھی

سرلولاک کلنگی پائی!　　　طٰہٰ چتر جھلایا ہے

حلِ لغات: صفات کماھی، وہ صفات جو ذات پاک کی عظمت کو جیسا کہ وہ ہے، اظہار کرے۔ لولاک کلنگی، لولاک لما خلقت الافلاک مشہور حدیث قدسی ہے۔ کلنگی، کلغی۔ شاہی نشان جو سر پر

پہنا جاتا ہے۔ چتر، چھتری۔ یہ بھی شاہانہ عظمت کا نشان ہے جو بادشاہوں کے سر پر جھلایا جاتا ہے۔ طٰہٰ، کلام مجید کی ایک سورت کا نام ہے۔ جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے۔

ترجمہ:۔ "میرا محبوب رانجھن نورِ خداوندی ہے اور وہ ذاتِ پاک کی صفات کاملہ کا مظہر ہے۔ جس نے لولاک لما کی کلغی پہن رکھی ہے۔ اور طٰہٰ کا چتر اس کے سر پر جھول رہا ہے!"

یہاں رانجھن سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کے القابات لولاکؐ اور طٰہٰ ہیں۔ ان القاب کو کلغی اور چتر سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ خداوند کریم نے قرآن حکیم میں حضور کی تعریف میں فرمایا ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ (یہ کل کائنات میں نے تیرے لئے بنائی ہے) اور اس شان کو ایک ایسے تاج سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ جو کسی نبی کو میسر نہیں ہوا۔ طٰہٰ اور یٰسین بھی ایسے پیار بھرے نام ہیں جو خداوندِ کریم نے اپنے پیارے نبی کو عطا فرمائے ہیں۔

—— ۳ ——

رانجھن میڈے ویڑھے آیا   کھیڑیں بھیڑیں شور مچایا

آیا وَلدا نہیں وَلایا   بے شک بخت بھڑایا ہے

حلِ لغات: ویڑھے، گھر۔ کھیڑے بھیڑے، بدخو کھیڑے۔ مراد رقیب اور دشمن۔ وَلدا، واپس وَلایا، لٹایا جا سکتا۔ بخت بھڑایا ہے، قسمت نے یاوری کی ہے۔ مقسوم اچھا ہوا ہے۔

ترجمہ:۔ "میرے محبوب نے میرے صحنِ خانہ میں قدم رکھا تو بدخو دشمنوں نے شور مچا دیا۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ آیا ہوا تو واپس نہیں لوٹایا جا سکتا۔ بلاوجہ واویلا کرتے ہیں۔ میں تو اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ بخت نے یاوری کی ہے اور قسمت جاگ اٹھی ہے!"

جب وصالِ حقیقی حاصل ہوجاتا ہے تو حاسد اور رقیب ابلیس لعین یا پھر شر پسند عناصر کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ دل میں سمانے والے کبھی لَوٹا نہیں کرتے۔ اور یہ صرف اُس وقت ہوتا ہے جب خوش بختی ساتھ دے۔

— ۴ —

ماہی مَیں وَل پائی جھاتی　　　پا کر جھاتی لائیُں چھاتی

ہر ویہلے ہر جا ہے ساتھی　　　لُوں لُوں وِچ سمایا ہے

حلّ لغات: جھاتی، جھانک کر دیکھنا۔ چھاتی لاوَنْ، سینے سے لگانا۔ بغل گیر کرنا۔ لُوں لُوں، رگ رگ میں۔ نس نس میں۔

ترجمہ:۔ "محبوب میری طرف متوجہ ہوُا۔ اُس نے جھانک کر دیکھا اور پھر بڑھ کر مجھے چھاتی سے لگا لیا۔ اب حالت یہ ہے کہ وہ ہر جگہ اور ہر وقت میرا ہمدم اور دَمساز ہے۔ اور میری رگ رگ اور نس نس میں سما گیا ہے!"

وصل حاصل ہونے کی تدریجی ارتقائی منازل کا بیان کس پیار بھرے انداز میں ہے۔ یوں سمجھ لیجیے، کہ دِل کی کلی کھلتے کھلتے غنچہ بن گئی اور غنچے سے پھُول بن گئے۔ پھر اسے محبوب مل گیا۔ اور کھِل کھِلا کر ہنسنے پر مائل کر دیا۔

— ۵ —

حُسن رانجھنْ دیاں دُھماں پیّاں　　　ڈیکھنْ آیاں سینگیاں سیّاں

ہیر دا بو چھنْ دَسیاں دُھیّاں　　　ڈیکھو کیا رنگ لایا ہے!

حلّ لغات: دُھمّاں، دُھوم کی جمع۔ شور و غوغا۔ بوچھنْ، دوپٹہ۔ ہیر دا بوچھنْ دھیاں دھیاں، ہیر کے دوپٹے کی دھجیاں بکھر گئیں۔ یعنی رانجھا کے عشق میں دیوانی ہوگئی۔

ترجمہ:۔ "میاں رانجھا حسن و جمال کا مجسمہ تھے۔ جھنگ آئے تو ان کی خوبصورتی کا جگہ جگہ چرچا ہونے لگا۔ اور ہیر اپنی سہیلیوں اور ہمجولیوں کے ساتھ دیکھنے آئی۔ دیکھتے ہی سو جان سے فدا ہوگئی۔ اور وارفتگیٔ محبت سے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر واپس ہوئی۔ کیا تھا اور کیا ہوگیا دیکھئے حضرتِ عشق کی جلوہ گری کیا رنگ لاتی ہے!"

"حسنِ یار" کی بات زبان سے نکلی۔ گلی و بازار میں پہنچی۔ کوٹھوں چڑھی اور اقصائے عالم میں پھیل گئی۔ ایسے میں ہیر اور اس کی سہیلیاں جوق در جوق آئیں کہ زلیخا کے اس یوسف کو ایک نظر تو دیکھ لیں۔ اور ادھر عاشقہ ہے کہ جذب و کیف کے عالم میں آپے سے نکل گئی۔ تن بدن کا ہوش نہ رہا۔ کپڑے پھٹ گئے اور دوپٹہ تار تار ہوگیا۔ اِس عشقِ جہاں سوز نے کس کس ادا اور کس کس ترنگ سے اس عاشقۂ صادقہ کو اسیر کیا۔ اور کیا کیا تماشے دکھائے۔

—۶—

فخرِ پیا توں بَلِ بَل جانواں　　جیندے نال مَیں لدھیاں لانواں
اُس دی ہو کر کیوں غم کھانواں　　سب کُجھ یار سُجھایا ہے!

حلّ لغات: فخرِ پیا، حضرت خواجہ صاحب کے برادر بزرگ اور پیر و مُرشد۔ بَل بَل، قربان۔ صدقے۔ واسے لدھیاں لانواں، مراسمِ عروسی ادا ہوئے۔ یعنی میں نے بیعت کی۔ اُس کے ہاتھ میں اپنی قسمت دے دی۔

ترجمہ:۔ "مَیں اپنے پیرِ طریقت حضرت خواجہ فخر جہاں علیہ الرحمۃ پر صدقے قربان جاؤں۔ جس کے دستِ مبارک پر میں نے بیعت کی ہے۔ اب میں اس کی ہو چکی ہوں۔ مجھے کیا فکر ہو سکتا ہے اس

نے مجھے عشق و محبت کے تمام اسرار و رموز سمجھا دیئے ہیں!"

پیارا فخرِ جہاںؒ جو مرشد بھی ہے، بھائی بھی ہے اور رہنمائے مسلکِ معرفت بھی۔ اب سالک کے لیئے پیا اور "وَر" کے روپ میں جلوہ نما ہے۔ اور سالک کی روح خود سُہاگن بن کے اس کی ہو گئی ہے۔ ان کیفیات میں غم کھانا بے ذوقی نہیں تو پھر اور کیا ہے؟

—— ۷ ——

یار فریدؔ نہیں مستُور ہے ہر جا اِس دا عین ظہُور ہے
ظُلمت بھی سَب نُور حضُور ہے اِسم فقط بیا آیا ہے!

حلِّ لغات: مستوُر، دَر پردہ۔ مخفی۔ عین ظہُور ہے، بالکل ظاہر، بے حجاب۔ ظُلمت، تاریکی۔ بیا، دُوسرا۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبوب مستور اور مخفی نہیں۔ اس کا جلوہ ہر جگہ ظاہر ہے۔ اِس حد تک، کہ ظلمتِ کُفر میں بھی انکار کے باوجود اس کا نُور موجود ہے۔ صرف نظری دھوکے کے سبب حجاب کے دبیز پردوں کو لوگوں نے ظلمت کا نام دے رکھا ہے!"

وہی ایک ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ جو اوّل آخر، ظاہر باطن سب کچھ آپ ہے۔ اِس دُنیائے کثرت میں اور بُتکدۂ صفات میں خود کو چھپا کر تشریف فرما ہے۔ اندھیروں میں روشنی کی ہے۔ دیکھنے والی آنکھ سے دیکھو تو قطرہ میں دجلہ نظر آئے، صرف چشمِ بینا شرط ہے۔ اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ فقط نام دُوسرا ہے۔ رنگوں کی بوقلمونی ہے، سُروں کا اُتار چڑھاؤ ہے۔ ورنہ یہ وہی بے صُورت، بیرنگ اور لامکاں ہے۔

۲۱۹

—۱—

رانجھن ماہی تخت ہزاروں

مَیں کارن اِتھ آئے

حلِّ لغات: ماہی، محبُوب۔ تخت ہزارہ، رانجھے کا مسکن، مراد عالمِ ارواح۔ مَیں کارن، میرے لیے۔ اِتھ، یہاں۔ عالمِ وجود۔ دُنیا۔

ترجمہ: "میرا محبوب رانجھن تخت ہزارہ سے میری خاطر یہاں آیا ہے!"

رانجھن ماہی سے مراد حضور رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ذات پاک ہے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السّلام عالمِ ارواح سے اِس دُنیا میں میری خاطر تشریف لائے ہیں!

—۲—

سوہی سیج تے سانول سہجوں

سِکدی کُوں گل لائے

حلِّ لغات: سوہی سیج، سُرخ رنگ کی سیج۔ رنگین بستر۔ سہجوں، خوشی سے۔ گل لائے، گلے سے لگایا ہے۔

ترجمہ: "عرُوسی کی رنگین سیج پر اُس سانولے محبُوب نے خوشی خوشی مجھ منتظرِ وصال کو گلے سے لگایا ہے!"

خواجہ صاحبؒ کا یہ شعر ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو عالمِ رویا یا عالمِ بیداری میں حضرت رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوُا ہے۔ اِس کیفیّت کو حضور نے بصُورتِ مجاز بیان فرمایا ہے۔

۳

ڈُکھڑے کھا کھا یار لدھوسے

ڈُکھڑے تھیوم سجائے

حلِّ لغات: لدھوسے، ہم نے پایا۔ حاصل کیا۔ سجائے، اُجائے کی ضد۔ کارآمد۔ بارآور

ترجمہ:۔ "میں نے بڑے مصائب و آلام سہنے کے بعد محبوب کو پایا ہے۔ شکر ہے کہ میرے دُکھ درد بارآور ہوئے۔ اور محنت کام آئی!"

یعنی بڑی ریاضتوں اور مجاہدات کے بعد یہ شرف اور مجد حاصل ہوُا ہے۔

۴

اِیں جیہیں ہِک ڈُکھ توں سَے سَے

سُکھڑے گھول گھمائے

حلِّ لغات: اِیں جیہیں، اِس جیسے۔ سَے سَے، سَو سَو سینکڑوں سُکھڑے، سُکھ کی تصغیر۔ سہولتیں۔ گھول گھمائے، صدقے کئے ہیں۔ قربان کئے ہیں۔

ترجمہ:۔ "اس جیسے ایک دُکھ پر جس کے طفیل محبوب کا دیدار نصیب ہوُا ہے۔ میں نے سینکڑوں سُکھ قربان کر دیئے ہیں!"

— ۵ —

بختیں بھاگ سُہاگیں سگھریں

مَیں وَل مُنہ وَ لائے!

حلّ لغات: بھاگ، بخت، نصیب۔ سُہاگ، مسرّت۔ خوشی۔ عروسی کے عیش وعشرت کا زمانہ۔ سگھریں، اہل وعیال کے ہمراہ۔ میں وَل، میری طرف۔ مُنہ وَلائے، مُنہ پھیرا ہے۔

ترجمہ:۔ "بخت، بھاگ اور سہاگ نے اپنے تمام لوازمات کے ساتھ میری طرف توجہ کی ہے!"

— ۶ —

راتوں رات نسوکڑ ڈُکھڑے

کالے روہ سِدھائے

حلّ لغات: راتوں رات، شباشب۔ ایک ہی رات میں۔ نسوکڑ، بھاگنے کے عادی۔ کالے روہ، کالے پہاڑوں کی طرف۔ مُراد بہت دُور۔ سِدھائے، چلے گئے۔

ترجمہ:۔ "بخت، بھاگ اور سوہاگ کو یک جا دیکھ کر دُکھوں کے گھر صفِ ماتم بچھ گئی۔ عادی مفرور تو تھے ہی۔ یہ صورتِ حال برداشت نہ کر سکے۔ اور کالے پہاڑوں کی طرف سدھار گئے!"

— ۷ —

سینّدھاں مانگھاں سرچڑھ بولن

والیں سَو وَل پائے

حلّ لغات: سینّدھ، مانگ۔ سرچڑھ بولن، سر پر چڑھ کر بولتی ہیں۔ وال، بال۔ وَل پائے، پیچ کھائے۔

ترجمہ:۔ "سر میں مانگ نے حُسن کو دوبالا کر رکھا ہے۔ اور زلفوں میں بھی خوشی سے سینکڑوں بل پڑ گئے ہیں۔ یعنی مانگ اور سینّدھ دونوں نے محبوب کی آمد کی خوشی میں اپنے آپ کو سنوارا سنگارا ہے"!

— ۸ —

گانْنے ناز نواز دے گاہنڑے

پائے پا ٹھمکائے!

حلّ لغات: گانْنے، وہ رنگدار تاگے جو رسمِ عروسی کے وقت ہاتھوں میں پہنائے جاتے ہیں۔ گاہنْڑے، گہنے۔

ترجمہ:۔ "____ گانْنے اور ناز و نزاکت کے گہنے محض پہنے ہی نہیں ہیں، بلکہ انہیں ٹھمکایا بھی ہے!"

— ۹ —

ہجر فراق نِساہا، تھی ہک

چائے سَہنس لوڑھائے

حلِّ لغات: نساہا، "ساہ" بمعنی دَم۔ درماندہ۔ تھکا ہُوا۔ ہک چائے سہنس لوڑھائے، محاورہ ہے۔ صدمہ رسیدہ اور دردزدہ کے متعلق کہتے ہیں کہ ایک اُٹھاتا ہے اور سو سو آنسو گراتا ہے۔ یعنی ایک ایک بات میں زار و قطار روتا ہے۔

ترجمہ: "ہجر و فراق کی یہ حالت ہے کہ بے دَم ہو گیا ہے۔ اگر اس سے ایک بات کرو تو سَو سَو آنسو بہا دیتا ہے!"

یعنی جب سے عاشق دولتِ وصال سے بہرہ مند ہُوا ہے۔ ہجر و فراق کے گھر میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے۔ اور وہ رو رو کر اس قدر بے حال ہو چکا ہے کہ ایک ایک بات پر گھنٹوں روتا رہتا ہے۔

—— ۱۰ ——

پا کجلا، لا سُرخی دِلڑی

ڈیکھے تے مُسکائے

حلِّ لغات: کجلا، کاجل۔ مُسکائے، تبسّم کرے۔ مُسکراتی ہے۔

ترجمہ: "دل کا جل لگا اور سُرخی سے ہونٹوں کو لالہ گوں بنا۔ اپنے پُرانے ساتھی ہجر و فراق کو ناگفتہ بہ حالت میں دیکھتا ہے۔ تو بے اختیار اُس کے لبوں پر تبسّم کھیلنے لگتا ہے!"

—— ۱۱ ——

مُدّتاں پچھے شام سلونے

جھوک نوں آن وسائے

حلّ لغات: شام سلونا، اس سے مراد کرشن جی ہیں جن کا رنگ سانولا تھا۔

ترجمہ:۔" ایک مدّت کے بعد میرے محبوب نے میری قیام گاہ کو آباد کیا ہے"!

—۱۲—

سَوسَو حمد تے لکھ شُکرانے

موٹے ماڑ دَسائے

حلّ لغات: ماڑ، ماڑواڑ کا مُلک۔ مُراد غمکدہ عاشق۔

ترجمہ:۔" ربّ کریم کا لاکھ لاکھ شُکر ہے کہ اُس نے ماڑواڑ کے مُلک میں مینہ برسایا۔ اور اس کو سر سبز و شاداب کر دیا!"

ماڑ ایک ریگستانی علاقہ ہے۔ اس کے لئے بارش کا پانی آبِ حیات کا درجہ رکھتا ہے۔ بارش کے ہونے سے مُردہ ملک میں جان پڑ گئی۔ یہاں ماڑ سے مراد عاشق کا دل ہے۔ جو ماڑ کی طرح ویران ہو چکا تھا لیکن حضرت رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار فرحت آثار نے اُسے باغ و بہار بنا دیا ہے۔ اور وہ اس وقت فرحت و مسرّت کا گہوارہ بنا ہوا ہے۔

—۱۳—

سانوَل سوہناں ساوَنڑ بدرہ

ساڈے آن ملہائے!

حلّ لغات: ساوَنڑ بَدرہ، برسات کے مہینوں کے ہندی نام۔ ساوَن۔ بھادوں۔ ملہائے، اپنی موجودگی

سے مشرّف اور مسرور کرے۔

ترجمہ :۔" ہمارے سانوِلے محبوب نے ساون اور بھادوں کے مہینوں میں قیام فرما کر ہماری عزّت افزائی کی اور تفریحات کو پُر لطف اور پُر سرور بنا دیا ہے !"

۱۴

ڈیون وَدھایاں سینگیاں سیّاں

رَل وَسدے ہمسائے

حلّ لغات : وَدھایاں، جمع وَدھائی کی ہے۔ مبارکباد۔ اظہارِ تہنیت۔ رَل وَسدے، مل کر آباد ہونے والے۔ ساتھ رہنے والے۔

ترجمہ :۔" اِس عیدِ وصال پر میری سہیلیاں اور ہمجولیاں اور مل کر رہنے والے ہمسائے سب مجھے مبارکباد دے رہے ہیں !"

۱۵

گُجھڑے راز فقر دے سارے

فخر الدّین سجھائے !

حلّ لغات : گُجھڑے، مخفی۔ پوشیدہ۔ سُجھائے، سمجھائے۔

ترجمہ :۔" فقر و ولایت کے تمام اسرار و رموز پیر و مرشد حضرت خواجہ فخر الدین علیہ الرحمۃ نے مجھے سمجھا دیئے ہیں !"

—۱۶—

حال مقام دی رتق فتق

سب شرحیں کر فرمائے

حلّ لغات: حال، کیفیتِ فقر۔ مقام، مدارجِ فقر۔ رتق، باندھنا۔ فتق، کھولنا۔ آیت شریف اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا ط وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۱۷۔ رکوع ۳) رتق فتق، باندھنا کھولنا۔ بست وکشاد۔

ترجمہ:۔ "میرے مرشد طریقت نے فقر کی کیفیت اور مدارج کی بست وکشاد پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہے اور سمجھا دی ہے!"

—۱۷—

یاریاں باشیاں رَلڑے واریاں

وَسں وَسیب وِہائے

حلّ لغات: یاریاں، یاری کی جمع۔ دوستی۔ اتحاد۔ یگانگت۔ باشیاں، باشی کی جمع۔ یاری کا تابع مہمل۔ رَلڑے واریاں، ہم نشینی۔ سنگت۔ باہمی میل ملاپ۔

ترجمہ:۔ "مقامِ فقر حاصل ہونے پر تمام یاریاں باشیاں، صحبتیں، ہم نشینی اور ہمسائیگی کی تمام دلچسپیاں ختم ہو گئی ہیں!"

—— ۱۸ ——

پیوم فرید برہوں دے پندھڑے
سبّے دھندڑے مُکلائے

حلّ لغات : پندھڑے پووِن ، محاورہ ہے ۔ سنگت کرنا ۔ ہمسفر ہونا ۔ کسی کے بس میں آجانا ۔ دھندڑے ، کاروبار ۔ دھندے مُکلائے ، رخصت ہوگئے ۔

ترجمہ :۔ "اے فرید ! جب سے عشق کی مسافتیں ہمارے حصّے میں آئی ہیں ۔ اُس وقت سے باقی تمام کاروبار اور دھندے چھُٹ گئے ہیں !"

(۲۲۰)

خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے اگرچہ اِس کافی میں جدائی کے المناک احساسات کا شدّت کے ساتھ اظہار کیا ہے ، اور ان کے ایک ایک مصرعے سے ہجر و فراق کا درد و کرب ٹپکتا ہے ۔ بایں ہمہ آپ رحمتِ کاملہ سے مایوس نہیں ہیں ۔ اور کسی حالت میں بھی انہوں نے اُمید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا ۔ چنانچہ آخری بند میں انہوں نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ خواہ محبوب متوجّہ ہو یا نہ ہو ہماری طرف سے بے وفائی نہ ہوگی ۔

—— ۱ ——

روندیں عمر گزار ڈِتوسے
یار رُنّل دی گل نہ پیوسے !

حلِّ لغات: رونّدیں، رتے رتے۔ کل، خبر اطّلاع

ترجمہ:۔ "روتے روتے عُمر گزر گئی، مگر محبوب کی ہمیں کوئی خبر تک نہیں ملی!"

؎ کس ندانست کہ منزل گہ آں یار کجاست
این قدر ہست کہ بانگِ جرَسے می آید (حافظؒ)

—۲—

لائی دِلڑی چوٹ اندر دی   وِسری سیجھ رنگیلی گھر دی
رُلدی ریت تتی تھَل بَر دی   اوڑِک موت نصیب تھیوسے

حلِّ لغات: چوٹ، ضرب۔ صدمہ۔ وِسری، بھُول گئی۔ رُلدی، بھٹک رہی ہوں۔ اوڑِک، آخر کار

ترجمہ:۔ "دل نے مبتلائے عشق ہو کر ایسی مخفی چوٹ لگائی کہ گھر کی رنگین سیج کا ہوش تک نہیں رہا۔ سب کچھ بھُول چکا ہے۔ ریگستانی صحراؤں کی گرم ریت میں بھٹکتی پھرتی رہی۔ یا لآخر صحرا نوردی کرتے کرتے قیدِ حیات سے خلاصی پائی!"

—۳—

پیچ پیا وَل کیچ شہر دا   مشکل پَینڈا روہ ڈُونگر دا
آیا پہرہ سخت پہَر دا   رُلدے پھِر دے مَر بھُر گیوسے

حلِّ لغات: پَینڈا، سفر۔ پہرہ، وقت۔ زمانہ۔ سخت پہر، مصیبت انتہائی مشکل۔ مر بھُر، مر کر ریزہ ریزہ ہو گئے۔

ترجمہ:۔ "کیچ شہر کی کشش پھر شدّت سے اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ راستہ دُشوار گزار ہے

بھیانک پہاڑوں اور خارزار وادیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ انتہائی مشکل وقت آپڑا ہے۔ صاف نظر آرہا ہے کہ ہم آوارہ و سرگرداں پھرتے پھراتے بھٹک بھٹک کر جان دے دیں گے۔ اور اس سنگلاخ وادی میں لاش گل سڑ کر ریزہ ریزہ ہوجائے گی!"

— ۴ —

رَل مِل ڈُکھڑے آئے پکھڑے اُجڑیاں خوشیاں نبھ گئے سُکھڑے

گانے گہنے سہرے سُکڑے سُنجڑے غم دے سانگ رلیو سے

حلِّ لغات: پکھڑے، حصّہ۔ قسمت۔ سُکھڑے، سُکھ۔ آرام۔ سُکڑے، خشک ہوگئے۔ سُنجڑے، اُجڑے ہوئے۔

ترجمہ:۔ "دُکھ درد ہجوم کر کے میرے حصّے میں آگئے۔ خوشیاں اُجڑ گئیں۔ اور سُکھ کے لمحات گزر گئے۔ گانے، زیور اور سہرے سُوکھ کر برباد ہوگئے۔ بدبخت غم کے ساتھ ہمیں بھی جنگلوں اور صحراؤں میں بھٹکنا پڑا۔"

— ۵ —

اَوکھیاں گھاٹیاں ڈُونگر کالے تتڑے ٹبڑیں پیر پچالے

ڈُکھ کھا کھا سُنجواہ وِچالے تھی بے واہ ڈُوہاگ چھکیو سے

حلِّ لغات: اَوکھیاں، مشکل۔ دُشوار گزار۔ تتڑے ٹبڑے، گرم اور جھلسے ہوئے ٹیلے۔ پچالے، جلاڈالے۔ سُنجواہ، ویران اور برباد شدہ مقام۔ بے واہ، بےنوا۔ ڈُوہاگ، رنڈیپا۔ ماتم۔ صدمہ۔ چھکیو سے، خوب نبھایا۔

ترجمہ:۔ "محبوب کی خاطر ہم نے دُشوار گزار گھاٹیوں اور کالے بھجنگے پہاڑوں سے گزر کیا۔

جہاں گرم گرم ریت کے تودوں نے ہمارے پاؤں جھلسا دیئے۔ ویران مقامات میں دُکھ درد برداشت کر کے اور بے کس و بے نوا ہو کر ہم نے اپنی بدبختی کو خوب نباہا ہے!"

—۶—

رکھساں دم دم نال سنّبھالے   سہساں روگ کروپ کشالے

بھالے یار فریدؔ نہ بھالے   جیں زورے ہِند جان لٹیوسے

حلّ لغات: کروپ، خراب۔ ناموزوں۔ کشالے، تکالیف۔ مصائب۔ بھالے، توجّہ کرے۔ زورے، زبردستی۔ لُٹیوسے، لوٹی۔ غصب کی۔ چھین لی۔

ترجمہ:۔ "میں محبوب کی محبّت کو ہر لحظہ اور ہر ساعت محفوظ اور سنبھالے رکھوں گی۔ اس کے لئے مجھے جس قدر مصائب اور آلام برداشت کرنے پڑیں گے وہ سب سہہ لوں گی۔ اے فریدؔ! جس نے زبردستی میری جان و جگر کو لُوٹ لیا ہے۔ وہ میری طرف توجّہ کرے یا نہ کرے اس کی مرضی۔ بہر حال میں اس کی تابع فرمان ہوں!"

۲۲۱

فراق و ہجر ابتدائی طور پر جسمانی عمل ہے۔ اس کے بعد ذہنی اثرات مرتب ہونا شروع ہوتے ہیں۔ کافی ۱۸۲ کے ابتدائیہ میں ان منازل کی پوری تفصیل سے تشریح ہو چکی ہے۔ یہاں بھی انہیں روحانی فراقیہ کیفیات کی عکاسی کی گئی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

—— ۱ ——

روندیں عمر نبھائی، یار دی خبر نہ کائی

حلِّ لغات: کائی، کوئی۔

ترجمہ:۔ "میں نے محبوب کے ہجر و فراق میں روتے روتے عمر گزار دی ہے۔ لیکن اب تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا!"

—— ۲ ——

بھاگ سُہاگ سِنگار ونجایُم، دِلوں وِساریا ماہی

حلِّ لغات: ونجایُم، میں نے گنوا دیا۔ کھو بیٹھی۔

ترجمہ:۔ "میں نے تو اس کے فراق میں بھاگ سہاگ اور سنگار تک سب کھو دیا ہے مگر وہ محبوب اس قدر بے نیاز ہے۔ کہ یاد تک نہیں کرتا!"

—— ۳ ——

دُور گیا وَل آیا ناہیں، مرساں کھا کر پھائی

حلِّ لغات: پھائی، پھانسی۔

ترجمہ:۔ "وہ دُور چلا گیا ہے۔ پھر واپس نہیں آیا۔ اب تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں پھانسی کھا کر مر جاؤں گی!"

—— ۴ ——

عشق نہیں ہے نار غضب دی، چِنگ چوانتی لائی

حلِّ لغات: چَڻنگ، چنگاری۔ چُوانتی، جلتی ہوئی لکڑی۔

ترجمہ:۔ "عشق تو غضب کی آگ ہے۔ جس نے چنگاری اور سلگتی ہوئی لکڑی سے بھسم کر ڈالا ہے"!

—— ۵ ——

جوبن سارا رُوپ گنوایم، دردیں مار مُسائی

حلِّ لغات: رُوپ، صورت۔ خوبصورتی۔ مُسائی، فریب خوردہ۔ خوار۔

ترجمہ:۔ "جوبن برباد اور ساری شکل وصورت گنوا بیٹھی ہوں۔ دُکھ درد نے تو میرا کچومر نکال دیا ہے!"

—— ۶ ——

فخرالدّین مِٹھل دے شوقوں، دَم دَم پیڑ سوائی

حلِّ لغات: مِٹھل، پیارا۔ پیڑ، درد۔ سَوائی، زیادہ۔

ترجمہ:۔ "جان سے پیارے محبوب حضرت فخرالدینؒ کی محبّت اور فراق میں لمحہ بہ لمحہ درد بڑھتا جارہا ہے!"

—— ۷ ——

یار فرید نہ پایم پھیرا، گُل گیُم مُفت اَجائی

حلِّ لغات: نہ پایم پھیرا، اُس نے ادھر کا پھیرا نہ پایا۔ پھر نہ آیا۔ گُل گیُم، میں تباہ ہوگئی۔ کھو بیٹھی

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبوبِ دلنواز نے تو پھر ادھر کا پھیرا ہی نہیں کیا۔ اور میں اُسی کا انتظار کرتے کرتے مفت میں تباہ ہوگئی ہوں!"

۲۲۲

روہی کی معاشرت میں پانی سب سے بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اپریل سے لے کر مئی جون تک روہی تمازتِ آفتاب سے جھلس کر جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے۔ یہاں کی نصف آبادی تو گزراوقات کے لئے محنت مزدوری کرتی ہے۔ اور آدھے لوگ دس دس بارہ بارہ کوس دُور جا کر ٹوبھوں سے مشکوں میں پانی بھر لاتے ہیں۔ مگر وہ بھی پینے کے قابل نہیں ہوتا۔ بایں ہمہ وہ لوگ پیتے ہیں۔ کیونکہ اس کے سوا وہ کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ ایسے حالات میں جب نفسا نفسی کا عالم ہو۔ عشق مشک کا وہاں گزر کیسے ہوسکتا ہے۔ جیساکہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

چناں قحط سالے شد اندر دمشق　　　　که یاران فراموش کردند عشق

یعنی ایکسال دمشق میں اتنا قحط پڑا کہ یار لوگوں کو عشق بھی بھول گیا۔ روہی کے لوگ بھی ان ایّام میں اسباب زیست کے لئے اتنا پریشان ہوتے ہیں کہ انہیں سوائے روٹی پانی کے اور کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا۔ مگر ساون میں ادھر بادل کی گونج سنائی دی۔ اُدھر اُن میں مسرّت وشادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ خوشی سے پژمردہ اور ملول چہرے دمک اُٹھے۔ بارش کے برسنے سے مُردہ زمین بھی جی اُٹھی۔ ٹوبھے پانی سے بھر گئے۔ تودہ ہائے خاک نے نمی کا لبادہ اوڑھ لیا۔ درختوں اور پودوں نے بارانِ رحمت میں غسل کرکے لاجوردی لباس زیبِ تن کیا۔ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ ہرے بھرے میدانوں میں نکل آئے اور کلیلیں کرنے لگے۔ اونٹوں اور اونٹنیوں پر مستی چھاگئی۔ پرندے خوش ہو ہو کر پیار و محبّت کے نغمے الاپنے لگے ــ ایسے ہی فردوسی ماحول میں روہی کی ایک حسینہ اپنے محبُوب کو یاد کرکے کچھ اس طرح سے گنگناتی نظر آتی ہے:۔

روہی وُٹھڑی ٹوبھا تار دے ، آں تو ں سینگیا یار وے

حلِ لغات: وُٹھڑی، بارش کے برسنے سے روہی آباد ہوگئی۔ برسی۔

ترجمہ:۔ "روہی میں بارشیں ہوچکی ہیں۔ تالاب لبالب بھرے ہوئے ہیں۔ بھلا اِس سے زیادہ سُہانا وقت اور کیا ہوگا۔ اے میرے ہم سِن محبوب! عجیب فرح بخش ماحول ہے۔ آ! اور میرے گلے سے لگ جا!"

—— ۲ ——

تھئے تھَلڑے باغ بہار وے، چَودھار گُل گُلزار وے

حلّ لغات: تھَلڑے، ریگستان کے کفِ دست میدان۔ چَودھار، چاروں طرف۔

ترجمہ:۔ "بارانِ رحمت کے نزول سے ریت کے تودے بھی باغ و بہار ہو گئے ہیں۔ اور چاروں طرف گل و گلزار کا سماں ہے!"

—— ۳ ——

کِتھے ٹَلکیں دے چھنکار وے، کِتھے مَٹیاں دے گُھبکار وے

حلّ لغات ٹَلکیں، چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں۔ چھنکار، گھنٹیوں کی آواز۔ مَٹیاں، مَٹی کی جمع۔ جس میں چھاچھ بلوئی جاتی ہے۔ گُھبکار، وہ آواز جو چھاچھ بلونے کے وقت پیدا ہوتی ہے۔

ترجمہ:۔ "کہیں سے جانوروں کی چھوٹی گھنٹیوں کے بجنے کی سامعہ نواز آوازیں آرہی ہیں۔ اور کہیں سے لسّی بلونے کی گُھبکار آرہی ہے۔ ہر طرف خوشی اور شادمانی کا دَور دَورہ ہے!"

—— ۴ ——

ڈِینہہ رات مینگھ مَلھار وے، وِچھ پکھیاں دے چوہنکار وے

حلِّ لغات: پکھی، پرندے۔ چوہنکار، چہچہے۔

ترجمہ:۔ "دِن رات بادل اور برکھا کا سماں ہے۔ فضائیں ابر آلود ہیں۔ اور ساتھ ہی خوش آواز پرندوں کے چہچہے ہیں!"

—— ۵ ——

کِتھے گاج دے دُھدکار وے، کِتھے کِھمّن دے لسکار وے

حلِّ لغات: گاج، گرج۔ رعد۔ دُھدکار، وہ آواز جو بادلوں کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے۔ گرج۔ کِھمّن، بجلی۔ لسکار، لسک۔ چمک۔

ترجمہ:۔ "کہیں بادل کی گھن گرج ہے۔ اور کہیں بجلی کی چمک ہے۔ ہر طرف بارش کا دلکش منظر ہے!"

—— ۶ ——

پیئے ٹھہندے ہار سنگار وے، سُرخی تے کجلہ دھار وے

حلِّ لغات: ٹھہندے، اچھے نظر آتے ہیں۔ کجلہ دھار، کاجل کی دھار

ترجمہ:۔ "اب ہار سنگار۔ سُرخی اور کاجل کی دھاریں بھی خوب زیب دے رہی ہیں!"

—— ۷ ——

آئے سُکھ سُہاگ دے وار وے، گئے ڈُکھ وی آر دے پار وے

حلِّ لغات: وار، ایام۔ وی، بھی۔ آر، اِس طرف۔ پار، اُس طرف

ترجمہ:۔ "سُکھ سُہاگ کے دن آگئے ہیں۔ اور اِدھر کے دُکھ اُس پار چلے گئے ہیں!"

— ۸ —

سینگیاں وَسن گھر بار وے ، لاگَل سُمھن دلدار وے

حلِ لغات: وَسن، آباد ہیں۔ لاگَل، گلے لگا کر۔ سُمھن، سوتی ہیں

ترجمہ: "میری ہمسن سہیلیاں اپنے اپنے گھروں میں خوش خوش زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اور اپنے اپنے محبوب کو گلے سے لگا کر سوتی ہیں!"

— ۹ —

ہک مَیں رُلّی اَواسار وے ، ڈُکھ سُول نال وَپار وے

حلِ لغات: اَواسار، بے ٹھکانا۔ بے راہ رو بے خانماں۔ وَپار، بیوپار

ترجمہ: "میری تمام ہجولیاں خوش ہیں۔ ایک میں خانماں برباد اِدھر اُدھر بھٹکے ہی ہوں دُکھ درد کے ساتھ تو گویا ہمارا بیوپار چلا آتا ہے!"

— ۱۰ —

توں بن فرید خوار وے ، رت ہنجڑوں رووَن کار وے

وَل جلد موڑ مہار وے ، نہ تاں مر ویساں وار وار وے

حلِ لغات: ہنجڑوں، ہنجوں، آنسو۔ موڑ مہار، باگ اس طرف پھیر۔ وار وار، ایک نہ ایک دن

ترجمہ: "اے محبوب! تیرے بغیر تو فرید خوار و برباد ہے۔ اور خون کے آنسو بہانا ہی اس کا دھندا بن گیا ہے۔ اب تو اپنے اونٹ کی مہار جلد اِس طرف کو موڑ دے۔ ورنہ کسی نہ کسی دن مجھے مُردہ پاؤ گے!"

۲۲۳

اِس کافی کے چھ بند ہیں۔ پہلے تین بندوں میں عاشقہ اپنے محبوب سے مخاطب ہے۔ اور اس کی سرد مہری، بے وفائی اور بے اعتنائی کا شکوہ کرتی ہے اور بند ۴، ۵ میں وہ اپنے اِس عزم کا اظہار کرتی ہے کہ خواہ کتنے مصائب اور آلام کا مقابلہ کیوں نہ کرنا پڑے۔ وہ اپنے محبوب کی محبّت میں ثابت قدم رہے گی۔ اور اگر سر قربان کرنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرے گی۔ آخری بند میں اُسے محبوب کی آمد کا یقین ہو جاتا ہے۔ اور وہ اِس بات پر اطمینان کا اظہار کرتی ہے کہ ایامِ غم ختم ہو گئے۔ اب ہر روز روزِ عید اور ہر شب شبِ برات ہو گی۔ اب کافی کا ترجمہ اور شرح ملاحظہ فرمائیے۔

— ۱ —

ساڈی دِل پھیر ڈے

جیویں کھس نِتّی کیوں چا قابو کیتی

حلِّ لغات: پھیر ڈے، واپس کر دے۔ کھس نِتّی، چھین کرلے گیا۔

ترجمہ:۔ ”اے محبوب! جیسے تو ہمارا دل چھین کرلے گیا ہے۔ اُسی طرح واپس کر دے۔ اس پر تُو نے کیوں قبضہ جما رکھا ہے۔ اس جبر و تشدّد کا تجھے کیا حق پہنچتا ہے؟“

— ۲ —

ڈوہ ورائیں وَین اُلینڈیں ٭ ڈیکھن ڈیتی تر بڑھی پینڈیں

ڈے دَڑکے رَت پیتیٔ

حِلّ لغات: ڈوہ، الزام۔ تہمت۔ ورائیں، بغیر۔ وَیٹ الیندیں، غم انگیز گالیاں دیتے ہو۔ سیتی، ساتھ ہی۔ تمر یڑھی، تیوری چڑھاتا ہے۔ دَڑکے، دھمکی۔ رَت پیتیٔ، لہو پی لیا ہے۔

ترجمہ: "اے محبوب! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ مجھے دیکھتے ہی تیوری چڑھا لیتے ہو، اور بغیر کسی خطا کے بدکلامی کرنے لگتے ہو۔ تُونے تو دھمکیاں دے دے کر میرا لہو خشک کر دیا ہے!"

―――۳―――

وَیر نہ لہٹاں ہاوی ماہی ٭ کھَس کر زورے دِل بیواہی

سانگ ڈُکھاندے سِیتیٔ!

حِلّ لغات: وَیر، دُشمنی۔ وَیر لہٹاں، انتقام لینا۔ بدلہ لینا۔ لہٹاں ہاوی، تُو نے لینا تھا۔ زورے، زبردستی۔ بے واہی، بیکس۔ سانگ، ہمراہ۔ ساتھ۔ سِیتیٔ، تُونے سی دی ہے۔

ترجمہ: "اے محبوب! تُونے مجھ سے ایسا کون سا انتقام لینا تھا کہ دل چھین کر اُسے دُکھ درد کے ساتھ ٹانک دیا ہے!"

―――۴―――

توتے لگڑی ہو ہو پھگڑی ٭ دِلڑی تگڑی دَردیں پکڑی

توڑ پچھا جو نیتیٔ

حلّ لغات: تونے، اگرچہ۔ لگڑی، لگی ہے۔ ہوہوبھکڑی، رُسوائی بدنامی۔ تکڑی، مضبوط۔ پکڑی، پُختہ۔ توڑپچا، انجام تک پہنچا۔ نیتی، جو تُونے نیّت کی ہے۔

ترجمہ:۔ "اے دل! اگرچہ مجھے سربازار رُسوا کیا جارہا ہے۔ تو اس امر کی پرواہ نہ کر۔ اور دُکھ درد سہنے کی قوّتِ برداشت پیدا کر اور اپنے مؤقف پر مضبوطی سے قائم رہ۔ جو تُو نے نیّت کی ہے۔ اُسے انجام تک پہنچا!"

۔۔۔۔۔۔۔ ۵ ۔۔۔۔۔۔۔

ناہیں مُڑن مناسب تھک تھک ٭ جے سر ڈیسیں ہے پک بیشک

برہول دی بازی جیتی

حلّ لغات: مُڑن، مُڑنا۔ واپس لوٹنا۔ سر ڈیسیں، سر قربان کردگے۔ پک، پختہ بات۔ جیتی، تونے جیت لی ہے

ترجمہ:۔ "اب تو اس منزل سے تھک ہار کر واپس مڑنا ٹھیک نہیں۔ اگر تم سر دوگے تو یہ یقینی بات ہے کہ تم محبّت کی بازی جیت لوگے۔"

۔۔۔۔۔۔۔ ۶ ۔۔۔۔۔۔۔

آیا وقت فرید ملن دا ٭ بھورل جانی یار سجن دا

رین غماں دی بیتی!

حلّ لغات: ملن دا، ملنے کا۔ بھورل، بھورے رنگ کا۔ رین، رات۔ بیتی، بیت گئی ہے۔ جانی، یار، اور سجن کے معنی محبوب کے ہیں

ترجمہ :۔ "اے فرید! اب غم والم کی بھیانک رات گزر گئی ہے۔ اور بھورل محبوب کے ملنے کا وقت آگیا ہے۔ تجھے مبارک ہو!"

۲۲۴

ساون کا مہینہ عشق و مستی کا مہینہ ہے۔ صرف نوعِ انسانی ہی نہیں بلکہ ان ایام میں چرند پرند تک اس کیف و سکر سے مسحور نظر آتے ہیں۔ بارش کی بوندا باندی میں کہیں سے پپیہا کی دردانگیز کُوک سُنائی دیتی ہے۔ کہیں سے مور اور کہیں سے کوئل اور کونج غمناک بولیاں بول کر دردمند دلوں کو تڑپا دیتے ہیں۔ خواجہ صاحبؒ نے اس کیفیت کو برج بھاشا زبان میں ارشاد فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ آپ کے لئے اجنبی زبان ہے۔ مگر اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ برج بھاشا پر آپ کو پوری گرفت حاصل تھی۔ یہ کافی برج زبان میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

—— ۱ ——

ساوَن بُونڈڑیاں جُھرلاوے

حلِّ لغات: بونڈڑیاں، بُوندیں۔ جُھرلاوے، برسائے۔

ترجمہ :۔ "ساون کا مہینہ ہے۔ بوندا باندی سے ایسا سماں پیدا ہوا ہے گویا عاشق کی آنکھ سے آنسو ٹپک رہے ہیں!"

—— ۲ ——

کُوک کُوک پا پی ڑے پپیہا!
پھُوک پھُوک تن آگ جگاوے

حلّ لغات: پاپی، گنہگار عشق۔ ظالم عاشق۔ آگ جگادے، آگ پھونک رہا ہے۔
ترجمہ:۔ "پاپی پپیہا کُوک کُوک کر بدن میں آگ لگا رہا ہے۔ اور پھونک پھونک کر آگ کو ہَوا دے رہا ہے!"

۳

کوئل، کُونج، مُہروا بولے

دِل دُکھیاری نوں دُکھ تاوے

حلّ لغات: مُہروا، مور۔ دُکھیاری، دُکھی۔ دردمند۔
ترجمہ:۔ "کوئل، کونج، اور مور بول رہے ہیں۔ دردمند دل کو اور زیادہ جلا رہے ہیں!"
پپیہا، کوئل، کونج اور مور اِن سب کی آوازیں غم انگیز ہیں۔ جب ساون کی بوندا باندی میں یہ بولتے ہیں تو عشاق کے دِل بے چین ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہجر و فراق کا زخم تازہ ہو جاتا ہے۔ اِس پپیہا کو خواجہ صاحبؒ نے پاپی کہہ کر مخاطب کیا ہے کہ اس نے عاشق کے دل کو بے چین کر کے پاپ کیا ہے۔

۴

نَین چین سے جھگڑت جھگڑت

تڑپھت تڑپھت رَین بہاوے

حلّ لغات: نَین، آنکھ۔ چَین، آرام۔ جھگڑت، جھگڑتی ہیں۔ تڑپھت، تڑپتی ہیں۔ رَین، رات۔
ترجمہ:۔ "آنکھیں سُکھ چین سے جھگڑ رہی ہیں۔ اور رات تڑپتے تڑپتے گزرتی ہے!"

۵

چھتیاں دھڑکت جیارا لرجت

تج بن کاری گھٹن ڈراوے

حلِّ لغات :- چھتیاں ، چھاتیاں ۔ دھڑکت ، دھڑکتی ہیں ۔ جیا ، جی ۔ لرجت ، لرزتا ہے ۔ تج بن ، تیرے بغیر ۔ کاری گھٹن ، کالی گھٹا ۔

ترجمہ :- "چھاتی دھڑک رہی ہے اور دل لرز رہا ہے ۔ تیرے بغیر کالی گھٹا بھی ڈراتی ہے !"

۶

روم جھوم رت برکھا سوہے

انگ ڈھنگ رس رانڈ رچاوے

حلِ لغات : روم جھوم ، جھوم جھوم کر ۔ برکھا رت ، برسات کا موسم ۔ سوہے ، اپنا حسن وجمال دکھائے ۔ انگ ڈھنگ ، کئی طرح سے ۔ رس رانڈ ، میٹھے کھیل ۔ رچاوے ، رچائے ۔

ترجمہ :- "بادلوں نے جھوم جھوم کر موسم کو کتنا خوشگوار بنا دیا ہے ۔ اور مختلف انداز سے انگ انگ میں کیف ومستی کو رچا رہے ہیں !"

۷

بیت گئے دن رین ڈکھانڈے

کھوری پیا کو سیج سہاوے

حلّ لغات: بیت گئے، گزر گئے۔ پیا، محبوب۔

ترجمہ:۔ "دُکھوں کے دن رات بیت گئے۔ محبوب کو جا کر کہو کہ اب تو سیج کو سنوارے۔"

—— ۸ ——

پیتم پیت فریدؔ نہ پالی

انگ انگ برہن مُرجھاوے

حلّ لغات: برہن، برہ، عشق و محبّت

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبوب نے محبت کو نہ نبھایا۔ اور پیت نہ پالی۔ میرا انگ انگ برہ کے سبب مرجھانے لگا ہے!"

۲۲۵

اس کافی کے معانی و مطالب سمجھنے کے لئے کافی ہائے ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۵۵۔ کی تشریحات پر ایک نظر ڈال لیں۔

—— ۱ ——

سب سِرّ اسرار قدم دا ہے

اِتھ دخل نہ محض عدم دا ہے

حلّ لغات : سرّ ، بھید ۔ راز ۔ قدم ، ذاتِ قدیم ۔ باری تعالیٰ ۔ عدم ، ناموجود ۔ مراد فانی اشیاء ۔ معقولات کی دو اصطلاحیں اِس شعر میں ارشاد کی گئی ہیں ۔ "قدم" اور "عدم" ۔ اَلْقَدَمُ لَا یحدث ۔ قدیم پر حادث کا اطلاق نہیں ہو سکتا ۔ اَلْعَدَمُ لَا وَجُوْدَ لَہٗ ۔ عدم وہ ہے جس پر موجود ہونے کا اطلاق نہیں ہو سکتا ۔

ترجمہ :۔ " کائناتِ عالم کا یہ تمام راز صرف ذاتِ باری تعالیٰ کی صفاتِ قدیمہ کا حصّہ ہے ۔ یہاں عدم کو کوئی دخل نہیں ہے ۔ فانی انسان دیگر مخلوق یا ارضی اشیاء کا وجود محض اعتباری ہے ۔ ہم کسی چیز کو معدوم نہیں کہہ سکتے ۔ موجودات کا معدوم صرف امتیازی ہے جس پر فلاسفہ نے تفصیل سے بحث کی ہے ۔"

—— ۲ ——

دلڑی سُگھڑ سُنجانڑ سیانی !   آکھے ہر دَم سمجھ بلیانی

مظہر ذات صَمد دا جانی   تو نے رُوپ صنم دا ہے

حلّ لغات : سُگھڑ ، صفائی پسند ۔ سلیقہ شعار ۔ سُنجانڑ ، پہچان ۔ بلیانی ، بیلی کی مؤنث ۔ سہیلی ۔ رفیقہ ۔ مظہر ، جلوہ نما ۔ صَنم ، بُت ۔

ترجمہ :۔ " مجھے راہِ سلوک کی ہمسفر ، رفیقہ سیانی دلڑی ہمیشہ یہی سمجھایا اور کہا کرتی ہے کہ سمجھ اور پہچان لے کہ اگر کوئی بُت کے روپ میں بھی تم کو نظر آئے تو اسے بھی اُسی ذات کا مظہر سمجھ !"

—— ۳ ——

جو ہے نفس مقدّس طاہر   علوی سفلی دا ہے ماہر

کُل دا مظہر کُل دا ظاہر   والی عرب عجم دا

حلّ لغات: نفس مقدّس، پاک اور قابلِ تقدیس ذات۔ علوی، مقاماتِ اعلیٰ۔ سفلی، مقاماتِ زیرین۔ ادنیٰ۔ والی عرب عجم، ذاتِ بابرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم۔

ترجمہ:۔ "جو ذاتِ مقدّس، طاہر اور مدارج علوی اور سفلی کی ماہر ہے۔ جس سے کل کائنات وجود میں آئی ہے۔ وہ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو عرب و عجم کے مالک ہیں!"

حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی وَخَلَقَ الْخَلْقَ مِنْ نُوْرِی۔ یعنی سب سے پہلے ربِّ کریم نے مجھے پیدا فرمایا۔ اور پھر میرے نور سے پوری کائنات کو پیدا کیا۔ مندرجہ بالا بند اسی حدیث کے مفہوم کو ادا کرتا ہے۔

—— ۴ ——

جس نوں ذوق خیال مہیّا — اس نوں قال تے حال مہیّا

گلشن جشن جمال مہیّا — وارث باغ اِرم دا ہے

حلّ لغات: نوں، کو۔ ذوقِ خیال، تخیّل کا ذوق۔ دلی خیال کی لذّت۔ روحانیات کے سلسلے میں تصوّر اور یکسوئی سے جو قلبی حظ پیدا ہوتا ہے۔ اس کو ذوقِ خیال کہتے ہیں۔ قال اور حال، دو صورتیں ہیں۔ "قال" جو سالک کو قول اور ارشاد مرشد سے اور "حال" یعنی مرشد کی توجہ باطنی سے حاصل ہوتے ہیں۔ جشن، تہوار، تقریب باغِ اِرم، ایک بہشت کا نام۔

ترجمہ:۔ "جسے ذوقِ خیال حاصل ہو گیا، اُسے قال اور حال میں دسترس ہو گئی۔ جشنِ جمال کا باغ اسے عنایت ہوا۔ اور باغِ اِرم کا وارث بھی وہی قرار پاتا ہے۔ دوسرے کسی کو یہ شرف نصیب نہیں ہوتا۔"

—۵—

ہیو لایعنی تے نادانی
دِل دلدار تے دل دِلجانی
دِل اخلاص تے سبع مثانی
مبدا دَم قِدم دا ہے

حلِّ لغات: ہیو، اور۔ لایعنی، جو چیز بے مقصد ہو۔ ناقابلِ التفات۔ اخلاص، خلوص۔ سچی محبّت۔ اور قرآن مجید کی ایک سُورت قُلْ هُوَ اللهُ أَحَد کا نام بھی ہے۔ سبع مثانی، سبع سات۔ مثانی دوبارہ۔ سُورہ فاتحہ کی سات آیتیں، جن کی تلاوت باربار ہوتی ہے۔ مبدار، بنیاد۔ قِدم، قدامت۔ ہمیشگی۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت

ترجمہ:۔ "دل ہی دلدار ہے۔ اور دل ہی جانِ جاں ہے۔ دل ہی اخلاص ہے۔ اور دل ہی سبع مثانی ہے۔ یہی تمام زندگی اور کائنات کی تخلیق کا مبدا، اور یہی باعثِ شانِ خداوندی ہے۔ اس کے سوا باقی سب لایعنی اور نادانی ہے۔ جو بھی عرفانِ الٰہی کا جویاں ہے۔ اُسے چاہیئے کہ دل کی عظمت کو پہچانے۔ کیونکہ فقر و تصوّف کے جملہ اسرار و رموز قلبِ انسانی ہی میں موجود ہیں!"

—۶—

ڈیکھو شوکت شان پسارہ
محور گردش سبع سیارہ
مرکز دور محیط دا سارہ
نقطہ دِل آدم دا ہے

حلِّ لغات: پسارہ، ٹھیٹھ سرائیکی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ٹھاٹھ اور پھیلاؤ کے ہیں کسی کام کا شیوع عام طور پر پسارہ کہلاتا ہے۔ محور، وہ نقطہ مرکزی ہے۔ جس کے گرد ساتوں ستارے گردش کرتے ہیں۔

یہ علم نجوم کا ایک اصولی نکتہ ہے۔ دُنیا کو ایک دائرہ تصوّر کر کے اس کا مرکز درمیانی نقطہ دل کو قرار دیا گیا ہے۔

ترجمہ:۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں "ویسے تو دل آدھ پاؤ وزن کے برابر گوشت کا لوتھڑا ہے۔ اور پھر اس میں "سویدا" نام سے جو سیاہ نقطہ ہے۔ وہ تو اور بھی آنکھ کی پتلی کی طرح چھوٹا سا ہے۔ لیکن اس کے اثر و نفوذ اور شان و شوکت کو دیکھو کہ آسمانوں کے سات ستاروں کی گردش کا محور اور زمین کے دورِ محیط کا مرکز یہی ہے۔"

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مَافِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰی هُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔ یعنی زمین میں جو کچھ ہے یہ سب خالقِ اکبر نے انسان کے لیے بنایا ہے۔ اور پھر انسان کا بنائے زندگی اُس کا دل ہے۔ گویا قلبِ انسانی ہی بنائے انسان اور نقطہ پرکارِ عالم ہے۔ پیدائشِ انسانی میں سب سے پہلے حضرت دل وجود میں آتا ہے۔ جس کی ابتدائی شکل، ایک قطرہ یا نقطہ کی سی ہوتی ہے۔

—— ۷ ——

سینہ صاف صفا بے کینہ   نُورِ حقیقی دا آئینہ

دلڑی خالص پاک نگینہ   نقشہ بیت حرم دا ہے

حلِّ لغات: بے کینہ، جس میں بُغض، عناد اور کینہ نہ ہو۔ آئینہ، شیشہ۔ نگینہ، انگوٹھی میں جو قیمتی پتھر یا ہیرے وغیرہ کا نگین ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ "جو دل صاف مصفّا اور دنیاوی آلائش سے پاک ہو۔ بلاشبہ وہ نُورِ حقیقی کا آئینہ ہے۔ یہی دل اعلیٰ نگینے کی مانند ہے۔ اور بیت اللہ کے حرم کا نقشہ ہے۔ جیسے حرم شریف کے درمیان بیت اللہ واقع ہے، اسی طرح سویدا بھی دل کے عین درمیان میں ہے۔ گویا سب کچھ دل میں موجود ہے!"

— ۸ —

خاص فرید غلام فخرؔ دا　　باندا بردا اُس دے دَر دا

بُھڑ پیا آسرا علم و ہُنر دا　　تکیہ دوست تے دَم دا ہے

حلِّ لغات: باندا، غلام۔ بَردا، زرخرید غلام۔ تکیہ، بھروسہ۔

ترجمہ: "فریدؔ تو حضرت خواجہ فخرالدین علیہ الرحمۃ کا خاص غلام ہے۔ بلکہ ان کے دروازے کا خادم ہے۔ اسے اپنے علم و فضل کا قطعاً کوئی سہارا نہیں ہے۔ علم و ہُنر کا سہارا بھاڑ میں جائے۔ اسے تو صرف اپنے دوست کے دَم کا بھروسہ ہے!"

(استفادہ از دیوان فرید مصنفہ دبیرالملک مرحوم)

۲۲۶

— ۱ —

سَب صُورت وِچ ذات سُنڄانی

حق باجھوں ہیو غیر نہ جانی

حلِّ لغات: سُنڄانی، تو پہچان۔ باجھوں، سوائے۔

ترجمہ: "اے سالک! اچھی طرح سے سمجھ لے کہ اس عالم میں موجود ہر صورت اور ہر رُوپ اُسی بے صورت ذات کا مظہر ہے۔ اس کی ظاہری صُورت پر مت بھولو۔ یہاں جو کچھ بھی نظر آتا ہے

اعتباری ہے۔ سوائے ذاتِ قدیم کے اور کچھ نہیں۔"

—— ۲ ——

نہ کوئی آدم نہ کوئی شیطان

بن گئی اے کُل کُوڑ کہانی

حلّ لغات: آدم، انسانی کائنات کا پہلا شاہکار۔ شیطان، ابلیس۔ خدا تعالیٰ کا نافرمان۔ آتشی مخلوق۔ جو کبھی فرشتوں کا بھی اُستاد تھا۔

ترجمہ:۔ دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن مرحوم نے اس شعر کا ترجمہ اس طرح سے کیا ہے:۔

"آدم اور شیطان کا قصۂ سجدہ ایک غلط کہانی کی طرح مشہور ہو گیا ہے، ورنہ آدم علیہ السّلام میں علم کا معدن ذاتِ الٰہی تھی اور شیطان کے انکارِ سجدہ پر بھی عظمتِ الٰہی کی حفاظت کا ایک پہلو مضمر تھا۔ اس واقعہ کو کہانی کی صُورت دے دی گئی ہے!"

اس عبارت کے ماحصل کو ہم اپنے الفاظ میں اِس طرح بیان کر سکتے ہیں۔ کہ:۔

"آدم یا شیطان یا بالفاظِ دیگر خیر و شر کی جنگ قِصّہ کہانی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے!"

—— ۳ ——

باجھ خدا دے محض خیالے

دِل نہ کر غیریت ہانی

حلّ لغات: غیریت، ماسوی اللہ۔ اللہ کے سوا کسی غیر کو۔ ہانی، آلودہ۔ ملوّث۔

ترجمہ :۔ "خدا کے سوا ہر چیز خیالی ہے۔ دل کو غیریت سے آلودہ نہ کر اور مُوحد ہو کر رہ!"
چونکہ ذاتِ واحد کے سوا کسی اور شے کا وجود ہی محال محض ہے۔ اس لئے اپنے دل کو غیر اللہ کے تصوّر سے آلودہ نہیں کرنا چاہیئے۔

— ۴ —

مطلب وحدت ہے ہر چالوُں

سِک نہ رکھ بیٔے پاسے تانڑی

حلّ لغات : ہر چالوُں ، ہر چال سے۔ ہر واقعہ سے۔ دُنیا کے حالات اور اس کے نتائج سے۔ بیٔے پاسے، دُوسری طرف۔ تانڑی ، تانے ہوئے۔

ترجمہ :۔ "دُنیا کے ہر انداز اور ہر چال سے وحدت نمایاں ہے۔ اس لئے کثرت کی طرف مطلق دھیان نہ دے۔ اور نہ ہی کسی دُوسری جانب مائل ہو!"

— ۵ —

جانوُنڑ لادی دِل دانا نوُں

اثنینیت مُول نہ بھانڑی

حلّ لغات : جانوُنڑ لادی ، روزِ پیدائش سے۔ ابتدا سے۔ اثنینیت ، دوئی۔ نہ بھانڑی ، پسند نہ آئی۔

ترجمہ :۔ "روزِ اوّل سے میرے دلِ دانا کو اثنینیت (دوئی) ہر گز پسند نہیں آئی!"
چونکہ خانوادۂ فریدؒ مدت ہائے مدید سے مسلک وجودی کا پیرو چلا آتا ہے۔ اس لئے یہ مشرب حضرت خوا

صاحبؒ کے آبا٫ کرام کو نسلی طور پر تواتر سے ورثے میں ہی ملتا آیا ہے۔ توحیدِ وجودی ان کے "شعور و لاشعور" میں رچا بسا ہوا ہے۔ اس لئے ان کا یہ عقیدہ شعوری اور اکتسابی نہیں بلکہ وہبی ہے۔

—— ۶ ——

سوہناں کوجھا صرف بہانہ

ہکڑو ہئی وَل سمجھ سُنجانی

ترجمہ:۔ "خوبصورتی اور بدصورتی اضافی صفات ہیں یا از روئے فلسفہ اعتباری ہیں، مطلق نہیں۔ حُسن اور قبح کا معیار انفرادی اور ذاتی ہے۔ جو زمان اور مکان کے فرق سے بدلتا رہتا ہے۔ اس لئے "سوہنے" اور "کوجھے" کے جھمیلے میں پڑنا وجودی مسلک کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ تو مظاہر ہی ہیں، حقیقت میں وہی وجودِ واحد ہے، اور سب میں اُسی کا نُور جھلکتا ہے!"

—— ۷ ——

روزِ ازل دی یار پنل دی

پئی گَل ساڈے پریت پُرانی

حلِّ لغات: گَل ساڈے، ہمارے گلے میں۔ پریت، عشق۔

ترجمہ:۔ "یہ وفا اور پیت پریت آج کی نہیں، بلکہ روزِ ازل سے ہی ہمارے گلے کا ہار بنی ہوئی ہے۔ اور ہم بھی "یوم الست" سے ہی اُسی کے ہیں، اور عشق و وفا کا یہ رشتہ بہت قدیم ہے!"

۸

یار فرید ملیوسے جیندیں

سوہنی ساری عمر وہانی

حلّ لغات: جیندیں، جیتے جی۔ وہانی، گزر گئی۔

ترجمہ:- " توحید وجودی کے مسلک اور مرشدِ کامل کے فیضانِ نظر سے اسی دُنیا میں وصالِ حق کے رتبے پر فائز ہو گئے۔ تو ایسے سمجھ لو کہ ساری زندگی شان سے گزر گئی!"

۲۲۷

۱

سب صورت وچ وسدا ڈھولا ماہی

دِل اساڈی کھسدا ڈھولا ماہی

حلّ لغات: وسدا، بستا ہے۔ ڈھولا ماہی، محبوب۔

ترجمہ:- " تمام صورتوں میں محبوبِ دل نواز کے جمالِ جہاں آرا کا عکس موجود ہے۔ ہمارے دلوں کو بے اختیار اپنی طرف کھینچ لیتا ہے!"

کثرت میں وحدت نمایاں ہے۔ اور وجودی مسلک والے کے لئے اُسے ہر رُوپ میں دیکھ لینا، اور صورت میں پہچان لینا نہایت ہی آسان ہے اور جب ذرے ذرے میں حُسنِ ازل کی جلوہ سامانیاں

ہوں تو عشاق کے دل خود بخود ہی اس کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں۔

— ۲ —

رنگ برنگی اس دے ڈیرے ٭ آپے رانجھا، ہیر تے کھیڑے

لُک چھُپ بھید نہ ڈسدا ڈھولا ماہی

حلِ لغات: رنگ برنگی، مختلف رنگوں کے۔ آپے، آپ ہی۔

ترجمہ:۔ "پروردگار عالم کی قیام گاہیں رنگ رنگ کی ہیں۔ وہ خود ہی ہیر ہے، خود ہی رانجھا اور خود ہی کھیڑا۔ خود ہی پردے کی اوٹ میں آ جاتا ہے۔ اور اپنا حال کسی پر ظاہر نہیں کرتا!"

وحدت کی کثرت میں ظہور پذیری بھی ایک رنگ برنگی اور بوقلمونی کیفیت کی حامل ہے۔ کبھی رانجھا بن کے بنسی بجاتا ہے اور کبھی ہیر کے روپ میں دل دے بیٹھتا ہے۔ اور ستم ظریفی یہ کہ کھیڑے کی مورت میں بھی وہی جلوہ گر ہے۔ اب اُس کے بھید کون پائے کہ تُو کون ہے۔ کہاں ہے اور کس صورت میں ہے۔ سالک تو اس بے رنگ کی رنگینیوں کے بحرِ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔

— ۳ —

آپ ہے ہجر تے آپ ہے میلا ٭ آپ ہے قیس تے آپ ہے لیلا

آپ آواز جرس دا ڈھولا ماہی

حلِ لغات: میلا، ملاپ۔ قیس، (ابن عامر) مجنوں۔ جرس، اونٹوں کے گلے کی گھنٹی۔ جو ان کے چلنے کے وقت بجتی رہتی ہے۔

ترجمہ :۔" وحدت جب کثرت میں نمایاں ہونے پر آئی۔ تو پھر اس کی کوئی حد ہی نہ رہی
ادھر قیس بن کر صحرا نوردی کی۔ اُدھر لیلیٰ بن کر محمل میں جا بیٹھا۔ اور پھر جی میں یوں سمائی، کہ
جرسِ کارواں اور بانگِ درا آپ ہی بن کر انہد مرلی کو ان آوازوں میں صورت پذیر کیا!"

——— ۴ ———

آپ ہے مطرب مجلس کافی ❊ آپ مؤحد صوفی صافی!
مُنکر ہو کر ہسدا ڈھولا ماہی

حلّ لغات: مطرب، گانے بجانے والا قوّال۔

ترجمہ :۔" وہ خود ہی مطرب ہے۔ وہی مجلس اور وہی کافی ہے۔ خود آپ ہی صُوفی صافی
مؤحد ہے۔ اور خود مُنکر ہو کر ہنستا بھی ہے!"

سرودِ ازلی جب کثرت کی دنیا میں نمودار ہوا، تو پھر اس نے ساز و آہنگ کی ہر لَے میں اپنا رنگ دکھایا ہے۔ اسی پر بس نہیں کیا۔ جب تان بنا تو کافی بھی بن بیٹھا اور پھر کافی نواز مطرب و مغنّی کی صورت میں بھی جلوہ نمائی کی۔ اور یوں خود آپ ہی مجلس و محفل بن گیا۔ ایسی مجلس کا سامع بھی خود بنا۔ اور صوفی کا روپ دھارا مؤحد بنا۔ اور پھر انوکھے رنگ میں اس طرح ظاہر ہؤا کہ منکر کے روپ میں جلوہ نمائی کی۔ اور دلآویز مُسکان کے روپ میں ڈھل گیا۔

——— ۵ ———

راول یار بروچل سانوَل ❊ آکر ہر ہر آن اُساں وَل
دِل کھس کھس وَل نَسدا ڈھولا ماہی

حلّ لغات: راول، محبوب۔ اُساں وَل، ہماری طرف۔ دِل کھس کھس، دل چھین کر۔ وَل نسدا، پھر بھاگ جاتا ہے

ترجمہ: "کبھی "راول" کے روپ میں، کبھی پُنوں کی صورت میں اور کبھی سانورے سُندر شیام کی شکل میں زمان و مکان کی حدود کو توڑ کر بار بار ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اور کئی سسّیوں، اور گوپیوں کے دلوں کو گرماتا اور چھین جھپٹ کر واپس بھاگ جاتا رہا ہے!"

—— ۶ ——

بطن بطون توں ظاہر ہویا ❊ عربی ہتی کر مُلک نوں موہیا

رسم رسالت رُسدا ڈھولا ماہی

حلّ لغات: بطن بطون، پردہ ہائے راز۔ راز درون۔ پردگی ہائے خفی سے نکل کر ذاتِ احد نے اپنا نور صدر مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈالا۔ جس کی وجہ سے اس مظہرِ کمالات نے دُنیا کا دل موہ لیا۔ رُسدا، زیب دیتا۔

ترجمہ: "سدا پردۂ اسرار سے محبوبِ دلنواز ظاہر ہوا۔ حضرت سرورِ کائنات ؐ کی شکل میں اس نے دُنیا جہان کو گرویدہ بنا لیا۔ محبوبؐ نے رسالت کے فرائض کو خوب عُمدگی سے انجام دیا!"

"احد آیا بن احمد آیا" اور میم کی اوٹ میں پُر لطف گھونگھٹ کے پیچھے سے اس نے رسالت اور نبوّت کے فرائض انجام دیتے ہوئے نہ صرف دنیائے عرب کو بلکہ پوری دُنیا کے دلوں کو موہ لیا۔

—— ۷ ——

دِل نُوں تانگھاں لکھ لکھ چاہیں ❊ نکلن آہیں، سُجھن نہ واہیں

ہنجھڑوں مینہ برسدا ڈھولا ماہی

حلّ لغات: چاہیں، جمع چاہ بمعنی تمنا۔ خواہش۔ چاہت۔ سُجھن نہ واہیں، کوئی جائے پناہ نہیں سُوجھتی۔ کوئی ٹھکانا نظر نہیں آتا۔ ہنجڑوں، آنسو۔ برسدا، برستا ہے۔

ترجمہ :۔ "دل کو شدید انتظار ہے۔ اور بے انتہا چاہتیں ہیں۔ جس کے باعث آہیں نکلتی ہیں اور سوائے آہ و نالہ کے اور کوئی صورت نہیں سوجھتی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا مینہہ برس رہا ہے!"

کیفیات بے قراری، اُمید اور نالہ و فریاد اور پھر آنسوؤں کی جھڑی انقباضی کیفیات کے طاری ہونے کی عکاس ہیں۔ ان میں بھی محبوب کی مخصوص اداؤں کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔

—— ۸ ——

یار فرید نہ وِسرم شالا　　　اوڑِک لہسی آپ سنبھالا

ہیں بے وَس بے کس داڈھولا ماہی

حلّ لغات: نہ وِسرم، مجھے بھول نہ جائے۔ فراموش نہ ہو۔ اوڑک، بالآخر۔ آخرکار۔ سنبھالا، خبر۔ سُدھ۔ بے وَس، بے بس۔

ترجمہ :۔ "اے فرید! خدا کرے۔ محبوبِ دل نواز کی یاد دل میں ہمیشہ تازہ رہے۔ وہی مجھ بے بس اور بے کس کا وارث ہے۔ بالآخر وہی ایک دن میری خبر لے گا۔ اور میرے سب دُکھ درد مٹ جائیں گے!"

۲۲۸

— ۱ —

سجنڑ سدا سیّاں ساتھ وسن

شالا جیون مُحب مٹھل متوالے

حلّ لغات: سیّاں، سہیلیاں۔ ساتھ وسن، مل کر رہیں۔ جیون، جیتے رہیں۔ مٹھل، میٹھے۔ متوالے، متوالے

ترجمہ: "اے سہیلیو! خدا کرے دوست سدا مل کر زندگی بسر کریں۔ اور مست ناز محبوب ہمیشہ زندہ و سلامت رہیں!"

— ۲ —

سنج بر رلدی ول ول بھلدی

ڈسم نہ چانگے چارے

حلّ لغات: رلدی، آوارہ پھرتی ہوں۔ ول ول بھلدی، بار بار بھول جاتی ہوں۔ ڈسم، مجھے نظر آئے۔ چانگے، چراند۔ چارے، مویشیوں کے راستے۔

ترجمہ: "اب فراقِ یار میں یہ حالت ہے کہ ویران اور سنسان جنگلوں میں حیران پریشان پھر رہی ہوں۔ بار بار بھٹک جاتی ہوں۔ اس لق و دق بیابان میں نہ تو کوئی چراگاہ نظر آتی ہے، اور نہ کوئی راستہ دکھائی دیتا ہے!"

—— ۳ ——

جلدی گلدی ہتھڑے ملدی

چھڈ گئے ہوت پیارے

حلّ لغات: گلدی، گل سڑ رہی ہوں۔ ہتھڑے ملدی، ہاتھ ملتی ہوں۔

ترجمہ:۔ "محبوب چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ کفِ افسوس ملتی ہوں اور اس کے ہجر و فراق میں گل سڑ رہی ہوں!"

—— ۴ ——

ڈکھدی جگھدی ماری لکھدی

تھی ککڑ انّد انگارے!

حلّ لغات: ڈکھدی، درد میں مبتلا ہوں۔ جگھدی، سوچ بچار کرتی ہوں۔ لکھ، گرم ہوا۔ ککڑ انّد، جلے ہوئے کنکر۔

ترجمہ:۔ "ایک نوجوان کرب و درد کی شکار ہے۔ دوسرے گرم لو کے تیز تھپیڑوں نے ادھ موا کر دیا ہے جیسے کنکر اور روڑے جل کر انگارا ہو جاتے ہیں۔ آتشِ عشق نے میرا بھی وہی حال کر دیا ہے!"

—— ۵ ——

منگاں دعائیں سنجھ صباحیں

آنوِم وصل دے وارے

حلِّ لغات: سنجھ صباحیں، شام ویگاہ۔ صبح شام

ترجمہ:۔ "صبح وشام دُعائیں مانگتی ہوں کہ خدا کرے محبوب سے وصال کے لمحات لوٹ آئیں اور میرا مقصود حاصل ہو!"

—— ۶ ——

سَٹ بے واہی تھی گیا راہی

دِلڑی پارے پارے!

حلِّ لغات: بے واہی، بے وسیلہ۔ لاوارث

ترجمہ:۔ "میرا محبُوب مجھے بے آسرا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اس کے ہجر و فراق میں دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے!"

—— ۷ ——

چھہّندی جھوکاں سَہّندی ٹوکاں

کنّیں پووِم تَوارے!

حلِّ لغات: چھہّندی، دبک کر اور چُھپ کر۔ چوکاں، طعنے۔ سَہّندی، سہتی ہوں۔ کنّیں پووِم، میرے کانوں میں آئے۔ تَوار، صدائے بازگشت۔ آواز۔ اُڑتی ہوئی خبر۔

ترجمہ:۔ دبک دبک کر، ڈرتی، چھپتی ہوئی جھوکوں میں جاتی ہوں۔ لوگوں کے طعنے برداشت کرتی ہوں۔ محض اس امید پر کہ شاید محبُوب کی واپسی کی کوئی خبر مل جائے!"

—— ۸ ——

یار پُنّل دی سِک پلپل دی

روز ازل دی کارے

حلِّ لغات: کارے، یہی کام ہے۔

ترجمہ:۔ "محبوب پنل خاں کی محبت اور اُس کے ملنے کا اشتیاق آج کی بات نہیں۔ یہ شوق تو روزِ ازل سے ہی چلا آتا ہے۔ اور لحہ بہ لحہ ترقی پر ہے!"

—— ۹ ——

برہوں بھنّوالی اُلٹی چالی!

سُکھ بوڑے ڈُکھ تارے

حلِّ لغات: بھنّوالی، بھنّور۔چکر۔چالی، چال۔ بوڑے، غرق کرے۔ تارے، تیراتا ہے۔

ترجمہ:۔ "عشق کا چکر اُلٹی چال چلتا ہے۔ عیش و آرام عاشق کو غرق کرتے ہیں۔ اور دُکھ درد گردابِ فنا سے بچالے جاتے ہیں!"

—— ۱۰ ——

سوز فریدؔ توں روز سوایا

لُوں لُوں لکھ چنگارے

حلِّ لغات : سوز، تپش ۔ لُوں لُوں، رُؤاں رُؤاں۔

ترجمہ :۔" فریدؔ کا سوز و گداز روز بروز ترقی پر ہے ۔ اُس کے روئیں روئیں سے لاکھوں چنگاریاں نکل رہی ہیں !"

۲۲۹

خواجہ صاحبؒ کا کلام سراپا درد ہونے کے باوجود قنوطی نہیں ۔ انتہائی مصائب میں بھی وہ نہ گھبراتے ہیں اور نہ مایوس ہوتے ہیں، بلکہ کرب و درد سے وہ اس قدر مانوس ہو چکے ہیں کہ ان کی جدائی بھی انہیں شاق گزرتی ہے ۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

ہِک ساتھ ساڈوں دی سدا   دردُوں نہ تھیوم دل جُدا

شالا پُسّل میلم خُدا   جندڑی گھتاں میں گھول وے

زیرِ نظر کافی بھی انہی تاثرات کی عکاسی کرتی ہے ۔ پہلے شعر میں سسی کو کیچ جانے کی ترغیب اور جھاگ جبل تھل بار کی دعوت ہے ۔ ۲ سے ۵ تک عشق کی خارزار وادی میں جن صبر آزما لمحات سے دو چار ہونا پڑا ہے ۔ ان کا تذکرہ ہے ۔ چھٹے اور ساتویں شعر میں پھر ہمت بندھائی گئی ہے ۔ مقطع میں عشق کی المناکیوں کا اعتراف کیا گیا ہے کہ بلاشبہ بارِ محبت بہت بھاری ہے ۔ لیکن سالکِ راہِ وفا نے اِس بارِ گراں کو ہنستے مسکراتے اُٹھایا ہے

—— ۱ ——

سسّی کرہوں قطار، کیچ ڈھُوں ہَٹ ہَٹ وے

جھاگ جبل تھل بار، نال پُنل بَٹ تَٹ وے ۔

حلِ لغات: کرہوں، اونٹ۔ ڈہوں، جانب۔ ہَن ہَن وے، ہانک۔ جلدی چل۔ جھاگ، عبور کر۔ بَن تَن، آراستہ ہو۔

ترجمہ:۔ "اے سسّی! اونٹ کو قطار اور کیچ کی طرف جلد ہانک کرلے جا! اگرچہ راستہ پُرخطر ہے اور لق و دق صحرا، اور سر بفلک پہاڑ حائل ہیں۔ لیکن تو اُن کی پرواہ نہ کر۔ اور مردانہ وار بڑھتی چلی جا۔ یہاں تک کہ محبوب سے ہم آغوش ہو کر یک جان دو قالب بن جا!"

پنوں خاں کیچ کا شہزادہ تھا۔ اور اسے بھائی جبراً باندھ کر کیچ لے گئے تھے۔ یہ کیچ بلوچستان کے جنوب مغربی گوشے میں ساحلی شہر ہے۔ اس کا راستہ اِس قدر دُشوار گزار ہے کہ آج بھی لوگ اس شہر کو جانے کے لئے قافلوں کی صورت میں سفر کرتے ہیں۔ سسّی کو بھی یہی مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وقت کو ضائع نہ کر، اور بلا توقف اپنے اونٹ کو قافلے میں قطار، اور جلد جلد ہانک کر کیچ پہنچنے کی کوشش کر۔ کیچ سے مراد عالمِ بطون ہے۔ اور پنوں محبوبِ ازل ہے۔ جس کے وصال کا تعلق عالمِ بطون سے ہے۔ سالک کی روح عالمِ بطون میں جانے کے لئے آہ و فریاد کرتی ہے۔ اونٹ کو قطار کر کیچ کا رُخ کرنا لطائفِ ستہ کا بیدار کرنا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے کافی ۱۰۶ اور ۱۳۱ کی تشریحات کا مطالعہ فرمائیں۔

— ۲ —

پلڑے ڈوہ گناہ نہ میڈے وے

ہے وے بردچل یار مُفت کیتو اَن بَن وے

حلِ لغات: پلڑے، پلے۔ ڈوہ، الزام۔ ہے وے، کلمۂ تاسف۔

ترجمہ:۔ "اے بردچل محبوب! میرے ذمے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ تو نے بلا وجہ مجھ سے اَن بن کر رکھی ہے!"

— ۳ —

ہک کلھڑی ہئی پریت کُلڑی وے

رووا ں زار وزار ، لاگنڑے وَن وَنڑ دے

حلِّ لغات : کلھڑی ، اکیلی ۔ کُلڑی ، بے ڈھنگی ۔ رووا ں ، ہیں روتی ہوں ۔ لاگنڑے ، گلے لگا کر ۔ وَنڑ ، درخت

ترجمہ :۔ " اے محبوب ! ایک تو میں تن تنہا ہوں ۔ دُوسرے پریت بھی بے ڈھنگی ہے ۔ جس کے سبب ایک ایک درخت کو گلے لگا کر زار قطار روتی ہوں !"

— ۴ —

نَیں باری تے ٹانگ اُبھاری وے

رات اندھار غبار ، جھڑ مینہ دی کنڑ کنڑ وے

حلِّ لغات : نَیں ، ندی ۔ باری ، بھاری ۔ لبریز ۔ ٹانگ ، کنارہ ۔ گھاٹ ۔ کنڑ کنڑ ، بوندا باندی ۔

ترجمہ :۔ " ندی زوروں پر ہے ۔ گھاٹ اوپر کی طرف ہے ۔ رات سخت اندھیری اور غبار آلود ہے ۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں ۔ اور بوندا باندی ہو رہی ہے !"

— ۵ —

کیڈے کجل مُساگ گیو سے وے

کیڈے ہار سنگار ، گاہنیاں دی گھنڑ گھنڑ وے

حلّ لغات: کیڈے، کہاں۔ گہنے، زیورات۔ گھن گھن، چھنکار۔

ترجمہ: "کاجل اور مُساگ کہاں گئے۔ ہار سنگار کیا ہُوا۔ اور زیورات کی جھنکار کہاں دب گئی؟"

— ۶ —

دِلڑی چُست نہ تھیویں پھلڑی وے

مطلب ہِی دیدار، موئیں جئیندیں تَن تَن وے

ترجمہ: "اے دلِ چالاک! کمزور نہ ہونا مقصد تو محبوب کا دیدار ہے۔ موت وحیات دونوں حالتوں میں اس کے لئے کوشش کر!"

— ۷ —

رہبر، شوق شفیق سُنجیں دا وے!

جلدی موڑ مہار، پریں دو کھُٹ کھُٹ وے

حلّ لغات: سُنجیں، برباد شدہ۔ تہی دامن موڑ مہار، مہار کو اس قدر کھینچ کہ دوہری ہو جائے۔ کھٹ کھٹ، تیز گام ہو۔

ترجمہ: "اس تہی دامن عاشقہ کا رہبر عشق، شفیق اور مہربان ہے تو اونٹ کی مہار محبوب کی طرف موڑ اور چلی چل!"

— ۸ —

برہوں فرید ہے بوجھا کوجھا وے

بیشک یاری بار، رتی رتی مَن مَن وے

حلِّ لغات: پوجھا کوجھا، بدصورت۔ بھدّا۔

ترجمہ:۔"اے فرید! عشق تو ایک بے ڈھنگا سا بوجھ ہے۔ بے شک یہ بہت بھاری ہے اور اس کی ایک ایک رتی ایک ایک من کے برابر ہے!"

۲۲۰

یہ کافی فراقیہ ہے۔ اس موضوع پر پہلے کافی کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر ضرورت محسوس ہو تو کافی ہائے ۱۲، ۱۶، ۱۷، ۶۶ کی تشریحات کو دیکھ لیا جائے۔

— ۱ —

سِک ساڑے دل تانگ پچاے
وطن نہ وِسرم رانجھن والے

حلِّ لغات: سِک، تمنّائے وصال۔ تانگ، انتظار۔ پچاے، بھون ڈالے

ترجمہ:۔"محبوب کے وصال کی تمنا دل کو جلا رہی ہے۔ اور دوست کا انتظار جھلسا رہا ہے۔ رانجھن کے ٹھکانے ذہن سے نہیں اُترتے۔ دیارِ حبیب کا نقشہ ہر وقت آنکھوں کے سامنے ہے!"

رانجھن سے مراد محبوبِ ازل ہے۔ اور عالمِ بطون ہی میں انسان نے حسنِ ازل کی تجلّی دیکھی تھی۔ عالمِ بطون سے عالمِ ظہور میں آ کر بھی انسان ذاتِ قدیم کی تجلّی کو بھلا نہ سکا۔ اور وہ عالمِ بطون میں واپس جانے کے لئے ہر وقت بے چین رہتا ہے۔ اسی لئے خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں ؏

وطن نہ وِسرم رانجھن والے

—۲—

ہجر فراق دا کوجھا قصّہ
ساہ مونجھائے تے ہاں ڈّرالے

حلّ لغات: ساہ مونجھائے، دَم گُھٹتا ہے۔ ہاں ڈّرالے، دل اور سینے میں شگاف ڈال دیتا ہے۔

ترجمہ:۔ "محبوب، کے ہجر و فراق کا قصّہ بڑا اذیّت ناک ہے۔ دَم گھٹنے لگتا ہے اور سینہ پھٹتا ہے"!

—۳—

راہ اَوَلڑے لکھ لکھ وَلڑے
ڈْونگر کالے پیریں چھالے

حلّ لغات: اوَلڑے، پُر پیچ۔ وَلڑے، چکّر۔

ترجمہ:۔ "عشق کا سفر بڑا کٹھن ہے۔ راستے پُر پیچ ہیں اور اُن میں لاکھوں چکّر ہیں۔ کالے بھجنگ پہاڑ سر اٹھائے کھڑے ہیں۔ جن میں چلتے چلتے پاؤں میں آبلے پڑ گئے ہیں!"

—۴—

دلڑی جڈری ڈُکھڑیں لڈری
کیویں ہوش حواس سنّبھالے

حلّ لغات: جھڈری، اپاہج۔ لڈری، لدی ہوئی۔

ترجمہ:۔ "دِل معذور ہے، اور دُکھ درد سے لدا ہُوا ہے۔ کس طرح ہوش و حواس قائم رکھ سکتا ہے!"

—— ۵ ——

جینڈیں ڈیکھاں جھوک سجن دی

قادر بار غماں دے ٹالے

ترجمہ:۔ "قادر کریم غم و اندوہ کے بوجھ ہلکے کرے اور میں جیتے جی محبوب کا وطن دیکھ لوں!"

—— ۶ ——

عشق سوغاتاں میں ول بھیجیاں

درد اندیشے روگ کشالے

حلّ لغات: میں وَل، میری طرف۔

ترجمہ:۔ "عشق نے درد و کرب اور افکار و آلام کے تحفے بھیجے ہیں۔ جنہیں میں نے محبوب کی سوغات سمجھ کر قبول کر لیا ہے!"

—— ۷ ——

ہے سوہنیاں دی عادت اصلوں

کوڑے پیچ، فریبی چالے!

حلّ لغات: سوہنیاں دی، حسینوں کی۔

ترجمہ:۔ "حسینوں کی تو عادت ہی یہی ہے کہ جھوٹی باتوں اور عیارانہ طور طریقوں سے ہمیں فریب میں مبتلا رکھیں!"

— ۸ —

یار فریدؔ نہ اُترم دِل توں

لُطفوں بھالے خواہ نہ بھالے

حلّ لغات: نہ اُترم، اردو لغت کو اپنایا گیا ہے۔ اور متکلم کا میم اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ یعنی مجھ سے نہ اُترے۔

ترجمہ:۔ "خواہ محبوب لطف و کرم کی نگاہ سے دیکھے یا نہ دیکھے۔ میری تمنّا ہے کہ اس کی یاد دل سے ہرگز محو نہ ہو!"

۲۳۱

— ۱ —

ہِک سُولیں ساڑیں ساڑی

واہ عِشق دی اَوّا واڑی

حلّ لغات: اَوّا واڑی، کائنات۔ کیفیت۔

ترجمہ:۔ "وصل کی آرزو اور وہ بھی درد والم اور سوز سے جلی بھنی۔ عشق کی ساری یہی کائنات ہے۔ اور کیا خوب ہے!"

—— ۲ ——

دل جل بل کیری کولے   ڈکھ رگ رگ سوز سمولے
ہک سینہ سو سو شعلے   ہن برہوں تے دوزخ ہاڑی

حلِّ لغات: بل، جل کر۔ کیری، راکھ۔ کولے، کوئلہ۔ سمولے، تمام یکجا۔ ہاڑی، آپس میں دوست۔

ترجمہ: "دل جل بھن کر راکھ اور کوئلہ بن گیا ہے۔ رگ رگ میں دکھ درد اور سوز و تپش جمع ہو گئے ہیں۔ ایک سینہ ہے اور اس میں سینکڑوں شعلے بھڑک رہے ہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ عشق اور دوزخ دونوں آپس میں دوست ہیں!"

—— ۳ ——

جیں ڈینہہ اکھیں میں لاتیاں   کل آس امیداں لاتھیاں
کیا پھتکن جیڑھیاں پھاتیاں   بیا ہر کوئی مارے تاڑی

حلِّ لغات: اکھیں لاتیاں، آنکھیں لگائیں، محبت پیدا کی۔ لاتھیاں، اتار دیں۔ پھتکن، پھڑکیں۔ تڑپیں۔ جیڑھیاں، جو۔ پھاتیاں، پھنسیں۔ تاڑی مارے، تالی بجائے۔ مخول کرے۔ مذاق کرے۔

ترجمہ: "جس دن سے محبوب سے میری آنکھیں چار ہوئی ہیں۔ کل تمنائیں اور آرزوئیں ختم ہو گئی ہیں۔ جو عشق کے پھندے میں پھنس جائیں وہ کیا پھڑک سکتی ہیں۔ البتہ دیکھنے والے تالیاں بجاتے اور مذاق اڑاتے ہیں!"

۴

مَیں کراں تتی کیا کاری　　ہن زخم پھٹے پھٹ کاری

گلؔ کاتی پیٹ کٹاری　　سر برچھی تبر کٹاری

حلّ لغات: کاری، علاج، تدارک۔ پھٹے، پھٹ چکے ہیں۔ پھٹ، زخم۔ گھاؤ۔ کاری، گہرا زخم۔ گلؔ، گردن۔ کاتی، چھری۔ کٹاری، چھوٹا خنجر۔

ترجمہ: "میں سوختہ بخت کیا چارہ کروں۔ جبکہ زخم پھٹ چکے ہیں اور گھاؤ گہرے ہیں۔ گلے پر چھری کا ہے۔ پیٹ میں کٹاری اور سر پر برچھی، تبر اور کلہاڑی کے وار پڑ رہے ہیں۔"

۵

تھیا وَس ہس کولے اولے　　ہُن پھول نہ دِل دے پھولے

اِتھ پئے جو لہندے بھولے　　گِٹھ سیواں ڈُول ہتھ پاڑی

حلّ لغات: کولے، نزدیک۔ گِٹھ، بالشت۔ ڈُول ہتھ، دو ہاتھ۔ پاڑی، پھاڑی۔ بھولے، مغالطے۔

ترجمہ: "میرا محبوب میرے قریب رہتے ہوئے بھی نگاہوں سے اوجھل ہے۔ اب دل کے پھپھولوں کو نہ کریدو۔ یہاں میری اس طرح آزمائش ہو رہی ہے کہ اگر (زخم کو) ایک بالشت سیتی ہوں تو وہ دو ہاتھ اور پھٹ جاتا ہے!"

یعنی مجھ سے کچھ ایسی غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے آزمائشوں میں مبتلا ہوں۔ پرانے زخم ابھی مندمل نہیں پاتے کہ ان سے چوگنے دوسرے زخم مُنہ کھول دیتے ہیں۔

— ۶ —

رِل مُونجھیں ڈولیاں وٹیاں گئی فرحت شادیاں ہٹیاں

غم خوشیاں پاڑوں پٹیاں ڈُکھ سُکھ دی بیخ اُکھاڑی

حلّ لغات: مونجھیں، اُداسیاں۔ ڈولیاں وٹیاں، آستینیں چڑھالیں۔ آمادۂ جنگ ہوئیں۔ ہٹیاں، ہٹ گئیں۔ پاڑوں پٹیاں، جڑسے اُکھاڑا۔ "پاڑاں پٹی" محاورہ ہے۔

ترجمہ:۔ "اُداسیوں اور پریشانیوں نے مل کر میرے خلاف آستینیں چڑھالی ہیں۔ فرحت روٹھ گئی ہے۔ اور خوشیاں ہٹ گئی ہیں۔ درد واندوہ نے خوشیوں کو جڑوں سے نکال پھینکا ہے۔ اور دُکھ نے سُکھ اور چین کی بیخ دبنیاد اکھیڑ دی ہے!"

— ۷ —

آئے لوکاں ہتھ بہانے کئی ڈِے وِم مہنڑیں طعنے

کئی مارن کاٹھیاں کانے ہے بیا بیا ظُلم ڈہاڑی

حلّ لغات: ہتھ، ہاتھ۔ مارن کاٹھیاں، (محاورہ ہے) طعنے دینا۔ نوک جھونک کرنا۔ ڈہاڑی، روز بروز۔ آئے دن۔

ترجمہ:۔ "لوگوں کے ہاتھ بہانے آگئے ہیں۔ کئی تو مجھے طعنے مہنے دیتے ہیں۔ اور کئی تہمتیں لگاتے اور تمسخر کرتے ہیں۔ کئی لوگ (مجھے دیوانہ سمجھ کر) چھڑیوں سے مارنے لگتے ہیں۔ الغرض ہر روز مجھ پر نئے نئے ظلم ڈھائے جاتے ہیں!"

— ۸ —

سُن یار فرید دیاں دھائیں کرنازو شوخ نگاہیں

وَل آکھے سانوَل سائیں ہے راڑا کون پھپھاڑی

حلِ لغات : دھائیں، دھانہہ، فریاد۔ راڑا، زور سے بولنے والا، شور کرنے والا۔ پھپھاڑی، فضول گو۔

ترجمہ :۔ "میرا محبوب دوست فرید کی چیخ و پکار سُن کر ناز بھری شوخ نگاہوں سے اس طرف دیکھتا ہے۔ پھر وہ سانولا محبوب منہ بنا کر کہتا ہے کہ یہ کون یاوہ گو شور مچا رہا ہے!"

۲۳۲

اس کافی کو سمجھنے کے لئے کافی نمبر ۱۸۲ کے ابتدائیہ پر نظر ڈال لیں۔

— ۱ —

سکھی کر لیو ہار سِنگار سبھی

سیّاں رَل مِل دُھوم مچائی

حلِ لغات : کر لیو، کر لو۔

ترجمہ :۔ "اے ہمجولیو! سب کی سب ہار سنگار کر لو۔ تمام سہیلیوں نے مِل جُل کر مسرّت اور شادمانی کی دھوم مچا رکھی ہے۔ تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ!"

—۲—

گرجت بدرہ لسکت بجلی

رُت ساؤن ٹھیک سُہائی

حلِ لغات: گرجت، گرجتا ہے۔ بدرہ، بادل۔ لسکت، چمکتی ہے۔

ترجمہ:۔"بادل گرج رہے ہیں۔ بجلی کوند رہی ہے۔ ساون نے موسم میں رومانی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ اور دل کیف و سرور سے جھوم رہا ہے!"

—۳—

اغن پپیہے کرن بُلارے

رَس کویَل کُوک سُنائی

حلِ لغات: بُلارے، کیف آور بولیاں۔

ترجمہ:۔"اغن اور پپیہے کیف آور بولیاں بول رہے ہیں۔ اور کوئل نے بھی رسیلی کوک سُنا کر طبیعت کو بے بس کر دیا ہے!"

—۴—

مُلک ہلہیر دَسایُم مولیٰ

سَب گُل پھُل تُھنکی چھائی

حلّ لغات: وَسایُم مولیٰ، میرے مولیٰ نے آباد کیا ہے۔

ترجمہ: "میرے پروردگار نے بارش کے ذریعے مُلک ملہیر کو آباد کر دیا ہے۔ تمام گل و گلزار ترو تازہ ہو گئے ہیں!"

—— ۵ ——

رَل مِل سیّاں ڈیوِن مبارک

مُد بھاگ سُہاگ دی آئی

حلّ لغات: ڈیوِن، دیتی ہیں۔ مُد، موسم

ترجمہ: "سہیلیاں مِل جُل کر ایک دُوسری کو مبارکباد دیتی ہیں کہ سُہاگ اور شادمانی کا موسم آگیا ہے!"

—— ۶ ——

مُدتاں پچھّے رانجھن مِلیا

رَب اُجڑی جھوک وَسائی

حلّ لغات: وَسائی، آباد کی۔

ترجمہ: "ایک عرصہ کے بعد محبُوب کا دیدار نصیب ہُوا ہے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے میری اُجڑی ہوئی جھوک کو آباد کیا ہے!"

— ۷ —

آکر کان دوارے دِل دے
سُدھ بنسی پرم بجائی

حلّ لغات: کان، کرشن جی یعنی مراد محبوب۔ دوارے، مندر۔ عبادت گاہ۔ سُدھ، خبر۔ عرفان۔ بنسی، بانسری۔ پرم، محبت۔ عشق۔

ترجمہ:۔ "کرشن جی نے من مندر میں آکر پریم کی بنسری بجائی ہے۔ دوسرے لفظوں میں محبوب نے دل کے معبد میں عشق و محبت کا ساز چھیڑا ہے!"

— ۸ —

سمجھ فریدؔ نہ کر دِل موّنجھی
کُل لاج پیئے گَل پائی

حلّ لغات: مُونجھی، اُداس۔ لاج، عزّت۔ ناموس۔ پیئے، پیار۔ محبوب۔ گَل پائی، گلے میں ڈالی۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! سمجھ اور مت گھبرا۔ تیری عزّت و ناموس کی تمام لاج محبوب نے اپنے ذمّے لے لی ہے۔ وہی تیرا اور تیری عزّت و آبرو کا، اور تیری جان و مال کا محافظ ہے!"

———

۲۳۳

اِس کافی کے حقائق و معارف کو سمجھنے کے لئے کافی نمبر ۱۰۶، کے ابتدائیہ پر نظر ڈال لیجئے :۔

—۱—

سُکھ سُمّھَنْ سِدَھایُم ٭ یار نہ نیتم سَنگ وے

حِلّ لغات: سُمّھنْ، سونا۔ نیند کرنا۔ سِدھایُم، چلا گیا۔ نیتم، مجھے لے گیا۔

ترجمہ :۔" محبوبِ دلنواز مجھے اپنے ہمراہ نہیں لے گیا۔ اِس لئے میری سُکھ چین کی نیند بھی رخصت ہو گئی ہے!"

—۲—

سیجھ رنگیلی سٹیمُ پسیلی ٭ دھانْہہ کرِم انگ انگ وے

حِلّ لغات: پسیلی، ایک پہلو میں۔ ایک طرف۔ دھانْہہ کرِم، فریاد کرتا ہے۔ انگ انگ، عضو عضو۔

ترجمہ :۔" محبوب کے ہجر و فراق میں کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ میں نے رنگین سیج کو ایک جانب پھینک دیا ہے۔ اور میرا ہر عضو فریاد کر رہا ہے!"

—۳—

نِکلن آہیں سَنّج صبارِیں ٭ ڈُکھڑیں کیتم تنگ وے

ترجمہ :۔ "دُکھوں نے اِس قدر تنگ کیا ہے کہ صبح و شام دل سے آہیں نکلتی ہیں!"

—— ۴ ——

سجن سِدھائے وَل نہ آئے ٭ واہ قادر دا رنگ وے

ترجمہ :۔ "محبوب گیا، پھر نہ آیا - واہ قادر! تیرے رنگ!"

—— ۵ ——

کول نہ نیتم ڈھول دلیں دے ٭ روہی رُلیم گرُنگ وے

حلِّ لغات : کول، نزدیک - ڈھول دلیں دے، دلی محبوب - رُلیم، برباد ہوگیا - گرُنگ، پنجر -

ترجمہ :۔ "جانی دوست مجھے اپنے ہمراہ نہ لے گیا - اور میرا پنجر روہی میں برباد ہوگیا!"

—— ۶ ——

ٹلیم نہ سختی تے بدبختی ٭ گیا ناموس تے ننگ وے

حلِّ لغات : نہ ٹلیم، نہ ٹلی -

ترجمہ :۔ "میری سختی اور بدبختی ابھی تک دُور نہیں ہوئی - ننگ و ناموس بھی رخصت ہوچکا ہے!"

—— ۷ ——

دَرد اولڑے سُول کُللڑے ٭ تن من چُور چُرنگ وے

حلِّ لغات : چُرنگ، چار رنگ - نیلا پیلا -

ترجمہ :۔ "درد بے ڈھب اور آزار پیچیدہ ہیں - جن کے سبب سارا بدن چور چور ہوکر نیلا پیلا ہوگیا ہے!"

— ۸ —

رُلدی تھل وِچ یار نہ وَل وِچ ✱ وَلڑی لگڑی جنگ وے

حلِّ لغات: وَل، طرفدار۔ حمایتی۔ وَلڑی، اوکڑی۔ پیچیدہ

ترجمہ:۔ "ریگستان میں ماری ماری پھر رہی ہوں۔ محبوب کو میری کوئی پرواہ نہیں۔ دِل بیم و رجا کی عجیب کشمکش میں مبتلا ہے!"

— ۹ —

عِشق فریدؔ چھکا موئیں جیندیں ✱ ڈے سِر مُول نہ سنگ وے

حلِّ لغات: چھکا، نبھا۔ مُول، ہرگز۔ نہ سنگ وے، تامل نہ کر۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! عشق کو زندگی اور موت دونوں حالتوں میں خوب اچھی طرح سے نبھا۔ اور اگر سر دینا پڑے۔ تو بھی گریز نہ کر!"

۲۳۴

اِس کافی کے معانی و مطالب کو سمجھنے کے لئے کافی نمبر ۱۸۲ کے ابتدائیہ پر ایک نظر ڈال لیں۔

— ۱ —

سَوَنْ سَگَنْ سُہاندا ہے

مَتاں سانوَل اساں وَل آندا ہے

حلّ لغات: سَوَنڑ، اسم۔ ٹونا۔ سگُنڑ، شگون۔

ترجمہ:۔ "آج تو تمام سَوَن اور شگون اچھے دکھائی دے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے، کہ سانوںلا محبوب ہماری طرف آرہا ہے!"

—۲—

فال وصال دی کرے چہوڑے   لالی لوّسے تے کانگا بولے

سھجوں اَنگ نہ ماوم چولے   سیجھ ہسے گھر بھاندا ہے

حلّ لغات: چہوڑے، خوش گفتاری۔ لالی لوّسے، زغن۔ اس کے بولنے کو لوّسے کہتے ہیں۔ سھجوں، خوشی سے انگ نہ ماوم، محاورہ ہے۔ خوشی سے جامے میں پھولے نہیں سماتے۔

ترجمہ:۔ "فال وصالِ یار کی خوشخبری سُنا رہی ہے۔ لالیاں بھی محبوب کے آنے کے شگون گا رہی ہیں۔ کوّا بھی یہی کچھ کہ رہا ہے۔ دونوں شگون محبوب کے آنے کا پتہ دے رہے ہیں میں بھی فرطِ مسرّت سے جامے میں پھولی نہیں سمارہی۔ سیج ہنس رہی ہے اور گھر دل کو بھلا لگ رہا ہے!"

—۳—

سوز اندوہ تھئے آزاری   بسُول کریندے نالہ زاری

ہجر ڈوہاگ نوں موں جھاری   دردِ الم غم کھاندا ہے

حلّ لغات: ڈوہاگ، بدقسمتی۔

ترجمہ:۔ "سوز و اندوہ اب خود دُکھی ہیں۔ دُکھ درد اور نالہ و زاری میں مصروف ہیں چونکہ وصالِ یار

کی گھڑی قریب آپہنچی ہے۔ اس لئے ہجر و فراق سخت آزردہ ہیں۔ اور درد و الم بھی غم کھا رہے ہیں!"

۔۔۔۔۔۔ ۴ ۔۔۔۔۔۔

آس اُمید نوید ہے شادی   عید سعید مُبارک بادی

راحت ہر دم وادھو وادھی   سُکھ سُکھڑا ڈُکھ ماندا ہے

حلّ لغات: نوید، خوشخبری۔ وادھو وادھی، زیادہ سے زیادہ۔ سُکھڑا، سُکھ۔ چین۔ ماندا، بیمار۔ تھکا ہؤا۔

ترجمہ:۔ "آج تک جو آس اور امیدیں محبوب کے انتظار میں تھیں۔ اب وہ وصالِ یار اور شادی کے پیغام میں بدل چکی ہیں۔ گویا آج عید سعید اور مبارکبادی کا دن ہے۔ راحت اور شادمانی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جارہی ہے۔ سُکھ چین مطمئن اور دُکھ درد بیمار پڑ گئے ہیں!"

۔۔۔۔۔۔ ۵ ۔۔۔۔۔۔

لانڑی بھوگ پھولاری وہ وہ   کنڈڑی کرڑ سنگاری وہ وہ

چٹکی گھنڈ تواری وہ وہ   جھوکاں مال نہ ماندا ہے

حلِ لغات: لانڑی، بھوگ، پھولاری، کنڈی، کرڑ، سنگاری، یہ سب چولستانِ بہاولپور کے چھوٹے پودے ہیں۔ چٹکی، وہ گھنٹی جو بکریوں اور بھیڑوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہیں۔ گھنڈ، بڑے بڑے گھنڈ جو گائے، بیل، یا بھینسوں کی گردنوں میں ڈالتے ہیں۔ توار، وہ آواز جو اِن گھنٹیوں سے نکلتی ہے۔

ترجمہ:۔ "لانڑی، بھوگ، پھولاری، کنڈا، کرڑ اور سنگاری کتنے سرسبز و شاداب ہیں مویشیوں

اور بھیڑ بکریوں کے گلے کی چھوٹی بڑی گھنٹیاں اور ان کے گھنڈوں کی تواریں کیا پیاری لگ رہی ہیں۔ مال مویشی کی اتنی کثرت ہے کہ جھوکوں میں سما نہیں سکتے۔"

—۶—

گیا فرید ڈوہاگ دا ویہلا　　صحن سوہیلا، گھر البیلا

آپے دلبر کیتم میلا　　جیں بن جی تڑپھاندا ہے

حلِّ لغات: ڈوہاگ، بدقسمتی۔ ویہلا، وقت۔ سوہیلا، خوشنما۔ البیلا، نرالا۔

ترجمہ: "اے فرید! بدبختی کا وقت گزر چکا ہے۔ اب تو صحن خانہ خوبصورت اور گھر البیلا دکھائی دیتا ہے۔ جس محبوب کے بغیر دل تڑپتا رہتا ہے۔ وہ خود بخود آگیا ہے۔ اور اس نے مجھے اپنے دیدارِ فرحت آثار سے عزّت بخشی ہے!"

۲۳۵

—۱—

سوہناں نحن اقرب ڈسدا اڑی

ساڈے نال نہ ہس رس وسدا اڑی

حلِّ لغات: اصل آیت اس طرح سے ہے نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد۔ یعنی ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ اڑی، اری۔

ترجمہ :۔ ”اے پیاری سہیلی! محبوبِ دلنواز تو اپنے آپ کو ہمارے بہت قریب ہونا بتاتا ہے
بایں ہمہ وہ ہمارے ساتھ کبھی ہنسی خوشی آباد بھی نہیں ہوتا!“ اس کی کیا وجہ ہے ؎

جاں نہاں در جسم و تو در جاں نہاں
اے نہاں اندر نہاں اے جانِ جاں

”میں شہ رگ سے بھی قریب ہوں!“ یہ نوید سُنائی۔ لیکن یوں تو نہیں کہ ہر وقت ہم سے بے تکلّف ہو۔ یعنی اس کا جمال ہر وقت آنکھوں کے سامنے ہو۔ سالک کے لئے یہ بھی ایک روحانی کیفیت ہے (مزید تشریح کے لئے کافی نمبر ۱۸۲ کا ابتدائیہ ملاحظہ ہو)

—— ۲ ——

کینوں ڈُکھ دی گالھ سُناواں　　　کلھڑی سیج سُتی تڑپھانواں
تارے گِن گِن رات نِبھاواں　　　ہے جی اَوکھا لے وَس داڑی

حلِّ لغات: کینوں، کس کو۔ گالھ، بات۔ کلھڑی، اکیلی۔ سیج سُتی، سیج پر سوئی ہوئی۔ تڑپھانواں، تڑپتی ہوں۔ جی اَوکھا، دِل تنگ۔ دِل مشکل میں۔

ترجمہ :۔ ”میں دُکھ درد کا قِصہ کس کو سُناؤں۔ کوئی ہمدرد، ہمراز و غم گسار نہیں۔ اکیلی سیج پر تڑپتی رہتی ہوں۔ اور تارے گِن گِن کر رات گزارتی ہوں۔ اس بے بس کا دل بہت تنگ اور سخت آزردہ ہے!“

محبوبِ حقیقی ایک طرف تو قریب ہونے کی بات کرتا ہے۔ اور پھر دُور بھی رہتا ہے۔ اِس متضاد کیفیت نے سالک کے ذہن میں اُلجھن ڈال دی ہے۔ حُب جب شدّت اختیار کر لیتی ہے۔ اور محب وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کا مصداق بن جاتا ہے تو محبُوب کا وصال حاصل کرنے کے لئے کسی قِسم کی تکلیف

کو خاطر میں نہیں لاتا، اور مستیٔ عشق میں سرشار ہو کر اَحد اُحد پکارتا ہے۔

—— ۳ ——

یار پنّل ڈُوں دِلڑی تانگھے   اَو کھے لانگھے راہ اَڑانگے

مُشکل پَینڈا مِلَن مہانگے   کَنّیں پوِم آواز جَرَس داڑی

حلِ لغات: مِلَن مہانگے، اس کا ملنا مہنگا ہے۔ کَنّیں پوِم، سُنائی دیتا ہے۔ جَرَس، اونٹوں کے گلے کی گھنٹی۔

ترجمہ:۔ "ہر وقت دل محبوب پنّل کے لئے بے تاب رہتا ہے۔ مگر اُس تک پہنچنے کے راستے بے حد دشوار گزار اور پیچیدہ ہیں۔ سفر مشکل اور اُس سے ملنا انتہائی مشکل ہے۔ ورنہ قافلہ کوئی دُور نہیں۔ ناقۂ محبوب کی جرس کی آواز تو سُنائی دے رہی ہے ؎

آتی ہے صَدائے جرسِ ناقۂ لیلیٰ

صَد حیف کہ مجنوں کا قدم اُٹھ نہیں سکتا

یعنی روزِ ازل میں جو صَدائے "الست" سُنی تھی۔ اس کی آواز ابھی تک کانوں میں گونج رہی ہے اور وہ "صَدائے رحیلِ کارواں" بن گئی ہے۔ سالک کو دمادم "اذنِ سفر" ہے۔ لیکن دِلی خواہش کے باوجود راستے کے مصائب و آلام اور صعوباتِ سفر ڈرا رہی ہیں۔

—— ۴ ——

کوئے وَسدا بھیت نہ ڈَسدا   دِلڑی کھَسدا وَل وَل نَسدا

ڈیکھ کے حال اِینہیں بیکس دا   کر ٹھَٹھ دُوروں ہَسدا اَڑی

حلِّ لغات: ٹُھہ ٹُھہ، قہقہہ کی آواز۔

ترجمہ:۔ "یار دل نواز قریب ہی تو ہے۔ مگر اپنا راز کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ دل چھین کر دُور بھاگ جاتا ہے۔ اور اس بے کس کے حالِ زار کو دیکھ کر دُور سے قہقہے مار کر ہنستا ہے!"

شہ رگ سے بھی قریب تر ہونے کے باوجود اپنی ذات وصفات کو پوری طرح سے بے حجاب نہیں کرتا۔ اپنے چاہنے والے کا دل موہ لیا ہے۔ اور پھر اس کی بے بسی اور بے کسی کا تماشا کر کے مسکرا بھی رہا ہے۔ یہ بھی دلربائی کا ایک انداز ہے۔ اس سے بھی چاہت کا ایک پہلو نکلتا ہے۔

—— ۵ ——

نازک ڈھنگ عجائب وَندا   سانوُل ڈھولے مَن موہن دا

ماݨ کراں کیا یار سجݨ دا   او دلبر ہے ہر کَس داڑی

حلِّ لغات: وَن، طریقہ۔ طور۔ قسم۔ ماݨ، غرور۔ فخر۔

ترجمہ:۔ "من موہن سانوَلے محبوب نازک ادا کے عجیب طور طریقے ہیں۔ میں اکیلی اس پر کیا ناز کروں۔ وہ تو ساری دُنیا کا دوست ہے۔ اور ہر ایک سے اس کا ایسا ہی معاملہ ہے!"

ے نہ من بر اں گل عارض غزل سرایم وبس
کہ عندلیب تو از طرفِ ہزار انند

اس کے پیارے اور من موہن ہونے میں تو شک ہی نہیں، لیکن سالک یہ تو نہیں کہ سکتا کہ وہ صرف میرا ہی ہے۔ کیونکہ اس کی جگہ تو ہر دل میں ہے۔ لیکن محبّت میں بھی ایک منزل ایسی آتی ہے۔ جب عاشق اپنے محبوب میں کسی اور کی شرکت برداشت نہیں کر سکتا!"

—— ۶ ——

اے بے کار فریدؔ نِجھایا   لوہے وانگ بہوں بے مایا
فخرؔ پیئے دی صحبت آیا   تھیا ہمسایہ پارس داڑی

حلِ لغات: نِجھایا، کسی کو نہ بھانے والا۔ لوہے وانگ، لوہے کی طرح۔ بہوں بے مایہ، بہت کم قیمت۔ مُفلس محض۔ پارس، کہتے ہیں پہاڑوں میں پارس نام ایک پتھر کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ جب کبھی لوہا اس سے مس کر جائے فوراً وہ سونا ہو جاتا ہے۔

ترجمہ:۔ "کسی کو نہ بھانے والا یہ بے کار فریدؔ، جو لوہے کی طرح بے قیمت تھا جب سے حضرت خواجہ فخر جہاں علیہ الرحمۃ کی صحبت میں آیا ہے پارس کا ہمسایہ بن گیا ہے۔ یعنی خالص سونا بن گیا ہے!"

خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگرچہ میں عام آدمیوں کی طرح تھا، بلکہ ان میں سے بھی جو کمتر اور فرومایہ تھے۔ انہی میں سے تھا۔ جنہیں کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ لیکن مرشد کے فیضان سے تمام منازل طے کر کے اعلیٰ مراتب حاصل کر لئے ہیں!

۲۳۶

حُبّ اساسِ وصال ہے۔ اس لئے سالک ہمیشہ اسی نعمتِ عظمیٰ کا آرزو مند رہتا ہے۔ اگرچہ حضور علیہ السلام عشق کے انتہائی درجے تک پہنچے ہوئے اور بقا باللہ کے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے۔ پھر بھی کنایتہً اسی راہ کے طے کرنے کے لئے مولا کریم سے بایں الفاظ "اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" مدد مانگتے رہتے

تھے۔ اور دُوسروں کو بھی یہی تعلیم دیتے تھے۔ اور صراحتہً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ "یا اللہ، میں تجھ سے تیری محبّت مانگتا ہوں" فرمایا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب بھی انہی کیفیات سے دوچار ہیں۔ اشعار کے ذریعے یوں اس کا اظہار فرماتے ہیں :-

—— ۱ ——

سوہنے یار باجھوں میڈی نہیں سَردی
تانگھ آوے وَدھدی سِک آوے چَڑھدی

حلّ لغات : باجھوں ، بغیر۔ سوائے۔ سَردی ، گزرتی۔ بسر ہوتی۔ وَدھدی ، زیادہ ہوتی۔ چَڑھدی ، چڑھتی۔

ترجمہ :- "حسین وجمیل محبوب کے بغیر میری بسر نہیں ہو سکتی۔ انتظار لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا ہے۔ اور اسی کی چاہت سر پر سوار ہے !"

—— ۲ ——

کیتا ہجر تیڈے میکوں زار و زار ے ۔۔۔ دل پارے پارے سِر دھار و دھار ے
مُونجھ وادھو وادھے دُکھ تار و تار ے ۔۔۔ رَب میلے ماہی بیٹھی دھانہہ کردی

حلّ لغات : دھار و دھار ے ، جُدا جُدا۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ تار و تار ، سر سے اوپر تک پہنچ گیا۔ دھانہہ ، فریاد۔

ترجمہ :- "اے محبوب ! تیری جدائی نے مجھے زار و نزار کر دیا ہے۔ دل پارہ پارہ ہے۔ اور سر پھٹا جا رہا ہے۔ حزن و ملال بڑھ رہا ہے۔ اور دُکھ درد کا دریا طغیانی پر ہے۔ بیٹھے ہی فریاد کر رہی ہوں کہ پروردگار ! میرے محبوب کو مجھ سے ملا دے !"

—— ۳ ——

سوہناں یار ماہی کڈیں پاوے پھیرا　　　شالا پا کے پھیرا پچھے حال اد میرا

دل درداں ماری ڈکھاں لایا ڈیرا　　　راتیں آہیں بھردی ڈینہاں سولاں سڑدی

حلِّ لغات: کڈیں، کبھی۔ گاہے۔ پچھے حال میرا، میرا حال پوچھے۔

ترجمہ:۔ "خدا وہ دن جلد لائے۔ جب حسین محبوب ادھر کا پھیرا کرے۔ اور یہاں آ کر میرا حال پوچھے۔ دل درد رسیدہ ہے۔ اور دکھوں نے اس میں ڈیرا لگا رکھا ہے۔ میں رات کو آہیں بھرتی ہوں اور دن کو مصائب و آلام میں جلتی رہتی ہوں!"

—— ۴ ——

پنوں خاں میرے کیتی کیچ تیاری　　　میں منتاں کردی تروڑی ویندا یاری

کوئی نہیں چلدی کیا کیجئے کاری　　　سٹ باندی بردی تھیساں باندی بردی

حلِّ لغات: منتاں کردی، میں منت کرتی ہوں تروڑی ویندا، توڑ کر جا رہا ہے۔ نہیں چلدی، کارگر نہیں ہوتی۔ بر، لق و دق صحرا۔ تھیساں، ہوں گی۔ بردی، کنیز۔

ترجمہ:۔ "میرے محبوب پنوں خاں نے کیچ کی تیاری کر لی ہے۔ میں نے ہزار منت سماجت کی مگر وہ دوستی کے تمام عہد و پیمان توڑ کر جا رہا ہے۔ میرا کوئی زور نہیں چلتا۔ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ میں تو یہاں تک آمادہ ہوں کہ اپنی کنیزوں اور باندیوں کو چھوڑ کر صحرا کو نکل جاؤں۔ جنگل اور صحرا کی کنیز بن جاؤں!"

— ۵ —

رو رو فـریدا فریاد کرساں　　　غم باجھ اُس دے ٻیا ساہ نہ بھرساں

جا تھیسِم میلا، یار لدی مرساں　　　کہیں لا ڈِکھائی دل چوٹ اندر دی

حلِّ لغات: ٻیا، اور۔ دُوسرا۔ ساہ نہ بھرساں، کوئی سانس نہ لوں گی۔ ہمیشہ اُسی کے غم میں مبتلا رہوں گی۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! کسی نے دل میں ایسی چوٹ لگا دی ہے کہ کسی پہلو قرار نہیں آتا۔ اب رو رو کر فریاد کروں گی۔ اور اس کے غم کے بغیر اور کوئی سانس بھی نہ لوں گی۔ اسی حالت میں یا تو یار سے جا مِلوں گی یا صحرا و بیابان میں سر پٹخ پٹخ کر مر جاؤں گی!"

۲۳۷

— ۱ —

سیجھ سُہاوِم ٻیلی

سِکدی بانہہ چوڑیلی!

حلِّ لغات: سُہاوِم، زینت بخشے۔ ٻیلی، مددگار۔ دوست۔ بانہہ چوڑیلی، چوڑے والا بازو

ترجمہ:۔ "خدا کرے میرا محبوب میری سیج کو رونق بخشے۔ میری چوڑیلی بانہوں کی یہی تمنا ہے کہ وہ خوب رُد آئے اور اسے سرفراز کرے!"

—۲—

یار نہ مِلدا عالم کِھلدا ٭ حال اوَلڑا اَو کھے دِل دا

سُنجّ بَر صحن حویلی

حلّ لغات: عالم کِھلدا، دُنیا ہنسی اُڑاتی ہے۔ اَوَلڑا، پیچیدہ۔ سُنجّ بر، ویران جنگل۔

ترجمہ:۔ "محبوب کے نہ آنے سے ساری دُنیا میری ہنسی اُڑا رہی ہے۔ فراق کے مارے دِل کا بُرا حال ہے۔ اور صحن اور حویلیاں سب ویران اور سنسان نظر آتی ہیں!"

—۳—

بُلبُل بھنوَرے خوشیاں پاوِن ٭ رَل مِل دوست بسنت سُہاوِن

آئی رُت اَلبیلی

حلّ لغات: بھونرا، پھُولوں کا عاشق۔ تِتلی جیسا سیاہ کیڑا۔ اَلبیلی، ناز و نعم میں پلی ہوئی۔ ناز بھری۔

ترجمہ:۔ "پُر بہار اور خوشگوار موسم آگیا ہے۔ بُلبل اور بھنوَرے سب شاداں و فرحاں دکھائی دیتے ہیں۔ لوگ مل جُل کر بسنت کی خوشیاں منا رہے ہیں!"

—۴—

کھِڑ کے ہِی سیالے بیتے ٭ سینگیں زیور تریور کیتے

ہک مَیں محض ڈوہیلی

حلّ لغات: کِھڑ کے، گذر گئے۔ سی، سردی۔ بیتتے، گزر گئے۔ ڈُوہیلی، غم زدہ۔ درد بھری۔

ترجمہ: "سردیاں ختم ہوئیں۔ موسم سرما رخصت ہو گیا۔ میری ہمجولیوں نے زیور اور نئے ملبوسات زیبِ تن کرلئے ہیں۔ صرف ایک مَیں ہی غمزدہ اور دُکھی رہ گئی ہوں!"

—— ۵ ——

پیت پریندی سِک متراں دی ❋ سینے سو سو سانگ ڈُھاں دی

سینندھ دَھڑی تھئی مَیلی

حلّ لغات: پرین دی، محبوب کی۔ سِک، اشتیاق۔ متراں دی، دوستوں کی۔ سانگ، برچھی۔ سینندھ، مانگھ۔ دَھڑی، سر کے سنوارے ہوئے بال۔

ترجمہ: "محبوب کی محبت اور ہواخواہوں کے اشتیاق کے سبب سینے میں سینکڑوں برچھیاں چُبھ رہی ہیں۔ ان افکار کی وجہ سے مانگ اور سر کے سنوارے ہوئے بال میلے کچیلے ہو چکے ہیں۔ کسی بات کا ہوش تک نہیں رہا!"

—— ۶ ——

کجلے بادل مینہ برساتیں ❋ گاجاں کھمنیاں کالیاں راتیں

رُلدی رہ اکیلی

حلّ لغات: کجلے، کالے۔ گاجاں، گھن گرج کی آوازیں۔ کھمنیاں، بجلیاں۔

ترجمہ: "کاجل کی طرح کے کالے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بارش برس رہی ہے۔

گھن گرج اور بجلیوں کی چمک ہے۔ ہر طرف گھپ اندھیرا ہے۔ اور میں ہوں کہ پہاڑوں میں اکیلی بھٹک رہی ہوں!"

— ۷ —

نازنواز دے وقت وِہانڑے ✤ پھُل گُل ہار سِنگار کُمانڑے

بُھڑ رابیل چنبیلی

حلّ لغات: وِہانڑے، گزر گئے۔ کُمانڑے، کُملا گئے۔ رابیل، رائے بیل۔ موتیا۔
ترجمہ: "عیش و عشرت کے دن بیت گئے۔ پھول اور ہار سنگار کُملا گئے۔ اب رائے بیل (موتیا) اور چنبیلی کو لے کر میں کیا کروں گی۔ انہیں بھاڑ میں ڈال دو!"

— ۸ —

یار فریدؔ نہ آیم ویڑھے ✤ اُجڑے گانے گہنے سہرے

پھردی میل کُچیلی!

حلّ لغات: ویڑھے، صحنِ خانہ۔ حویلی۔ پھردی، پھر رہی ہے
ترجمہ: "اے فریدؔ! یار کے نہ آنے کے سبب گانے، زیورات اور سہرے سب اُجڑ گئے۔ اب یہ وارفتۂ محبت مَیلی کچیلی حیران پریشان پھر رہی ہے!"

۲۳۸

— ۱ —

شہ رانجھا اَلبیلا

جوگی جادُوگروے!

حلّ لغات: البیلا، نازپروردہ۔ بانکا۔

ترجمہ: "میرا البیلا شہزادہ رانجھا تو جوگی اور جادُوگر ہے!"

رانجھا علامت ہے محبُوب کی۔ چونکہ اس کے ساتھ مُرلی اور بانسری کا تصوّر ہے۔ اِس لئے اُسے جوگی، اور جادُوگر بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی کیفیّت کرشن مُراری کی بھی ہے۔ وہ بھی حُسنِ صورت کے ساتھ حُسنِ صَوت و نغمہ کا بھی والی ہے۔ حُسنِ صَوت و حُسنِ صُورت اصل میں حُسنِ ازل اور سرودِ ازلی کے پرتَو یا مظہر ہیں۔

— ۲ —

راوَل بنسی جوڑ سُنائی

دِہر گیوم گھروَروے!

حلّ لغات: راوَل، مرادِ محبُوب

ترجمہ: "میرے محبوبِ دل نواز نے ایسی مسحورکن بنسری بجائی ہے کہ مجھے گھر بار تک کا ہوش نہیں رہا۔"

یعنی اَنہد مُرلی کی تان نے ایسا مست اور بے بس کیا کہ علائقِ دُنیاوی کی یاد ذہن سے اُتر گئی، محو ہو گئی۔

—— ۳ ——

یار رنجھیٹے مُرلی واہی

کر کر پیچ ہُنَر وے

حلّ لغات: رنجھیٹے، رانجھا۔ ہیر کا محبوب۔

ترجمہ:۔ "میرے محبوب رانجھے نے مُرلی بجانے میں ایسے ایسے ہُنر اور پیچ استعمال کئے ہیں کہ بس کمال ہی کر دیا ہے۔"

سرودِ ازلی بھی مختلف اور عجیب و غریب لَے سے سامعہ نواز ہو رہا ہے۔ اس کی تانیں متنوّع ہیں اور دلوں کو موہ لیتی ہیں۔

—— ۴ ——

اَنُہَد بین بجا مَن موہیُس

رُلدی بُوٹے جھَر وے!

حلّ لغات: اَنُہَد، ملاحظہ ہو کافی ۲

ترجمہ:۔ "میرے محبوب نے اَنُہد بین بجا کر کچھ ایسے انداز سے نغمۂ لاہوتی سنایا ہے۔ جس کے اثر سے میں بے خود ہو کر جھاڑیوں اور جنگلوں میں بھٹک رہی ہوں!"

اَنہَد بین یعنی سرودِ ازلی کی لَے نے ایسا مست کیا، اور روح کو ایسا متوالا کیا کہ سننے والے گھر بار چھوڑ جنگلوں کی خاک چھانتے پھرتے ہیں اور اس ازلی تان کی دُھن میں مست و سرشار ہیں۔

۵

کنّے کنّے بُندے گل جھپ مالہاں
رہندے حُسن نگر وے!

حلِ لغات: بُندے، کان میں پہننے کا زیور۔ جھپ، خوشنما۔ دیدہ زیب۔ حُسن نگر، لفظی ترجمہ تو اس کا ظاہر ہے۔ مراد اس سے محبوب کا وطن ہے۔

ترجمہ:۔ "اُس کے کانوں میں بُندے ہیں گلے میں دلکش مالا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ حُسن نگر کا رہنے والا ہے!"

حُسن ازلی نے جب وحدت کا حجاب اُٹھایا اور کثرت میں عیاں ہُوا تو وہ بھی دُنیاوی حُسن اور اس کے سولہ سنگار سے آراستہ نظر آتا ہے۔

۶

تخت ہزاروں رانجھن آیا
ہیر تتی دے گھر وے

حلِ لغات:۔ تخت ہزارہ، رانجھے کا مولد و مسکن۔

ترجمہ:۔ "رانجھا تخت ہزارہ سے مجھ سوختہ بخت ہیر کے گھر میں آیا!"

محبوبِ حقیقی وحدت کی بے کیفی سے جب کثرت کی پُرکیف صورت میں نمایاں ہُوا تو پھر اپنے چاہنے والے کے قرب میں بھی آن بسا۔

— ۷ —

جوگن تھیساں خاک رمیساں

رُلساں شہر بحر وے!

حلِّ لغات : خاک رمیساں ، خاک رمانا۔ بدن پر خاکستر ملنا۔

ترجمہ :۔ ” محبوب کے شوقِ وصال میں جوگن بنوں گی۔ بدن پر خاکستر ملوں گی اور اس کی تلاش میں شہروں اور سمندروں میں بھٹکتی پھروں گی!“

حُسنِ ازل کی تلاش میں کسی نے گھر چھوڑا اور کسی نے شہر۔ کوئی دیس بدر ہوا اور کسی نے بن باس لیا۔ غرض جوگی براگی بن کر اُسے جنگل جنگل، صحرا صحرا، اور شہر شہر تلاش کرنے کا عزم کیا جا رہا ہے۔

— ۸ —

ما پیو چھوڑ لگی لڑ تیڈے

سانول کارنی کر وے!

حلّ لغات : لڑ لگنا ، کسی کے سہارے رہنا۔

ترجمہ :۔ ” اے محبوب! میں نے تو ماں باپ کو چھوڑ کر تیرا سہارا لیا ہے۔ اب تو ہی کوئی چارہ کر اور میرے دل کی لگی بجھا!“

اے حسنِ ازل! جب ہم سب علائق دُنیاوی کو تیاگ کر تیری ہی سمت بڑھے ہیں تو تُو بھی آگے بڑھ کر ہمیں اپنے دامن میں لے لے۔ اور ہمارے درد کا درماں بن جا۔

— ۹ —

باجھ پرِیندے باجھ نہ کائی
بَھڑ زیور بَھڑ زر وے!

حلِّ لغات: باجھ، پہلے باجھ کے معنی بغیر اور سوائے کے ہیں اور دُوسرے باجھ کا مطلب جائے پناہ تکیہ۔ توٹی اور پُشت پناہ ہے۔

ترجمہ:۔ "محبوبِ دلنواز کے سوا اور کوئی سہارا نہیں ہے۔ مال، دولت اور زیور وغیرہ کو تو میں بھاڑ میں ڈالتی ہوں۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے!"

— ۱۰ —

اِتنا ظُلم مناسب ناہیں
رَب کولُوں کُجھ ڈر وے!

حلِّ لغات: کولُوں، سے

ترجمہ:۔ "اے بے نیاز محبوب! اتنا ظلم مناسب نہیں۔ کچھ تو خدا سے ڈرو!"

فراق کی مدّت میں قدرے زیادتی ہونے لگی۔ تو قلب میں اضطراب اُسی تناسب سے بڑھنے لگا ہے۔ اِس لیے خوفِ خدا کا واسطہ دیا جارہا ہے۔

— ۱۱ —

رانجھا جوگی میں جگیانی

ڈتڑی عشق خبر دے!

حلِّ لغات: جگیانی، جوگن۔

ترجمہ:- "رانجھا جوگی ہے تو میں اس کی جوگن ہوں۔ یہ سُوجھ بوجھ مجھے عشق نے دی ہے"۔

؎ میں اپنے پیا کی ہی جوگن بنوں گی
جوگن بنوں گی، روگن بنوں گی

محبوب نے اگر دنیا تیاگ دی تو میں نے بھی اُسی کے پیچھے گھر بار ترک کر دیا، اور اپنے آپ کو اُسی رنگ میں رنگ لیا۔ جو صورت اس کی وہی میری۔ تاکہ اُس میں اور مجھ میں کوئی فرق نہ رہے۔ اور یہ بات بھی مجھے محبت نے سکھائی ہے۔

— ۱۲ —

یار فریدؔ نہ وِسرم ہرگز

سکدی ویسیاں مر وے

ترجمہ:- "اے فریدؔ! نہ یار کا وصال نصیب ہوتا ہے۔ اور نہ اس کی یاد دل سے محو ہوتی ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ میں اس کے دیدار کو ترستے ترستے مر جاؤں گی!"

یعنی اس کی یاد لحظہ تک بھلائی نہ جا سکے گی۔ اور میں اس کی محبت میں تڑپتی پھڑکتی زندگی گزار دوں گی۔

(۲۳۹)

—۱—

شہ رانجھا اَلبیلا

ہیں دِلیں دا ٹھگ وے

ترجمہ:۔"اے محبوب رانجھا! اے البیلا بادشاہ، تم تو دلوں کے ٹھگ ہو!" (یعنی دلوں کا موہ لیناہی تیرا مشغلہ ہے)

—۲—

تیڈے طعنے مہنڑے سَٹھریں

ڈے وِم سارا جَگ وے

حلِ لغات:۔مِہنڑے، گِلے۔شکوے۔تہمتیں۔سَٹھریں، تابع مہمل الزام

ترجمہ:۔"اے محبوب! مجھے سارا زمانہ تیرے نام سے طعنے دیتا اور ملامت کرتا ہے!"

—۳—

جھوک نہ آنواں، کِیں وَل جانواں

ہیر تتی دی تنگ وے

حلِّ لغات: تنگ، توئی۔ آسرا۔

ترجمہ:۔ "اے سوختہ بخت ہیر کے ملجا و ماویٰ! اگر میں تیرے پاس جھوک میں نہ آؤں تو کہاں جاؤں؟"

—— ۴ ——

کیڈے ہار سنگار گیوسے
کیڈے گئے جگ مگ وے

ترجمہ:۔ "ہار سنگار کہاں گئے اور لباس کی چمک دمک کیا ہوئی!"

—— ۵ ——

نیڑے جوڑا جوڑ ہنیڑیُم
دھانہہ کرم رگ رگ وے

حلِّ لغات: نیڑا، عشق و محبت۔ جوڑ، پوری طاقت سے۔ ہنیڑیُم، مجھے جھنجھوڑا۔

ترجمہ:۔ "عشق و محبت نے مجھے اس طرح۔ سے جھنجھوڑا ہے کہ رگ رگ اور نس نس سے فریادیں نکلتی ہیں!"

—— ۶ ——

سُول اَولڑے مُول مُٹھی دے
ڈُکھ آنون کروگ وے

حلّ لغات: مُٹھی، فریب خوردہ۔ مُول، مال سرمایہ۔ ڈگ، حملہ کرکے۔

ترجمہ: "پیچیدہ دُکھ اور درد مجھ فریب خوردہ کا سرمایہ ہیں۔ اور مصائب و آلام تو مجھ پر ہلّہ بول کر آتے ہیں!"

—— ۷ ——

برہوں لنبّی جُڑ کر لائی

لُوں لُوں دُکھدی اگ وے

حلّ لغات: لنبی، آگ کی لپٹ، شعلہ۔ "لنبی لانواں" محاورہ ہے۔ یعنی کسی چیز کو آگ لگا دینا۔

ترجمہ: "عشق نے پوری شدّت سے تن بدن میں آگ لگا دی ہے۔ روئیں روئیں سے دُھواں نکل رہا ہے!"

—— ۸ ——

روندیں کھیڈیں آتن بہندیں

تھئی بیمار الگ وے

حلّ لغات: آتن، چرخہ کاتنے کی جگہ۔

ترجمہ: "آتن میں چرخہ کاتنے بیٹھی تو سہیلیوں نے چھیڑنا شروع کر دیا۔ جس سے غم تازہ ہوگیا۔ اور میں اتنی روئی پیٹی کہ بیمار پڑ گئی!"

— ۹ —

یار فریدؔ نہ کیتم کاری

جیواں کیندے لگ وے

حلِ لغات: لگ، سہارا۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبوب نے تو میری چارہ گری نہیں کی۔ اب میں کس کے سہارے جیوں!"

۲۴۰

نواب صادق محمد خاں رابع حضرت خواجہ صاحب کے پیارے مُرید تھے ۱۸۷۹ء سے قبل، جبکہ نواب صاحب کی صاحبزادگی کا زمانہ تھا۔ اور ریاست کا انتظام انگریز ایجنٹ کے سپرد تھا حضورؒ نے دُعا کے طور پر یہ چند اشعار ارشاد فرمائے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد نواب صاحب کی باقاعدہ مسند نشینی عمل میں آئی۔

— ۱ —

صبح صادق خاں صاحبی مانڑے

پا سہرے گانے گہنڑے

حلِ لغات:۔ صاحبی مانڑے، بڑے ٹھاٹھ سے فرماں روائی کرے۔

ترجمہ:۔ "اے صبح صادق خاں! خدا کرے تُو سہرے، گانے اور گہنے پہن کر تختِ حکومت

پر شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ حکمرانی کرے!"

—۲—

سہجوں پھلوں سیج سُہاتوں — بخت تے تخت کوں جوڑ چھکاتوں

اپنے مُلک کوں آپ وَساتوں — پَٹ انگریزی تھانے

حل لغات: سہجوں، خوشی سے۔ پھلوں، پھولوں۔ جوڑ چھکاتوں، خوب اچھی طرح سے چھکا۔ وَسا، آباد کر۔ پَٹ، اُکھاڑ پھینک۔ تھانے، اقتدار۔

ترجمہ:" پھولوں کی سیج کو خوشی سے سُہا۔ بخت اور تخت کو خوب اچھی طرح رونق بخش۔ پورے اختیارات سے فرماں روائی کر۔ انگریزی اقتدار کے محل کو منہدم کر دے اور اپنے ملک کو خود آباد کر!"

—۳—

سُن اقبال تیڈا پے ڈَر دے — راجے دہشت کھا کر مَر دے

میر، نواب تھئے آ بَردے — بے زر مُفت وِکانے

حلّ لغات: میر، سندھ کے حکمرانوں کا لقب۔ وِکانے، فروخت ہوئے۔ غلام ہوئے۔ بَردے، غلام۔

ترجمہ:" تیرا نیّر اقبال عین نصف النہار پر چمک رہا ہے۔ دُنیا لرز رہی ہے۔ اور راجے مہاراجے دہشت زدہ ہو کر مر رہے ہیں۔ میر ہوں، یا نواب، سب نے تیری غلامی اختیار کر لی ہے، اور تیرے ہاتھوں مفت فروخت ہو رہے ہیں!"

— ۴ —

پیر فقیر تیکوں سب پہندے ۔۔۔ صوبے دار ملازم رہندے

گرد اگرد کچہری بہندے ۔۔۔ افلاطون سیانے

حلّ لغات: پہندے، چاہتے ہیں۔ بہندے، بیٹھتے ہیں سیانے، دانا۔

ترجمہ:۔ "پیر فقیر سب تجھے چاہتے ہیں۔ ملک کے صوبیدار تک تیرے ملازم اور نمک خوار ہیں اور افلاطون جیسے حکما، اور دانشور تیری کچہری میں مؤدب ہو کر بیٹھتے ہیں!"

— ۵ —

فیض تیڈے دے جگ وِچ قصّے ۔۔۔ زالاں مرد گئے گھن حصّے

نینگر، تکڑے، بُڈھڑے لِسّے ۔۔۔ نَنڈھڑے بال ایانے

حلّ لغات: جگ وِچ، دُنیا میں۔ زالاں، عورتیں۔ گئے گھن حصّے، حصّے لے گئے۔ نینگر، نوجوان۔ تکڑے، مضبوط۔ بُڈھڑے، بوڑھے۔ لِسّے، کمزور، ناتواں۔ ننڈھڑے، چھوٹے۔ بال، بچے۔ ایانے، نادان۔

ترجمہ:۔ "تیرے جود و سخا کے دُنیا جہان میں قصّے مشہور ہیں۔ مرد، عورتیں، جوان، بوڑھے، طاقت ور، کمزور، کم سن اور معصوم بچے سب تیرے خوانِ نعمت سے فیض یاب ہوتے ہیں!"

— ۶ —

خوب ہنڈائیں جند جوانی ۔۔۔ ہر دم کول وسیں دل جانی

یار پیارا یوسف ثانی — ناز تیڈے مَن بھانْے

حلّ لغات: ہَنڈائیں، بسر گزاریں، گزاریں۔ ہجند، جان۔ کول وَسّیں، قریب آکر آباد ہو۔ بھانْے، بھا گئے

ترجمہ:۔ "اے صادق محمد خاں! تو اپنی جوانی عیش سے بسر کر۔ اے دل جانی! ہر وقت ہمارے پاس رہ، اے یوسفِ ثانی پیارے دوست! تیرے ناز و انداز دل کو بھا گئے ہیں!"

— ۷ —

کرے فرید، ہمیش دُعائیں — سانْوَل جیویں چِر جُگ تائیں

تیڈے ساڈے سوہناں سائیں — لگڑے نِینہہ پُرانْے

حلّ لغات: چِر، دیر۔ جُگ، زمانہ۔ چِر جُگ جیویں، عرصہ دراز تک جیو۔

ترجمہ:۔ فرید ہمیشہ دُعا کرتا رہتا ہے کہ اے سانولے دوست! تُو ہمیشہ جیتا رہ۔ کیونکہ تیرے اور ہمارے درمیان پیار و محبّت کا رشتہ بہت پُرانا ہے!"

(۲۴۱)

اگرچہ خواجہ صاحب کا سارا دیوان درد و کرب سے بھرا پڑا ہے۔ لیکن کافی ہائے ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۶، خصوصیت سے سوزِ دروں کی عکاس ہیں۔ اکثر لوگ حُب اور عشق میں تمیز نہیں کرتے مولانا محمد اعظم نوشاہی علیہ الرحمۃ نے قصیدۂ غوثیہ کی شرح میں نہایت ہی لطیف پیرائے میں اِن دونوں کا فرق بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ جب تک محبّت مخفی رہے۔ اور مُحب محبُوبہ کے سوا کسی دُوسرے پر ظاہر نہ

ہو وہ حُب ہے۔ اور اگر ظاہر ہو جائے اور لوگوں میں اس کا چرچا ہونے لگے تو پھر اسے عشق سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور مقامِ محبت دل کا جوفِ زیرین ہے۔ اس جوف کا نام فؤاد ہے۔ اس میں جب محبت کا نُور بھر جاتا ہے تو وہ اس قدر وسیع اور روشن ہو جاتا ہے کہ حقائقِ ملکوتی اور اسرارِ لاہُوتی اس میں منکشف ہونے لگتے ہیں۔ یہی وہ فؤاد ہے۔ جس کا ذکر حق تعالیٰ نے اپنے مُحب و حبیب کی وصالی کیفیت میں فرمایا ہے۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ حُب جب اشتداد کو پہنچ جاتی ہے اور مُحب وَالَّذِينَ آمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ کا مصداق بن جاتا ہے تو محبُوب کے وصال کے لئے تمام جتن کرتا ہے اپنی عزّت و وقار کو نہیں دیکھتا۔ ہر قسم کی ذلّت و خفّت کو خوشی سے گوارا کرتا ہے۔ مال و جان، شان و شوکت سب کچھ اس پر قربان کر دیتا ہے۔ روئے زمین کی بادشاہت، چاند، سورج اور حکمرانی تک کو خاطر میں نہیں لاتا۔ دُنیا کے پہاڑ سونا بن کر اور ریت کے ذرّے لعل و جواہر بن کر سامنے آئیں تو انہیں نظر اٹھا کر دیکھتا تک نہیں۔ ساعت بساعت طرح طرح کے مصائب و آلام برداشت کرتا ہے۔ محبوبِ ازل کی محبّت و طلب میں ویرانوں، پہاڑوں کی غاروں، بے آب و گیاہ چٹیل میدانوں اور خوفناک صحراؤں میں بھٹکتا رہتا ہے۔ ہر وقت اس کی آنکھیں اشکبار رہتی ہیں، اور عقل و فکر جواب دے جاتی ہے۔

ان کافیوں میں حضرت خواجہ صاحب نے ان تمام کیفیات کی جزئیات کو تفصیل سے بیان کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی چند ایک مقامات پر بتا چکے ہیں "حق تعالیٰ کا ظہور اسما، وصفات میں ہوُا ہے"۔ اور اسماء و صفات کے آثار تمام کائنات میں ظاہر ہیں جو کچھ یہاں ہے ظہور ہے اُس کا جو کہ وہاں ہے۔ اور اس کائنات میں ایک چیز بھی ایسی نہیں جس کی اصل وہاں نہ ہو۔ کائنات عالمِ کبیر ہے اور انسان عالمِ صغیر سب کچھ انسان میں بطورِ اجمال کے موجُود ہے۔ انسان مظہر ہے حق تعالیٰ کا۔ اور انسان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو حق تعالیٰ کی ذات و صفات کا مظہر نہ ہو۔ چونکہ آنکھ، ناک اور خدوخال حُسنِ انسانی کی تکمیل کا باعث ہیں اور ان کے بغیر صورتِ انسانی میں نقص رہ جاتا ہے۔ لازمی طور پر ان چیزوں کی اصل حق تعالیٰ کی اُن صفاتِ کمال کو ہونا چاہیئے جن کے اظہار کے بغیر کمالِ الٰہی کا اظہار مشاہدہ میں نہیں آ سکتا جس طرح حُسنِ مجاز

کا دلدادہ چشم و ابرو، زلف و رخسار، قد و قامت، خد و خال سے اپنی آنکھ نہیں بند کر سکتا۔ اسی طرح جمالِ الٰہی کا متوالا ان صفاتِ کمال کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ جو جمالِ الٰہی کے اظہار اور جذباتِ رحمانی کے عمل میں لانے کے لئے ضروری قرار دے دی گئی ہیں۔ چنانچہ شعرائے مجاز کی طرح صوفیا ر کرام بھی اپنی حق پرستانہ شاعری میں چشم و زلف، خد و خال اور اس قسم کی دیگر اصطلاحات کا استعمال ـــــ اپنے مخصوص معنوں میں کرتے ہیں نہ کہ ان معنوں میں جو جسمیّت یا صفات نقص کی جانب اشارہ کریں کیونکہ یہ صُورتیں ذاتِ حق تعالیٰ کے لئے ناجائز ہیں۔ (سِرِّ دلبراں صفہ ۱۳)

مقدمہ میں ہم نے ان امور پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس لئے ان کافیوں کے اسرار و معانی کو سمجھنے کے لئے اصطلاحاتِ صوفیہ کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

ـــــ ۱ ـــــ

عِشق انوکھڑی پیڑ، سو سو سُول اندر دے

نَین وَہاوِن نیر، اُکڑے زخم جگر دے

حلِ لغات: انوکھڑی، عجیب۔ وَہاوِن نیر، آنسو بہاتے ہیں۔ نَین، آنکھیں۔ اُکڑے، آلے۔ تازہ

ترجمہ: "عشق انوکھا درد ہے۔ جس کے باعث دل میں سینکڑوں غم و الم مستقل طور پر اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور جگر کے زخم ہر وقت ہرے اور تازہ رہتے ہیں!"

ـــــ ۲ ـــــ

برہوں بکھیڑا سخت اَویڑا ❊ خویش قبیلہ لاوِن جھیڑا

مارِم ماپیو دِیر، دُشمن لوک شہر دے

حلِّ لغات: بکھیڑا، جنجال۔ اَدرسے ڑا، بے ڈھب۔ جھیڑا، جھگڑا۔

ترجمہ: "عشق کا جنجال اتنا سخت اور بے ڈھب ہے۔ کہ اس کی وجہ سے اپنے خاندان والے بھی ہر وقت مجھ سے لڑتے رہتے ہیں۔ ماں باپ اور بھائی مارتے پیٹتے ہیں۔ اور شہر کے لوگ بھی دُشمن بنے ہوئے ہیں!"

—— ۳ ——

تانگ اَولڑی سانگ کُللڑی ٭ جندڑی جلڑی، دِلڑی گُلڑی

تَن مَن دے وِچ تیر، مارے یار ہُنر دے

حلِّ لغات: کُللڑی، بے طریقہ۔ اَولڑی، پیچیدہ۔ گُلڑی، گل گئی۔ ہُنر دے، ہُنر کے ساتھ۔

ترجمہ: "محبوب کا انتظار و اشتیاق بھی بے طور رہے۔ اور ایک بے ڈھب سی برچھی چُبھی ہوئی ہے۔ جان جل رہی ہے اور دل تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ تن بدن میں محبوب نے انتہائی ہُنر مندی سے تیر مارے ہیں۔"

—— ۴ ——

غمزے سحری رمزاں وَیری ٭ اَکھیاں جادُو دِید لُٹیری

ظُلمیں زُلف زنجیر، پیچی پیچ قہر دے

حلِّ لغات: سِحری، سحر کار۔ جادُوگر۔ رمزاں، اشارے۔ وَیری، دُشمن۔ ظُلمیں، ظالم۔ ستمگر۔ لُٹیری، ڈاکہ زن۔

ترجمہ: "محبوب کے غمزے مسحور کن اور رمزیں دُشمنِ جاں ہیں۔ آنکھیں جادُو کرتی ہیں۔ تو

نگاہِ ناز آفریں سکونِ قلب لُوٹ لیتی ہے ۔ اور ستمگر زلفیں زنجیروں سے کم نہیں ، جو قہر و غضب کے پیچ و خم رکھتی ہیں !"

— ۵ —

پیت پُنّل دی ہک ہَیل دی ✽ مارُو تھل دی ریت پچھَلدی

ڈُکھ لائُوِن تڑ بھیڑ ، جو سر دے سو کر دے

حلّ لغات : پیت ، دوستی ۔ محبت ۔ پچھَلدی ، سخت گرم ۔ تڑ بھیڑ ، تواتر پے بہ پے حملہ کرنا ۔ سر دے ، کر سکتے ہیں ۔

ترجمہ :۔ " محبوب پُنّل کی دوستی کیا ہے ۔ پل پل کا اشتیاق و انتظار ہے ۔ مارُو تھل (صحرا) کی ریت سخت گرم اور جان لیوا ہے ۔ دُکھ درد بڑی شدّت سے حملہ کرتے ہیں ۔ اور وہی کچھ کر گزرتے ہیں جو اُن کے بس میں ہوتا ہے !"

— ٦ —

تُول نہالی ڈَین ڈِکھالی ✽ صبر آرام دی وِسری چالی

لُوں لُوں لکھ لکھ چیر ، کاری تیغ تبر دے

حلّ لغات : تُول ، دولائی ۔ رضائی ۔ نہالی ، توشک ۔ چالی ، چال طریق ۔ چیر ، شگاف ۔ تبر ، خاص قسم کی کلہاڑی ۔

ترجمہ :۔ " عشق و محبت میں میری حالت اب یہ ہو چکی ہے کہ رضائی اور توشکیں ڈائن اور چڑیل کی طرح دکھائی دیتی ہیں ۔ صبر اور آرام کی چال تک بھول چکی ہے ۔ رو ئیں روئیں میں عشق کے تیر و تبر نے زخمِ کاری لگا کر لاکھوں شگاف ڈال دیئے ہیں !"

— ۷ —

یار فرید نہ پایُم پھیرا ٭ لایا درداں دل وِچ دیرا

سَڑ گیُم رَیس سِر پَر، نیساں داغ قہر دے[2]

حلِّ لغات: دیرا، ٹھکانا۔ سَڑ گیُم، میرا جل گیا۔

ترجمہ :۔ "اے فرید! یار نے تو پھیرا ہی نہیں کیا۔ دُکھ درد نے دِل میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں سَر اور بدن جل سَڑ گئے ہیں۔ اب تو ظلم و قہر کے یہ داغ قبر میں ہی اپنے ساتھ لے جاؤں گی!"

[1] بعض نسخوں میں "ریت پگھلدی کی جگہ" ریت اَجلدی" درج ہے۔ دونوں کا مفہوم ایک ہے۔ [2] ساتویں بند کا آخری مصرعہ بعض نسخوں میں "نیساں داغ جگر دے" اور "نیساں داغ قبر دے" بھی لکھا ہے۔

۲۴۲

عِشق اوَلڑی پیڑ وو، لوکاں خبر نہ کائی

حلِّ لغات: اوَلڑی، بے ڈھنگی۔

ترجمہ :۔ "عِشق تو پیچیدہ اور بے ڈھب سا درد ہے۔ اس کے مصائب کا اندازہ ہی نہیں۔ وہ اسے معمولی سی بات سمجھتے ہیں!"

— ۲ —

زلف ڈنگیندیں مول نہ سنگی ٭ چشماں سِر ہوں بہادر جنگی

ناز نگاہ دے تیر وو، نت کرن لڑائی

حلّ لغات: سرِ ہوں، سرے سے۔ ہرتن۔ سُگی، لحاظ کیا۔ جنگی، جنگجو۔

ترجمہ:۔"محبوب کی زلفیں سانپ بن کر ڈسنے لگتی ہیں تو ذرّہ بھر نہیں ہچکچاتیں۔ آنکھیں تو ہر سے جنگجو بہادر ہیں۔ اور نگاہِ ناز کے تیر ہر وقت آمادۂ فساد رہتے ہیں!"

—— ۳ ——

شالا نیڑا کوئی نہ لاوے ✽ درد اندیشے سوز سوائے

دَم دَم دِل دلگیر وو، ہِر تے سختی آئی

ترجمہ:۔"خدا کرے کوئی کسی سے محبّت نہ کرے۔ اس میں تو درد و الم اور تفکّرات روز بروز بڑھتے ہی رہتے ہیں۔ اور دل ہر وقت اُداس رہتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا سر پر کوئی سختی آ گئی ہے۔"

—— ۴ ——

ہِک بے واہی بیا پھٹ جاہی ✽ مُونجھ مُنجھاری گُل دی پھاہی

تک تک راہ ہُھیر وو، رونڈیں موہم اُجائی

حلّ لغات: بے واہی، بے کس و بے بس۔ پھٹ جاہی، کاری زخم۔ گُل دی پھاہی، گلے کی پھانسی۔ اُجائی، مُفت میں۔

ترجمہ:۔"ایک تو میں بے بس اور بے کس ہوں۔ اور دُوسرا زخم ایسا کاری ہے کہ اچھا ہونے

کی اُمید نہیں۔ پھر حزن و ملال گلے میں پھندے کی طرح پڑے ہوئے ہیں۔ ملک ملیر کی راہیں تکتے تکتے اور روتے روتے شاید میری جان نکل جائے!"

—— ۵ ——

سُنج بَرَ چِترڑے شِینہ مریلے ٭ بشیرَ، بَدَ، بگھیار، بگھیلے

ڈُکھ ڈُکھڑے تھئے وِیرو، غم تھئے بھائی

حلِّ لغات:۔ چِترے، چیتے۔ شِینہ مریلے، خونخوار شیر۔ بشیرَ، سیاہ رنگ کا ایک جنگلی سانپ۔ بگھیار، بھیڑیا۔ بگھیلا، شیر کی قسم کا ایک جانور۔

ترجمہ:۔ "ایسے سنسان اور ویران جنگل میں بھٹک رہی ہوں جہاں ہر طرف خونخوار شیر اور چیتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کالے سانپوں، بھیڑیوں اور بگھیلوں کا تو کوئی حساب نہیں۔ ایسے پُرخطر ماحول میں دُکھ درد ہی میرے ہمدم و دمساز ہیں۔ اور غم و الم سگے بھائیوں کی طرح رفیقِ زندگی بن چکے ہیں!"

—— ۶ ——

سیٹھیں بھینیں وَینٹ اَلانِوم ٭ وِیرَنڑ وَیری سخت سَتانِوم

مارِم بے تقصیر وو، اے بیدرد قصائی

حلِّ لغات:۔ سیٹھیں، سمدھن کی جمع۔ بیوی کی طرف سے قریبی عزیز خواتین۔ وَینٹ اَلانِوم، ماتم کی ناخوشگوار گالیاں دیتی ہیں۔ وِیرَنڑ، بھائی۔

ترجمہ :۔ "بہنیں اور قریبی عزیز خواتین (سمدھنیں) بدگوئی کرتی اور گالیاں دیتی ہیں بھائی دشمنوں کی طرح سخت تنگ کرتا ہے، بلکہ یہ بے درد قصائی بے وجہ اور بے گناہ مار پیٹ کرتا ہے!"

۔۔۔۔۔ ۷ ۔۔۔۔۔

سُولیں مُول نہ ڈِتّرم ساہی ٭ قادِر اینویں قلم وَہائی

لِکھیُم اے تقدیر وو، سوہنے نال جُدائی

حلّ لغات : مُول ، ہرگز۔ ساہی نہ ڈِتّرم ، دم نہ لینے دیا۔ کچھ فرصت نہ دی۔ قلم وَہائی ، تقدیر کے قلم نے میری قسمت اسی طرح لکھی تھی۔

ترجمہ :۔ "رنج والم نے مجھے بالکل دم نہیں لینے دیا۔ قادر مطلق نے میری قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا۔ اور یہ بھی تو نوشتۂ تقدیر ہے کہ محبوب سے مجھے جُدائی نصیب ہو!"

۔۔۔۔۔ ۸ ۔۔۔۔۔

جندڑی جُلکھدی جیڑا دُکھدا ٭ ویہلا وقت نبھایا سُکھ دا

رنج والم دی بھیڑ وو، آفت پوم سمائی

حلّ لغات : سمائی ، آسمانی۔

ترجمہ :۔ "میری جان جوکھوں میں ہے۔ اور جی سلگ رہا ہے۔ افسوس سکون واطمینان کے لمحات ختم ہو گئے۔ حزن وملال ہجوم کر آئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی آفت سماوی

مجھ پر ٹوٹ پڑی ہو!"

—— ۹ ——

مژگیں نشتراں دی ماری ٭ پلکیں لائی کیبر کاری

زخم کُللڑے چیروو، ونیدیں چوٹ چلائی

حلّ لغات: مژگیں، مژگاں۔ ہاں، سینہ۔ کیبر، تیر۔ خنجر۔ چیر، تشگاف۔ ونیدیں، جاتے ہوئے۔

ترجمہ:۔ "مژگانِ یار نے سینے میں نشتر چبھو دیا ہے۔ اور پلکوں نے کاری تیر چلائے ہیں وہ زخم جو محبوب نے جاتے ہوئے لگائے تھے پھٹ کر شگاف بن گئے ہیں!"

—— ۱۰ ——

تُوں تُوں سڑدی ہڈ چم گلدا ٭ دِلڑی جلدی سینہ بلدا

رگ رگ چھُٹری سیڑھ دو، تیڈے برہوں چھُڑائی

حلّ لغات: سڑدی، جل رہی ہے۔ ہڈ، ہڈی۔ استخواں۔ چم، چمڑا۔ گلدا، گلتا ہے۔ جلدی، جلتی ہے۔ گلدا، گلتا ہے۔ بلدا، جلتا ہے۔ چھُٹری، بہہ نکلی۔ سیڑھ، فوارہ۔ چھُڑائی، بہادی۔ برہوں، محبّت۔ تیڈے، تمہاری۔

ترجمہ:۔ "بدن کا رُواں رُواں جل رہا ہے۔ سینہ سُلگ رہا ہے۔ رگ رگ سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہیں جو تیرے عشق نے جاری کرائے ہیں!"

—۱۱—

صبرِ قرار آرام گیوسے ٭ بار ملامت مفت چتوسے

کانی بے تدبیر وو، جانی لاڈِ کھلائی!

حلِّ لغات: چتوسے، ہم نے اُٹھایا۔ برداشت کیا۔ کانی، بددُعا کا تیر۔ بے تدبیر، جس کی کوئی تدبیر نہ ہوسکے۔ لاڈِ کھلائی، لگا کر دکھا دیا ہے۔

ترجمہ:۔ "صبر قرار اور سکون رخصت ہوگیا۔ اور ہم نے بلا وجہ بدنامی اور ملامت کا بوجھ اپنے سر لے لیا۔ محبوب نے اپنے فراق کا ایسا تیر چلایا ہے جس کا علاج ممکن ہی نہیں!"

—۱۲—

یار فرید نہ کھڑ موکلایا ٭ کیچ گیا وَل گھر نہ آیا

ڈِتڑُس ڈُجڑ تعزیر وو، کیتُس خُوب بھلائی۔

حلِّ لغات: موکلایا، وداع کی۔ ڈِتڑُس، اُس نے دی۔ ڈُجڑ، خُوب۔ تعزیر، سزا۔ کیتُس، اُس نے کیا۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! محبوب نے تو جاتے ہوئے وداع بھی نہیں کیا۔ اپنے وطن کیچ کو چلا گیا۔ اور پھر اُس نے گھر کا رُخ تک نہیں کیا۔ اس نے محبت کے جُرم کی خُوب سزا دی ہے۔ اچھی بھلائی کی ہے!"

۲۴۳

— ۱ —

عشق چلائے تیر، ڈاڈھے ظلم قہر دے

یار ملیا بے پیر، لوں لوں وچ سو درد ے

حلّ لغات: ڈاڈھے، سخت، زیادہ زور سے۔ بے پیر، جس کا کوئی مُرشد نہ ہو۔ جو کسی کا کہا نہ مانے۔ قہر، غضب۔

ترجمہ: ”عشق نے انتہائی ظالمانہ اور قہر آلود تیر چلائے ہیں۔ دوست بے مُرشد ملا ہے جس کی بے مہری کے سبب بدن کے روئیں روئیں میں سینکڑوں درد ہیں!“

— ۲ —

عشق اُجاڑی جھوک امن دی ✤ نظر نہ آئوم جوہ جتن دی

سوز ڈِتس جاگیر، ہیڑا سولاں سڑدے

حلّ لغات: اُجاڑی، برباد کی۔ آئوم، مجھے آئے۔ جوہ، ٹھکانہ۔ جتن، کوشش۔ ڈِتس، اُس نے دی۔ ہیڑا، دِل۔ سڑدے، جلتا ہے۔

ترجمہ: ”عشق نے میرے امن وسکون کی جھوک کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اور سوز کا عطیہ جاگیر کے طور پر عنایت کیا ہے۔ جس کے سبب دل درد و کرب سے جل رہا ہے اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا!“

—— ۳ ——

تُول ڈُکھاندی سیجھ نہ بھاندی ؛ سُول سِراندی درد پُواندی

رگ رگ وِچ ہے پیڑ، ڈِسدا روگ اندر دے

حلِّ لغات: تُول، رضائی۔ نہ بھاندی، نہیں بھاتی۔ سِراندی، سِرھانے۔ پُواندی، پاؤں کی طرف۔ پیڑ، درد۔

ترجمہ: "اب تو حالت یہ ہو چکی ہے کہ نرم اور گداز رضائی بھی چبھتی ہے۔ اور سیج اچھی نہیں لگتی۔ سِرہانے دُکھ درد اور پائینتی میں رنج و الم ہیں رگ رگ میں درد سرایت کر چکا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ پورا جسم بیماری کی لپیٹ میں آگیا ہے!"

—— ۴ ——

رَہنڑ نہ ڈیندی پیڑ پرائی ؛ سِک مہینوال دی روز سوائی

کیجو لوڑھیم سیڑھ، بوڑم کُن کپر دے

حلِ لغات: رَہنڑ نہ ڈیندی، رہنے نہیں دیتی۔ پیڑ، درد۔ پرائی، دُوسرے کی۔ کیجو، شاید۔ مبادا۔ لوڑھیم، مجھے بہادے۔ سیڑھ، دریا کی تیز اور درمیانی دھار۔ بوڑم، مجھے غرق کرے۔ کُن، طغیانی۔ کپر، بھنور۔ سوائی، تر و تازہ۔ روز افزوں۔

ترجمہ: "محبوب کی محبت مجھے ایک لحظہ بھی چین سے نہیں رہنے دیتی۔ مہینوال کی محبت روز افزوں ہے۔ شاید یہ محبت مجھے دریا کے درمیانی تیز بہاؤ میں لے جا کر بھنور کی عمیق گہرائیوں میں غرق کر دے گی!"

۵

سُکھ سُمھن دا وقت وِہایا ٭ بار برہوں دا سِر تے آیا

گزر گئی تدبیر، نبھ گئے وقت ہُنر دے

حلِّ لغات: سُکھ سُمھن دا وقت، چین سے سونے کا وقت۔ آرام سے نیند کرنے کا موقعہ۔

ترجمہ:- "جب سے عشق کا بارِ گراں سر پر پڑا ہے۔ سکون و اطمینان سے سونا نصیب نہیں ہُوا۔ تمام تدابیر بے کار ہو چکی ہیں اور نہ کوئی ہُنر کام دیتا ہے۔ عقل اور دماغ دونوں نے جواب دے دیا ہے!"

٦

نبھن فریدا ایہہ ڈُکھ ڈُو ہیلے ٭ شالہ نال وصال سُہیلے

ہوواں شکر شیر، گزرن ڈِینہ سفر دے

حلِّ لغات: ڈُکھ ڈُو ہیلے، بدنصیب دُکھ۔ شالا، ماشاء اللہ کا مخفف معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس کے معنی دُعا کے لئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ترجمہ میں اختیار کئے ہیں۔ سُہیلے، سُہیل ایک ستارے کا نام ہے۔ مراد محبوب۔

ترجمہ:- "اے فرید! ہجر و فراق کے یہ منحوس ایام، جن میں ہر وقت دُکھ درد کا سایہ رہتا ہے گزر جائیں، اور میں اپنے محبوب کے وصال سے بہرہ مند ہو کر اس سے شیر و شکر ہو جاؤں!"

۲۴۴

—— ۱ ——

غمزے کردے جنگ ، لڑدے مُول نہ اَڑدے

نیزے تیر تفنگ ، قہری ناز نظر دے

حلّ لغات : غمزے ، اشارے ۔ لڑدے ، لڑتے ہیں ۔ نہ اَڑدے ، نہیں ہچکچاتے ۔

ترجمہ :۔ "محبُوب کے غمزے جنگ کرتے رہتے ہیں ۔ ایسے لڑتے ہیں کہ رُکنے کا نام نہیں لیتے اِس جنگ میں نیزے ، تیر اور تفنگ جو استعمال ہوتے ہیں سب قہر آلود نگاہِ ناز کے مہیّا کیے ہوئے ہیں ! "

—— ۲ ——

زُلف ہے بِشیر ابرُو بچھوے ، مارن ڈنگ نِسنگ

چکدے زخم جگر دے !

حلّ لغات : بِشیر ، سیاہ رنگ کا سانپ ۔ بچھوے ، بچھو ۔ نِسنگ ، بے دریغ ۔ چکدے ، ٹپک رہے ہیں ۔

ترجمہ :۔ "زُلف کالا سانپ ہے ۔ اور ابرُو بچھو ہیں جو بے دھڑک ڈنک مارتے ہیں جگر کے زخموں سے خون ٹپک رہا ہے ! "

—— ۳ ——

سانْوَل دی ہے طرز انوکھی، تن نازک دِل سَنگ

ذرہ مہر نہ کردے!

حلّ لغات: انوکھی، عجیب۔ نرالی۔ مہر، مہربانی۔ رحم

ترجمہ: "محبوبِ دلنواز کا طریقہ عجیب ہے۔ کہ جسم تو نازک ہے۔ مگر دل پتھر کا ہے۔ ذرہ بھر بھی مہربانی نہیں کرتا!"

—— ۴ ——

بِرہوں اَساں وَل خلعت بھیجی، ساوا پیلا رنگ

سُو سُو سُول اندر دے

حلّ لغات: اَساں وَل، ہماری طرف۔ ساوا، سبز۔ سُول، درد۔

ترجمہ: "عشق نے ہماری طرف خلعت بھیجی ہے۔ یہ تحفہ حزن و ملال کا سبز اور دُکھ درد کا زرد رنگ ہے جو چہرے سے ظاہر ہے۔ ان کے علاوہ سینکڑوں اندرونی روگ ہیں۔ جو انعام میں ملے ہیں!"

—— ۵ ——

عِشق وَنْجایُم شرم بھرم کوں، گیا ناموس تے نَنگ

گزرے وقت صبر دے

حِلّ لغات : بھَرم ، عزّت ۔ ناموس ۔

ترجمہ :۔ "عشق نے میرے شرم وحیا کو ضائع کر دیا ہے ۔ ننگ اور ناموس برباد ہو چکا ہے ۔ صبر و قرار کا زمانہ بھی بیت گیا ۔ اب بے قراری اور بے صبری نے بے ننگ و ناموس بنا دیا ہے !"

—— ٦ ——

حال فرید دا ڈُکھ ڈوہیلا ، دلڑی کیتس تنگ

ناں جیندے نہ مَردے

حِلّ لغات : ڈوہیلا ، اندوہناک ۔ درد سے بھرا ۔ کیتس ، اس نے کیا ۔ جیندے ، جیتا ہے ۔ مَردے ، مرتا ہے ۔

ترجمہ :۔ "فرید کا کیا حال پوچھتے ہو ۔ اس کی حالت اندوہناک ہے ۔ دل کے ہاتھوں اس قدر تنگ ہے ۔ کہ اس کا شمار نہ زندوں میں ہے ، نہ مُردوں میں !"

(۲۴۵)

—— ١ ——

کاں کوکو کر کر لوندا ہے

کوئی قاصد یار دا اوندا ہے

حِلّ لغات : کاں ، کوّا ۔ کوکو ، کوّے کی آواز ۔ لوندا ہے ، کائیں کائیں کرتا ہے ۔

ترجمہ :- "کوّا کائیں کائیں کرکے شور مچا رہا ہے۔ اس کے شگون سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید محبوب نے یاد کیا ہے۔ اور اس کا کوئی قاصد آرہا ہے!"

(نوٹ) بعض نسخوں میں "کاں کوکو کرکر" کی بجائے "کاں کوکو کرکے" درج ہے۔ دونوں کا مفہوم ایک ہے۔

—— ۲ ——

رُت ساوَن دی ڈِینہہ ملہاری باد شمالی کِݨ مِݨ جاری

بوئی لانی کِھپ، خُوب پھلاری کِرڑ کنڈا سب بھوندا ہے

حلِّ لغات: ملہاری، ابر آلود۔ کِݨ مِݨ جاری، بوندا باندی ہو رہی ہے۔ بوئی، لانی، کِھپ، خُوب (خُوبکلاں) کِرڑ کنڈا سب ریگستانی بُوٹیوں کے نام ہیں جو برسات میں خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔

ترجمہ :- "ساون کا موسم ہے اور آسمان ابر آلود ہے۔ بادِ شمالی چل رہی ہے۔ اور بوندا باندی ہو رہی ہے۔ ریگستانی بُوٹیاں بوئی لانی، کِھپ اور خُوب وغیرہ تروتازہ ہو گئی ہیں اور ان پر پھُول نکل آئے ہیں۔ کریر اور ببول بھی نظروں میں کھُبے جا رہے ہیں!"

—— ۳ ——

آئی آس تے یاس سِدھائی جھڑ بادل آ جھُر مُرلائی

اُجڑیاں جھوکاں خُنکی چائی غم ڈَر ڈر لُک پوندا ہے

حلِّ لغات: سِدھائی، چلی گئی۔ جھُر مُر، رِم جھم۔ خُنکی چائی، (محاورہ) سرسبز ہوئیں۔ لُک پوندا، چھپ جاتا ہے

ترجمہ :- "آس آئی اور نا امیدی رخصت ہو گئی۔ آسمان پر بادل چھا گئے ہیں۔ اور بوندا باندی

ہونے لگی ہے۔ ویران مقامات ہرے بھرے ہو گئے ہیں۔ فضا پر مسرّت و شادمانی رقص کر رہی ہے اور حزن و ملال ڈر کے مارے چھپنے کی کوشش کر رہے ہیں!"

—— ۴ ——

مینہ برسات خوشی دے ویہلے   چھیڑن چھیڑو چھانگ سویلے

آپے دلبر کیتے میلے   جیں بن جی تڑ پھوندا ہے

حلِّ لغات: ویہلے، (ہائے مجہول)، وقت۔ چھیڑن چھیڑو، چرواہے جانوروں کو چرانے کے لئے نکالتے ہیں۔ چھانگ، جانوروں کے گلّے سویلے، سویرے۔ میلے، میل ملاپ۔ ملاقات۔ تڑ پھوندا ہے، تڑپتا ہے۔ بے تاب اور مضطرب سا ہے۔

ترجمہ:۔ "ساون شباب پر ہے۔ بارانِ رحمت نے ریگستان کی جلی سڑی زمین کو رشکِ ارم بنا دیا ہے۔ ہر طرف مسرّت اور شادمانی کا دَور دَورہ ہے۔ چرواہے بھی خوشی سے اپنے اپنے مویشیوں کو بہت سویرے چرانے کے لئے باہر نکال لے جاتے ہیں۔ محبوب نے، جس کے لئے میرا دل تڑپ رہا تھا، ملنے کی خود سبیل پیدا کر دی ہے!"

—— ۵ ——

ٹبّے ریتاں تھل تے ڈہر   کُل گُل ڈِسدے احمر اصفر

ڈُکھ کشالے گزرے یکسر   سُکھ رگ رگ وِچ دھوندا ہے

حلِّ لغات: ٹبّے، ٹیلے۔ ریتاں، جمع ریت کی۔ ریگستان کے نشیبی پیچدار ڈھلوانی راستے۔ احمر، سرخ۔

لال رنگ کے پھول۔ مثلاً گلاب۔ اصفر، پیلے رنگ کے پھول۔ گینڈا جعفری وغیرہ۔ یکسر، تمام۔ بالکل۔ ڈھونڈا ہے، نہاتا ہے۔

ترجمہ :۔ " روہی کے تمام ٹیلے، نشیبی حصے اور ہموار چٹیل میدان۔ سُرخ اور زرد رنگ کے پھولوں سے بھرے پڑے ہیں۔ دُکھ درد اور مصائب و آلام یکسر رُخصت ہو گئے۔ اب تو رگ رگ میں سکون و اطمینان کا دَور دَورہ ہے!"

—— ۶ ——

ڈُکھ ڈُوہاگ دا وقت وِہایا — بھاگ سُہاگ دا ڈیہلا آیا

یار فرید انگڑ پوں پایا — ہار سِنگار سُہوندا ہے

حلّ لغات : وِہایا، گزر گیا۔ بیت گیا۔ انگڑ پوں پایا، آنگن میں قدم رکھا۔ گھر میں آیا۔ سُہوندا ہے، سُہاتا ہے۔

ترجمہ :۔ " اے فرید! محبوب نے میرے آنگن میں قدم رکھا ہے۔ مصائب و آلام کے اوقات رخصت ہو گئے ہیں۔ عیش و عشرت اور مسرّت و اطمینان کے لمحات آ گئے ہیں۔ جن کے سبب بناؤ سنگار اور زیب و زینت بھلے لگ رہے ہیں!"

۲۴۶

گزر گئی گزران، غم دے سانگ رلیو سے

ڈِٹھڑا اجمل جہان، نہ کُجھ پکڑے پیو سے

حلّ لغات: گزران، اوقات بسر ہونا۔ عمر کا گزرنا۔ سانگ، ساتھ۔ رلیوسے، ہم اکٹھے ہوئے۔ جمع ہوئے تھے۔ ڈِٹھڑا، دیکھ لیا۔ جُمل، جُملہ۔ تمام۔ پلڑے پیوسے، پلّے پڑا۔

ترجمہ:۔ "عمر بیت گئی اور میں غم والم کے ساتھ آوارہ وسرگرداں پھرتی رہی۔ تمام جہان کو دیکھ لیا مگر پلّے کچھ بھی نہ پڑا ؎

غم رہا جب تک کہ دم میں دم رہا ٭ میرے جینے کا عجب عالم رہا

—— ۲ ——

ویندیں یار نہ کھڑ مکلایا ٭ کیچوں کوئی پیغام نہ آیا

جندڑی دا جمان، گل دا گیڑ تھیوسے

حلّ لغات: ویندیں، جاتے ہوئے۔ کیچوں، کیچ سے، محبوب کے وطن سے۔ جمان، جنجال، بکھیڑا۔ گل دا گیڑ، گلے کا پھندا۔

ترجمہ:۔ "جاتی دفعہ محبوب نے الوداع تک نہ کہی اور نہ کیچ پہنچ کر کوئی پیغام بھیجا۔ ہجر وفراق کا غم جی کے لئے جنجال اور گلے کا پھندا بن گیا ہے!"

—— ۳ ——

نہ ماہی نہ رنگ مہیں دی ٭ جھوک اُجاڑ ڈسم تہیں ڈینہ دی

بیلا تھیا ویران، تھی بے آس رلیوسے

حلّ لغات: ماہی، محبوب، مراد رانجھا۔ رنگ مہیں دی، بھینسوں کی آواز۔ تہیں ڈینہ دی، اُسی دن سے، اُسی وقت سے۔ بیلا، جنگل۔ بھینسوں کی چراگاہ۔

ترجمہ:۔ "جس دن سے محبوب رخصت ہوا ہے اُسی دن سے جھوک اُجاڑ پڑی ہے۔ نہ محبوب نظر آتا ہے اور نہ بھینسوں کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ بیلا ویران ہے اور میں بے آس اور نااُمید ہو کر بھٹک رہی ہوں!"

— ۴ —

لانویں لہندیں پیوم وِچھوڑا ❊ کھارے چڑھدیں آیم دھوڑا

مہندی سُرخی بان، نیلا رنگ وَٹیوسے

حلِّ لغات: "لانویں لہن" اور "کھارے چڑھن" یہ دونوں شادی کی رسمیں ہیں۔ دھوڑا، دھکّا ٹھوکر۔ وَٹیوسے، بدل گیا۔

ترجمہ:۔ "ابھی شادی کی رسم آرسی مصحف بھی ادا نہ ہوئی تھی کہ محبوب سے بچھڑ گئی۔ دولھا کے کھارے چڑھنے کے وقت مجھے دھچکا لگا۔ سُرخی، مہندی اور خوشبو دار لوبان کا رنگ بھی نیلا ہو گیا۔ اِن تمام بدشگونیوں سے یہی پتہ چلا کہ ؎

عید آمد و افزود غمم را غم دیگر ❊ ماتم زدہ را عید بود ماتم دیگر

— ۵ —

وَینڑ سیاپے ماتم گانہڑے ❊ ڈُکھ ڈوہاگ دے توُل وِہانے

سُولاں دا سامان، ازلوں ڈاج ڈِتیوسے

حلِّ لغات: وَینڑ، بین۔ سیاپے، سینہ کوبی۔ گانہڑے، گہنے۔ وِہانے، تکیے۔ ازلوں، ازل سے۔

ڈاج، جہیز۔ ڈھیوسے، ہم کو ملا۔

ترجمہ:۔" بین، سینہ کوبی اور ماتم میرے زیور ہیں۔ دُکھ درد اور بدبختی رضائی اور سرہانہ ہیں۔ درد و الم کا یہ تمام سامان مجھے روزِ ازل سے جہیز میں ملا ہے!"

—— ۶ ——

چھوٹی عمر رَنڈے پا آیُم ٭ کھوٹی قسمت کھوٹ کمایُم

ڈُوجھا اے ارمان، ویندیں ناں مُکلیوسے

حلّ لغات: رَنڈیپا، خاوند کے مرجانے کا صدمہ۔ بیوگی۔ کھوٹ کمایُم، میرے ساتھ دھوکا کیا۔ ڈُوجھا، دُوسرا۔

ترجمہ:۔" کمسنی میں ہی مجھے رانڈ ہونا پڑا۔ کھوٹی قسمت نے میرے ساتھ دھوکا کیا۔ دُوسرا یہ ارمان کہ اُس نے جاتے وقت مجھے الوداع تک نہ کہی!"

—— ۷ ——

جیندیں تئیں اے درد نبھیساں ٭ مردیں داغ قبر وِچ نیساں

پٹ پٹ تھیا خفقان، رو رو خلق رُیوسے

حلّ لغات: جیندیں تئیں، زندگی تک۔ قبر وِچ نیساں، قبر میں لے جاؤں گی۔ خفقان، دل کی دھڑکن۔ جس کا دل و دماغ پر مضر اثر پڑتا ہے۔

ترجمہ:۔" زندگی تک تو یہ درد نبھاؤں گی۔ مرگئی تو اس کا داغ قبر میں لے جاؤں گی۔ مسلسل رونے پیٹنے سے خفقان ہوگیا۔ اور میں اس قدر روئی کہ میری حالت دیکھ کر خلقِ خدا کے بھی آنسو نکل پڑے!"

— ۸ —

جَیں بِن ہِک پَل مُول نہ وِسّے ٭ باتی کرنے آئے قِصّے

وہ تقدیر دا شان، کیا ہا کیا تھی گیو سے!

حلِّ لغات: وِسّے، دِل بہلنا کو "وِسّے" کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "جس کے بغیر ایک پَل بھی چین نہیں آتا تھا۔ اب اس کے قِصّے سُنا کر ہی دِل کو بہلاتی ہوں۔ واہ تقدیر کی بھی کیا شان ہے کہ کیا تھا اور اب ہماری حالت کیا ہوگئی ہے!"

— ۹ —

کر کر یاد فریدؔ سجنڑ کوں ٭ لاگل لانواں ہِک ہِک وَنڑ کوں

جان جگر وِچ کان، جانی بوڑ مریو سے!

حلِّ لغات: ہِک ہِک وَنڑ، ایک ایک درخت۔ کان، تیر۔ برچھی۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! محبوب کو یاد کرکے ایک ایک درخت کو گلے لگا کر روتی ہوں۔ محبوب نے جان اور جگر میں خوب تاک کر تیر مارا ہے!"

۲۴۷

حضرت خواجہ صاحب نے اِس کافی میں بھی شروع سے آخر تک اپنے مسلک وحدتِ وجودی کی وضاحت فرمائی ہے۔ کافی ہائے ۲، ۳، ۸۴، ۹۴ میں اِس موضوع پر تفصیل سے بحث ہو چکی ہے۔

— ۱ —

کرن نظارے تیز نظر شالہ جیویں ، نُور وجُود عیانے

حلّ لغات: نظارے، دیدار۔ تیز نظر، تیز نگاہ والے حقیقت شناس لوگ۔ شالہ جیویں، خدا کرے جیتے رہو۔ موسیقی کی لے کو بڑھانے کے لئے ہر اوّل مصرعے کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ شعر اور بحر عروضی سے یہ لفظ باہر ہے۔

ترجمہ:۔ "اے سالک! خدا تیری عمر دراز کرے۔ ذاتِ مطلق کا نُور ہر جگہ عیاں ہے البتہ اس کا ادراک صرف حقیقت شناس لوگ ہی کر سکتے ہیں!"

— ۲ —

سِرّ سُبحانی راز انا الحق ، رِندی وِرد لِسانے

حلّ لغات: سِرّ سُبحانی، سُبحانی مَا اعظم شَانِیُ۔ انا الحق، وہ کلمہ جو منصور کی زبان سے نکلا تھا اور جس کی پاداش میں علمائے ظواہر نے اس کو پھانسی دلائی تھی۔ وِرد، زیرِ استعمال وظیفہ۔ لِسان، زبان۔

ترجمہ:۔ "سُبحانی ما اعظم شانی اور انا الحق کے اسرار و رموز صرف حضرت بایزید بسطامیؒ اور اور حضرت منصورؒ سے ہی مختص نہیں تھے بلکہ اس رند کی زبان پر بھی ایسے کلمات جاری ہیں!"

— ۳ —

وِرد میانی کشف معانی ، اہل دِلیں دا شانے !

حلّ لغات : وِرد میانی ، ظاہری سلوک ۔ وظائف متداولہ ۔ کشف معانی ، چھپی ہوئی باتوں کا انکشاف معنی کا ظاہر ہونا ۔

ترجمہ :۔ " مروّجہ اورادو وظائف میں مشغول رہ کر معانی و مطالب کا انکشاف کرنا اہلِ دل حضرات کی شان ہے ۔ ہر شخص نہ تو اس ورد کا اہل ہو سکتا ہے اور نہ ہی ہر دل کشفِ اسرار کے دروازے کھول سکتا ہے !"

— ۴ —

سمجھ سُنجانڑ غیر نہ جانی ، سَب صُورت سُبحانے

حلّ لغات : سُنجانڑ ، پہچان ۔

ترجمہ :۔ " اے سالک ! اچھی طرح سے سمجھ لے کہ تمام اشکال وصُور کے پسِ پردہ وہی حُسنِ واحد کارفرما ہے ۔ اُس کے بغیر کسی اور کا وجود ثابت نہیں ہے !"

— ۵ —

اوّل آخر ظاہر باطن ، یار عیان بیانے !

حلّ لغات : اوّل ، سب سے اوّلاً ذاتِ ابدی ۔ آخر ، سب سے آخر باقی ذاتِ ازلی مراد باری تعالیٰ

ترجمہ :۔ " اوّل ، آخر ، ظاہر باطن ہر جگہ وہی ایک خدا ہے ، اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی ہے وہ اس کے مختلف مظاہر ہیں !"

— ۶ —

کِتھ منصُوری تے طیفوری ، کِتھ سرمدؒ ، صنعانےؒ

حلّ لغات : کِتھ ، کہیں۔ کسی جگہ۔ حضرت بایزید بُسطامیؒ ، سرمدؒ اور پیر صنعانؒ ممتاز صوفیائے کرام کے اسمائے گرامی ہیں۔

ترجمہ :۔ "کہیں پھانسی کے تختے پر بصورتِ منصورؒ انا الحق کی آواز سنائی دیتی ہے۔ کہیں بایزید بسطامیؒ سبحانی ما اعظم شانی کا نعرہ لگاتے نظر آتے ہیں۔ کہیں سرمدؒ اور صنعانؒ "صدائے الست" کو سُننے کے لئے گوش بر آواز دکھائی دیتے ہیں !"

— ۷ —

حُسن پرستی شاہد مستی ، ساڈا دِین ایمانے

حلّ لغات : حُسن پرستی ، حُسنِ صوری کے ساتھ عشق مجازی مشاہدۂ حق ہے۔ کسوتِ حق میں بشرطیکہ عشق پاک و خالص ہو، اور شہواتِ نفسانی کو درمیان میں مطلق دخل نہ ہو۔ اس نوع کا عشق مجازی گزرگاہ ہے عشقِ حقیقی کی جانب۔

شاہد ، حق باعتبارِ ظہور و حضور۔ تجلّی ذات در لباس۔ فروغِ نورِ تجلّی جو مخصوص ہے۔ ارواحِ طیّبہ کے ساتھ اور جسے تجلّی نوری بھی کہتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو انسان کے دل میں گھر کیے ہوئے ہو اور جس کی یاد اس شخص پر غالب ہو۔ اس کا شاہد ہے۔ علم کا غلبہ ہے تو شاہدِ علم کہیں گے۔ وجد کا غلبہ ہے تو شاہدِ وجد اور حق کا غلبہ ہے تو شاہدِ حق ۔

ساڈا ، ہمارا۔

ترجمہ :۔ "حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ "حُسن صوری میں مشاہدۂ حق ہمارا دین و ایمان ہے۔ حُسنِ ازل کے ہم والہ و شیدا ہیں۔ اور ہر وقت اس کی یاد میں مست رہتے ہیں۔ بلاشبہ ہمارے نزدیک مجاز حقیقت کا رہنما ہے !"

— ۸ —

رہ توحیدی عشق فریدی، اپنے آپ دا دھیانے

ترجمہ:۔ "توحید کا راستہ، یا فرید کا مسلک اپنے دل میں دھیان کرنا اور اپنی حالتِ روحانی پر توجہ کرنا ہے"۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔"

(۲۴۸)

اس کافی میں سالک اپنے آپ سے مخاطب ہے۔ اس طریقے سے انسان کو یہ احساس دلایا جا رہا ہے کہ اس کی اصل کُنْتُ کَنْزاً کے فلسفہ میں پوشیدہ ہے۔ کیونکہ انسان اور اس کا خالق دو علیحدہ ہستیاں نہیں، بلکہ اگر ایک ذات ہے تو دُوسرا مظہرِ صفات۔ ظاہر ہے کہ صفات ذات سے جدا نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ عین ذات ہوتی ہیں۔ سالک اپنے آپ سے کہتا ہے ؎

— ۱ —

کِس دَھرتی سے آئے ہو تم ٭ کِس نگری کے باسی رے

ترجمہ:۔ "اے سالک! تم کس سرزمین سے آئے ہو اور کس شہر کے رہنے والے ہو!"

— ۲ —

پرم نگر ہے دیس تمہارا ٭ پھرتے کہاں اُداسی لے

ترجمہ:۔ "تمہارا اصلی وطن تو پریم نگر (دیارِ محبت) ہے۔ یہاں تم پھر کس لیے اُداس اور

حیران پریشان پھر رہے ہو!"

سالک کا اصلی دیس تو وہی ہے جہاں وہ "یومِ الست" میں موجود تھا۔ اب یہاں آ کے وہ اُداس سا پھرتا ہے۔ کبھی جوگی کے بھیس میں اس کی تلاش کرتا ہے۔ کبھی بن باس لے لیتا ہے۔ کبھی بدن پر خاکستر مل کر سنیاسیوں کی صُورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ سب اس کے اپنے محبوب کو تلاش کرنے کے جتن ہیں بلکہ صحیح اندازِ بیان یوں ہوگا کہ اِس دنیا میں اپنے آپ کو تلاش کرنے کی ادھوری کوششیں ہیں۔ اِس دُنیا میں تو وہ یوں کھویا کھویا سا رہے گا۔ اُسے سکون و اطمینان تو اس وقت نصیب ہوگا۔ جب وہ اپنے اصلی دیس واپس پہنچ جائے گا۔

—— ۲ ——

کیوں ہوتے ہو جوگی بھوگی ، روگی طرح براگی رے
رنگ بھبُوت رما کے کیونکر ، رکھتے بدن سنیاسی رے

حلِّ لغات: جوگی، تارک الدنیا فقیر۔ بھوگی، دنیادار مانگنے والے گدا۔ روگی، بیمار۔ براگی، سادھو۔ رنگ بھبُوت رمانا، بدن پر خاکستر ملنا۔ سنیاسی، جنگلوں میں ریاضت کرنے اور نوعِ انسانی کو خدا خوفی کی تعلیم دینے والا

ترجمہ: "جب تم نے اپنی حقیقت اور وطن کو معلوم کر لیا ہے تو پھر تمہارا جوگی، بھوگی، رُوگی براگی اور سنیاسی کے روپ میں رہنا اور بدن پر راکھ کا مَلنا کیا معنی رکھتا ہے۔ تم اپنی حقیقت کی طرف دھیان کرو!"

—— ۳ ——

اُپنا آپ سنبھال کے دیکھو ، کر کے نظر حقیقت کی

فکر نہ کیجو یارو ہرگز ، آسی یا نہ آسی رے

حلِّ لغات: آسی، آئے گا۔

ترجمہ:۔" اے طالبِ راہِ حق! خدا کی جستجو ہے تو جنگلوں میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اور اس کے دیکھنے کے لئے ظاہری مجازی آنکھیں کافی نہیں۔ بلکہ حقیقت کی عینک لگا کر خدا کو اپنے اندر تلاش کرو۔ اس تو تم کو دل میں جگہ نہ دو کہ وہ تمہیں نظر آئے گا یا نہیں بلکہ نگاہ حق الیقین سے دیکھو اور پھر دیکھو اس سے تمہیں نورِ الٰہی خود بخود دکھائی دینے لگے گا! (دبیر الملک)

یعنی سالک کو کھویا کھویا سا رہنے اور معبودِ حقیقی کو باہر کی دنیا میں تلاش کرنے کی بجائے اپنے آپ میں جھانکنا چاہئے۔ اس کے ملنے یا نہ ملنے کے تردّد میں نہ پڑے۔ بلکہ اپنی تلاش میں گم ہو جانے کی کوشش کرے۔

۔۔۔۔۔۔ ۴ ۔۔۔۔۔۔

تم ہو ساگی تم ہو ساگی ، واگی ذرہ نہ واگی رے
اپنی ذات صفات کو سمجھو ، اپنی کرو شناسی رے

حلِّ لغات: ساگی، ہو بہو۔ واگی، نقلی (اصل کی ضد)

ترجمہ:۔" اے سالک! حقیقت کی نظر سے دیکھو تو مظہر صفاتِ خداوندی ہے۔ تو خلیفۃ اللہ ہے۔ تیرے باطن میں نورِ الٰہی کی جھلک موجود ہے۔ اس کی اچھی طرح چھان بین کر کہ وہ نور کہاں سے آیا، کیوں آیا، اور تم میں کس طرح آیا۔ اس طرح اپنی ذات صفات کے سمجھنے سے تمہیں اُس نورِ خداوندی کا پتہ لگے گا!"

اب سالک کو ذرا جھنجھوڑ کر بیدار کیا جا رہا ہے۔ بلکہ اُسے تنبیہہ کی جا رہی ہے کہ وہ وہم میں مبتلا نہ ہو دُئی

کے پردے اُٹھادے اور اُسے پوری شرح صدر سے سمجھ لینا چاہئے کہ سالک کی ذات میں وہ آپ جلوہ گر ہے۔ وہ خود ہے، کوئی دُوسرا نہیں۔ اِن اشعار میں جو بحرِ معانی لفظ ساگی اور رواگی میں سمو دیا گیا ہے وہ کوزے میں سمندر بھر دینے کے مترادف ہے۔ اس کی تشریح تو کی جاسکتی ہے لیکن اس سے لذّت یاب اور لطف اندوز ہونا صرف اہلِ زبان کا حصّہ ہے۔

— ۵ —

بات فریدؔی سوچ کے سُنیو ، لاکر دِل کے کانوں کو
دونوں جگ کے مالک تم ہو ، بھولے اللہ راسی لے

حلِّ لغات: اللہ راسی، جس کا خدا کے بغیر کوئی وسیلہ نہ ہو۔ محتاج۔

ترجمہ:۔ "اے سالک! فریدؔ کی اِس بات کو دل کے کانوں سے سُن کہ اگرچہ تم بظاہر عاجز اور محتاج نظر آتے ہو حقیقت میں تم دونوں جہانوں کے مالک ہو۔ یہ پوری کائنات تیرے لئے ہی آراستہ کی گئی ہے۔" ؏

ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرمانبردار

اَب ذرا پیار اور دَم دلاسے سے میٹھے میٹھے انداز میں سمجھایا جارہا ہے کہ میری بات سُنو اور دِل کے کانوں سے سُنو، کہ یہاں بھی تم ہو اور وہاں بھی تم ہو۔ مکان بھی تم ہو اور مکین بھی تم ہو۔ لامکان بھی تم ہو اور صاحب لامکان بھی تم ہو۔ کائنات نہ صرف تمہی سے ہے اور تم میں ہے۔ بلکہ کُل کائنات تم ہی ہو۔ تمہارے سوا کچھ بھی نہیں، کچھ بھی نہیں۔ خواہ نخواہ بھولے بنے ہوئے ہو!

٢٤٩

—— ١ ——

کُل غیر کنوں جی واندے

مِٹھّی رِیت انوکھی راندے

حلّ لغات: واندے، فارغ ہے۔ خالی ہے۔ راند، کھیل۔

ترجمہ: "میرا دل تمام ماسوی اللہ سے خالی ہوگیا ہے۔ عشق کا یہ طریقہ میٹھا اور انوکھا کھیل ہے"

—— ٢ ——

سَٹ کر خویش قبیلہ تھیوسے

بَردے تیڈْڑے ناں دے

حلّ لغات: سَٹ کر، چھوڑ کر۔ تھیوسے، ہم ہوئے۔ بَردے، غلام۔ تیڈْڑے، تیرے۔

ترجمہ: "خویش قبیلہ چھوڑ کر ہم تیرے نام کے ہی غلام بن چکے ہیں!"

—— ٣ ——

سَب صُورت وِچ ڈھول سُنجّانْڑ

تھیوو ناں دَر ماندے!

ترجمہ :۔" ہر شکل وصورت کو پہچانو، اور مایوسی کو قریب نہ پھٹکنے دو کہ مایوسی گناہ ہے"

——— ۴ ———

سینے جھوکاں دیدیں ڈیرے

سوہنے دوست دلاں دے

حلِ لغات: دیدیں، آنکھوں میں۔ نظروں میں۔

ترجمہ :۔" محبوب دل نواز کا تو سینے کے اندر دن میں مقام ہے۔ اور آنکھوں میں اس کے ڈیرے ہیں۔ یعنی ہر وقت دیدہ و دل میں اس کا قیام ہے!"

——— ۵ ———

ہر پلک وچ کول بغل وچ

یار مٹھے من بھاندے

ترجمہ :۔" دلربا محبوب شیریں ادا ہر وقت میری بغل میں ہے!"

——— ۶ ———

اکھیاں دے وچ قطرہ ماوے

سارے سجن سماندے

حلِّ لغات: قطر، تنکا۔

ترجمہ:۔ "کتنے تعجب کی بات ہے کہ ویسے تو آنکھ میں ایک تنکا بھی نہیں سما سکتا، لیکن محبوب سارے کا سارا سما جاتا ہے!"

— ۷ —

تھالا وَنج کر حضرت روہی
ڈیکھوں گھر متراں دے

حلِّ لغات: حضرت، محبت اور ادب کے لئے۔

ترجمہ:۔ "خدا کرے جلدی روہی پہنچ کر دوستوں کے مکانوں کو دیکھوں!"

— ۸ —

سَٹ کر وِرد فریدؔ ہمیشہ
گیت پرم دے گاندے

حلِّ لغات: پرم، محبّت۔ گاندے، گاتا ہے

ترجمہ:۔ "فرید ہمیشہ معمولات کے اوراد و وظائف چھوڑ کر محبت کے گیت گاتا ہے!"

۲۵۰

۱

کہیں ڈُکھڑی لائم یاری
روندیں عُمر گزاریم ساری

حِلّ لغات: ڈُکھڑی، درد انگیز۔

ترجمہ: "مَیں نے کیسی درد انگیز دوستی لگائی ہے کہ ساری عمر روتے روتے بسر ہوئی!"

۲

سوہنے ہوت بلوچ اوَیڑے ڈاڈھے کیتے سخت نکھیڑے
نال سُدھ سَلام سنیہڑے کیڈے ویساں سُولاں ماری

حِلّ لغات: نکھیڑے، جُدائی۔ اوَیڑے، ٹیڑھے۔ ڈاڈھے، سخت۔ سنیہڑے، پیغام۔ کیڈے، کہاں۔ ویساں، جاؤں گی۔

ترجمہ: "میرے حسین و جمیل محبوب پنوں کی طبیعت سخت ٹیڑھی ہے۔ اُس نے بڑی سختی سے جدائی اختیار کر رکھی ہے۔ نہ اس کی کوئی خبر ملی ہے اور نہ ہی کوئی پیغام آیا ہے۔ اب میں مصیبت زدہ کہاں جاؤں؟"

—— ۳ ——

اِیہو راوَل رانجھنڑ ماہی ‏‏‏‏‏‏ کھَس دِلڑی تھی گیوں راہی

وَل کردا بے پرَواہی ‏ وَہ ظُلم تے بے نِرواری

حِلّ لغات: کھَس، چھین کر۔ راہی، راگیر۔ بے نِرواری، بے انصافی۔

ترجمہ:۔ "محبوب رانجھن دل چھین کر روانہ ہو جاتا ہے۔ پھر میری طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ یہ کتنے ظلم اور بے انصافی کی بات ہے!"

—— ۴ ——

مہینوال نہال نہ کیتُم ‏ چھَڈ کلھڑی نال نہ نِیتُم

بھَر جام ڈُکھاں دا پِیتُم ‏ پیش آئی شہر خواری

حِلّ لغات: مہینوال، ہیر کا محبوب رانجھا۔ نہال نہ کیتُم، مجھے خوش نہ کیا۔ نال نہ نِیتُم، مجھے ہمراہ نہ لے گیا۔

ترجمہ:۔ "افسوس مجھے محبُوب نے کوئی خوشی نہ دی اور اکیلی چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے فراق میں مَیں نے دُکھ درد کا پیالہ نوش کیا۔ اور شہر بھر کی رُسوائی اور بدنامی مول لی!"

—— ۵ ——

ہِر آیا بِرہوں بکھیڑا ‏ ڈِینہہ رات ہمیشہ جھیڑا

پیا کھانوَنڑ آنوِم ویڑھا ‏ ڈھوے اُصلوں محض وِساری

حلِّ لغات : ہسر آیا ، میرے سر پر نازل ہوا ۔ برہُوں بکھیڑا ، محبّت کا دھندا ۔ جھیڑا ، لڑائی ۔ فساد ۔ کھاوَنْ آنْوِم ، کھانے کو آئے ۔ اصلوں ، بالکل محض ۔ وِساری ، بھلادی ۔

ترجمہ :۔ "میرے سر پر عشق کی بہت بڑی مصیبت آپڑی ہے ۔ دِن رات جھگڑا اور فساد رہتا ہے ۔ علاوہ ازیں ہجر و فراق میں گھر کا صحن بھی کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے ، ادھر محبُوب نے مجھے کُلیتہً بھلادیا ہے !"

— ۶ —

جی جانی کارَنْ لو ہندا　　غم دَرد ، اَلَم نِت کو ہندا

گلْ ہار غماں دا سو ہندا　　ہسر سہرے مُونجھ مونجھاری

حلِّ لغات : جی ، طبع ۔ دل ۔ جانی کارنْ ، محبُوب کی خاطر ۔ لوہندا ، مشتاق ہے ۔ کوہندا ، قتل کرتا ہے ۔

ترجمہ :۔ "دِل محبُوب کے لئے بے حد مشتاق ہے ۔ اور غم و اندوہ سے جان گھلی جارہی ہے گلے میں غم و اندوہ کے ہار اور سر پر حزن و ملال کے سہرے سجے ہوئے ہیں !"

— ۷ —

ماہی آن وَساوے جھوکاں　　کیوں کرِن سیالیں ٹوکاں

میڈیاں سبز تھیون وَل سوکاں　　وَنجاں واری لکھ لکھ واری

حلِّ لغات : وَساوے ، آباد کرے ۔ ٹوکاں ، طعنہ زنی ۔ سبز تھیون ، سر سبز ہوں ۔ سوکاں ، سُوکھے سڑے بُوٹے ۔ خزاں رسیدہ پودے ۔ وَنجاں واری ، قربان جاؤں ۔

ترجمہ :۔ " اگر میرا محبوب آکر میری جھوک کو آباد کرے تو سیال عورتیں کیوں طعنہ زنی کریں، میری اُمید کے سُوکھے سڑے بُوٹے پھر ہرے بھرے ہوں اور میں محبوب پر سے لاکھوں مرتبہ قربان ہو ہو جاؤں !"

—— ۸ ——

سے روگ ہزار کُشالے　　　تیڈے کارن جندڑی جالے

تھل مارُو پربت کالے　　　لاچار تتی ہُن ہاری

حلّ لُغات : روگ، مرض۔ کُشالے، تکلیف۔ جندڑی جالے، جان جھیل رہی ہے۔ پربت کالے، کالے پہاڑ۔

ترجمہ :۔ " اے محبوبِ دل نواز! تیرے ہجر و فراق میں میرا دل سینکڑوں امراض اور ہزاروں مصائب آلام برداشت کر رہا ہے۔ اِن خونخوار قاتل ریگستانوں اور کالے بھجنگے پہاڑوں میں ساری عمر پریشانی میں کٹی۔ اب تھک ہار کر یہ سوختہ بخت اپنی ہار تسلیم کرتی ہے۔ میں ہاری اور تم جیتے !"

—— ۹ ——

جیں دِلبر دی دِل بَردی　　　تہیں باجھ فرید نہ سَردی

جُڑ لائیس چوٹ اندر دی　　　وہ زخم گُلَلڑا، کاری

حلّ لغات : بَردی، خادمہ، کنیز۔ نہ سَردی، نہیں گزر سکتی۔ گُلَلڑا، انوکھا بے ڈھب

ترجمہ :۔ " جس محبوب کی یہ دلڑی خادمہ بن چکی ہے، اس کے بغیر اب زندگی بسر نہیں ہو سکتی۔ اُس ماہ رُو نے ایسا صحیح نشانہ باندھ کر دل پر چوٹ لگائی ہے کہ زخم بے ڈھب اور جان لیوا بن گیا ہے !"

(۲۵۱)

اِس کافی کے دَس بند ہیں۔ پہلے پانچ بندوں میں سالک کو دُنیا کی آلائشوں سے بچ کر رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کچھ اربابِ ظواہر کی شقاوت اور قساوت کا ذکر ہے۔ پچھلے پانچ —— بندوں میں عزم صمیم اور ہمّتِ مردانہ سے کام لینے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اور آخری بند میں وصالِ محبُوب کی نوید ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :۔

—— ۱ ——

کیا تھیا جو تیڈی نہ بَنّی

تھیسی اُوہا جو رب رَگنّی

حلّ لغات: کیا تھیا، کیا ہُوا؟ جو تیڈی نہ بَنّی، کہ تیری بن نہ آئی۔ تھیسی اُوہا، وہی ہوگا۔ جو رب گنّی، جو اللہ نے طے کیا ہے۔

ترجمہ: "اے سالک! اگر تیری مُراد پوری نہیں ہوئی تو کیا ہُوا؟ یہ یقین کر لے کہ وہی کچھ ہوگا جو مشیّتِ ایزدی میں مقدّر ہو چکا ہے!"

اِس شعر میں توکّل علی اللہ کا درس دیا گیا ہے۔ گویا یہ شعر حضرت علیؓ کے اِس قول کی تشریح ہے کہ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ

—— ۲ ——

دَولت کوں چوہجی لا اُڑا   ٹھگ باز دا ڈنگو نہ کھا

آزاد تھی صفّا صفا   چُن گھن سُنجائی دی اُنی

حلِّ لغات: چُوچی، بلتی ہوئی لکڑی۔ اُڑا، چُولھے میں آگ بھڑکانے کے لئے لکڑیوں کا آگے کرنا۔ ڈُٹکو، دھوکہ۔ صفّا صفا، صاف صاف۔ سُنجائی دی اُنی، بدقسمتی کا پہلو۔ اُنی بمعنی نوک۔

ترجمہ:۔ "اے سالک! دولت کو آگ لگا۔ اِس ٹھگ باز کے دھوکے میں نہ آ۔ بالکل صاف اور آزاد ہوجا۔ اور بدبختی کی تمام چیزوں کو اپنے راستے سے ہٹا دے!"

خدا کی راہ اختیار کرنے میں جو سب سے بڑی رُکاوٹ حائل ہوتی ہے وہ ہے دُھن دولت کی حرص اِس لئے سالک کو سب سے پہلے دولت کی ہوس سے کنارہ کش ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ یُوں سمجھا جائے کہ مزرع دل کو آباد کرنے کے لئے دولت اُن خود رَو پودوں کی مانند ہے۔ جسے صاف کرنا پہلی شرط ہے۔

—— ۳ ——

دُنیا داناں تھی آشنا   ہے اے مکّارہ بے وفا

کھانویں نہ موذن دا دغا   ہے پنج کنی تیکوں گھنی

حلِّ لغات: آشنا، واقف۔ دوست مکّارہ، مکروفریب کرنے والی۔ پنج کنی، خیرات وصدقہ کا وہ حصّہ، جو صاحبِ حیثیت لوگ اپنی خوشی سے تقسیم کرتے ہیں۔ بسا اوقات اس میں جنس غلّہ کی پانچوں قسمیں جوار۔ گندم۔ باجرہ اور مکی شامل ہوتی ہیں۔ اِس لئے ان کو "پنج کنی" کہتے ہیں۔ گھنی، کافی۔

ترجمہ:۔ "اے سالک! تُو اپنے آپ کو دُنیا کی محبت میں مبتلا نہ کر۔ یہ تو مکّارہ اور بے وفا ہے۔ اس نے کسی سے وفا نہیں کی۔ آج اس کی ایک سے شناسائی ہے۔ تو کل دوسرے کی بغل

میں نظر آتی ہے۔ اس موذی کے ظاہری حُسن پر نہ جا۔ تیرے لئے تو مُٹھی بھر غلّہ ہی کافی ہے
اس سے زیادہ کی طلب اور ہوس بے کار ہے۔"

دولت کے بعد سب دنیوی علائق کو ترک کرنے کی نصیحت کی جارہی ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَلدُّنیَا زُورٌ دُنیا فریب ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے۔ اَلدُّنیَا جِیفَۃٌ وَطَالِبُھَا کِلَابٌ۔ یعنی دُنیا مُردار ہے اور اس کے طلب کرنے والے کُتّے ہیں۔ جو شخص راہِ حقیقی پر گامزن ہونا چاہتا ہے۔ وہ اس مُردار کے قریب نہیں پھٹکے گا۔

— ۴ —

دَھج وَج دی جگمگ تروڑ وے ڈُورے تے مَلمَل چھوڑ ڈے
ہے ڈِلھ پتھّر دی بھور وے تَیں کانڑ ہیرے دی کَنّی

حلِّ لغات: دَھج وَج، طمطراق۔ شان و شوکت۔ گھمنڈ۔ ڈُورے، مَلمَل، نفیس کپڑوں کے اقسام ہیں۔ ڈِلھ، ڈھیلا۔ بھور، ذرّہ ذرّہ کیا ہُوا۔ تَیں کانڑ، تیرے لئے۔ ہیرے دی کَنّی، الماس کا ٹکڑا۔

ترجمہ: "ظاہری سج دھج، طمطراق اور ڈورئے ململ جیسے قیمتی کپڑوں کا استعمال ترک کر دے۔ تیری نگاہ میں تو الماس کے ٹکڑے اور ڈھیلے پتھروں کے ذرّے یکساں درجہ رکھتے ہیں"

دھن دولت اور دُنیاوی علائق کے بعد خودسری نفس پرستی اور جھوٹے فخر و غرور کو چھوڑنے کا درس دیا جارہا ہے۔ تاکہ کل خواہشاتِ نفسانی اور غرورِ نفس کو ختم کر دیا جائے۔

— ۵ —

مُلّاں نہیں کہیں کار دے شیوے نہ جانڑ یار دے

سمجھن نہ بھیت اسرار دے　　　　وَنج کنڈ دے بھرنے تھئے دَنی

حلِّ لغات: شیوے، انداز۔ طریقے۔ بھیت، بھید۔ اسرار، جمع سر۔ راز۔ کنڈ، پُشت۔ پیٹھ۔ بھرنے، بَل۔ دَنی، گرنے کی آواز۔

ترجمہ:۔" جو اربابِ ظواہر خدایا درویشوں پر طنز کرتے ہیں۔ کسی کام کے نہیں ہیں اُنہیں تو صرف اللہ والوں پر اعتراض کرنا اور ان کا مذاق اڑانا ہی آتا ہے۔ محبوب کے طور طریقوں سے قطعاً لاعلم ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی کم فہمی کے سبب پشت کے بل جا گرتے ہیں!"

اس بند میں ظواہر پرستوں اور مغز کو چھوڑ کر پوست کے طلب گاروں سے پرہیز کرنے کو کہا گیا ہے تاکہ راہنما اور رہبر کی تلاش کرنے والے کہیں دُنیادار مُلّاؤں کے چُنگل میں نہ پھنس جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ساری زندگی ظاہری رسُومات اور توہّمات کی نذر کر دیں اور حقیقی مقصد ان کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔

—— ۶ ——

اِیں راہ ڈو آویں نہ ہا　　　　جے آئیں قدم ڈِینہو ڈِینہہ وَدھا

پچھّوں تے نہ ڈیکھیں مُنّہ وَلا　　　　حیلہ کریں سر تئیں تئی

حلِّ لغات: ڈو، طرف۔ جانب۔ قدم ڈِینہو ڈِینہہ وَدھا، دن بدن قدم آگے بڑھا۔ پچھّوں، پیٹھ کی طرف۔ مُنّہ وَلا، مُنہ پھیر۔ سر تئیں تئی، سر دھڑ کی بازی لگانا۔

ترجمہ:۔" اے سالک! یہ راستہ انتہائی پُر خطر ہے۔ پہلے تو تجھے اس طرف آنا ہی نہیں چاہیے تھا، اور اگر چل پڑے ہو تو پھر پیچھے ہٹنا مردانگی سے بعید ہے۔ اب روز بروز قدم آگے بڑھا جس قدر ممکن ہو آگے بڑھنے کی کوشش کر! اور پیچھے نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھ!!"

پہلے پانچ بندوں میں "لا" منزل بیان کی گئی ہے۔ یعنی ان میں کچھ چیزوں کے ختم اور ترک کرنے کی ہدایت ہے۔ اب اس بند سے "اِلّا" کی منزل شروع ہوتی ہے۔ اس لئے سالک کے ذہن میں عزم صمیم پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے!

—— ۷ ——

رُوہیں پہاڑیں وِچ تَتی　　　نوِھّی ترس یارو چِل رَتی

رُنیہیں اکلھڑی ہِک جَنّی　　　شودی سسّی رُلدی وَتی

حلّ لغات: نوِھّی، تجھ کو نہیں ہے۔ رُنیہیں، عشق کی وجہ سے۔ اکلھڑی، تن تنہا۔ ہک جَنّی، ایک خاتون۔

ترجمہ:- "اے بلوچ پنوں خاں! تجھ میں رتی بھر رحم نہیں ہے۔ ذرا دیکھ تو سہی بے چاری سسّی پہاڑوں اور کوہساروں میں آوارہ و سرگردان پھر رہی ہے۔ استقلال اور ہمّت مردانہ کا تو اندازہ لگاؤ کہ وہ عشق کی ماری اکیلی اور تن و احدان حوادث و آلام کا مقابلہ کر رہی ہے!"

راہِ حقیقت پر چلنے والوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سے سالک کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ یہاں کوئی ساتھی نہیں اور محبوب بھی بظاہر سنگ دِل ہے۔

—— ۸ ——

ہے او غضب دا بے وفا　　　ہے دِل قہر دی مبتلا

آپت دے وِچ کھڑ پُر بَنی　　　مَن چھڈ اتے مَن ڈے وی آ

حلّ لغات: قہر دی، غضب کی۔ مبتلا، عاشق۔ فریفتہ۔ من چھڈ، نہ چھوڑنے والا۔ من ڈے، نہ دینے والا۔

آپت دے وِچ ، آپس میں ۔ کھڑ بڑ ، اختلاف ۔ جھگڑا ۔

ترجمہ :۔ " ایک طرف سسّی کا دل ہے جو پنّوں پر سَر جان سے فدا ہے ۔ دوسری طرف محبوب ہے جو غضب کا بے وفا ہے ۔ ایک نہ چھوڑنے والا اور دُوسرا نہ دینے والا ہے ، ان دونوں کی آپس میں چھڑی ہوئی ہے ۔ یعنی حُسن و عشق اور ناز و نیاز کے درمیان خوب کشمکش ہے ۔"

سالک کو راستے کی مشکلات سے پوری طرح آگاہ اور باخبر کیا جا رہا ہے ۔ کہ یہاں بے وفائی کا گمان بھی ہوتا ہے اور مطلق بے پرواہی کا انداز بھی ہے ۔ لیکن سالک کو ہمت نہیں ہارنی چاہیئے ، اور اس راہ پر ثابت قدم رہنا چاہیئے ۔

۹

سُݨ بے وفا دی گالھ وے　　　پُچھدے نہ ہرگز حال وے

اصلوں نہ لہم سنبھال وے　　　ڈے وے نہ چولے دی تنّی

حلِ لغات : گالھ ، بات ۔ حال ۔ حال ۔ اصلوں ، قطعاً ۔ بالکل ۔ چولی دی تنّی ، گلا بند کرنے کا تاگہ ۔ کُرتی کی تنّی معمولی چیز

ترجمہ :۔ " بے وفا محبوب کی ذرا بات تو سُنو ۔ کہ اُس نے کبھی اتنا بھی نہیں پوچھا کہ میں کس حال میں ہوں لطف و عنایت تو بڑی بات ہے ۔ اس سے تو اتنی بھی توقع نہیں کہ اپنے کُرتے کی معمولی تنّی دینے کا روادار ہو ۔"

۱۰

تھی خوش فرید تے شاد وَل　　　ڈُکھڑیں کُوں نہ کر یاد وَل

اِجھو تھیوم جھوک آباد وَل　　　اِیہا نِیں نہ ڈہسی ہِک مِنّی

حلّ لغات : نَیں ، نہر۔ندی۔ نہ وَہسی ، نہ بہے گی ۔ ہک مٹّی ، ایک ہی کنارے پر۔

ترجمہ :۔" اے فرید! محبوب کے وصال کی اُمید رکھ اور خوش و خرّم ہو جا۔ اب تک تجھے جو مصائب و آلام پہنچے ہیں اُنہیں یاد بھی نہ کر۔ ایک بار جھوک پھر آباد ہوگی۔ اور محبوب آ کر اس جھونپڑے کو رونق بخشے گا۔ دریا ہمیشہ ایک کنارے نہیں بہا کرتے۔ کبھی اِس کنارے بہتے ہیں کبھی اُس کنارے

؎ خزاں ہر دَم نہیں رہتی بہاری دِن بھی آتے ہیں

اوپر کے تمام بند اُن حالات کو بیان کرتے ہیں جن سے فسخِ عزائم کا پہلو نکلتا ہے۔ لیکن آخری بند میں لاتقنطوا کی نوید سُنائی جا رہی ہے کہ اِن سب تکالیف کے بعد یقیناً مقصد حاصل ہو کر رہتا ہے۔

(۲۵۲)

حضرت خواجہ صاحبؒ کی تمام کافیوں کا نفسِ مضمون عشق اور" فلسفۂ ہمہ اوست" پر محیط ہے، کہیں کہیں دُنیا کی بے ثباتی کی جھلک بھی نظر آجاتی ہے۔ جہاں تک" ہمہ اوست" کا تعلق ہے یہ واضح ہے۔ اِس میں کہیں بھی کنجلک نہیں پائی جاتی۔ البتہ" عشق" کی ماہیت، اس کے سوز و گداز اور درد و کرب کی کیفیات بیان کرنے کے لئے خواجہ صاحبؒ کو کئی اسلوب اختیار کرنا پڑے ہیں۔ اور سسّی پنوں ، ہیر رانجھا ، سوہنی مہینوال اور مومل سوہل کی المیہ داستانوں کے پسِ پردہ اپنے دُکھ درد کا اظہار کیا ہے۔ یہ کافیاں بار بار مختلف انداز اور مختلف اسالیب کے ساتھ ہجر و فراق کی مختلف کیفیات کو بیان کرتی ہیں۔ لیکن ان سب کا مفہوم ایک ہے جسے بار بار دُہرانا تحصیل حاصل ہے۔ اِس لئے ابتدائی کافیوں میں تفصیل سے اِس موضوع پر بحث کی گئی ہے اور پھر بقدرِ ضرورت اجمال سے کام لیا جا رہا ہے۔ اِن تمام سوز و ساز اور درد و گداز کا ماحصل یہ ہے کہ روزِ ازل میں جب" حُسنِ ازل" نے چاہا کہ اپنے آپ کو ظاہر کرے تو پہلے اس نے اپنے جمالِ بے مثال کو ملائکہ پر ظاہر کیا، مگر ان پر کچھ اثر نہ ہُوا، کیونکہ وہ عشق و محبت کی تڑپ سے عاری تھے۔ اس پر فطرتِ خداوندی کو غیرت

آئی اور اس نے اپنا حُسن و جمال حضرتِ انسان پر ظاہر فرمایا۔ جس سے وجودِ انسانی میں ایک ناقابلِ برداشت تڑپ پیدا ہوگئی۔ اور عشق کی حرارت نے اس کی رگ رگ اور نس نس میں دَورہ شروع کر دیا۔ اور حضرت انسان کی طبیعت اس میں جل بھن کر کباب ہوگئی۔ یہ کافی شروع سے اخیر تک انہی کیفیات کی علمبردار ہے۔ اور پھر اس قسم کی کافیوں کا سلسلہ نمبر ۲۶۶ تک مسلسل چلا جاتا ہے۔ سب کی سب اسی مضمون کی حامل ہیں۔ اگر قاری مجاز و حقیقت کی روح کو ایک دفعہ کامل توجہ سے سمجھ لے تو پھر ان کافیوں کا مضمون اس کے لئے بعید از فہم نہیں رہتا۔ جبکہ ارشاد ہوتا ہے :۔

—— ۱ ——

کیا ڈُکھڑا نینہ لیوسے

ڈُکھ باجھ پلّے نہ پیوسے

حلِّ لغات : ڈُکھ باجھ ، دُکھ کے سوا۔ پلّے نہ پیوسے ، کچھ حاصل نہ ہُوا۔

ترجمہ :۔ "ہم نے کیا درد بھرا عشق لگایا ہے کہ سوائے دُکھ درد کے اور کچھ پلّے نہیں پڑا"

امانتِ عشق کی سپردگی عالمِ ارواح میں ہوئی تھی۔ عالمِ اجسام میں جب رُوح اور جسم کی تزویج ہوئی تو غم و اندوہ اور سوز و گداز نے ان پر احاطہ کر لیا۔ حُسنِ ازل تو ایک جھلک دکھا کر حجاب میں چلا گیا۔ مگر رُوح انسانی ہے کہ اسے دیکھنے کے لئے تڑپ رہی ہے۔ چونکہ جسمِ انسانی رُوح سے مربُوط ہے، اِس لئے ہجر و فراق سے جو کیفیت روح پر گزرتی ہے۔ اس کا ردِّ عمل جسدِ انسانی کو شدّت سے متاثر کرتا ہے۔ اور پھر رُوح اور جسم دونوں ہم آہنگی سے اِس کرب اور بے چینی کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم نے عشق کیا لگایا، ایک ختم نہ ہونے والی مصیبت خرید لی!

پھر اس کی کیفیت یوں بیان ہوتی ہے :۔

—۲—

عشق نہیں ہے نار غضب دی، تن من کیتس کولے
سولاں سڑدیں آہیں بھر دیں، ساری عمر نبھیوسے

حلّ لغات: نار، آگ۔ کولے کیتس، جلا کر کوئلہ بنا دیا۔ سولاں سڑدی، درد سے جلتی ہوئی۔

ترجمہ: "اے مخاطب! عشق کی کیفیت کیا پوچھتے ہو۔ یہ تو غضب کی آگ ہے، جس نے تن بدن کو جلا کر کوئلہ بنا دیا ہے۔ مصائب و آلام میں جلتے سڑتے اور آہیں بھرتے بھرتے ساری عمر گزار دی ہے۔ مگر محبوب نے اپنے جمالِ بے مثال کی ایک جھلک پھر نہیں دکھائی!"

—۳—

نہ غم خوار نہ کوئی ساتھی، نہ کوئی حال ونڈاوے
عشق جیہاں ڈکھ ہور نہ کوئی، ماپیو ویری تھیوسے

حلّ لغات: حال ونڈاوے، حال اور کیفیت دریافت کرے۔ جیہاں، جیسا۔ ہور، دوسرا۔ ویری، دشمن، بیری۔ تھیوسے، ہو گئے۔

ترجمہ: "عشق جیسا تو اور کوئی دکھ ہے ہی نہیں۔ اس صورتِ حال میں نہ تو عاشق کا کوئی ہمدرد بنتا ہے۔ نہ کوئی یار و مددگار اور نہ کوئی پُرسانِ حال۔ اس حد تک کہ ماں باپ جیسے پیارے رشتے بھی دشمنی پر اُتر آتے ہیں!"

— ۴ —

خویش قبیلہ ہر کوئی جانڑے، منزل یار دیاں جھوکاں

سینگیاں سرتیاں کر دیاں ٹوکاں، سارا بھرم لڑھیوسے

حلِّ لغات: یار دیاں جھوکاں، محبوب کا مسکن۔ بھرم لُڑھیوسے، ہم نے تمام ننگ و ناموس ضائع کر دیا۔ بہا دیا۔ بہتے پانی میں کسی چیز کے بہا دینے کو لوڑھنا کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "میرے اعزا و اقارب اور اہلِ قبیلہ سبھی جانتے ہیں کہ میری منزل محبوب کے ٹھکانے ہیں۔ ہم عمر سہیلیاں اور ہمجولیاں میرا مذاق اڑاتی ہیں۔ ہمارا تمام ننگ و ناموس برباد ہو چکا ہے!"

— ۵ —

گلیاں کوُچے شہر بازاراں، لوگ مریندا کانے

نِنڈھرے وَڈرے ڈیون طعنے، شرم شعوُر وَنجیوسے

حلِّ لغات: کانے، طعنے۔ ننڈھرے، چھوٹی عمر والے اصاغر۔ وَڈرے، بڑی عمر والے۔ اکابر۔ وَنجیوسے، ہم نے ضائع کر دیا ہے۔

ترجمہ:۔ "گلیوں اور کوُچے، بازاروں میں چلتے پھرتے لوگ گِلے شکوے کرتے ہیں، اور چھوٹے بڑے طعنے دیتے ہیں۔ ہم نے تمام شرم و شعور ضائع کر دیا ہے!"

—— ۶ ——

گالھ نہیں اجکل دی سُنجڑی، روز ازل دی مُٹھڑی

بے نشان سجن دے کیتے، نام نشان گنویوسے

حلِ لغات: گالھ، بات۔ سُنجڑی، بے نوا۔ مُٹھڑی، فریب خوردہ

ترجمہ: ”یہ بات آج کل کی نہیں۔ میں تو روزِ ازل سے لٹی ہوئی ہوں۔ ہم نے ایک بے نشان محبوب کی خاطر اپنا نام و نشان تک گنوا دیا ہے!“

—— ۷ ——

ہار ہنجُوں دا گلْ وِچ پانواں، بیٹھی رو رو حال وَنجانواں

پیت سوا ہئی ریت نہ کائی، ڈے سِر مُفت گدھیوسے

حلِ لغات: ہار ہنجُوں دا، آنسوؤں کے ہار۔ حال وَنجانواں، حال سے بے حال ہونا۔

ترجمہ: ”عشق و محبّت کے سوا ہمیں اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ اِسی محبّت کو تو ہم نے سر قربان کر کے مفت حاصل کیا ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ رو رو کر حال سے بدحال ہو چکی ہوں۔ اور ہر وقت آنسوؤں کے ہار گلے میں پہن رہی ہوں!“

—— ۸ ——

مونجھ مُنجھاری دَرد وِچھوڑا، لکھیا باب تتی دے ڈوڑا

یار فرید خرید نہ کیتا، رو رو خلق رُوِیوسے

حلّ لغات: مونجھ مُنجھاری، اُداسی، گھبراہٹ۔ وِچھوڑا، فراق۔ ہجر۔ تتی دے باپ، سوختہ بخت کی قسمت میں

ترجمہ: "حزن و ملال، دُکھ درد اور ہجر و فراق اِس سوختہ بخت کی قسمت میں دُگنے لکھ دیئے گئے ہیں۔ اے فرید! ان مصائب و آلام کے باوجود محبوب نے ہمیں اپنا نہیں بنایا رو رو کر ہم نے خلقِ خدا کو بھی رُلا دیا ہے!"

۲۵۳

— ۱ —

گیا رول راول وِچ روہ راوے

نہ یار مِلدا نہ موت آوے

حلّ لغات: روہ، پہاڑ۔ راوہ، خشک اور پختہ زمین۔ "راوہ" اُس خطّہ زمین کو کہتے ہیں جہاں زمین سخت ہو۔ نہری پانی نہ پہنچتا ہو۔ اور پانی بے حد کڑوا ہو۔

ترجمہ: "میرا محبوبِ دلنواز مجھ وارفتہ محبت کو پہاڑوں اور جنگلوں میں حیران پریشان بھٹکنے کے لئے چھوڑ گیا ہے۔ عجیب صُورتِ حال ہے کہ نہ یار ملتا ہے نہ موت آتی ہے!"

— ۲ —

آ تن کتیندیاں سینگیاں رُسانوِن   جُگتاں مریندیاں بولیاں سُنانوِن

کئی کیس کر دیاں کئی ٹوک لانون   جیڑا ہمیشہ صدمے اُٹھاوے

حلّ لغات: آتن، بستی کا وہ وسیع چبوترہ، جہاں بستی کی عورتیں جمع ہو کر چرخہ کاتتی ہیں۔ اس مناسبت سے بعض نے آتن کے معنی چرخہ بھی کئے ہیں۔ جگت، متعلق اور ذو معنی باتیں۔ لطیفہ گوئی۔ کیس کر دیاں، طعنہ زنی کرتی ہیں۔

ترجمہ:۔ "چرخہ کاتتے ہوئے ہجولیاں مجھے ستاتی ہیں۔ وہ جگت بازی کے علاوہ طرح طرح کی بولیاں سُناتی ہیں۔ کئی مذاق کر کے چڑاتی ہیں۔ کئی نوک جھونک کرتی ہیں۔ یہ ننھی سی جان تو ہمیشہ سے صدمے ہی برداشت کرتی چلی آ رہی ہے۔"

—— ۳ ——

بھیناں تہ بھانواں اَمڑی اَلاوے   پیکے سوریجے ہر کوئی ڈُکھاوے

جانی اَویڑا، پھیرا نہ پاوے   ہک سیجھ ساڑے بیا تُول تاوے

ترجمہ:۔ "میں اپنی بہنوں کو نہیں بھاتی، ماں بھی بُرا بھلا کہتی رہتی ہے۔ میکے اور سُسرال کا ہر آدمی مجھے دُکھ دیتا ہے۔ محبوب اتنا سنگدل اور بے پرواہ ہے کہ ادھر کا چکر ہی نہیں لگاتا۔ ایک تو سیج جلاتی ہے دُوسرے رضائی بھی جھُلسائے جا رہی ہے!"

—— ۴ ——

ڈُکھڑے سسّی نُوں ڈینہو ڈینہہ سوائے   جیں ڈینہہ بروچل گھر ڈو سدھائے

مُونجھیں مُنجھائے سُولیں ستائے   قادر کڈاہیں وِچھڑے ملاوے

حلّ لغات: ڈو، طرف، سمت۔ کڈاہیں، کبھی۔ وچھڑے ملاوے، بچھڑے دوستوں کو ملائے۔

ترجمہ: "سسّی کے دُکھ درد دِن بدن بڑھ رہے ہیں۔ جب سے بروچل محبوب گھر کو رخصت ہُوا ہے۔ حزن و ملال نے اُداس کر رکھا ہے۔ اور درد و غم ستائے جا رہا ہے۔ قادر کریم خدا کبھی تو بچھڑے ہوئے دوستوں کو ملا دے!"

— ۵ —

مُٹھڑی اکیلی سانوَل نہ بیلی   اُلبھل نہ کردی سِر تے ہیلی

نظرے حویلی سُنجڑی ڈوہیلی   مارُو تھلاں دی وَالی سُہاوے

حلّ لغات: بیلی، مددگار۔ رفیق۔ البھل، خاطر مدارات۔ ڈوہیلی، بدقسمت۔ دُکھ بھری۔ والی، ریت۔

ترجمہ: "فریب خوردہ بے چاری سسّی اکیلی ہے۔ نہ محبوب ساتھ ہے اور نہ کوئی رفیق ہے۔ کوئی سہیلی یا ہجولی بھی تسلی یا تشفی نہیں دیتی۔ گھر کی حویلی سُونی اور منحوس معلوم ہوتی ہے۔ اب تو مارُو تھل کی ریت ہی سُہانی لگ رہی ہے!"

— ۶ —

قسمت فریدا ڈِتڑی نہ واری   اصلوں پنّل وَل کیتم نہ کاری

کیڈے ونجے دِل درداں دی ماری   رورو نبھائی جگ نوں رُواوے

حلّ لغات: قسمت واری نہ ڈِتڑی، قسمت نے ساتھ نہ دیا۔ نبھائی، نہ نبھانے والی۔

ترجمہ: "اے فرید! بخت نے ساتھ نہ دیا اور محبوب اتنا سنگدل نکلا کہ اس نے ادھر آنکھ اُٹھا کر

بھی نہ دیکھا، اور کوئی چارہ سازی نہ کی۔ درد وں ماری یہ دل اب کہاں جائے۔ سوائے اس کے کہ خود بھی روئے اور دُنیا جہان کو بھی رُلائے!"

۲۵۴

— ۱ —

کیا ریت پریت سکھائی ہے
سَب ڈِسدا حُسن خُدائی ہے

حلِ لغات: ڈِسدا، نظر آتا۔

ترجمہ:۔ "عشق نے یہ کیا عجیب سبق پڑھایا ہے کہ اب کائنات کی ہر چیز میں حُسنِ ازل کی جھلک نظر آنے لگی ہے!"

وجُودی مسلک نے جو کہ عشق و محبت کا مسلک ہے وہ سبق دیا ہے کہ ذرّے ذرّے میں اس کا حُسن دکھائی دینے لگا ہے۔ یہ سبق پڑھنے کے بعد محبُوب سے دُوری فراق اور ہجر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، سب پردے اُٹھ گئے۔ اور حجابات اُلٹ گئے۔ کیا اندر کی دُنیا کیا باہر کی کائنات ہر جگہ وہی ہے۔ اِس لئے زمان و مکان صرف وصل وصال کا بحرِ بیکراں بن گیا ہے۔ اور جب وصالی کیفیّت طاری ہو تو اندوہ و غم کا کیا کام، ہر طرف مسرّت و شادمانی کا دَور دَورہ ہے۔

— ۲ —

ڈِسدی یار مِٹھل دی صُورت   کُل تصوِیر اَتے کُل مُورت

ہر ویہلے ہے شگن مہُورت غیر دی خبر نہ کائی ہے

حلّ لغات: مِٹھل، شیریں ادا محبوب۔ شگن، شگون۔ مہُورت، شگون۔ ویہلے، وقت۔

ترجمہ:۔ "شیریں ادا محبوب کا عشق رگ و پے میں اس قدر سرایت کر گیا ہے کہ دُنیا کے ہر نقش اور ہر تصویر میں اس کی ہی شکل و صُورت نظر آتی ہے۔ ہر وقت اچھے شگون ملتے رہتے ہیں اور وصالِ محبوب کا پتہ دیتے ہیں۔ جب کائنات کے ہر ذرّے میں محبُوب ہی محبُوب ہے تو پھر غیر کہاں؟ چنانچہ رب ہر جگہ محبُوب ہی محبُوب نظر آنے لگا ہے!"

ہر مادی صُورت اس کی تصویر ہے۔ اور وقت کا ہر ہر لمحہ اس کے ساتھ ملاپ کا لمحہ ہے۔ کیا مکان، اور کیا زمان، سب وصل کی لہر میں ڈوب گئے ہیں۔ اس لئے غیر کا وجود ہی ختم ہو گیا ہے۔

—۳—

ناز نہورے یار سجن دے عِشوے غمزے مَن موہن دے

ہر ہر آن انوکھے وَن دے وہ زِینت زیبائی ہے!

حلّ لغات: نہورے، انداز معشوقانہ۔ زیبائی، زیبائش۔ مَن موہن، دل موہنے والا۔

ترجمہ:۔ "محبوبِ دل نواز کے عشوے، غمزے اور ناز نخرے ہر ہر لمحہ نئے نئے اور عجیب انداز کے ہیں۔ سُبحان اللہ! کیا زیب و زینت ہے۔ کائنات کے حُسن و جمال سے خالق کی حُسنِ تخلیق کا پتہ چلتا ہے!"

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ہر لمحہ اس کی نئی شان ہے۔ ہر نئی شان، نئی آن بان سالک کے لئے عشوہ غمزہ ہے۔ ادا ہے جو ہر لمحہ دامنِ دل کھینچ رہا ہے۔ اور اس اندازِ زیبائی پر سالک قربان ہُوا جا رہا ہے۔

کہیں تو رنگوں کا حُسن ہے۔ کہیں رفعت و عظمت کے رُوپ ہیں۔ اور کہیں خیر و بھلائی کی نقش گری ہے جو من کو موہ رہی ہے اور دِل کو بھلی لگ رہی ہے۔

— ۴ —

نخرے ٹُخرے نوکاں ٹوکاں دِلڑی جوڑ چھبیندیاں چوکاں
سوکاں سبز تھیاں وَل جھوکاں خُوبی خُنکی چائی ہے

حلِّ لغات: نخرے، آنکھ کے معشوقانہ اشارے۔ ٹخرے، اگرچہ نخرے کا تابع مہمل ہے۔ مگر آنکھ کے سوا دُوسرے اعضاء کے دلکش اشارات کو "ٹخرے" کہا جاتا ہے۔ چھبیندیاں، چبھوتی ہیں۔ چوکاں، خلش۔ سوکاں، سُوکھی۔

ترجمہ:۔ "محبوب کے ناز و انداز اور طور طریقے عاشق کے دل کو خُوب گھائل کرتے ہیں جلے سڑے پودے اور سُوکھے درخت از سرِ نو سرسبز اور شگفتہ ہونے شروع ہو گئے ہیں اور جھوکوں پر بھی بہار آگئی ہے!"

اس کی نئی شان اور نئی آن ایسی ہے جیسے ناز و اداہوں اور دل کو موہ رہے ہوں۔ محبوب کی ان عشوہ گریوں سے عاشق کے دِل میں سرسُوں پھُول رہی ہے اور اُسے ویرانے میں آبادی خشکی میں تری اور بے رنگی میں رنگینی نظر آرہی ہے۔ خارجی خُوبی داخلی تاثر بن گئی ہے۔ مَن کی دُنیا ہو یا باہر کی دُنیا، دونوں سر سبزی، شادابی اور مسرت میں کھو گئی ہیں۔

— ۵ —

نازک چالیں نُورِ ازل دی رمزاں بانکی طرز جدَل دی
دھار کجل دی دھاڑ اجل دی سُرخی بھا بھڑکائی ہے

حلّ لغات: طرز، طریقہ۔ جدل، لڑائی جھگڑا۔ دھاڑ، ڈاکہ۔ بھا، آگ۔

ترجمہ:۔ "اُس نُورِ مجسّم محبُوب کی نازک چالیں اور بانکی رمزیں بے حد ناز آفرین ہیں۔ اس کے اشارے کنائے آمادۂ پیکار رہتے ہیں۔ کاجل کی تیکھی دھار گویا پیغامِ اجل ہے۔ اُس کے ہونٹوں کی سُرخی نے تو آگ بھڑکا دی ہے!"

—۶—

دُکھ ڈُوہاگ تے درد جُدائی　　رَل مِل وینْدے ساتھ لڈائی

عشق فریدؔ تھیوسے بھائی　　عِشرت روز سَوائی ہے

حلّ لغات: دُکھ ڈُوہاگ، دُکھ درد۔ ساتھ لڈائی وینْدے، تمام قافلہ کُوچ کرکے جا رہا ہے۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! عشق نے ہمیں اپنا بھائی بنا لیا ہے۔ اِس لیے دُکھ درد، بدبختی اور دردِ فراق سب مِل جُل کر اکٹھے کُوچ کر گئے ہیں۔ اور اپنا ساز و سامان تک لے گئے۔ لہٰذا اب سکون و اطمینان کی پُرمسرّت زندگی ہے اور ہم ہیں!"

(۲۵۵)

—۱—

کیا عِشق اَڑاہ مچایا ہے

ہر روز اَسے سوز سَوایا ہے

حلِّ لغات: اَڑاہ مچایا، طوفان برپا کردیا۔ آگ بھڑکادی۔

ترجمہ:۔ "عشق نے دل میں یہ کیا اُلاؤ بھڑکا رکھا ہے۔ جس کا سوزِ دروں ہر روز ترقی پر ہے!"

—— ۲ ——

سر تَن من پھُوک جلایا ہے ‏ ‏ ‏ ‏ مُٹھا جوبن مُفت گنوایا ہے

بھَیڑی دِلڑی مار مُنجھایا ہے ‏ ‏ ‏ ‏ دَم دَم وِچ دَرد سَوایا ہے

حلِّ لغات: مُٹھا، بدنصیب

ترجمہ:۔ "عشق نے سر اور تن من کو آگ لگا کر پھونک دیا ہے۔ اور میرے بدنصیب جوبن کو مُفت میں ضائع کر دیا ہے۔ دِل نے الگ آزردہ کر رکھا ہے۔ لمحہ بہ لمحہ درد بڑھتا ہی جا رہا ہے"

—— ۳ ——

سَٹ سیج اکیلی ہوت نسَے ‏ ‏ ‏ ‏ غم پا کر جھولی عیش کھسَے

گل ہار پھُلاں دا ناگ ڈسَے ‏ ‏ ‏ ‏ دُکھی قسمت سَب دُکھلایا ہے

حلِّ لغات: نسَے، بھاگ جائے کھسَے، چھین لے۔

ترجمہ:۔ "ہوت پُنل مجھے سیج پر اکیلا چھوڑ کر بھاگ جائے اور حُزن و ملال میری گود میں ڈال کر عیش و آرام چھین لے۔ ایسے حالات میں اگر پھُولوں کا ہار سانپ بن کر گلے میں نظر آنے لگے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ یہ سب دُکھ درد بدنصیبی اور بد بختی کا دیا ہُوا ہے!"

— ۴ —

سوہݨاں سانگ ہجر دی مار گیا　　یک باری یار وِسار گیا

کر زار نزار خوار گیا　　تتی بے وس بار سہایا ہے

حلِ لغات: سانگ، برچھی، نیزہ۔ یکباری، دفعتہً۔ ایک ہی بار

ترجمہ: "ماہ رُو محبوب اپنے ہجر و فراق کی برچھی مار کر چلا گیا۔ اور پھر مجھے اُس نے دِل سے بھلا دیا۔ میں اُسی کی جُدائی میں ماہیِ بے آب کی طرح تڑپ رہی ہوں۔ اور میری حالت یہ ہو چکی ہے کہ غیروں کو بھی ترس آتا ہے۔ اِس سوختہ بخت نے بے بس ہو کر یہ بارِ گراں برداشت کیا ہے۔"

— ۵ —

ایہا دِلڑی عشق دی کُٹھڑی ہے　　غماں مُٹھڑی تے ڈُکھاں گُھٹڑی ہے

ما ڈِتڑی شوق دی گُھٹڑی ہے　　جیں صبر آرام وَنجایا ہے

حلِ لغات: کُٹھڑی، ذبح کی ہوئی۔ (کُشتۂ محبت) گُھٹڑی، کسی طاقت ور کی شدید گرفت میں آنا۔ گُھٹی گُھٹی سی۔ دَم گُھٹ کر رہ گیا۔ گُھٹڑی، گُھٹی۔ بچوں کے پینے کی دَوائی۔ وَنجایا ہے، کھو دیا ہے۔ برباد کر دیا ہے۔

ترجمہ: "یہ دِل عشق کا کُشتہ ہے۔ غموں کا برباد کیا ہُوا ہے اور دُکھوں کا ستایا ہُوا ہے۔ ماں نے پیدائش کے وقت مجھے عشق و محبّت کی گُھٹی پلائی تھی۔ جس کے باعث صبر و آرام دونوں کھوئے گئے ہیں!"

— ۶ —

دِل لانوَݨ حال وَنجاوَݨ ہے   سُکھ ڈیوَݨ تے ڈُکھ پانوَݨ ہے
غم کھانوَݨ دَرد نِبھانوَݨ ہے   نیڑا بے شک کُوڑ اَجایا ہے

حِلِّ لغات: نیڑا، عشق ومحبت

ترجمہ:" دل لگانا اپنا حال تباہ کرنا ہے۔ سُکھ دے کر دُکھ خرید کرنا ہے۔ غم کھانا اور درد کا نبھانا ہے۔ بے شک کسی سے محبت کرنا غلط بات ہے!"

— ۷ —

سوہݨے باجھ فریدؔ قرار گیا!   کم کار سبھو گھر بار گیا!
سب ناز نواز سنگار گیا   ہر بار ڈوہاگ سُہایا ہے

حِلِّ لغات: کم کار، کاروبار۔ ڈوہاگ، بدبختی۔ رنڈیپا

ترجمہ:" اے فرید! محبوب کے ہجر وفراق میں آرام واطمینان ختم ہوگیا۔ کاروبار ٹھپ ہوکر رہ گئے۔ گھر بار پر نحوست کا سایہ پڑ گیا۔ ناز ونیاز کی مجلسیں اور بناؤ سنگار سب رخصت ہوگئے۔ اب تو بدبختی اور مصائب وآلام کا بوجھ ہی سر کو زیب دے رہا ہے!"

۲۵۶

— ۱ —

گیوں رول کلہڑی وِچ کُن کپر دے
رودھے ڈِتونی پچھلی عمر دے

حلّ لغات: لوڑھ گیوں، خوفناک طوفان میں بہا دیا۔ کُن کپر، گرداب۔ رودھے، ابتلا، ناپسندیدہ مصروفیت۔ پچھلی عمر، آخری عمر۔

ترجمہ: "اے محبوب! تُو نے مجھے آخری عمر میں مبتلائے مصائب کیا۔ اور طوفانِ بلا میں اکیلا دھکیل کر چل دیا!"

— ۲ —

تیں باجھ جیویں اصلوں نہ جیواں — تیڈے اکھیں دے ساہمنڑے پور یواں
ماردو مریلہ، توں بن نہ تھیواں — بھڑ ڈیئہ ہجر دے، اوکھے گزر دے

حلّ لغات: باجھ، سوا۔ جیویں، درازیٔ عمر کی دُعا۔ اصلوں نہ جیواں، ہرگز ہرگز زندہ نہ رہوں۔ ساہمنڑے، سامنے۔ پوریواں، دفن ہوں۔ ماردو، ظالم۔ مریلہ، خونخوار۔ اوکھے، مشکل۔

ترجمہ: "اے محبوب! سدا جیتے رہو۔ لیکن تیرے بغیر میں تو ہرگز زندہ نہ رہوں، بلکہ تیری نظروں کے سامنے دفن ہوں۔ میری یہ بھی خواہش ہے کہ تُو اگرچہ ظالم اور ستمگر ہے۔ میں تیرا ظلم و ستم

سہوں، لیکن تجھ سے جُدا نہ ہوں۔ کیونکہ تیرے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہجر و فراق کے ایّام بھاڑ میں جائیں یہ بڑی مشکل سے گزرتے ہیں!"

—— ۳ ——

ماراں مروڑاں دھکڑے تے دھوڑے　　بھیجیاں سوغاتاں تیڈے وچھوڑے

ڈُکھڑے ڈِینہوں ڈِینہہ ڈیڈھے تے ڈُوڑے　　ہے ہے نہ جیندے جیڑا نہ مَردے

حلّ لغات: مَروڑاں، جمع مروڑ کی۔ پیچ و اضطراب۔ وِچھوڑے، ہجر و فراق۔ ڈیڈھے، ڈیوڑھے۔ ڈُوڑے، دُگنے

ترجمہ:- "اے محبوب! تیرے فراق نے ظلم و ستم۔ پیچ و اضطراب، دھکے دھوڑے اور ٹھوکریں مجھے سوغات کے طور پر بھیجی ہیں۔ دُکھ درد روز بروز بڑھ کر ڈیوڑھے اور دُگنے ہوتے جا رہے ہیں۔ ہائے افسوس! یہ بدنصیب جان نہ جی سکتی ہے اور نہ اسے موت آتی ہے!"

—— ۴ ——

گئے وقت وِیہلے یار و بھَلیرے　　ڈُکھڑے ڈُکھی تے کیتے وَہیرے

شالا ڈِہاڑے تھیوِم تھُلیرے　　پاڑے گزاروں سجنیں دے گھر دے

حلّ لغات: بھَلیرے، بھلے۔ اچھے۔ ڈُکھی، دُکھیاری۔ وہیرے، ہجوم۔ تھُلیرے، تھوڑے۔ پاڑے، ہمسائیگی۔

ترجمہ:- "اے دوستو! بھلے اوقات گزر گئے۔ اب تو دُکھ درد اس دُکھی جان پر چاروں طرف سے ہجوم کر آئے ہیں۔ خدا کرے میرے ہجر و فراق کے دن تھوڑے ہو جائیں تاکہ زندگی کے بقیہ ایّام مَیں محبوب کی ہمسائیگی میں گزار سکوں!"

— ۵ —

گھولی تیڈی گولی تیڈی　　ڈے کن تے سُنیں ڈکھ پیڑ میڈی

پانی اساڈی تھئی رت اسیڈی　　روٹی ہے ٹکڑے ہاں دے جگر دے

حلِ لغات: گھولی، قربان۔ فدا۔ تیڈی، تمہاری۔ گولی، خادمہ۔ ڈے کن، کان لگا کر سنو۔ رت، لہو۔ خون اسیڈی، ہماری۔ ہاں، سینہ۔ دل۔

ترجمہ:۔ "تمہاری کنیز تم پر سے قربان ہو۔ پوری توجہ سے میرے دُکھ درد کا حال سُنو۔ پینے کو ہمارا لہو ہی ہمارے لئے پانی بنا ہے۔ اور کھانے کو دل و جگر کے ٹکڑے ہی ہمارے لئے روٹی ہیں" ؎

خونِ دل پینے کو اور لختِ جگر کھانے کو
یہ غذا ملتی ہے لیلیٰ تیرے دیوانے کو

— ۶ —

مُنڈھ لا دی جِندڑی ڈکھڑیں دی ڈوہڑی　　دردیں بدھڑی سوزیں دی رِدھڑی

ہک توں تتی دی ول کل نہ لدھڑی　　ہے سول صدمے چوتھے پہر دے

حلِ لغات: مُنڈھ، ابتدا۔ ڈوہڑی، مبتلا۔ بدھڑی، بندھی ہوئی۔ رِدھڑی، پکی ہوئی۔ رینڈھی ہوئی۔ کل نہ لدھڑی، خبر نہ لی۔ چوتھے پہر دے، عمر کے آخری حصّہ کے۔

ترجمہ:۔ "شروع سے ہی جان دُکھوں کی کچلی ہوئی ہے۔ درد و غم کی بندھی ہوئی اور سوز دروں میں پکی ہوئی ہے۔ اے محبوب! ایک تو تُو نے اس سوختہ بخت کی خبر نہیں لی۔ دوسرے عمر

کے آخری حصے میں صدمات وحادثات نے اس کا احاطہ کر لیا ہے!"

— ۷ —

رہ گیوم خوشیاں وِسرے نَنڈھیپے   دھانہہ دھانہہ کرینْدے آئے بُڈھیپے

ہئے بے نوائی ڈِتڑے رَنڈیپے   آئے یار سِر تے بار ی قہر دے

حلِّ لغات: ننڈھیپے، کم عمری۔ دھانہہ دھانہہ کرینْدے، نعرے مارتے ہوئے۔ بے پناہ طوفان کی طرح (محاورہ ہے) بُڈھیپے، بُڑھاپے۔ رَنڈے پے، رانڈ ہونا۔

ترجمہ: "خوشیاں جاتی رہیں اور کم عمری کے کھیل و تہوار بھول بھلا گئے۔ بُڑھاپا نعرے مارتا ہوا زبردستی سر پر آ پہنچا۔ علاوہ ازیں بے نوائی اور بے کسی نے مجھے رنڈیپے میں مبتلا کر دیا ہے۔ اور سر پر قہر وغضب کا بوجھ آپڑا ہے!"

— ۸ —

جوگی بِراگی تھی کر ڈھونڈیساں   کفنی ڈُکھاں دی پاگَل سوہیساں

اینویں فرید عُمراں نبھیساں   جے تئیں نہ تھیساں داخل قبر دے

حلِّ لغات: براگی، سخت ریاضت کرنے والا۔ کفنی، کفن۔ بعض تارک الدنیا درویش اسے جیتے جی بھی پہن لیتے ہیں۔

ترجمہ: "میں نے پختہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جوگن بیراگن بن کر تجھے ڈھونڈوں گی۔ اور گلے میں دُکھوں کی کفنی پہن کر اُسی کو زیبائشِ جاں بناؤں گی۔ اے فرید! میں اِسی حالت میں ساری زندگی بسر کر دوں گی۔ یہاں تک کہ قبر میں داخل ہو جاؤں گی!"

۲۵۷

— ۱ —

مُٹھڑی دِلڑی ڈُکھڑیں کُٹھڑی

ہے ناز اَدا دی لُٹڑی

حلّ لغات: لُٹڑی، لُٹی ہوئی۔

ترجمہ: "بدقسمت دِل کُشتۂ رنج و الم ہے۔ اور محبوب کے نازوانداز کا لُٹا ہوا ہے!"

— ۲ —

ہِن زخم جگر دے آلے — دِل پُرزے اَکھیاں نالے

سَے رِسینے پوِن اُبالے — ہِند ہار ہُٹی مَیں مُٹھڑی

حلّ لغات: آلے، تازہ۔ پوِن، پڑیں۔ اُبالے، اُبال۔ جوش۔ ہُٹی، تھک ہار کر چُور ہوگئی۔ مُٹھڑی، فریب خوردہ۔ بدبخت۔

ترجمہ: "جگر کے زخم ابھی ہرے ہیں۔ دِل ٹکڑے ٹکڑے ہے۔ اور آنکھوں سے آنسوں کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ سینے میں رہ رہ کر سینکڑوں اُبال اُٹھتے ہیں۔ میں اب تھک کر جان ہار چکی ہوں۔ بے بس اور تباہ حال ہوگئی ہوں!"

— ۳ —

تتے درد اندوہ اڈیڑے لائے دلڑی جھوکاں ڈیرے

ہن حضرت عشق نویڑے ڈتی پیڑ پرانی پٹھڑی

حلّ لغات: تتے، گرم۔ مراد سوختہ بختی۔ نویڑے، نوخیز۔ جدید۔ پٹھڑی، اُلٹی

ترجمہ: "بد بخت دُکھ درد اور بے ڈھب غم واندوہ نے دِل کی جھوک میں ڈیرے جمائے ہیں۔ حضرت عشق بھی عجیب نوخیز ہیں کہ اس نے عاشق کے گلے میں پُرانا اور پٹھڑا درد مڑھ دیا ہے!"

— ۴ —

سر چھتڑے رتّہ لیوسے سب شرم شعور گنویوسے

دِل ڈھولے یار لٹیوسے سس مارِم اَمڑی رُٹھڑی

حلّ لغات: چھتڑے، چھتے کی تصغیر۔ چھوٹے چھوٹے بال جو بچپن میں سر پر ہوتے ہیں۔ رُٹھڑی، رُوٹھ گئی۔

ترجمہ: "ابھی سر پر چھتے تھے کہ ہم نے عشق لگا لیا۔ اور تمام شرم و شعور کھو دیا۔ دل تو محبوب نے لُوٹ لیا ہے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ ساس مارتی ہے اور ماں روٹھ گئی ہے!"

— ۵ —

رل ماہی عار ڈِیا رُول تھی فارغ کل کم کارُوں

رل راول ڈاکاں چارُوں ہے اَج کل روہی وُٹھڑی

حلّ لغات : عار وِیاروں ، محبت اور دلی خواہش نہ سہی، لوگوں کی "عار، وِیار" کے اندیشے سے مل تو سہی۔ ڈاکاں ، مویشیوں کے گلّے۔

ترجمہ :۔ "اے محبوب! اگر تجھے مجھ سے محبت نہیں ہے۔ اور تم دل کی چاہت سے ملنا نہیں چاہتے تو نہ سہی، لوگوں کے طعن و تشنیع سے ڈر کر ہی سہی۔ کسی طرح ملاقات تو کر! کُل کاروبار سے فارغ ہو کر آ۔ اور باہم مل کر مویشی چرائیں۔ کیونکہ آجکل روہی کے ریگزار بارش ہوجانے کے سبب شاداب ہیں اور موسم بڑا پُر لطف ہے!"

— ۶ —

تھی کھیرو کھیر چریساں   اکھیں نال اوگاڑ بٹیساں

پاہ پلکاں نال بوڑھیساں   گھر باروں سنگت ترٹڑی

حلّ لغات : کھیرو ، چرواہا۔ گڈریا۔ کھیر ، مویشیوں کا گلّہ۔ اوگاڑ ، بچا کھچا چارا جو گوبر سے مل جاتا ہے۔ پاہ ، پسا ہوا گوبر۔ بوڑھیساں ، بوہاری دوں گی۔ جھاڑو دونگی۔ ترٹڑی ، ٹوٹ گئی۔

ترجمہ :۔ "اے محبوب! عشق نے گھر بار کا رشتہ تو توڑ دیا ہے۔ سوائے تیرے میرا کون ہے اب میں تیرے ساتھ رہوں گی۔ چرواہوں کی طرح تیرے ہمراہ مویشی چراؤں گی۔ اور اس کام میں رتی بھر عار محسوس نہ کروں گی۔ اُن کا اوگار اپنی آنکھوں سے بناؤں گی۔ اور پلکوں کا جھاڑو بنا کر پاہ انباہ صاف کروں گی!"

— ۷ —

تھیاں سُنج برصحن حویلیاں   گیاں سینگیاں وِسر سہیلیاں

البیلیاں باہنہ چوڑیلیاں　　　مابھیڑ کنوں دِل چھٹڑی

حلّ لغات: باہنہ چوڑیلیاں، پورے بازو میں چوڑا پہننے والیاں۔ دِل چھٹڑی، دِل ٹوٹ گیا۔

ترجمہ:۔ "مکانات کی حویلیاں سنسان اور ویران پڑی ہیں۔ ہم عمر سہیلیاں اور ہجولیاں جن کے بازوؤں میں ہاتھی دانت کا چوڑا ہوا کرتا تھا۔ دِل سے اُتر گئی ہیں۔ بلکہ ماں بہن سے بھی دِل چھوٹ گیا ہے!"

—— ۸ ——

گیا چیتر فرید اَجایا　　　گھر ساںوَل یار نہ آیا

سِر سُولیں سخت سَتایا　　　ٹھئی دُشمن قسمت کھُٹڑی

حلّ لغات: چیتر، موسم بہار کا مہینہ۔ اَجایا، بے کار۔ بے مقصد۔ ساںوَل، محبوب۔ سُول، درد۔ ٹھئی، ہوئی۔ کھُٹڑی، ختم شدہ۔

ترجمہ:۔ "اے فرید! موسم بہار کا پہلا مہینہ چیت بھی یونہی گزر گیا۔ سانولے محبوب نے میرے خانۂ دل کو آباد نہیں کیا۔ درد اندوہ نے سر کو سخت ستا رکھا ہے۔ اصل میں ہماری دُشمن تو ہماری اُلٹی قسمت ہے۔ اگر بخت یاوری کرتا۔ تو ایسے پُر کیف موسم میں محبوب کو ہم سے ملنے کا خیال ضرور آتا اور وہ اپنا عہد پورا کرتا!"

٢٥٨

— ١ —

ڈیڑا لانوں حال وِنجانوں ، مُفتے پور پرائے

حلِ لغات : پُور ، خیال ۔ پرائے ، دُوسرے لوگوں کے

ترجمہ :۔ ”عشق میں سوائے درد و غم اور تفکرات کے اور کچھ نہیں ۔ یہ تو بلا وجہ دوسروں کا درد اپنے سر مول لینا ہے !“

— ٢ —

مہنیں کھاندی سٹھڑیں سہندی ، دِلڑی چا برمائے

حلِ لغات : مہنیں ، طعنے ۔ سٹھڑیں ، طعنے ۔ اُلانبھے ۔ برمائے ، ورغلایا

ترجمہ :۔ ”دل کے اندر عشق کی آگ اِس انداز سے بھڑک اُٹھی ہے کہ اب طعنے ، مہنے اور بدگوئیاں ، بُرائیاں وغیرہ سب سہہ لیتی ہوں اور صبر کر لیتی ہوں !“

— ٣ —

کرن شکایت سینگیاں سیّاں ، گلڑے حق ہمسائے

حلِ لغات : حق ہمسائے ، قریب رہنے والے حقدار ہمسائیگی

ترجمہ :۔ ”ہم عمر سہیلیاں اور ہجولیاں شکایت کرتی ہیں ۔ اعزا و اقارب اور ہمسائے میرے گِلے کرتے ہیں !“

— ۴ —

عار وِیار پچار کریندے ، سکڑے ماپیو جائے

حلّ لغات : عار وِیار ، شکوہ وشکایت ۔ پچار ، عیب چینی ۔ گلہ گوئی ۔ سکڑے ، رشتہ دار

ترجمہ :۔ "رشتہ دار اور بہن بھائی میری عیب جوئی اور شکوہ شکائتیں کرتے ہیں!"

— ۵ —

وِیر نہیڑے اَمڑی جھیڑے ، بابل نِت دُڑکائے

حلّ لغات : نہیڑے ، تنگ کرتا ہے ۔ جھیڑے ، جھگڑا کرے ۔ دُڑکائے ، دھمکیاں دے ۔

ترجمہ :۔ "بھائی جھنجھوڑے دیتا ہے ۔ ماں جھگڑا کرتی رہتی ہے ۔ اور باپ ہر وقت دھمکاتا اور آنکھیں دکھاتا ہے!"

— ۶ —

سس نناناں کرِم بکھیڑے ، روز بروز سوائے

حلّ لغات : ننانناں ، نندیں ، شوہر کی بہنیں ۔

ترجمہ :۔ "ساس اور نندیں ہمیشہ بکھیڑے کرتی رہتی ہیں ۔ ان کا یہ شغل روز بروز ترقی پر ہے!"

— ۷ —

بانَدیاں بَردیاں محض نہ ڈردیاں ، دائی وَیݨ اَلائے

حلّ لغات : بَردیاں ، کنیزیں ۔ دائی ، دایہ (دودھ پلانے والی)

ترجمہ :۔ "عشق نے مجھے اس قدر بے وقار بنا دیا ہے کہ خادمائیں اور کنیزوں تک کے دِل سے میرا خوف اور ڈر جاتا رہا ہے۔ دایہ بھی دُعاؤں کی جگہ تلخ کلامی سے پیش آتی ہے!"

—— ۸ ——

اُصلوں سِدھڑا مُونہہ نہ ڈیندے ، مامے چاچے تائے

حلِّ لغات : سِدھڑا مُونہہ نہ ڈیندے ، سیدھے مُنہ سے بات بھی نہیں کرتے۔ مامے ، ماموں۔ ماں کے بھائی۔ تائے ، باپ کے بھائی۔ چچے۔

ترجمہ :۔ "ماموں، چچے اور تائے تو سیدھے مُنہ بات بھی نہیں کرتے۔ ہر وقت بگڑتے رہتے ہیں!"

—— ۹ ——

کانگا[1] قاصد پٹھ پٹھ ہُٹڑی ، یار نہ واگ وَلائے

حلِّ لغات : کانگا ، خط (کانگ)، پٹھ پٹھ ، بھیج بھیج کر۔ نہ واگ وَلائے ، باگ نہیں موڑتا۔ واپس نہیں آتا

ترجمہ :۔ "سینکڑوں خطوط اور قاصد بھیج بھیج کر تھک گئی ہوں۔ ابھی تک محبوب نے واپس آنے کا ارادہ نہیں کیا۔"

[1] بعض مترجمین نے "کانگا" سے "کاگا" یعنی "کوّا" مُراد لیا ہے۔ اِس اعتبار سے ترجمہ یوں ہوگا :۔ "میں کوّے کو قاصد کے طور پر بھیج بھیج کر تھک چکی ہوں۔ لیکن محبوب تو اِس جانب اپنے اونٹ کی مہار ہی نہیں موڑتا!"

—— ۱۰ ——

نازتو از نمانے شودے ، ہار سِنگار راجائے

حلّ لغات :۔ شودے ، بچارے ۔ نمانڑے ، بے آس۔ مایوس

ترجمہ :۔ "میرے نہ تو بچارے ناز نواز کسی کام آئے اور نہ ہی بناؤ سنگار نے کچھ فائدہ دیا۔ سب بے بس ہو کر رہ گئے !"

—— ۱۱ ——

مارُو چھوڑ ملھیر ملھاراں ، آپے آ بُلوائے

حلّ لغات : آپے ، خود بخود۔ بُلوائے ، بلائے۔

ترجمہ :۔ "میری دلی خواہش تو یہ ہے۔ کہ میرا محبُوب ملھیر کے موسم برشگال کو چھوڑ کر خود بخود آئے اور مجھے بُلوائے !"

—— ۱۲ ——

رَل مِل ٹوبھے تے تِرڑ تانڈے ، ساڈے نال وسائے

حلّ لغات : تِرڑ ، گھاٹ۔ تانڈا ، ٹھکانا۔ جائے قیام۔

ترجمہ :۔ "اور پھر میرے ساتھ مِل جُل کر ویران ٹوبھوں اور ٹھکانوں کو آباد کرے !"

—— ۱۳ ——

قِسمت جاگے بخت بھڑائے ، قادر دوست مِلائے

حلّ لغات : بخت بھڑائے ، بخت یاور ہو۔

ترجمہ :۔ "میری قسمت جاگ اُٹھے اور بخت یاور ہو تو قادر کریم ہمیں دوست ملائے اور وصالِ یار نصیب ہو !"

—— ۱۴ ——

ستھوں لیٹے توں نہالی، سوہی سیجھ سُہائے

حلِّ لغات: سوہی، سجی ہوئی۔ رنگی ہوئی۔

ترجمہ: "محبوبِ دل نواز خوشی خوشی سجی ہوئی سیج پر لیٹے۔ اور رضائی و توشک کو استعمال کرے!"

—— ۱۵ ——

بھاگم سختی تے بد بختی، بھاگ سُہاگ مُلہائے

حلِّ لغات: ملہائے، حاصل کرے۔ بیسّر آئے۔

ترجمہ: "سختی اور بد بختی بھاگ جائے۔ اور بھاگ سُہاگ نصیب ہوں!"

—— ۱۶ ——

سانول بانہہ سرانْدی ڈے کر، ساری رات نبھائے

حلِّ لغات: سرانْدی، سرہانے

ترجمہ: "خدا کرے سانولا محبوب میرا بازو اپنے سر کے نیچے رکھ کر ساری رات یہیں بسر کرے!"

—— ۱۷ ——

چھوڑ وَنجݨ دی، دُور رہݨ دی، نہ رکھ راتجھݨ رائے

حلِّ لغات: وَنجݨ دی، جانے کی۔ رہݨ دی، رہنے کی۔

ترجمہ: "اے محبوب! مجھے چھوڑ جانے، یا دُور رہنے کا خیال بھی دل میں نہ لا!"

— ۱۸ —

تُوں بِن راوَل جوگی دِل دے ، ڈُکھڑے کون مِٹائے

ترجمہ :۔ ” اے محبوب ! تیرے بغیر میرے دِل کے دُکھ درد اور کون مٹا سکتا ہے ! “

— ۱۹ —

نہ کوئی سنگتی نہ کوئی ساتھی ، نہ کوئی حال وَنڈائے

ترجمہ :” اے محبوب ! تیرے سوا میرا نہ کوئی سنگتی ساتھی ہے اور نہ کوئی حال دریافت کرنے والا ہمدرد اور غم خوار ہے ! “

— ۲۰ —

سچ ہے کون پرائے ڈُکھڑے ، اپنے گلڑے پائے

ترجمہ :۔ ” یہ سچ ہے کہ دُوسروں کے دُکھ درد کون اپنے گلے میں ڈالتا ہے ! “

— ۲۱ —

جس تن لگڑی سوئی تن جانڑے ، ہوراں کیا پرواۓ

ترجمہ :۔ ” جس تن لاگے سوئی تن جانے ۔ دُوسروں کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے ! “

— ۲۲ —

اپنڑے بارے آپ اُٹھے ساں ، دِلڑی نِت فرمائے

حلّ لغات: اپنڑے بارے، اپنے سر کے بار

ترجمہ:۔ "میرا دل ہمیشہ یہی کہتا رہتا ہے، کہ اپنے درد اندوہ کے بوجھ میں خود ہی اُٹھاؤں!"

۲۳

کر بے واہی سٹ نندرائی، پیچی کیچ سدھائے

حلّ لغات: بے واہی، بے سہارا۔

ترجمہ:۔ "مجھے بے آسرا نیند کی حالت میں چھوڑ کر پیچ کھیلنے والا محبوب کیچ چلا گیا!"

۲۴

سُنجڑیں دے سُنجڑے پے کیا کیا، پیش تتی دے آئے

حلّ لغات: سُنجڑی، بدبخت۔ سُنجڑپے، بدبختی۔

ترجمہ:۔ "بدبخت کی کیا کیا نحوستیں اس نصیبوں جلی کو پیش آتی ہیں!"

۲۵

سُرخیں، میندیں، تلک تلولیں، پھکڑے رنگ ڈِکھائے

ترجمہ:۔ "سُرخیوں، مہندیوں، تلک تلولوں کے رنگ بھی پھیکے پڑ گئے ہیں!"

۲۶

ہک ڈُکھ سے سے سانگ خوشی دے، سارے صاف ونجائے

ترجمہ:۔ "ایک ہی دُکھ نے خوشی کے سینکڑوں مواقع صاف گنوا دیئے!"

—— ۲۷ ——

چولی پُنڑی سوزوں بھُنڑی ، آس نہ پُنڑی ہائے

ترجمہ:۔ "چولی پُنڑی تک سوز و تپش سے جل بھُن گئی ہیں۔ مگر افسوس کہ اُمید پھر بھی پُوری نہ ہوئی!"

—— ۲۸ ——

عِشقوں مول فرید نہ پھرساں ، توڑیں مُنہ نہ لائے

ترجمہ:۔ "اے فرید! خواہ محبوب مجھے مُنہ ہی نہ لگائے، میں عشق سے ہرگز پیچھے نہ ہٹوں گی!"

(۲۵۹)

—— ۱ ——

نیناں نہیں رہندے ہٹکے

حلِّ لغات : نیناں ، جمع نین کی، بمعنی آنکھ۔ نہیں رہندے ، نہیں رُکتے۔ ہٹکے ، منع کرنے سے۔
ترجمہ:۔ "آنکھیں منع کرنے سے نہیں رُکتیں!"

—— ۲ ——

نین نیناں ساں اُڑدے لڑدے ، لاکھ ناز دے لٹکے

حلِّ لغات : ساں ، ساتھ۔ اُڑدے لڑدے ، اُڑتے اور لڑتے ہیں۔ لٹکے ، تماشا کرتے ہیں۔
ترجمہ:۔ "عاشق کی آنکھیں محبوب کی آنکھوں سے محبوبانہ انداز کے ساتھ اُلجھتی رہتی ہیں!"

— ۳ —

گلڑیں، کُوچیں، شہر بازاراں، لگڑے نینہ دے پَھٹکے

حلّ لغات: نینہ دے پَھٹکے، محبت کی ترنگیں۔ گلڑیں، گلیوں میں۔

ترجمہ:۔ "شہر بازار اور گلی کوچوں میں ہر جگہ عشق کے چرچے ہیں!"

— ۴ —

ناز نہورے نوکاں نخرے، لانون برہوں دے کٹکے

حلّ لغات: برہوں دے کٹکے، عشق کی چوٹیں۔

ترجمہ:۔ "ناز و ادا، نوک جھونک اور اشارے کنائے عشق کی چوٹیں لگاتے ہیں!"

— ۵ —

مہنئیں سٹھڑیں، طعنے تبرّے، گھتڑے لوکاں بٹکے

حلّ لغات: تبرّے، دشنام طرازی۔ گالیاں۔ بٹکے، طرفین کے زبانی جھگڑے۔ زبانی بدتمیزی۔

ترجمہ:۔ "عاشقوں کی طعنہ زنی۔ گلے اور شکووں کے سلسلے میں لوگوں کے درمیان ایک بے ہنگم سا شور برپا ہوگیا ہے!"

— ۶ —

سہساں ٹوکاں ولیساں جھوکاں، خویش قبیلے سٹکے

حلّ لغات: سہساں، برداشت کروں گی۔ سٹ کے، چھوڑ کر۔

ترجمہ:۔ "ہر قسم کے گلے شکوے برداشت کروں گی۔ پھر بھی خویش و اقارب چھوڑ کر محبوب کے ٹھکانے پر ضرور جاؤں گی۔ کیونکہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا!"

— ۷ —

یار بناں پھوک اگ اُڑیساں ، ہار حمیلاں پٹ کے

حلّ لغات: بناں، بغیر۔ پٹ کے، توڑ کر۔

ترجمہ:۔ "محبوب کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ گلے سے ہار حمیلاں نوچ کر آگ میں پھونک کر جلا ڈالوں گی!"

— ۸ —

ڈُکھڑے سہندے نین نہ رہندے ، بے وس تھی کرا ٹکے

ترجمہ:۔ "نگاہیں ایسی بے بس ہو کر اٹکی ہیں کہ ہر قسم کے دُکھ درد سہنے کے باوجود محبوب کے نظارہ سے باز نہیں آتیں!"

— ۹ —

نیڑے باجھ فریدؔ نہ بھاوے ، بٹھ گھت کوڑے کھٹکے

حلّ لغات: نیڑے، محبت۔ کوڑے، جھوٹے۔ کھٹکے، خدشے

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! محبت کے سوا اور کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ تمام توہمات اور خدشات اور خوف اندیشے وغیرہ دل سے نکال دے۔ اور جادۂ عشق پر ثابت قدمی سے گام زن ہو جا!"

۲۶۰

— ۱ —

نینڑ نرالے نیر، نکھڑے نُور نظر دے
ساڑن سُول سریر، ساگی سوز سَقر دے

حلّ لغات: نکھڑے، جُدا ہوئے۔ ساڑن، جلاتے ہیں۔ ساگی، اصلی۔ سَقر، جہنم

ترجمہ: ”آنکھوں سے عجیب قسم کے آنسو بہہ رہے ہیں۔ اگر انہیں نورِ نظر کے جدا شدہ ٹکڑے کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ میرے جسم کو عشق کے وہ شعلے بھسم کر رہے ہیں جو دوزخ کے شعلوں کے مشابہ ہیں!“

— ۲ —

کُھٹڑے برہوں کٹاری کُٹھڑے ❊ ناز نہورے، نخرے مُٹھڑے
چُوچک چکمک ڈیر، وَیری وُلُوں گھر دے

حلّ لغات: کُھٹڑے، خستہ حال۔ کُٹھڑے، قتل شدہ۔ مُٹھڑے، بدنصیب فریب خوردہ۔ چُوچک، ہیر کا باپ۔ چکمک، چقماق۔ شعلہ۔

ترجمہ: ”بچاری ہیر محبت کی کٹار کی مجروح، مذبوح اور محبوب کے ناز و انداز کی گھائل ہے۔ باپ غیظ و غضب سے شعلہ سوالا بنا ہوا ہے۔ بھائی دُشمن ہے۔ بدقسمتی سے میرے گھر والے ہی میرے دُشمن بن گئے ہیں!“

— ٣ —

سیج سُہاگ دی سڑ گئی ساری ٭ ڈُوڑے ڈُکھ ڈُوہاگ ڈِہاڑی

تک تک مارِن تیر، زہری زور زبر دے

حلِ لغات: ڈِہاڑی، روز بروز۔ روزمرّہ۔ تک تک، تاک تاک کر۔ زہری، زہر میں بُجھی ہوئی۔ زہر آلود۔ زور زبر، زبردستی۔

ترجمہ: "سہاگ کی سیج جل کر خاک سیاہ ہو گئی۔ اب روز بروز دُکھ درد اور مصائب دُگنے ہو گئے ہیں۔ اور یہ ازراہِ جور و جفا ایسے زہر آلود تیر تاک تاک کر مارتے ہیں کہ جگر کو چھید کر رکھ دیتے ہیں!"

— ۴ —

پُور پُنل ڈُے دے پَل پَل دے ٭ جِندڑی جُھکھدی جیڑا جلدے

پریت پُرانی پیڑ، ویری درد اندر دے

حلّ لغات: پُور، ایسی کیفیت جو کسی پژمردہ دِل شخص پر طاری ہو جائے جو فکر و غم کی حالت میں مبتلا ہو۔ کبھی کچھ سوچے کبھی کچھ اور کوئی صحیح فیصلہ نہ کر سکے۔

ترجمہ: "محبوب پُنل خاں کی محبت میں طرح طرح کے خیالات و تخدشات میں مبتلا ہوں۔ جان گھُلتی رہتی ہے اور دِل جلتا رہتا ہے۔ یہ محبت دیرینہ درد ہے۔ جو اندر ہی اندر مجھے گھُلائے جا رہا ہے۔ یہ میرا اندرونی دُشمن ہے!"

— ۵ —

سَٹ کر سجن سِدھایوں سوہناں ٭ مُلک مَلہیر کیتو مَن موہناں

پُھڑھ پُھڑھ چکدے پھیر، جاری جَرح جگر دے

حلّ لغات: پُھڑھ پُھڑھ، بغیر علاج کے درد میں اُبل اُبل کر۔ چکدے، بہتے ہیں۔ پھیر، شگاف۔ جَرح، زخم۔

ترجمہ:۔ "اے محبوب! تم تو اپنے جگری دوست کو اپنے فراق میں تڑپتا چھوڑ کر چل دیئے اور اپنے دل پسند مُلک ملہیر کو جا کر آباد کیا۔ یہاں تیرے ہجر و فراق کے زخم جو جگر سے رِستے رہتے ہیں وہ زیادہ تیزی سے ٹپک رہے ہیں جن کے باعث درد اور بڑھ گیا ہے!"

— ٦ —

سانگ سُنجی توں سِک سانوَل دی ٭ مُونجھ مُٹھی نوں مُونجھ مِٹھل دی

ہار ہوئی ہُن ہیر، ہُس گئے ہوش ہُنر دے

حلّ لغات: ہُس گئے، بے حس ہو گئے۔ بے دَم ہو گئے

ترجمہ:۔ "تباہ حال عاشق کو محبوب کی چاہت کی برچھی لگی ہوئی ہے۔ اور اس فریب خوردہ کو اُسی شیریں ادا محبوب کی چاہت نے بے چین کر رکھا ہے۔ مختصر یہ کہ ہیر کو وصال کی کوئی اُمید نہیں رہی۔ اس کی تمام کوششیں رائیگاں گئی ہیں اور تھک ہار کر بے دَم ہو گئی ہے اس کے ہوش و ہُنر نے بھی جواب دے دیا ہے۔ اب ہر جانب مایوسی ہی مایوسی دکھائی دیتی ہے!"

— ۷ —

نینہ نواں نت نالہ زاری ٭ فکر فراق فرید دی یاری

رگ رگ روگ دی ریر، روندیں رُوح اُبردے

حلِّ لغات ؛ رِیر، دردِ مسلسل ۔ اعضا شکن درد۔ اُبردے، دِل ڈُوبنے یا بیٹھ جانے کے سبب اُبھارے کھاتا ہے۔

ترجمہ:۔" عشق ایسا روگ ہے جس میں نت نئی نوعیت کے درد جنم لیتے رہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں روز روز کے نئے مصائب و آلام کا نام ہی عشق ہے۔ ایک نئی تڑپ اور نیا سوز و گداز۔ اب تو فکر و فراق سے فرید کی دوستی ہو گئی ہے۔ اور عوارض اور دردِ مسلسل اس کی رگ رگ میں رچ بس گئے ہیں۔ غم ہلکا کرنے کی غرض سے رونا چاہتا ہے تو اس کی روح پریشان ہو جاتی ہے۔ اور دل ڈوبنے لگتا ہے!"

۲۶۱

— ۱ —

وسووی اکھیاں گھنگھوراں لاکے

حلِّ لغات ؛ وسو، برسو۔ گھنگھوراں، گھنگھور گھٹا

ترجمہ:۔" اے غم ناک آنکھو! گھنگھور گھٹا کی مانند برسو اور خوب برسو! (آنسوؤں کے مینہ برساؤ)

— ۲ —

سانوݨ آیا، یار نہ آیا ❊ تھئے باَدل طوفان بلا کے

ترجمہ:۔ "ساون آگیا (مگر افسوس!) دوست نہیں آیا۔ اُدھر بادلوں میں مینہ بھر آیا، ادھر آنکھوں میں خوفناک طوفان اُمڈ پڑا۔"

— ۳ —

آنوݨ کہ گئے وَل نہ آئے ❊ دِل نوں مُفتی چوٹ چلا کے

حِلّ لغات: آنوݨ، آنے کا۔

ترجمہ:۔ "آنے کو کہ گئے مگر نہ آئے۔ دِل پر مُفت میں محبّت کی چوٹ چلا کے بے پرواہ ہو گئے!"

— ۴ —

دِل برمائے راول جوگی ❊ دُھن سُن بنسی پھُوک بجا کے

حِلّ لغات: دُھن سُن، بنسری کی آواز

ترجمہ:۔ "راول محبوب نے جوگی کے لباس میں بنسری کی حقیقت آفرین صدا پھُونک کر کچھ اس طرح سے بجائی کہ عاشق کے دل کو موہ لیا۔"

— ۵ —

اِتنا ظُلم مناسب ناہیں ❊ پہلوں اپنا یار بنا کے

ترجمہ:۔ "پہلے اپنا دوست بنا لینا اور پھر اتنا ظلم کرنا ہر گز مناسب نہیں ہے!"

— ۶ —

روہ جبل وِچ مارُو تھل وِچ ٭ مارُو گیا پردیس رُلا کے

حلِ لغات: مارُو تھل، ایسا بے آب وگیاہ ریگستان جس میں راہ نوَرد بھٹک کر بھوک پیاس سے مر جاتے ہیں۔ "مارُو" سے مراد محبوب بھی ہے۔

ترجمہ:۔ "جفا کار محبوب نے پہلے مجھے اپنا والہ و شیدا بنایا۔ اور پھر پردیس کے پہاڑوں اور خونی ریگستان میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ کر چلا گیا!"

— ۷ —

مارُو مُلک ہلہیر دا مالک ٭ لڈ نہ جاویں جھوک وسا کے

ترجمہ:۔ "اے مارُو! اے مُلک ہلہیر کے مالک!! میری جھوک کو آباد کر کے پھر چلے نہ جانا!"

— ۸ —

جوگن بھیساں مُلک ڈھونڈیساں ٭ ولیساں انگ بھبُوت رما کے

حلِ لغات: انگ، عضو۔ بھبُوت رما کے، راکھ لگا کر

ترجمہ:۔ "اپنے اعضاء پر راکھ مل کر اور جوگی بن کر محبُوب کو مُلک مُلک میں تلاش کروں گی!"

— ۹ —

اُڑے زخم نہ چول پپیہا! ٭ ساڑ نہ کوئل کوک سُنا کے

حلِ لغات: پپیہا اور کوئل، مشہور پرندے ہیں جن کی آوازیں درد فراق کی لے بھری ہوئی ہے۔

ترجمہ:۔ "اے پپیہا! محبوب کو یاد کر کے میرے تازہ زخموں کو نہ چھیڑ! اور اے کوئیا! تو بھی کُو کُو کر کے مجھے نہ جلا۔ تمہاری طرح مَیں بھی درد رسیدہ ہوں!"

—— ۱۰ ——

کروَٹیاں لے لے ہٹ جاندی ٭ بے وَس ڈُکھڑے سُول سُہا کے

حلِّ لغات: کروَٹیاں، کروٹیں۔

ترجمہ:۔ "کیا کروں، بے بس ہوں، ناقابلِ برداشت دَرد سہتی ہوں۔ اور محبوب کے ہجر و فراق میں کروٹیں لے لے کر تھک کر چُور ہو جاتی ہوں!"

—— ۱۱ ——

تم بچھڑت موہے چین نہ آوے ٭ پاپ مٹاؤ انگن سُہاؤ

حلِّ لغات: پاپ، گناہ۔ یہاں مراد درد ہے

ترجمہ:۔ "جب سے تم بچھڑے ہو۔ میں ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہی ہوں۔ کبھی تو میرے آنگن میں قدم رنجہ کر کے میرے درد و کرب کو مٹاؤ!"

—— ۱۲ ——

گرجت بدرہ لسکت بجلی ٭ رِم جھم بارش زور گھٹا کے

حلِّ لغات: گرجت بدرہ، بادل گرجے۔ لسکت، چمکے

ترجمہ:۔ "بادل گرجتا ہے۔ بجلی چمکتی ہے۔ بارش کی رِم جھم ہے۔ اور گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہے!"

— ۱۳ —

ساجن باجھ فریدؔ ہے جینا ٭ مشکل ایسے بار اُٹھا کے

حلِّ لغات: باجھ، بغیر۔

ترجمہ: "اے فریدؔ! محبوب کے بغیر ایسے بارِ گراں اٹھا کر جینا بہت مشکل ہے!"

۲۶۲

— ۱ —

وصل ہجر یکساں، وَسدا دوست قریب دلیں دے

حلِّ لغات: یکساں، برابر۔ وَسدا، بستا ہے۔ آباد ہے۔

ترجمہ: "وصل اور ہجر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ دوست دل کے قریب بستا ہے!"

جب فرمانِ خداوندی ہے کہ ہم شہ رگ سے بھی قریب ہیں نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد تو پھر وصل اور فراق ایک اصطلاحی افتراق سے زیادہ حیثیّت نہیں رکھتے۔ بالخصوص وہ صوفیا ر جو وجودی مسلک پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ صرف اس کیفیت سے لذّت یاب ہو سکتے ہیں کہ ہجر و وصال ایک سے ہو جائیں!

— ۲ —

علوی سفلی یار دیاں جھوکاں ٭ خبر نہیں انھاں کملیاں لوکاں

اے دل جاݨ پچھاݨ، ہر جا دیرے چاک مہیں دے

حلِ لغات : علوی ، عالمِ جبروت وملکوت ۔ چاک مہیں دا ، بھینسوں کا چرانے والا ۔ مراد رانجھا ۔ سفلی ، عالمِ ناسوت ۔ کملیاں ، بھولے بھالے لوگ ۔

ترجمہ :۔ "کوئی مقام بلند ہو یا پست ، ہر جگہ محبوب کی جھوکیں ہیں ۔ ان بھولے لوگوں کو کچھ بھی خبر نہیں ہے ۔ اے دل اچھی طرح جان لے اور پہچان لے کہ ہر جگہ محبوب کے ڈیرے ہیں" بقول حیرت وارثی ؎

مسجد ، مندر ، مے خانے ٭ کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے
سب ہیں جاناں تیرے کاشانے ٭ کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

اعلیٰ اور ادنیٰ اچھا اور برا ، خیر اور شر سب اضافی قدریں ہیں ، مظاہر ہیں ، صفات ہیں ۔ جو ذات میں گم ہو کر اس کا حصہ بن جاتی ہیں ۔ اور اس ذاتِ واحد کے بغیر کسی کا وجود باقی نہیں رہتا ۔ مکان کی بلندیاں اور پستیاں اور زمان کی ماضی ، حال اور مستقبل کی تقسیم یہاں ختم ہو جاتی ہے ۔ لیکن اس بات کو صرف دانائے راز ہی سمجھ سکتا ہے ۔ بھولے بھالے لوگ ان گہری باتوں کو کیا سمجھیں ؟

—— ۳ ——

ڈکھ ڈوہاگ تے بیتِ حزن ہیں ٭ سکھ سہاگ تے ملک امن ہیں
عاشق سمجھ سنجان ، سب مظہر ہیں یار چہیندے

حلِ لغات : بیتِ حزن ، حزن وملال کا گھر ۔ چہیندے ، چاہا جاتا ہے ۔

ترجمہ :۔ "اے سالک ! خوب سمجھ لے کہ دکھ درد ، بدبختی حزن وملال کا گھر ہو یا عیش وعشرت اور امن وامان کا ، سب محبوبِ ازل کے مظاہر ہیں !"

کیا خوشی اور مسرت اور کیا رنج وغم ، یہ سب قلبی کیفیات ہیں جو ہر وقت بدلتی رہتی ہیں اور ناپائیدار ہیں ۔

یہ کیفیتیں سطح سمندر سے اُٹھنے والی موجوں سے مختلف نہیں۔ جو اُٹھ اُٹھ کر، بلند ہو ہو کر ساحل سے ٹکرا ٹکرا کر پھر دریا کے دامن میں سمٹ آتی ہیں اور اس کا حصّہ بن جاتی ہیں۔ جاننے والا ان کیفیات کو صرف مظاہر ہی تصوّر کرتا ہے اور ان کے پس پردہ اِس حقیقتِ اولیٰ کی جلوہ سامانیوں کو نظروں سے اوجھل ہونے نہیں دیتا۔

—— ۴ ——

چاک بباٹاں، من نوں بھاٹاں ٭ تن من اُس دے راہ وِکاناں

کیا وَت دین وایمان، شرم بھرم سب مِلک تہیندے

حلّ لغات: بباٹاں، باپ کا۔ وِکاناں، بِک گیا ہے۔ فروخت ہو چکا ہے۔

ترجمہ: "باپ کی بھینسوں کا چرواہا (رانجھا) میرے دل کو بھا گیا ہے۔ تن من سب اس کی راہ پر بِک چکا ہے۔ کیا دین اور کیا ایمان، غیرت اور ناموس تک سب اسی کی ملکیّت ہیں!"

یہ دُنیا جو صرف بزمِ صفات ہے۔ سالک کو کسی صورت بھی پسند نہیں آسکتی۔ وہ ہر وقت اپنے اصلی وطن کی جوت جگائے رکھتا ہے۔ اور ایسا کرنے میں نہ تو اس راہ کی مشکلات دامن کش ہو سکتی ہیں اور نہ ہی سماجی مذہبی رُکاوٹیں اُسے روک سکتی ہیں۔ جب وہ اس کا ہو گیا تو پھر ڈر کاہے کا!

—— ۵ ——

عشق فرید تصرّف کیتا! ٭ لائیس جُڑ کر پرَم پلیتا!

سب صورت سُبحان، ظاہر اکھیاں نال ڈِسیندے

حلّ لغات: تصرّف، قبضہ۔ پرَم پلیتا، محبت کا فتیلہ۔ ڈِسیندے، نظر آتا ہے۔

ترجمہ:- "اے فرید! عشق نے مجھ پر اپنا پورا قبضہ کر لیا ہے۔ اور کچھ اس طرح سے محبت کے فتیلے کو آگ لگائی ہے کہ اب تمام اشکال اور صُورتوں میں محبُوب کا جلوہ اِن آنکھوں سے صاف نظر آتا ہے!"

سالک پر یہ کیفیت بھی طاری ہوتی ہے۔ بلکہ عموماً ایسا ہی ہوتا ہے کہ محبت کی مے کا خمار ایسا چڑھتا ہے کہ ماسوی اللہ کا وجُود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اور چشمِ بصیرت کے ساتھ ساتھ ظاہری آنکھوں سے ہی ہر جگہ اس کی صُورت دکھائی دیتی ہے۔

(۲۶۳)

— ۱ —

وَل وَس وَسا اُدہے ٹول وے

کر لاڈ مِٹھڑا بول وے

حلِ لغات:- وَس وَسا، خود بھی آباد ہو اور وہی محفلیں رچا۔ لاڈ کرنا۔ ناز کرنا۔ محبت کے انداز کرنا۔

ترجمہ:- "اے محبُوب! ایک دفعہ پھر وہی محفلیں آباد کر، ناز و انداز دکھا اور میٹھے میٹھے بول سُنا!"

یعنی یومِ اَلست میں جو تُو نے اپنے حُسن و جمال کی جھلک دکھائی تھی۔ بالکل وہی انداز اور وہی آواز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ایک بار پھر سُنا دے تاکہ میں پھر بَلیٰ کہہ کر تجھ میں کھو جاؤں۔

— ۲ —

ہر وقت سانوں ڈھول وے　　پیا ہو اساڈے کول وے

اَن سُونہیں دی گُھنڈڑی کھول وے ۔۔۔ اَن سَنگ مَیں سَنگ بول وے

حِل لغات : ڈھول ، محبُوب ۔ اَن سُونہیندی ، ناواقفیت کی ۔ گھنڈڑی کھول ، گھنڈ کھول ۔ حجاب دُور کر ۔ پردہ ہٹا ۔ اَن سَنگ ، بے دریغ ۔ بلا جھجک ۔ بے تامّل ۔ مَیں سَنگ ، میرے ساتھ ۔

ترجمہ :۔ "اے سانوَرے محبُوب! ہر وقت تُو ہمارے پاس رہ ۔ اجنبیّت کا جو پردہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہے اُسے ہٹا دے ۔ اور میرے ساتھ بے تکلّف ہو کر باتیں کر ۔

بے حجابانہ در آ از درِ کاشانہُ ما! ۔۔۔ کہ کسے نیست بجز دردِ تو در خانہُ ما

یعنی عبد اور معبود میں حجاب کیوں رہے ۔ مجھے اِس طرح اپنے اندر جذب کرلے کہ میں نہ رہوں اور صرف تُو ہی رہ جائے ۔

—— ۳ ——

اُتھوں ناز دے ٹک ٹول وے ۔۔۔ لکھ لکھ اَلول مخول وے

اِتھاں مُٹھڑی جان سڑول وے ۔۔۔ تھئی ڈُکھڑیں دی کچکول وے

حِلّ لغات : ٹک ٹول ، اسباب ۔ اَلول ، ناز نخرے ۔ مخول ، مستیاں ۔ سڑول ، جلی ہوئی ۔ تنگ آئی ہوئی ۔ کچکول ، اصل لفظ "کشکول" ہے ۔ فقیروں کا تھیلہ ۔ جس میں گداگری کی کُل کائنات جمع کی جاتی ہے ۔ ڈُکھڑیں دی ، دُکھ درد کی ۔

ترجمہ :۔ "اُدھر محبُوب کے ہاں تو ناز و انداز کے سامان ہیں ۔ لاکھوں سرمستیاں اور ہنسی مذاق کی باتیں ہیں ۔ اِدھر سوختہ جاں اندر ہی اندر جلتی سڑتی رہتی ہے ۔ جس کے سبب یہ جانِ حزیں مصائب و آلام کا کشکول بنی ہوئی ہے !"

۴

کیا ڈُکھڑیں لدھُرم گوْل وے تھئے چُور زرہ تے خول وے

ماریا ہے کیا جُڑ تول وے اَبرُو غُلیل غلول وے

حِلّ لغات: لدھُرم گوْل، میں نے تلاش کر کے پالیا۔ چُور، ٹکڑے ٹکڑے۔ زرہ، فولادی تاروں سے بنا ہوا لباس۔ جو دُشمن کے تیروں سے بچنے کے لئے جنگ کے موقع پر پہنا جاتا ہے۔ خول، خود۔

ترجمہ:۔ ”دُکھوں نے مجھے کیا ہی ڈھونڈ نکالا ہے۔ کہ صبر و شکیب کی حفاظت کرنے والے خود اور زرہ بھی چکنا چور ہو گئے ہیں۔ کیا ہی تاک اور تول کر ابرُو کی کمان سے غُلیلہ مارا ہے!“

۵

پیئے ہوش دے وِچ بھول وے زیرے اندر سو پول وے

تھیا جسم چیچی ٹھول وے دِل ڈِتڑے کئی گھر رول وے

حِلّ لغات: بھول، شک۔ فراق۔ زیرے، کلیجے۔ پول، سوراخ۔ چیچی، چھوٹی انگلی۔ ٹھول، موٹاپا۔ رول ڈِتے، آوارہ کر دیئے۔ بھٹکا دیئے۔

ترجمہ:۔ ”دل نے تو کئی گھروں کو تباہ و برباد کیا ہے۔ سارا جسم سُوکھ سُوکھ کر چھوٹی انگلی جیسا دُبلا پتلا ہو گیا ہے۔ کلیجے میں سینکڑوں سوراخ پڑ چکے ہیں۔ جس کے سبب ہوش بجا نہیں رہے اور زبان سے بہکی بہکی باتیں نکلتی ہیں!“

—— ۶ ——

جے اے فرید دا ڈول وے ایہا ٹور تے ایہا جول وے

کئی ڈینہہ نہ پھولا پھول وے اجھو شہریں وجسن دول وے

حلِّ لغات: جے، اگر۔ ڈول، طرز طریق۔ ٹور، عادات۔ اطوار۔ جول، حالات۔ چال۔ پھولا پھول، دریافت کر۔ اجھو، ابھی۔ وجسن دول وے، ڈھول بجیں گے۔ شہرت ہوگی۔

ترجمہ:۔ "اگر فرید کا یہی رویّہ رہا اور عشق و محبت میں اس کی یہی رفتار اور یہی حالت رہی، تو اے مخاطب! چند ایّام تک اس کی ٹوہ لگانا چھوڑ دے۔ عنقریب شہر میں جگہ جگہ اس کی رُسوائی کے ڈنکے بجنے لگیں گے!"

۲۶۴

—— ۱ ——

وہ حضرت عشق مجازی

سب راز رموز دی بازی

ترجمہ:۔ "سُبحان اللہ! عشق مجازی بھی کیا عجیب چیز ہے۔ یہ شطرنج کی بساط کی مانند ہے۔ اس پر راز رموز کے مہرے کھیلے جاتے ہیں جو انجامِ کار سالک کو حقیقت تک پہنچا دیتے ہیں!"

محبّت ایک مقناطیسی کشش ہے۔ جو کسی کو کسی کی جانب کھینچتی ہے۔ کسی میں حُسن و خُوبی کی ایک جھلک نظر

آئے تو دل بے اختیار اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ شب و روز اسی کے خیال میں مست رہنا اُسی کی طلب میں تن من دھن سے منہمک ہونا، اس کے فراق سے ایذا پانا اور اس کے وصال سے سیر نہ ہونا، یہ محبّت کی ابتدائی منزل ہے۔ پاکباز روشن دل حضرات حُسنِ صُورت پر نظر ڈال کر اپنے قلب میں گرما وُ پیدا کرتے ہیں۔ اور اپنے اندر سوز و گداز بڑھاتے ہیں۔ لیکن ان کا مجاز سے تعلق عارضی ہوتا ہے۔ کیونکہ قیودِ مجاز سے تجاوز کر کے یہ بہت جلد اطلاق کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور عشقِ مجاز سے عشقِ حقیقی میں ترقی کر جاتے ہیں۔ اسی لئے مجاز کو قنطرۃ الحقیقت کہا گیا ہے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ عشقِ مجازی کا ہی فیضان ہے۔ اس کی بھول بھلیوں سے گزر کر ہی سالک وادیٔ معرفت میں قدم رکھتا ہے۔ محبوبانِ عالم کے ناز و انداز اور عشووں غمزوں میں جو جذب و دلربائی ہوتی ہے۔ وہ حقیقت کے اعتبار سے حق تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ صُورتیں باطل شرعی ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی لئے کسی عارف نے کہا ہے ؎

حُسنِ خویش از روئے خوباں آشکارا کردۂ
پس بچشمِ عاشقاں خود را تماشا کردۂ

—— ۲ ——

سبھو شاہد اصلی جانی! ہے واحد پرم کہانڑی
ہے وحدت سمجھ سُنجانڑی وِچ پردے کثرت سازی

حلِ لغات، شاہد، محبُوب۔ پرم کہانڑی، داستانِ محبّت۔ وحدت، تنہائی۔ کثرت سازی، زیادہ۔

ترجمہ:۔ اِس دُنیا میں جو کچھ نظر آتا ہے۔ سب اُسی واحد لاشریک کی داستانِ محبت ہے۔ ہر چیز کے پسِ پردہ اُسی ذاتِ مطلق کو تلاش کرنے کی کوشش کر! کثرت تو ایک اعتباری چیز ہے حقیقت میں صرف اُسی ایک واحد کا حُسن و جمال ہی ہے جو اس عظیم الشان کائنات کے ذرّے ذرّے

میں جھلک رہا ہے۔ تیز نظر مرایائے صفات میں جمالِ ذات کا ہی مشاہدہ کرتے ہیں !"

—— ۳ ——

کر رفع ملال کدورت ٹک سمجھ سجن بے صورت

تھیا ظاہر وِچ ہر مورت چھپ اوہلے نُورِ حجازی

حلِّ لغات: ملال کدورت، دونوں ہم معنی ہیں۔ آئینۂ دل پر زنگ آجانا۔ بے صورت، صورت اور شکل سے پاک اور بالاتر خدا۔ مورت، بُت۔ تصویر۔ اوہلے، اوٹ میں۔ نُورِ حجازی، مراد ذاتِ پاک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:۔" دل کے آئینہ سے کدورت اور رنج و ملال کے گرد و غبار کو صاف کر کے پورے یقین کے ساتھ اس حقیقت کو ذہن نشین کرلے کہ حق تعالیٰ کی ذات بے چوں و بے چگون ہے۔ صورت سے منزّہ ہے۔ بے صورت ہے۔ جب اس کی ذات نے اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہا تو اس ذاتِ پاک نے سب سے پہلا تنزّل حقیقتِ محمدی میں فرمایا۔ گویا احمد تعینِ اوّل ہے اور احد کا مظہرِ حقیقی ہے آپ اللہ تعالیٰ کا وہ نُور ہیں جو اسماء و صفات کے ظہور سے پہلے دُر فشاں ہُوا۔ اور پھر اس نُور سے تمام کائنات وجود میں آئی !"

خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ ذاتِ حقیقی کی تجلّی کا ادراک چونکہ بظاہر ناممکن تھا۔ جیسے سورج بادلوں میں آتا ہے تو اس کا دیکھنا ممکن ہوجاتا ہے۔ اسی طرح احد نے م کے پسِ پردہ ظہور فرمایا۔ یہ پہلا تعین تھا جو احمد سے موسوم ہُوا۔ خواجہ صاحب نے اسے نورِ حجازی سے تعبیر کیا ہے۔ پھر اس نُور سے چاند سُورج روشن ہوئے۔ اور اسی نُور سے عرش و کرسی اور لوح و قلم کو قیام ملا۔ اور اسی نُور سے آسمان کو ستاروں کے ساتھ رونق دی گئی۔ اور اسی نُور سے زمینیں بچھائی گئیں اور انہیں آباد کیا۔ گویا ہر شکل اور ہر صورت میں نُورِ محمدی کے

واسطے سے اُسی ذاتِ بے چون و بے چگون نے اپنا جلوہ دکھایا۔

—— ۴ ——

سُݨ حُسنِ ازل دی چالی　　سَب ناز نہورے والی

کِتھ خالِق خلق دا والی　　کِتھ عابد رِیت نیازی

حلِّ لغات: سُݨ، سُن صیغہ امر۔ حُسنِ ازلی، محبوبِ حقیقی۔ والی، مالک صاحب

ترجمہ: "اے سالک! غور سے سُن! کہ حُسنِ ازل کی بے شمار چالیں ہیں۔ اور وہ سب ناز و نزاکت والی ہیں۔ کہیں وہ کُل کائنات کے مالک اور خالق کے رُوپ میں ہے اور کہیں نیاز کیش اور خاکسار عابد زاہد کی شکل میں اپنا عکس دکھاتا ہے!"

—— ۵ ——

کِتھ عاشق درد کُشالے　　کِتھ حُسن ملاحت چالے

تھی ہار سنگار ڈِکھالے　　خوش سیرت ناز نوازی

حلِّ لغات: کُشالے، تکالیف۔ حُسنِ ملیح، حُسن کی دو قسمیں ہیں۔ حُسنِ ملیح اور حُسنِ صبیح۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی کو حُسنِ صبیح سے موسوم کرتے ہیں۔ اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم حُسنِ ملیح کے مالک تھے۔ کیونکہ آپ کے حُسن میں نمکینی اور ملاحت غالب تھی۔

ترجمہ: "حُسنِ ازل کے بے شمار مظاہر ہیں۔ کہیں مبتلائے درد و کرب عاشقِ زار کے رنگ میں جلوہ نما ہے تو کہیں ایسے حسین پیکر میں اپنی جھلک دکھاتا ہے۔ جو ملاحت اور نمکینی کی چال

رکھتا ہے۔ اور کہیں یہ جلوہ ہار سنگار میں دکھائی دیتا ہے۔ حُسن و جمال کے علاوہ خوش اخلاقی اور حُسنِ سیرت میں بھی اپنا عکس دکھاتا ہے!"

—۶—

کِتھ مطرب تے میخانے کِتھ رِندی رسم یگانے

کِتھ صوم صلوٰت اذانے کِتھ زاہد نیک نمازی

حِلّ لغات: مطرب، گانے والا۔ رندی، رِند کا لفظ "عابد" کے مقابل ہے۔ شراب خوار۔ مست۔

ترجمہ:۔ "حُسنِ حقیقی کے مظاہر کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ کہیں راگ رنگ کی مجلسیں گرم ہیں کہیں مست الست رِند شہروں کے شور و شغب سے الگ ہو کر اپنی دُنیا بسائے بیٹھے ہیں کہیں صوم وصلوٰۃ کا چرچا ہے اور اذانوں سے فضائے آسمانی گونج رہی ہے۔ اور کہیں عابد زاہد عبادت میں مصروف ہیں۔ سب کی نگاہوں میں اُسی کی چمک اور جھلک موجود ہے!"

—۷—

ہے غیریّت زِندیقی پا ورثہ رکھ صدّیقی

کر جہد جہاد حقیقی بَن مَرد مُعلّٰی غازی

حِلّ لغات: غیریّت، کسی شے کو ایسا سمجھنا کہ اس میں قدرتِ الٰہی کا جلوہ نہیں ہے "غیریت" کہلاتا ہے۔ زندیق، بدمذہب۔ کافر۔ صدّیقی، حضرت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اکبر حضرت ابوبکر صدّیق رضی کی طرف اشارہ ہے جنھوں نے سرکارِ مدینہ کے اظہارِ نبوت پر بلا کسی حجت و سوال کے فوراً تصدیقِ نبوت فرمائی تھی اور ایمان

لے آئے تھے۔ جُہد، کوشش۔ جہاد، فی سبیل اللہ جنگ کرنا۔

ترجمہ:۔ "کسی چیز کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا کفر اور زندیقی ہے۔ اے سالکِ راہِ معرفت! تو صدیقی شعار پیدا کر، اور اسی کو اپنا ورثہ سمجھ۔ کفر کے خلاف جد و جہد جاری رکھ۔ اور حقائق کا علم حاصل کرنے کی پوری کوشش کر۔ تاکہ تُو انسانِ کامل اور مردِ غازی بن جائے!"

ہر چیز کی حقیقت ذاتِ حق تعالیٰ ہے۔ اِن سب کا وجُود اعتباری ہے۔ اور انہوں نے حق تعالیٰ ہی سے وجُود پایا ہے۔ اِس لئے حق تعالیٰ ہی حقیقت الحقائق ہے۔

علمِ حقائق وہ علم ہے جس سے حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ اربابِ ظواہر اشیاء موجودہ کو بطریقِ استدلال جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے محدود یا غلط علم کے مطابق اعتقاد و اعمال پر مُصر رہتے ہیں۔ برعکس اربابِ تحقیق کے جو معلول سے عِلّت کی جانب نہیں جاتے۔ بلکہ اللہ کے رسُولوں سے اقتباسِ انوارِ قُدس کر کے اُن ہادیانِ برحق کی وساطت سے عِلّت کو مجملاً دریافت کر کے تفصیل کے لئے معلول سے سیر شروع کرتے ہیں۔ اور از رُوئے کشف حقائق تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب اسی منہاجِ طریقت کے علمبردار ہیں۔ اور سالکین کو اسی صراط المستقیم پر گامزن رہنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

—— ۸ ——

ٹھَپ فِقہ اصُول مسائل   سَٹ نحوی فِعل تے فاعِل

بُٹھ عِلمی بحث دلائِل   ہے فقر فقط جاں بازی

حلّ لغات: ٹھَپ، بند کر۔ نہ کر۔ فِقہ، اُس علم کو کہتے ہیں جس سے دینیات کے عام قاعدے معلوم ہوں۔ اصُول، اُن شرعی بنیادی قواعد کو کہتے ہیں۔ جن پر احکامِ شریعت کی بنیاد قائم ہے۔ نحو، اس علم کو کہتے ہیں جس سے الفاظ کو صحیح طور پر ترکیب دینے کا طریق معلوم ہو۔ فعل اور فاعل سے نحوی ترکیب یا علمِ صَرف مراد ہے۔ جس میں

لفظوں کے ہیر پھیر سے بحث کی جاتی ہے۔ جانبازی، جان کا سودا کرنا۔ سر دھڑ کی بازی لگانا۔

ترجمہ:۔ "اے سالک! یہ وقت صَرف و نحو کے علوم اور فقہی دلائل اور بحثوں میں اُلجھنے کا نہیں ہے۔ کیونکہ فقر و ولایت، جس کا تُو طالب ہے وہ علمی مباحث اور دلائل میں نہیں ہے وہ محض جانبازی سے عبارت ہے۔ محبت کا طریق اختیار کر۔ جان دے اور عاشق صادق بن کر اِس راہ پر گامزن ہو جا!"

۹

اے سالک سلوک فریدی ہے ریت عجیب توحیدی

پُر ذَوق لذیذ جدیدی چھَڈ لَمبڑ دُور درازی

حلِّ لغات: سِلک، اصطلاحِ تصوّف میں سالکِ معرفت کو جو حصولِ مقصود کی راہ بتائی جاتی ہے اُسے سلُوک کہتے ہیں۔ لَمبڑ، لمبا کرنا۔ طوُل دینا۔

ترجمہ:۔ "اے سالک! فریدی سلوک عجیب توحیدی روِش ہے۔ یہ پُر ذوق بھی ہے، اور کُلُّ جَدِیْدٌ لَذِیْذٌ کے اصُول کے مطابق لذّت آفرین بھی۔ اِس لئے گفتار کی طوالت اور دُور دراز کے راستوں کو چھوڑ دے۔ اور اسی سلوک کو اختیار کر!"

۲۶۵

—۱—

وَہ وا دِلبرُ دی یاری

لا یاری گرِم نہ کاری

حلّ لغات: وَہ وا، کلمۂ طنز۔ کیا خُوب۔ کرِم نہ کاری، میرا علاج نہیں کرتا۔ چارہ گری نہیں کرتا۔

ترجمہ: "وَہ وا، محبُوبِ دل نواز کی دوستی بھی کیا عجیب ہے کہ اپنی محبت میں پھنسا کر بے پروا ہو جاتا ہے اور چارہ گری نہیں کرتا!"

عِشق کی واردات میں ہجر و فراق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ہر زبان میں شعراء نے ہجر و فراق پر اشعار کہے ہیں۔ مگر خواجہ صاحب کا انداز اور سوز و گداز ان سب سے نرالا ہے۔ ان کی ہر کافی نئے اسلوب کے ساتھ حزن و ملال کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ یہ بھی حزنیہ اور فراقیہ کافی ہے۔ اور پھر فصاحت و بلاغت قابلِ ملاحظہ ہے۔

—۲—

تھی ڈکھڑا ار کھم برِیّت ٭ ناں پُچھدا حال حقیقت

ناں سُنڈا وِیدِن ساری

حلّ لغات: ڈکھڑا، دُکھا، خشک مزاج۔ برِیّت، برأت۔ بے زاری۔ وِیدِن، داستان۔ تفصیلی حالات۔

ترجمہ :۔ "محبوب کی لاتعلقی کا یہ عالم ہے کہ روکھا اور خشک مزاج بن کر اپنے والۂ وشیدا سے دُوری اختیار کر لیتا ہے۔ نہ حال احوال پوچھتا ہے۔ اور نہ ہی یہ کہ مجھ پر کیا گزری ہے!"

———۳———

مَیں مُٹھڑی ڈُکھڑیں کُٹھڑی ٭ سَے تیریں غم دیں چھٹڑی

دِل ٹُٹڑی سُولاں ماری

حلِّ لغات : مُٹھڑی ، برباد ہوگئی۔ ڈُکھڑیں کُٹھڑی ، کُشتۂ دردو کرب۔

ترجمہ :۔ "یہ دُکھیا جو کشتۂ دردو کرب ہے۔ جو غم و الم کے سینکڑوں تیروں کا نشانہ بنی ہوئی ہے جس کا دل ٹُوٹ چکا ہے۔ اور جو مصائب و آلام کا شکار ہے۔ تباہ اور برباد ہوگئی ہے!"

———۴———

ناں ڈِٹھڑم مِٹھڑا مکھناں ٭ گیا ساوَن صاف سلکھناں

گئی موسم چیتر بہاری

حلِّ لغات : ناں ڈِٹھڑم ، میں نے نہیں دیکھا۔ مکھناں ، مکھن جیسا۔ سلکھناں ، خالی۔

ترجمہ :۔ "ساون کا مہینہ اپنی ہزار در ہزار مسرّتوں اور شادمانیوں کو ساتھ لیے صاف نکل گیا۔ چیت کی بہار بھی گزر گئی۔ لیکن افسوس مجھے شیریں ادا مکھن جیسے محبوب کا دیدار نصیب نہ ہُوا!"

— ۵ —

ناں کھوج نہ کھوبُ اُٹھانْدے ✤ سَبْ پُربَت پَندھ تھلانْدے

دِل رُل رُل رُو رُو ہاری

حلِّ لغات : کھوج ، سُراغ ، نشان ۔ کھوب ، نمدار زمین میں اونٹوں کے پاؤں دب کر نشان بنا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :۔ " نہ محبوب کا کوئی نشان ملتا ہے ، نہ اونٹوں کے نقوشِ پا نظر آتے ہیں ۔ ہر جانب پہاڑ ہی پہاڑ ہیں ۔ اور میں ان کوہستانی اور ریگستانی سفر سے تنگ آچکی ہوں ۔ اور دل بھٹک بھٹک کر اور خون کے آنسو رو رو کر تھک گیا ہے ! "

— ۶ —

میں سِندھڑی کیویں جالاں ✤ پردیس بیٹھی تن گالاں !

تھئے روہی ڈِینہ ملہاری

حلِّ لغات : سِندھڑی ، دریائے سندھ کے کنارے ۔ جالاں ، بسر کروں ۔ تن گالاں ، بدن کو گلا رہی ہوں ۔

ترجمہ :۔ روہی میں تو بارشیں ہو رہی ہیں ۔ اور موسم انتہائی پُر لطف ہے ، ایسے حالات میں پردیس میں بیٹھ کر دریائے سندھ کے کنارے میں اپنے بدن کو عذاب کیوں دوں ! "

— ۷ —

دِل کھسدا بھیت نہ ڈَسدا ✤ تھی اوپرا دُور رُوں ہَسدا

لا ہو ہو شہر خواری

حلِّ لغات: کھسدا، چھین لیتا ہے۔ بھیت، بھید۔ اوپرا، بواڈ مجہول، اجنبی، ناواقف۔ ہسدا، ہنستا ہے۔
ہو ہو، فضیحت، رُسوائی۔ شہر خواری، بدنامی۔

ترجمہ:۔ "محبوب ہمارا دل تو چھین لیتا ہے، مگر اپنے دل کا بھید نہیں بتاتا، بلکہ اجنبی بن کر دُور کھڑا ہنستا رہتا ہے۔ اپنے شیدائی کے لئے بدنامی اور رُسوائی کا سامان پیدا کر کے پھر اس کی طرف توجہ تک نہیں کرتا!"

جب سالک کو کسی حسین چہرے میں حُسنِ ازل کی جھلک نظر آتی ہے۔ تو وہ اس پر سو جان سے فدا ہو جاتا ہے جیسا کہ مولانا فخر الدین عراقیؒ قلندروں کے ایک خوبرو لڑکے پر دل دے بیٹھے یا پھر مصر میں ایک موچی کے لڑکے پر شیدا ہو گئے۔ اس کا ردِ عمل جو ہُوا وہ تمام دُنیا پر ظاہر ہے۔ اپنے دَور کا بہت بڑا عارف بدنام ہو گیا۔ لوگوں کی اُن پر انگلیاں اُٹھنے لگیں مگر قدرت ایک طرف کھڑی مسکراتی رہی جیسے اُس کا اِس میں کچھ دخل ہی نہیں۔

—— ۸ ——

ہک یار فرید اَدیڑا ❊ بیا کسّ ننانڑ دا جھیڑا
پئی پلڑے مُونجھ مُنجھاری

حلِّ لغات: اَدیڑا، بے ڈھب۔ پئی پلڑے، پلّے میں آپڑی۔ حصّے میں آئی۔ قسمت میں ملی۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! ہمیں اس عشق سے کیا ملا۔ ایک تو محبوب ہی بے ڈھب قسم کا سخت مزاج واقع ہُوا ہے۔ دُوسرے ساس اور نندیں ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں۔ سوائے حزن و ملال کے اور کچھ ہمارے پلّے نہیں پڑا!"

۲۶۶

— ۱ —

ہک دَم ہجر نہ سہندی ہے

دِل دِلبر کارݨ ماندی ہے

حلّ لغات: نہ سہندی ہے، برداشت نہیں کر سکتی۔ کارݨ، واسطے۔ ماندی، بیمار۔

ترجمہ:- "میرا دل ایک لمحہ کے لیے بھی محبوبِ دل نواز کا فراق برداشت نہیں کر سکتا۔ دِل دلبر کے لیے سخت اُداس اور بیمار ہے!"

— ۲ —

سوز گداز دی تُول وِچھانواں　　ڈُکھ ڈُوہاگ دی سیج سُہانواں

ہار غماں دا گلْ وِچ پانواں　　دَرد دی باہنہ سِراندی ہے

حلّ لغات: تُول وِچھانواں، توشک بچھاؤں۔ بستر کروں۔ باہنہ سِراندی ہے، بازو سر کے نیچے ہے۔ سُہانواں، سُہاؤں۔

ترجمہ:- "سوز و گداز کا بستر بچھاتی ہوں۔ دُکھ اور مایُوسی کی سیج سجاتی ہوں۔ غموں کا ہار گلے میں ڈال لیا ہے۔ اور دُکھ درد کو بازُو کی طرح سر کے نیچے دے رکھا ہے۔ الغرض سوز و گداز دُکھ درد اور مایوسیوں نے میرا ہر طرف سے احاطہ کر لیا ہے!"

—— ۳ ——

ماہی بے پرواہ ملیوسے　　　　پلڑے سوز فراق پیوسے

حال کنوں بے حال تھیوسے　　　　جندڑی جھوک غمانڈی ہے!

حلِ لغات: ملیوسے، ہم کو ملا

ترجمہ:- " مجھے محبوب انتہائی بے پرواہ ملا ہے۔ سوز و فراق پلّے میں پڑے ہیں۔ حال سے بے حال ہو چکی ہوں اور جان حزن و ملال کی جھوک بنی ہوئی ہے!"

—— ۴ ——

ڈینہہ نبھانواں سڑدیں جلدیں　　　　رات وِنجانواں جلدیں گلدیں!

ساری عمر گئی ہتھ ملدیں　　　　ہیے ہیے موت نہ آندی ہے

ترجمہ:- " دن مڑتے جلتے گزرتا ہے اور رات جلتے گلتے بسر ہوتی ہے۔ اسی طرح ساری عمر کفِ افسوس ملتے گزر گئی۔ افسوس! موت بھی نہیں آتی!"

—— ۵ ——

سوہنے کیتی کیچ تیاری　　　　آیا بار برہوں سر یاری

سینگیاں سرتیاں کرن نہ کاری　　　　بے وس پئی کرلاندی ہے

ترجمہ :۔ "محبوب کیچ جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ہجر و فراق کا بارِ گراں سر پر آپڑا ہے سہیلیاں اور ہمجولیاں بھی میری کوئی مدد نہیں کرتیں۔ بے بس ہو کر نالہ و فریاد کر رہی ہوں!"

—— ۶ ——

یاد کریساں یار دیاں گالھیں　　　سوہنیاں رمزاں موہنیاں چالیں

توڑے مہنیں ڈُسے وِم سیالیں　　　تانگ فرید نہ جاندی ہے

حلِّ لغات: توڑے، اگرچہ

ترجمہ :۔ "سیال قوم کی عورتیں خواہ مجھے طعنے مہنے کیوں نہ دیں، پھر بھی اے فریدؔ! محبوب کا اشتیاق و انتظار ختم نہیں ہو سکتا۔ میں اس کی باتیں یاد رکھوں گی۔ اس کی رمزیں کتنی دلکش اور چالیں کتنی پسندیدہ ہیں!"

۲۶۷

—— ۱ ——

ہکّو الف مینوں بِرمانوم ڑی

تتی بے تے مُول نہ بھانوم ڑی

حلِّ لغات: ہکّو، ایک ہی۔ الف، ابجد کا پہلا حرف۔ بِرمانوم، مجھے تڑپائے۔ ڑی، یہ حرفِ ندا ہے۔ تتی، سوختہ۔ مُول، ہرگز۔ نہ بھانوم، مجھے نہ بھائے۔

ترجمہ:۔ "اے سہیلی! مجھے تو ایک الف نے ہی والہ و شیدا بنا لیا ہے۔ بدبخت ب، ت، تو
مجھے بالکل نہیں بھاتے۔"

الف حروفِ ابجد کا پہلا حرف ہونے کی وجہ سے روزِ ازل کا علامتی نشان بن گیا ہے۔ الف سے مُراد اللہ ہے۔ سالک اپنے ہمرہانِ سفر سے مخاطب ہو کر کہ رہا ہے کہ مجھے اللہ کی محبت ہی کافی ہے۔ اے سوختہ جان رفیقو! ماسوی اللہ تو مجھے ایک آنکھ بھی نہیں بھاتا۔

—— ۲ ——

سوہنی وحدت پرم پریتاں رِیں   ذوقی گھاتاں عشقی گیتاں رِیں

کوجھی کثرت کوجھیاں ریتاں ریں   دِل غیروں غیرت کھاتوم ڑی

حلِ لغات: وحدت، مسئلہ وحدت الوجود کی طرف اشارہ ہے۔ ذوقی گھاتاں، اصحابِ ذوق کی باتیں۔ عشقی گیتاں، محبت کی داستانیں۔ کوجھی، بدصورت۔

ترجمہ:۔ "مسئلہ وحدت الوجود کتنا دلکش ہے۔ اس میں اہلِ محبت کے لئے پیار و محبّت کی باتیں ہیں اہلِ ذوق کے لئے پُرلطف نغمے اور اہلِ عشق کے لئے محبت کی داستانیں ہیں۔ اس کے علی الرغم کثرت کا مسئلہ کتنا بھونڈا اور اس کی رِیتیں کتنی بدصُورت ہیں۔ میرا دل تو ماسوی اللہ سے غیرت اور نفرت کرتا ہے!"

وحدت سے محبت کی وجہ سے عجیب ذوق و شوق کی کیفیت طاری ہے۔ اگر وحدت میں حُسن کی جھلک ہے تو کثرت میں بدصُورتی اور بدنمائی کا انداز ہے۔ دِل وحدت میں ایسا گُم ہو چکا ہے کہ اب اُسے ماسوی اللہ ہرگز نہیں بھاتے۔ ان سے نفرت کرتا ہے۔

— ٣ —

ہر چالوں ناز نواز ڈِسے　　　　سَب حُسن ازل دا راز ڈِسے

کُل عالَم عالَم ساز ڈِسے　　　　ہِکو نُور نظر وِچ آنُوم ڑی

حِلّ لغات؛ ہر چالُوں، ہر چال سے۔ ڈِسے، دکھائی دے

ترجمہ:۔ ”ہر چال سے اس کا ناز و انداز دکھائی دیتا ہے۔ اور یہاں کا سب کچھ حُسنِ ازل کا راز معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی غور سے دیکھے تو یہ سارا جہان ہمہ وقت تعمیرِ کائنات میں مصروف ہے میری نظر میں تو صرف ایک نُور ہی سمایا ہوا ہے!“

ہر صُورت اور اس کے ایک ایک انداز میں حُسنِ ازل کا جلوہ نمایاں ہے۔ کائنات بھی خود خالق دکھائی دیتی ہے اب سوائے اس نُورِ ازل کے ہر وجود فنا ہو چکا ہے۔

— ۴ —

غیریّت محض محال ڈِسے　　　　چو طرفوں حُسن جمال ڈِسے

ہر ویلے وصل وِصال ڈِسے　　　　ڈِینہہ رات پِنل گل لانوِم ڑی

حِلّ لغات؛ غیریّت، شرکت۔ ماسوی اللہ۔ محال، ناممکن۔

ترجمہ:۔ ”غیریّت یعنی ماسوی اللہ کا وجود تو قطعاً محال ہے۔ چاروں طرف خدائے واحد کے حُسن و جمال کے جلوے دکھائی دیتے ہیں۔ ہر وقت وصل و وصال کے اسباب مہیّا ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات دِن عاشق بے تاب کو محبُوب پُنل گلے لگا کر وصال سے مشرّف کر رہا ہے!“

غیراللہ کا وجود ناممکن اور محال محض بن گیا ہے۔ کیونکہ زمان و مکان کی وسعتوں اور پہنائیوں میں حُسن ازل یوں سما گیا ہے کہ اب غیر کا وجود خارج از امکان ہو گیا ہے۔ نیز سالک بھی حُسنِ ازل میں یوں مدغم ہو چکا ہے کہ اب چاہنے والے، چاہے جانے والے اور خود چاہت میں کوئی فرق نہیں رہا۔

—— ۵ ——

کیوں سُرخی کجلہ دھار مُٹھی　　　کیوں کردی ہار سنگار مُٹھی

دل مُلک بھیر سِدھانوم ڑی　　　جے جاناں سانوَل یار مُٹھی

حلّ لغات: کردی، کرتی۔ مُٹھی، بدبخت۔ جے، اگر۔ جاناں، مَیں جانوں۔ سِدھانوِم، چلا جائے۔

ترجمہ: "اے سہیلی! اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میرا سانوں پھر مُلک بھیر چلا جائے گا، تو میں بدبخت ہار سنگار کیوں کرتی اور کاہے کو سُرخی اور کاجل کی دھار لگاتی!"

اب جو فراق کی کیفیت طاری ہوئی تو وصال کی کیفیات اور وصل کی تیاریوں سے بھی جی اُچاٹ ہونے لگا۔ یہ ہجر کی انتہائی تکلیف دہ کیفیت ہے۔

—— ۶ ——

ہر روز اسے سوز مزید تھیا　　　تتا دَرد جدید شدید تھیا

بِن ڈھولن گھر دَر تانوم ڑی　　　ہکّی دِید فرید خرید تھیا

حلّ لغات: تتا، تپا ہُوا، سوختہ۔ ہکّی، ایک ہی۔ گھر دَر، گھر بار۔

ترجمہ: "فرید کو تو محبوب کی ایک ہی نظر نے خرید لیا ہے۔ اس کا سوز اور درد روز بروز ترقی پر

ہے۔ اَب محبُوب کے بغیر گھر بار بھی اچھا نہیں لگتا۔ اس کے در و دیوار کھانے کو آتے ہیں، اور انہیں دیکھ کر وحشت سی ہونے لگتی ہے!"

۲۶۸

"الف ہِکّو ہم بَس وے میاں جی" ___ "ہِکّو الف مینوں بَرمانُوم ڑی" ___ اور ان کے بعد درجِ ذیل کافی ___ "ہِک ہے ہِک ہے ہِک ہے" ___ ایک ہی مضمون کی کافیاں ہیں۔ ان سب میں مسئلہ وحدت الوجُود پر کھُل کر بحث کی گئی ہے۔ یہ اس موضُوع کی آخری کافی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

—— ا ——

ہِک ہے ہِک ہے ہِک ہے

ہِک دی دَم دَم سِک ہے

حلِّ لغات: ہِک، ایک ذات۔ واحد۔ دَم دَم، پَل پَل۔ ہر لمحہ۔ سِک، خواہش۔ شوق انتظار۔

ترجمہ: "وہ ایک ہے۔ یگانہ ہے۔ لاشریک ہے۔ مجھے ہر لمحہ اُسی ذاتِ واحد کا انتظار اور اشتیاق ہے!"

وجودی مسلک میں فی الحقیقت نہ تو عدد کی گنجائش ہے نہ اسمِ اشارہ کی اور نہ ہی اسم کی۔ اس لئے یہ کہنا کہ وہ ایک ہے اصولاً صحیح نہیں۔ کیونکہ وہ بے نشان اور لامکان ہے۔ ہمہ صفت اور ہمہ جہت ہے۔ اس لئے اسمِ اشارہ وَہ، یَہ، یہاں اور وہاں سے بھی دُوئی کی بُو آتی ہے۔ علاوہ ازیں عدد ایک بھی اس بے نشان اور لامکان کو محدود کرنے کی کیفیت ہے۔ لیکن سالک کے لئے سوائے اس

کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ مروّج لفظ "ایک" کا سہارا لے کر اس وجُودِ مطلق کی بات کرے۔

—— ۲ ——

ہِک دے ہر ہر جا وِچ ڈیرے

کیا اُچ ہے کیا جھِک ہے!

حلّ لغات: اُچ، بلندی، جھِک، نشیب۔ نیچی جگہ۔ عالمِ سفلی۔

ترجمہ:۔ اُس ذاتِ واحد کے ہر جگہ ڈیرے ہیں۔ خواہ نشیب ہو یا فراز۔ اس کی قدرت کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے ؎

پناہِ بلندی و پستی توئی ٭ ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

—— ۳ ——

ہِک ہے ظاہر ہِک ہے باطِن

بِیا سب کجھ ہالِک ہے

حلّ لغات: ہالِک، ہلاک ہوجانے والا۔ فانی۔ بِیا، اور۔

ترجمہ:۔ "ظاہر میں ہی ایک ہے اور باطن میں ہی ایک ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب کچھ ہلاک و برباد ہوجانے والا ہے!"

هُوَ الْاَوَّلُ، هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ۔ باقی سب کچھ فنا ہوجانے والا، اضافی، اور ناپائیدار ہے۔

—— ۴ ——

مقناطیس تے لوہے وانگن

ہُوں ڈُو دِل دی چھک ہے

حلِّ لغات: وانگن، طرح، مثال، مانند۔ ہُوں ڈُو، اُسی کی طرف۔ چھک، کشش

ترجمہ:۔ "جیسے لوہے کو مقناطیس اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اُسی طرح میرے دل کو اس ذاتِ وحدہ لاشریک کی طرف کشش ہو رہی ہے!"

ذاتِ مطلق کی محبّت کی غیر مرئی لہروں نے کائنات کے ذرّے ذرّے کو اپنے دائرہ کشش میں ایسے سمیٹا ہُوا ہے۔ جیسے مقناطیسی لہریں لوہے کو کھینچتی ہیں!

—— ۵ ——

جیڑھا ہک کُوں ڈُوں کر جانٹے

او کافر مُشرک ہے

حلِّ لغات: جیڑھا، جو شخص۔ جو کوئی۔ ڈُوں کر جانٹے، دو جانے۔ اس کی وحدانیت میں کسی کو شریک کرے۔

ترجمہ:۔ "جو شخص اس واحد یکتا پروردگارِ عالم کے ساتھ کسی کو شریک بنائے۔ یا یہ اعتقاد رکھے کہ اس کائنات کے بنانے والے دو خدا ہیں تو وہ کافر اور مُشرک ہے!"

دوئی کو ماننے والا، اُس ایک کے سوا کسی اور وجود کو تسلیم کرنے والا کائنات کو خالقِ کائنات سے جُدا ہستی سمجھنے والا شرک میں مبتلا ہے۔ وحدتِ وجُودی توحید ہے اور شہود پر اعتبار کرنا شرک ہے۔

—— ۶ ——

مطلب ڈاڈھا سخت نزیکی

پر، رہ تے چل چک ہے

حلِ لغات: چل چک، کیچڑ کی پھسلن ۔ نزیک، نزدیک ۔

ترجمہ:- "توحید کا مفہوم سمجھنا تو آسان بات ہے ۔ مگر راستہ پُرخطر ہے ۔ جگہ جگہ کیچڑ اور پھسلن ہے ۔ اگر سالک پھسل جائے تو پھر کہیں کا نہیں رہتا!"

یعنی وجودی فلسفے کا سمجھنا تو کوئی مشکل نہیں ۔ مگر اس میں کچھ مشکل مقام بھی آتے ہیں ۔ جہاں سالک کے پھسلنے کا اندیشہ ہوتا ہے ۔

—— ۷ ——

ساڈے ہر ہر واہ دا سارا

فخرؒ پیا مالک ہے

حلِ لغات: سرواہ، سارا بدن ۔ عزّت و ناموس ۔

ترجمہ:- "ہمارے سروتن اور عزّت و ناموس سب کا مالک حضرت خواجہ فخر جہاں رحمۃ اللہ علیہ ہیں!"

یعنی میرا مُرشد "فخر پیا" میری جانِ جاں ہے ۔

۸

دَرد دا بار اُٹھا نہ سگدی

دِل شودی نِک تِرک ہے

حلّ لغات: نہ سگدی، نہ سکتی۔ نِک تِرک، چھوٹی سی، نازک، کمزور۔

ترجمہ:۔ "یہ دل بے چارہ کمزور اور ناتواں ہے۔ درد و غم کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا!"

سالک کا دِل اگرچہ بیت اللہ ہے۔ اور حُسنِ ازل کی جلوہ سامانیوں کو اپنے اندر سمو لینے کی پوری گنجائش رکھتا ہے۔ محدود کیسے بلکہ لامحدود کو بھی اپنے اندر سمیٹ سکتا ہے۔ بایں ہمہ دردِ محبت قوّتِ برداشت سے باہر ہے۔ ہجر و فراق ایسی تیز آگ ہے جو تن من کو جلا کر کوئلہ بنا دیتی ہے۔

۹

روزِ ازل دی دلڑی میڈی

راہِ حق دی سالِک ہے

ترجمہ:۔ "اس کے باوجود میرا دل روزِ الست سے راہِ حق کا سالک ہے!"

یعنی یومِ الست میں جو پیمانِ وفا باندھا تھا۔ یہ دلِ سالک برابر اُسے نبھائے جا رہا ہے۔

۱۰

جندڑے نال خیال خدائی

کیا پورا گیا بِک ہے

حلّ لغات: جند، جان۔ دے نال، کے ساتھ۔ کیا، کیسے۔ رِک گیا، منطبق ہوگیا۔ جُڑ گیا۔

ترجمہ:۔ "یہ کمزور جان اور ربّ کائنات کا خیال ایک دُوسرے کے ساتھ کیسے پیوست ہوگئے ہیں"۔

وحدانیت کا تصوّر میری رُوح اور جان میں یوں رچ بس گیا ہے کہ دونوں میں تفریق کرنا محال ہوگیا ہے۔ شعور اور لاشعور میں وجود مطلق ایسے سماگیا ہے۔ کہ اس کے سوا اور کچھ بھی موجود نہیں اور ان تصوّرات کا علیحدہ ہونا بھی محال ہے۔

—— ۱۱ ——

یار فریدؔ سُنجانْن کیتے

اے نُسخہ ہِک ٹِک ہے

حلّ لغات: ہِک ٹِک، تیر بہدف۔ مجرّب۔

ترجمہ:۔ "اے فریدؔ! محبوبِ حقیقی کے پہچاننے کے لیئے یہ وحدت الوجودی نسخہ تیر بہدف ہے"!

اگر حُسنِ ازل کے نظارے کی تمنّا ہے۔ اور اسے پہچاننے کا سودا سر میں سمایا ہے۔ تو آ! تجھے اس کی کلید بتاؤں۔ مجھ سے وہ نُسخہ سُن اور وہ یہ ہے کہ اُس ایک کے سوا اور کوئی موجُود نہیں۔ "ہمہ اوست!"

(۲۶۹)

سالک کے لیئے یہ انتہائی منزل ہے کہ محب اور محبُوب ایک ہوجائیں اور اُن میں کوئی فرق نہ رہے یہ مقام فنافی اللہ ہے جو فنا کے تینوں اقسام، فنافی الشیخ، فنافی الرسُول اور فنافی اللہ کی آخری حد اور انتہائی منزل ہے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نے درج ذیل کافی میں اسی مقام کی عکاسی فرمائی ہے۔

—— ۱ ——

ہُنڑ میں رانجھنڑ ہوئی ، رِیہا فرق نہ کوئی!

حلِ لغات: ہُنڑ، اب۔

ترجمہ: "اے مخاطب! محبوب کے تصوّر میں میرے انہماک نے اتنی ترقی کی۔ یکسوئی اس حد تک پہنچی کہ اب مجھ میں اور میرے مطلوب و مقصود میں کوئی فرق نہیں رہا۔ اب میں اپنے محبوب رانجھن میں کچھ اس طرح فنا اور مدغم ہو چکی ہوں کہ میں میں نہیں رہی۔ بلکہ میں اب رانجھن ہوں اس میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں رہا!"

یہ مقام وہ ہے جس کی منصور حلاّج نے نشان دہی کی تھی۔ وہ ایسے مقام سے اُناالحق کہہ رہے تھے۔ جہاں منصور کا نام و نشان نہیں تھا۔ اناالحق کی آواز بلاشبہ منصور کی زبان سے نکل رہی تھی۔ لیکن بولنے والا منصور نہیں تھا۔ وہی تھا جو کہہ رہا تھا "اناالحق!"

—— ۲ ——

جیں سَنگ دِلڑی پیت لگائی ، آخر بَنڑ گئی سوئی

حلِ لغات: جیں سنگ، جس کے ساتھ۔ سوئی، وہی۔

ترجمہ: "دِل نے جس کے ساتھ محبت کی تھی۔ آخر کو وہ اسی پیکر میں ڈھل گیا ہے!"

—— ۳ ——

ہیر سلیٹی چُوچک بیٹی ، وَنج کِس جا کھڑوئی

حلِ لغات: ہیر سلیٹی، ہیر سیال۔ وَنج، جا۔ کِس جا، کس جگہ

ترجمہ :- "عشق کا فیضان تو دیکھئے کہ اس نے ہیر سیال کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا!"

یعنی جس سے محبت کی پینگیں بڑھائی تھیں، لَو لگائی تھی۔ آخر اُسی کی ہو گئی۔ بلکہ خود وُہی بن گئی۔

—— ۴ ——

ہیروں ہیرا تھیسی جے کر، سر ہیں راہ ڈِتوئی

ترجمہ :- "اگر تُو نے وحدت الوجود کے اسی راستے میں سر قربان کر دیا تو پھر تُو بھی ہیر سے ہیرا بن جائے گی!"

یعنی اگر سالک رہِ عشق میں جان ہار دے۔ سر کی بازی لگا دے تو پھر وہ اپنی منزلِ مراد پر پہنچ کر ہیرا بن جاتا ہے

—— ۵ ——

پہلے کھا کر درد کشالے ، اوڑک تھئی دِلجوئی

حلّ لغات : کشالے ، تکلیفیں۔ اوڑک ، آخرکار۔ تھئی دلجوئی ، دلجوئی ہوئی۔

ترجمہ :- "شروع شروع میں مصائب و آلام برداشت کئے تھے۔ بالآخر محنت کا ثمرہ ظاہر ہُوا اور محبوب نے کمال شفقت سے دلجوئی کی۔ اور ہم دونوں یک جان دو قالب ہو گئے!"

رہِ عشق میں تکلیفیں ہیں، کٹھنائیاں ہیں۔ لیکن آخری منزل میں مراد ضرور پُوری ہوتی ہے۔

—— ۶ ——

شابس اصلوں محض نہ ہاریوں ، جتنا بار چتوئی

حلّ لغات : شابس ، شاباش۔ اصلوں ، بالکل۔ ہاریوں ، تُو نہ ہاری۔ چتوئی ، تُو نے اُٹھایا۔

ترجمہ :- "اے سالکِ جادۂ عشق! تجھے شاباش ہے کہ نحیف و نزار ہونے کے باوجود جس قدر

بوجھ تجھ پر ڈالا گیا تو نے خوشی خوشی اٹھایا اور آخر تک نباہ کیا۔ نہ پسپا ہوا اور نہ اپنی کمزوری کو ظاہر ہونے دیا!"

بارِ محبت اگرچہ بہت بھاری ہے، بہتوں کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں اور وہ ہمّت ہار بیٹھتے ہیں۔ لیکن آفرین ہے سالکِ راہِ وفا پر کہ اُس نے ہر بوجھ کو ہنستے مسکراتے اُٹھایا۔

— ۷ —

جو کوئی سلک محبّت دے وِچ ، مرن توں اگے موئی

حلِّ لغات: مرن توں اگے موئی، مرنے سے پہلے مرجانا۔

ترجمہ: "جو کوئی محبت کی راہ پر مرنے سے پہلے مرجائے!"

— ۸ —

سیجھ سُہاگ سُہائیں تھی خوش ، شیام سُندر سنگ سوئی

حلِّ لغات: شیام سُندر، کرشن جی۔ مراد محبوب۔ سنگ سوئی، ساتھ سوئی۔

ترجمہ: "وہ خوش و خرّم اپنے محبوبِ دل نواز کے ساتھ سہاگ کی سیج پر ہمکنار ہوتی ہے!"

جس نے مُوتُوا قبل اَن تموتُوا کی حدیثِ قدسی پر عمل کیا وہ کامیاب ہوا۔ وُہی سہاگن بنی، سیج پر بیٹھی اور اپنے محبوب کے وصل کی حقدار بنی۔

— ۹ —

نال خیال "انا" دے جیں نے ، مَیل دوئی دی دھوئی

حلِّ لغات: انا، انانیّت۔ خودی۔ مَیل، کدورت۔ دوئی، ماسوی اللہ، غیریّت۔ دھوئی، پاک کردی۔ دھودی۔

ترجمہ :۔ "جس نے "انا" (انا الحق) کے خیال سے دوئی کی میل کو دھو کر پاک صاف کر لیا!"

—— ۱۰ ——

سارے جگ وِچ ہِک مَیں رہ گئی، ناں توئی نہ اوئی

ترجمہ :۔ "آخر یہی ہُوا کہ نہ تُو رہا اور نہ وہ رہا۔ ساری دُنیا میں صرف مَیں ہی مَیں رہ گئی!"
جس نے اپنے آپ میں محبُوب کو تلاش کر کے "انا" کی بھٹی میں دوئی کو جلایا وُہی کندن بن گئی۔ پھر دوئی کا میل ختم ہوتے ہی ایک "انا" رہ گئی۔ پھر نہ تُو رہا اور نہ میں رہی۔ رہ گئی ذاتِ خدائی ؎

میانِ عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست
تو خود حجابِ خودی حافظ از میاں برخیز

—— ۱۱ ——

تھیا منصُور فریدؔ ہمیشہ، جَیں اے راز لدھوئی

حلِّ لغات: تھیا، ہوگیا۔ منصُور، کامیاب و کامران۔ جَیں، جس نے۔ اے، یہ۔ لدھوئی، پالیا

ترجمہ :۔ "اے فریدؔ! ہمیشہ وہی کامیاب و کامران ہُوا جس نے فنا فی اللہ ہونے کا راز پالیا!"

نوٹ :۔ بعض حضرات نے منصُور سے مراد حضرت منصُور حلاج لیا ہے۔ کیونکہ پہلے دو شعروں میں اُسی کا ذکر آرہا ہے۔ اس حالت میں اس شعر کا مطلب ہوگا کہ جس نے فنا فی اللہ کے راز کو پالیا ہے، اس نے ہمیشہ منصُور کا ہی درجہ پایا ہے۔ مختصر یہ کہ جس نے اپنے آپ میں ڈوب کر اُسے پالیا۔ اس نے اپنے آپ کو ڈھونڈ لیا۔ "انا" میں حق کو دیکھا "انا الحق" کہا۔ اور منصُور بن گیا۔ وجودی مسلک میں منصور کے مرتبے پر پہنچنا سالک کے لئے منتہائے کمال ہے!

(۲۷۰)

ارضِ مقدس سے روانگی کے وقت کس کا دل بھر نہیں آتا۔ بلکہ جتنا کسی کا مقام بلند ہو اُسے ارضِ پاک سے اتنی زیادہ محبت اور اُلفت ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب نے جس عقیدت و ارادت سے مناسکِ حج ادا کیے اور جتنی وارفتگی سے حضورؐ نے حرمِ نبوی میں حاضری دی۔ اس کی چند جھلکیاں ہم ابتدائی کافیوں میں دیکھ چکے ہیں۔ اب فریضۂ حج اور زیارت روضۂ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گھر کو روانگی ہوئی، تو دل پر حزن و ملال کے دَل بادل اُمنڈ آئے۔ آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور زبانِ مبارک پر یہ اشعار آ گئے :۔

—— ۱ ——

ہے عرب شریف سِدھائی

بو سندھ پنجاب دی آئی

حلِّ لغات: ہے، کلمۂ تأسّف۔ افسوس۔ سِدھائی، رخصت ہوئی۔

ترجمہ: "ہائے افسوس! عرب شریف کی پاک دھرتی رخصت ہو گئی۔ اور اب سندھ اور پنجاب کی ہوائیں آنے لگی ہیں!"

—— ۲ ——

بِن عرب اے اَکھیاں رووِن   رو ہار ہنجوں دے پووِن

کرنیرے مُکھڑا دھووِن   دِل دَردیں چوٹ چُکھائی

حلِ لغات: بِن، بغیر۔ اسے، یہ۔ اَکھیاں، آنکھیں۔ رووِن، روئیں۔ ہنجرے، آنسوؤں کے ہار۔ ہنجوں، آنسو۔ پووِن، پروئیں۔ مُکھڑے، مُنہ۔ دھووِن، دھوئیں۔

ترجمہ: "عرب شریف کے ہجر و فراق میں آنکھیں رو رو کر آنسوؤں کے ہار پرو رہی ہیں۔ آنسو بہا کر اس سے مُنہ دھو رہی ہیں۔ دِل پر اس مفارقت کے درد و غم نے شدید چوٹ چلائی ہے!"

—۳—

اسے پہلی منزل حَدّے   بُئی شہر مُبارک جَدّے

کلھ بحر دی شَدّے مَدّے   اَج عدن وینّدی مُکلائی!

حلِ لغات: اسے، یہ۔ بُئی، دُوسری۔ کلھ، کل۔ شَدّے مَدّے، مدّوجزر۔ موجوں کا اُتار چڑھاؤ۔

ترجمہ: "مکّہ مکرمہ سے پہلی منزل حدّہ تھی۔ دُوسری جدّہ شریف، جو ہر حاجی کو آتے وقت خوش آمدید اور جاتے وقت خدا حافظ کہتا ہے۔ کل سمندر کی مدّوجزر سے واسطہ پڑے گا اور آج عدن بھی جُدا ہُوا جا رہا ہے!"

—۴—

کر سعی طواف زِیارت   لہہ لطفوں عفو اِشارت

گِھن عشقوں ذوق بِشارت   وَل وطنیں واگ وَلائی!

حلِ لغات: کر، کرکے۔ لہہ، لے کر۔ وَل، پھر۔ واگ وَلائی، باگ موڑ دی۔

ترجمہ:۔ "حرم کعبہ میں داخل ہو کر سعی و طواف سے فیضان حاصل کیا۔ بیتِ ربّی کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ مولا کریم کے خصوصی فضل و کرم سے مغفرت اور عفو و عنایت کا اشارہ پا کر اور عشق و محبت سے ذوق و وجدان کی بے شمار بشارتیں لے کر وطن کی طرف باگیں موڑلی ہیں!"

— ۵ —

کیوں گانے گہنے پانواں   کیوں سُرخیاں مہندیاں لانواں

کیوں کجلہ دھار بنانواں   ہائے تھیوم نصیب جُدائی!

حلِّ لغات: گانے، عروسی بند۔ گہنے، زیورات۔ پانواں، پہنوں۔ لانواں، لگاؤں۔ بنانواں، بناؤں۔ تھیوم، مجھے ہوئی۔

ترجمہ:۔ "عرب شریف سے مفارقت کا احساس اتنا شدید ہے کہ کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ عروسی بند اور زیورات ایسے غم انگیز موقعے پر کیسے پہنوں۔ سُرخی مہندی کس لئے لگاؤں اور کجلے کی دھار کیسے بناؤں۔ یہ کوئی خوشی کا موقعہ تو نہیں۔ بلکہ ہجر و فراق کے حُزن وملال کی ابتدا ہے!"

— ۶ —

کُل سہرے ہار کُمانیں   کُل ناز نواز وِہانیں

گئے جوش جوانی مانیں   گیا دھج وَج فخر وڈائی

حلِّ لغات: کُل، تمام۔ کُمانیں، کملا گئے۔ وِہانیں، گزر گئے۔ مانیں، ماٹھ۔ وڈائی، فخر۔ غرور۔

ترجمہ: "گل سہرے اور ہار کملا گئے۔ ناز و انداز رُخصت ہوئے۔ جوانی کے جوش اور مان گزر گئے۔ فخر، بڑائی اور سج دھج بھی ختم ہو گئی!"

— ۷ —

توں باجھوں سانوُل گھر وِچ ہاں بے شک سخت سفر وِچ
تھل مارُو سنجڑے بر وِچ ہم سختی روز سوائی

حلِ لغات: توں باجھوں، تیرے بغیر۔ سانوُل، سانولا محبوب مراد بیت اللہ۔ ہاں، میں ہوں۔ تھل مارُو، خونی ریگستان۔ سنجڑے، سنسان۔ ہم، مجھے ہے۔ سوائی، زیادہ۔

ترجمہ: "اے سانولے محبوب بیتِ ربّی! تیرے بغیر تو میں گھر میں بھی سفر جیسی کیفیات پاتی ہوں۔ بلاشبہ میں روحانی طور پر صبر آزما سفر سے دوچار ہوں۔ گھر ایسا ویران اور سنسان نظر آتا ہے۔ جیسے میں خونی صحرا میں حیران و سرگردان پھر رہی ہوں۔ رنج و محن میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے!"

— ۸ —

کوئی آس فرید نہ پُنڑی جی جلیا، دِلڑی بھُنڑی
سر سوز فراق دی چُنڑی گل دردوں چولی پائی!

حلِ لغات: آس نہ پُنڑی، اُمید بر نہ آئی۔ بھُنڑی، بھونی گئی۔ چُنڑی، رنگین دوپٹہ۔ دردوں، درد سے۔
ترجمہ: "اے فرید! کوئی آرزو پوری نہ ہوئی۔ جی جل گیا اور دل کباب کی طرح بھُن رہا ہے

سوز و فراق کی اوڑھنی سر پر اور دُکھ درد کی چولی گلے میں ہے!"

۲۷۱

محبّت کی دو اقسام ہیں۔ محبّتِ صفات اور محبّتِ ذات۔ محبّتِ صفات میں عارف کو صفاتِ متبائنہ سے سابقہ پڑتا ہے۔ چنانچہ درجِ ذیل کافی میں عارفِ صفات کے "ہفت خواں" طے کرنے کے لئے سرگرم سفر ہے۔ جلال گھنگھور گھٹا کی طرح عارف کے گرد و پیش کو تیرہ و تاریک بنا دیتا ہے۔ عارف گھبرا جاتا ہے۔ اُس وقت حُسنِ ازل اپنی جھلک دکھاتا ہے۔ جس سے بجلی جیسی تیز چمک پیدا ہوتی ہے۔ عارف اس روشنی میں قدم آگے بڑھاتا ہے۔ مگر پھر اُسی طرح ماحول تیرہ و تار ہو جاتا ہے۔ اس کشمکش کی حالت میں عارف کی زبان پر ایسے اشعار آتے ہیں جو اس کی واردات کو مجاز کے رنگ میں ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ تُلسی کہتا ہے ؎

تُلسی رَن میں جھو جھنا گھڑی ایک کا کام
• نت اوڈھ من سے جھو جھنا بن کھانڈے سنگرام

یعنی اے تُلسی میدانِ جنگ میں قتل ہو جانا کچھ بڑی بات نہیں، ایک گھڑی کا کام ہے۔ لیکن ہر روز نفس سے جنگ کرنا بہت مشکل اور بغیر تلوار کے مرنا ہے۔

اسی لئے سالکین نے نفس سے احتساب کو جہادِ اکبر کا نام دیا ہے۔ یہی وہ کیفیت ہے جس میں اجساد ارواح کا کام دیتے ہیں۔ اور ارواح اجساد کا۔ چنانچہ کسی عارف نے کہا ہے۔

اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا ، اَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا

مقیدِ صفات کے عشق میں تلوّن و بے ثباتی اور اُتار چڑھاؤ کا مدّ و جزر رہتا ہے۔ اور عاشقِ صفات کسی وقت بھی درد و الم اور حیرانی و پریشانی سے فارغ نہیں ہونے پاتا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

— ۱ —

یاد آنوِن یار دے رَلڑے

نت پووِن کروپ کُلڑے

حلِّ لغات: رَلڑے، ملاپ، صحبتیں۔ کروپ، اصل میں یہ لفظ کرب بمعنی درد ہے۔ کُلڑے، بے ڈھب۔

ترجمہ:- "محبوب کی صحبتیں یاد آتی ہیں۔ اور روز روز یہ بے ڈھب درد دَورہ کرتے ہیں!"

عارف محبوبِ ازل کی ایک جھلک دیکھ پاتا ہے تو اس کی نگاہوں میں کیف و سرور کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ لیکن اُدھر حسنِ ازل اوجھل ہُوا اِدھر سالک کے دل پر قیامتیں ٹوٹ پڑیں ؎

اُدھر اُن کی نگہ کا ناز سے آکر پلٹ جانا

اِدھر مرنا، تڑپنا، غش میں آنا، دم اُلٹ جانا

— ۲ —

کیوں چڑھدی چندری کھارے — کیوں کردی زیور بارے

جے جاندی ہجر دے وارے — اے نیڑے سخت سَولڑے

حلِّ لغات: کھارے چڑھن، یہ شادی کی رسم ہے۔ نوشہ عروسی جوڑہ زیبِ تن کرنے سے پہلے جھاؤ کے اوندھے کھارے پر چڑھ کر نہاتا ہے۔ اور پھر لباس پہنتا ہے۔

ترجمہ:- "اگر میں یہ جانتی کہ محبوب کی مفارقت کے لمحات اتنے قریب ہیں تو میں بدنصیب نہ شادی کی رسوم ادا کرتی اور نہ ہی قیمتی زیورات زیبِ تن کرتی!"

— ۳ —

ڈُکھ یار سُکھاں دے وَیرِن   لائے سُولاں سینے دیرِن[1]

مُنہ کالا، نیلے پیرِن!   وَہ ہوت پُنّل دے بھلڑے

حلِّ لغات: لائے دیرِن، ڈیرے لگا دیئے ہیں۔ بھلڑے، بھلائیاں۔

ترجمہ:۔ "دُکھ درد میرے دوست ہیں۔ اور سُکھ چین کی مستقل دُشمنی ہے اور حزن و ملال نے سینے میں ڈیرے لگا رکھے ہیں۔ بالآخر مُنہ کالا اور پیر نیلے ہو گئے۔ واہ ہوت پُنّل کی بھلائیاں!"

— ۴ —

کیوں ڈُکھڑی عمر نبھانواں   ہُݨ موت دا مُلک وَسانواں

وَنج گورستان سُہانواں   بھٹھ جیوَݨ کُوڑ تسلڑے

حلِّ لغات: موت دا مُلک وَسانواں، عزرائیل کی بستی آباد کروں۔ یعنی مر جاؤں۔

ترجمہ:۔ "اب میں دُکھ درد کی یہ زندگی کیوں گزاروں۔ کیوں نہ مر کر موت کا مُلک ہی آباد کروں۔ اور گورستان کو سُہاؤں۔ بھاڑ میں جائے ایسی زندگی۔ یہ تو جھوٹی تسلّیاں ہیں!"

— ۵ —

گل پیچ ہجر دے وَلڑے   دِل زخم اَوَلڑے اَلڑے

ایہہ نینہ لانوَݨ دے بھلڑے   پئے یَیں مُٹھڑی دے پلڑے

---

[1] بعض نسخوں میں لفظ "ڈھیرِن" درج ہے۔ اِس اعتبار سے مطلب ہو گا۔ "سینے میں حزن و ملال کے ڈھیر لگ گئے ہیں!"

حلِّ لغات، وَلڑے، پیچ۔ اُلڑے، تازہ۔

ترجمہ:۔" مجھ بدبخت کو محبت کرنے کا یہ ثمرہ ملا ہے کہ گلے میں ہجر و فراق کے پیچ اور پھندے، اور دل میں بے ڈھنگے اور تازہ زخم ہیں!"

—۶—

سَب زور ہوس وَس لائیُم پَر یار فرید نہ آئیُم
غم دَرد اندوہ سِر چائیُم کر آپے گِلڑے گلڑے

حلِّ لغات: وَس لائیُم، جو کچھ میرے امکان میں تھا کر گزری۔

ترجمہ:۔"اے فرید! میں نے سب زور لگا لیا۔ اور جو کچھ میرے بس میں تھا کر گزری مگر یار نے نہ آنا تھا، نہ آیا۔ پھر شکوہ شکائیتیں کر کے، مجبور ہو کر، غم و اندوہ اور دُکھ درد کو اپنے سر پر اُٹھا لیا!"

(۲۷۲)

جیسا کہ کافی ۱۸۲ کے ابتدائیہ میں لکھا جا چکا ہے۔ ہجر و بُعد ابتدائی طور پر جسمانی عمل ہے۔ اِس کے بعد ذہنی اثرات مرتّب ہونا شروع ہوتے ہیں۔ اور اُن سے روحانی کیفیات ظہور میں آتی ہیں۔ مجاز میں صرف جسمانی جُدائی کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن الوہی تعلقّات میں بُعد پیدا ہونے سے روحانی فراقیہ کیفیّات جنم لیتی ہیں۔ جن کا ادراک صرف رہ نوردانِ وادیٔ معرفت ہی کر سکتے ہیں۔ اِس کافی میں ایسی ہی روحانی مہجُوری کی مختلف کیفیات کا علاقائی انداز میں اظہار کیا گیا ہے۔

۱۔ پہلے شعر میں محبوب کی سنگ دلی اور اپنی بے بسی کا اظہار ہے۔
۲۔ دوسرے شعر میں قدرت کی ستم ظریفی کا اشارہ ملتا ہے۔
۳۔ تیسرے چوتھے اور پانچویں اشعار میں محبوب کی بے اعتنائی کا شکوہ ہے۔
۴۔ چھٹے شعر میں اپنی بپتا بیان کی گئی ہے۔
۵۔ ساتواں شعر عوام کی بدسلوکی کا عکاس ہے۔
۶۔ آٹھویں شعر میں عاشق کو محبوب کی جدائی میں جن مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑتا ہے اس کی نشان دہی کی گئی ہے۔
۷۔ نویں شعر میں اپنی ناگفتہ بہ حالت کا واسطہ دے کر محبوب سے جلد آنے کی درخواست کی گئی ہے
۸۔ آخری دو اشعار میں محبوب کے حسن و جمال اور اس کے عشوؤں غمزوں کا ذکر ہے۔

اب کافی کا متن اور اس کے مطالب پر غور فرمائیے :۔

—— ۱ ——

یار کُراڑا حال وے

سانوں مار نہ طعنے!

ترجمہ :۔ "اے مخاطب! بلاشبہ محبوب بے حد سنگ دل ہے۔ مگر ہمیں طعنے نہ دو!"

—— ۲ ——

سانگ سنجوگ رلائے قسمت

سانگے دوست یگانے

حلِّ لغات: سانگ، ذریعہ۔ سنجوگ، ملاپ۔ سانگے، واسطے۔ یگانے، بے مثال۔

ترجمہ:۔ "قسمت نے کیا ہی اچھا سنجوگ بنا دیا ہے۔ اور پھر وہ بھی ایک یگانے کی دوستی!"

—— ۳ ——

جاں جاں سُونہہ بناواں

تاں تاں ڈِسدے دُور ٹِکانے

حلِّ لغات، سُونہہ، واقفیت۔ بناواں، بناؤں۔ تاں تاں، توں توں۔ ڈِسدے، دکھائی دیتا ہے۔

ترجمہ:۔ "میں محبوب کے وصال کی تمنا میں جوں جوں زیادہ شناسائی پیدا کرتی ہوں، محبوب کا ٹھکانا وہاں سے اتنا دُور دکھائی دیتا ہے!" (یعنی کوئی چارہ گری کام نہیں آتی)

—— ۴ ——

آوَن کان نہ منگنیں دِلڑی

کچڑے کرن بہانے

حلِّ لغات، آوَن کان، آنے کے لیے۔ نہ منگنیں دلڑی، ان کا دِل نہیں چاہتا۔ کچڑے، کچے

ترجمہ:۔ "اِدھر آنے کو تو ان کا جی ہی نہیں کرتا۔ یوں ہی کچے بہانے کر کے ٹال دیتے ہیں!"

—— ۵ ——

بے درداں دی پریت نہ بھلی

مَوڑے موت کوں آنے

حلِّ لغات: بے درداں دی، بے دردوں کی۔ بھلی، اچھی۔ کوں، کو۔ آنے، لائے

ترجمہ :۔" سنگ دل محبوب کی پریت اچھی نہیں ہے۔ اِس لئے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ اب موت کو ہی بھیج دے!"

—— ٦ ——

روواں رو رو لوک سُنانواں

جی نہ آنوِم خانے

حلِّ لغات، لوک سُنانواں، لوگوں کو سُناؤں۔ "جی خانے آنوَن" محاورہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا دل اتنا مضطرب ہے کہ اپنی جگہ پر نہیں رہتا۔ بلکہ سینے سے باہر آنے کی کوشش کرتا ہے۔ یعنی سخت بے چین ہے۔

ترجمہ :۔" میں روتی ہوں اور رو رو کر لوگوں کو اپنا درد سُناتی ہوں۔ مگر اس سے تسلی نہیں ہوتی اور دِل کو کسی طرح قرار نہیں آتا!"

—— ۷ ——

کوئی آکھے مَن مچل کُوڑی

کوئی آکھے دِیوانے

حلِّ لغات، من مچل، فریبی دھوکہ باز۔ کُوڑی، جھُوٹی۔ دیوانے، دیوانی ہے۔

ترجمہ :۔" میری حالت دیکھ کر کوئی تو مجھے فریبی کہتا ہے۔ کوئی جھُوٹی اور دیوانی کہتا ہے۔

—— ۸ ——

سُولیں نال سُنجیں دے جالے

سنجھ صَباح گزرانے

حلِ لغات ، سُولیں نال ، رنج اور غم کے ساتھ۔ سُنجیں ، برباد شدہ۔ جال ، گزارا۔ سنجّ صباح ، صبح وشام۔

ترجمہ :۔ "مجھ بدبخت کی گزربسر تو اب درد و اندوہ کے ساتھ ہے۔ اور ان کے ساتھ ہی میرے صبح وشام اسی طرح کٹتے ہیں !"

۹

آنویں دیر نہ لانویں جندڑی

ڈُوں ڈِینہہ دی مہمانے

حلِّ لغات ، آنویں ، تم آجاؤ۔ دیر نہ لانویں ، دیر نہ لگانا۔ جندڑی ، جان۔ ڈُوں ، دو۔ ڈِینہہ ، دن۔

ترجمہ :۔ "اے محبوب ! اب تو میں جان بلب ہوں۔ یہ جان بس دو دنوں کی مہمان ہے۔ اس لئے آجاؤ، زیادہ دیر نہ لگاؤ !"

۱۰

عِشوے غمزے ناز نہورے

کیا کیا حُسن دا شانے

ترجمہ :۔ "محبوب کے عشوے غمزے ، ناز و انداز سب حُسن کی شان کے مظہر ہیں !"

۱۱

جو ہے شان فرید دی ساری

مارَن دا سامانے

حلِ لغات : جو ہے ، جو کچھ بھی ہے۔ مارَن دا ، مارنے کا۔ سامانے ، سامان ہے۔

ترجمہ :۔ "حُسن کی یہ رعنائیاں، یہ ناز و انداز، یہ عشوے اور غمزے سب کے سب فرید کے مارنے کے سامان ہیں!"

اِس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ عاشق اپنے محبُوب کے حُسن و جمال، اُس کے بانکپن، ناز و انداز اور عشوے غمزوں پر ہی مرمٹتا ہے۔ گویا یہ محبُوب کے ہتھیار ہیں۔ جن سے وہ اپنے عاشق کے متاعِ ہوش و خرد پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ حضرت شاہ محمدؐ ذوقی علیہ الرحمۃ نے اپنی مؤقر تصنیف "سِرِّ دلبراں" میں بڑے لطیف انداز میں اِس اجمال کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں :۔

"اے شمع حُسنِ مجاز کے پروانو! سچ کہنا، کہیں تم نے چشمِ محبُوب سے بھی زیادہ جادو بھری کوئی چیز دیکھی ہے؟ تمہارے ہوش و حواس ٹھکانے ہوں تو ذرا یاد تو کرو کہ اس آنکھ نے کتنی قیامتیں تم پر برپا کی ہیں۔ کتنی مرتبہ تم کو ہنسایا اور کتنی مرتبہ رُلایا ہے۔ کتنی مرتبہ ہلاکت اور بربادی کا سامان تمہارے لئے مہیّا کیا اور کتنی مرتبہ ایک ادنیٰ اشارہ سے تم میں جان ڈال دی۔ ذرا بتلاؤ تو سہی کہ تم میں اور تمہارے محبُوب میں آنکھوں ہی آنکھوں میں کیا باتیں ہوتی رہی ہیں۔ جن کے متضاد اثرات نے تم کو اُمید و بیم کے گرداب میں مدّتوں بے چین اور بیقرار رکھا۔ اور موت و زیست کا معرکۃ الآرا مسئلہ تمہارے لئے بازیچۂ اطفال بن گیا — ان آنکھوں نے اگر چرکا لگایا، گھائل کیا، تڑپایا، بسمل کیا تو تینوں کو تم نے کٹاری سے تشبیہ دی۔ ابروئے خمدار کو شمشیرِ برّاں کہہ دیا۔ مژگاں کو برچھی اور نیزوں سے زیادہ خُونخوار کہنے لگے۔ گویا ؎

بلائے جاں ہے غالبؔ اس کی ہر بات ٭ عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا!"

اب کافی کے آخری بند کو ایک دفعہ پھر پڑھ ڈالیئے۔ دیکھئے کتنا مزہ دیتا ہے ؎

عشوے غمزے ناز نہورے ٭ کیا کیا حُسن دا شانے
جو ہے شان فریدؔ دی ساری ٭ مارن دا سامانے

اشاریات

ک

کتابیات

اس کتاب کی تدوین میں درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ۔

دیوان فریدؒ از دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن مرحوم۔ مقابیس المجالس، مکمل ملفوظات حضرت خواجہ صاحب
ملفوظات نازک کریمؒ۔ عوارف المعارف از شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ فوائد الفواد از
امیر حسن علی سنجری۔ مرصاد العباد از خواجہ نجم الدین کبریٰؒ۔ مناقب المحبوبین از خواجہ نجم الدین سلیمانی
خزینۃ الاسرار۔ از مولانا امام بخش جام پوری۔ ہفت اقطاب۔ از مولانا غلام جہانیاں صاحب
مرحوم۔ شرح دیوان فرید از مولانا محمد یار صاحب اگڑھی اختیار خاں۔ شمس العارفین از سلطان باہوؒ
اسرار الابرار از شہاب الدین نظام۔ انتخاب دیوان فرید از پروفیسر عطا محمد خاں دلشاد کلانچوی۔ لوائح
شریف مولانا جامیؒ۔ کنز الرموز از میر حسینیؒ۔ توفیقیہ از مولانا خدا بخش صاحب خیر پوری۔
رفیقیہ از مولانا محمد عبید اللہ صاحب ملتانی۔ سفینۃ الاولیا از شہزادہ دارا شکوہ۔ سِرِّ دلبراں از
سید محمد ذوقی شاہ علیہ الرحمۃ۔ سرائیکی شاعری از محمد علی کیفی۔ جوامع الکلم از سید محمد اکبر حسینیؒ۔
انیس الفقرا از شہزادہ محمد اختر۔ حسنات العارفین از شہزادہ دارا شکوہ۔ سچل سرمست از محمد اسلم صاحب
رسول پوری۔ اخلاق السلف الصالحینؒ۔ امام عبد الوہاب شعرانی۔ انسان کامل از شیخ عبد الکریم جیلیؒ۔
میزان الادیان از سید دیدار علی شاہ۔ مکاتیب اقبال حصہ اول۔ شرح ارمغان حجاز از پروفیسر
محمد سلیم چشتی۔ مثنوی مولانا روم۔ مکتوبات کلیمی۔ انتخاب کلام بلھے شاہ۔ پریت مہار۔ اقبال نامہ
Secrets of the self Introduction P xxviii
تاریخ تصوف اسلام۔ تاریخ سندھ از مرزا محمد کاظم برلاس۔ تحفۃ الکرام از میر علی شیر قانع
مشاہدۂ حق از کپتان واحد بخش خاں سیال